حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے حالات زندگی وافکار کی معلومات کا بیش بہا خزانہ

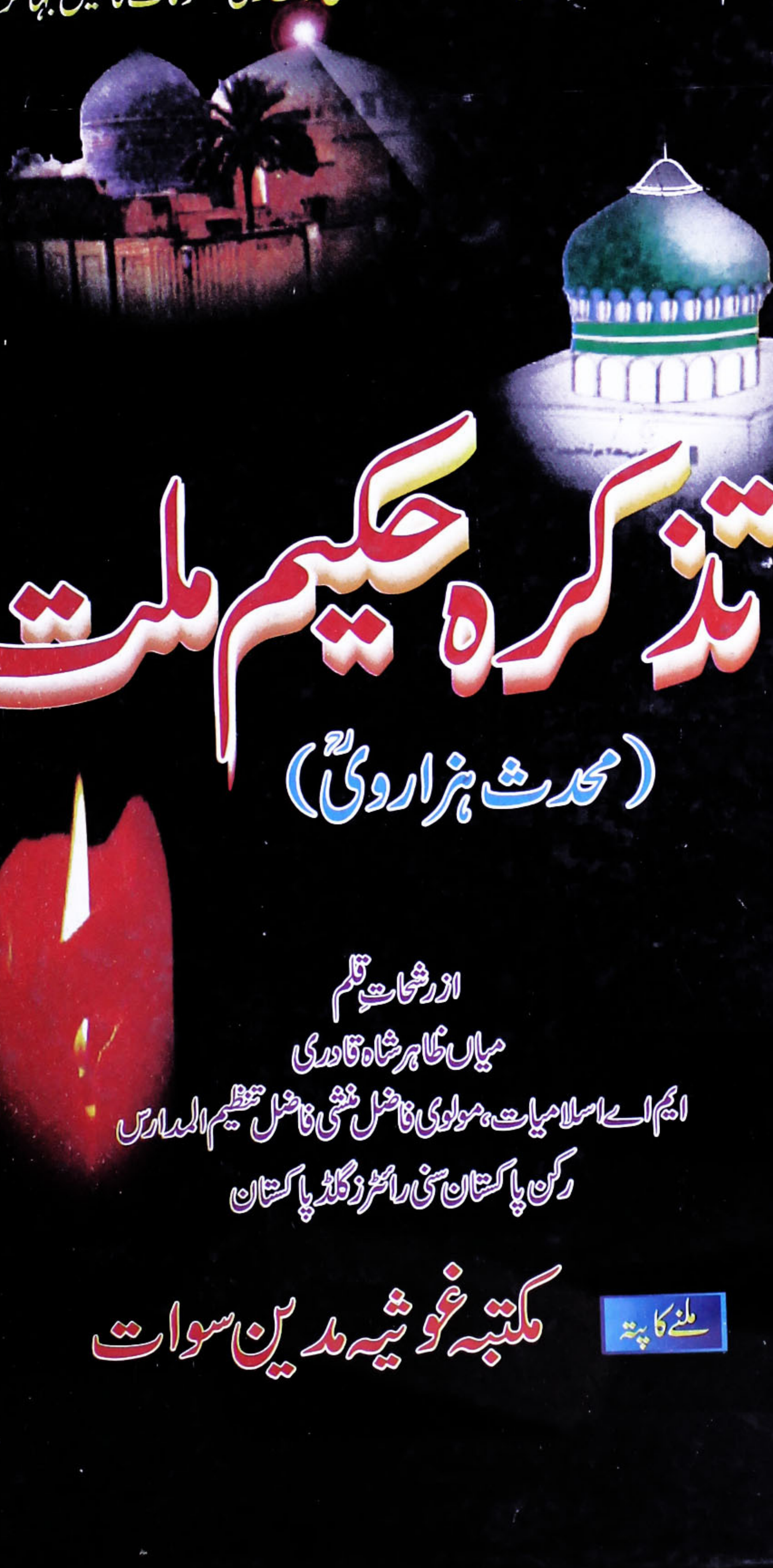

تذکرہ حکیم ملت

(محدث ہزارویؒ)

از رشحاتِ قلم

میاں ظاہر شاہ قادری

ایم اے اسلامیات، مولوی فاضل منشی فاضل تنظیم المدارس

رکن پاکستان سنی رائٹرز گلڈ پاکستان

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ مدین سوات

Marfat.com

(5024)

حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے حالات زندگی وافکار کی معلومات کا بیش بہا خزانہ

تذکرہ حکیم ملت

(محدث ہزارویؒ)

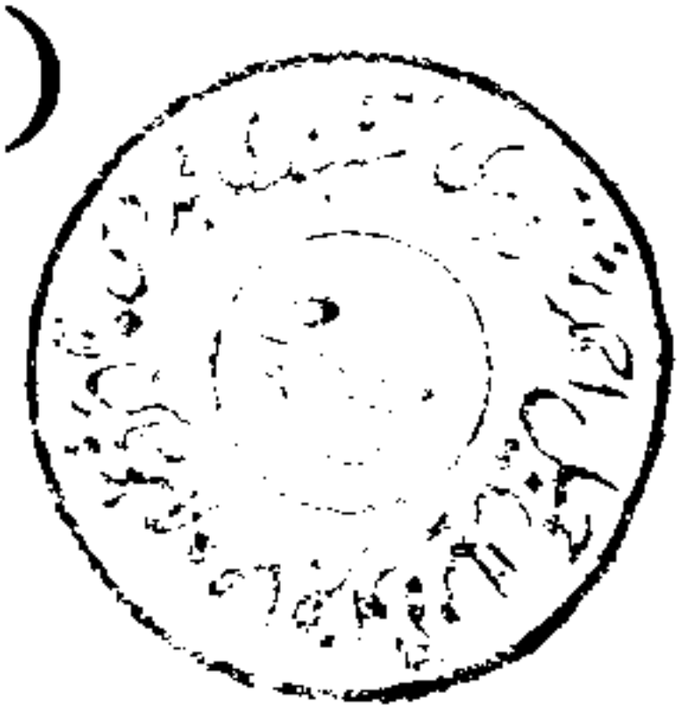

از رشحاتِ قلم

میاں ظاہر شاہ قادری

ایم اے اسلامیات' مولوی فاضل منشی فاضل تنظیم المدارس

رکن پاکستان سنی رائٹرز گلڈ پاکستان

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ مدین سوات

ہدیہ 200 روپے

Marfat.com

8116

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں۔

نام کتاب	.....	تذکرہ حکیم ملت محدث ہزاروی
مؤلف	....	میاں ظاہر شاہ قادری
صفحات	....	۶۴۰
طباعت	....	ایڈوانسڈ کمپیوٹر سنٹر ۱۷ اسلامیہ کلب بلڈنگ خیبر بازار پشاور
سنہ طباعت	.....	۲۰۰۴ء
ناشر	.....	مکتبہ غوثیہ مدین سوات
ہدیہ	.....	200 روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ مدین سوات سرحد

Marfat.com

انتساب

فقیر ناچیز اپنی اس تالیف کو سیدی و مرشدی حکیم ملت
پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ کی خدمت
میں نیاز مندانہ پیش کرتا ہے۔ امید واثق ہے کہ
وہ اس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرمادیں گے۔

گر قبول افتد! زہے عز و شرف

میاں ظاہر شاہ قادری
مدین سوات حالاً
کارپوریشن کالونی پشاور

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب ھذا

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱۔	انتساب	۳
۲۔	ابتدائیہ	۷
۳۔	ابتدایہ کتاب.....	۱۲
۴۔	آباء واجداد حکیم ملت	۱۶
۵۔	شجرہ نسب	۲۲
۶۔	حضرت سید حسین مشہدی تا خواجہ سید محبوب علی شاہ	۳۲ تا ۴۶
۷۔	عارف ربانی مجدد دوران حضرت حکیم ملت	۴۸
۸۔	درس وتدریس حاجی محمد امین رحمۃ اللہ کا حکیم ملت کے ساتھ لگاؤ	۵۲
۹۔	بیعت وخلافت	۵۶
۱۰۔	حضرت پیر سید جماعت علی شاہؒ سے خلافت	۵۸
۱۱۔	حضرت پیر محمد شفیعؒ سے اذن خلافت	۶۴
۱۲۔	حضرت محدث کچھوچھویؒ سے خلافت	۶۵

Marfat.com

۱۳۔	عقد نکاح	۳۴ ۱۸
۱۴۔	زھد وریاضت	۶۹
۱۵۔	کوہاٹ میں ورود مسعود	۹۱
۱۶۔	حکیم ملت بحیثیت مفسر	۹۵
۱۷۔	حکیم ملت بحیثیت محدث	۱۱۴
۱۸۔	حکیم ملت بحیثیت فقیہ	۱۳۲
۱۹۔	حکیم ملت بحیثیت مفتی۔فتاویٰ جات	۱۴۵
۲۰۔	حکیم ملت بحیثیت دانشور	۱۷۷
۲۱۔	صدر مملکت ومشائخ کرام سے خطاب	۱۸۹
۲۲۔	حکیم ملت بحیثیت مؤرخ	۲۱۵
۲۳۔	حکیم ملت بحیثیت طبیب	۲۳۵
۲۴۔	حکیم ملت بحیثیت روحانی معالج	۲۴۴
۲۵۔	حکیم ملت بحیثیت مناظر اسلام	۲۵۸
۲۶۔	حکیم ملت بحیثیت نعت گو	۲۷۵
۲۷۔	حکیم ملت بحیثیت مؤلف	۳۰۴
۲۸۔	حکیم ملت بحیثیت مبلغ	۴۳۴
۲۹۔	حکیم ملت بحیثیت معمار قوم	۴۵۴
۳۰۔	متفرقات	۴۵۹

Marfat.com

۳۱۔	اشتہار وفات النبی کا علمی جواب	۴۶۵
۳۲۔	معمولات اوراد محمودیہ	۴۷۰
۳۳۔	نقش مثلث اسم محمود	۴۹۰
۳۴۔	کرامات حکیم ملت	۴۹۳
۳۵۔	سفر حج	۵۰۹
۳۶۔	معراج النبی کے موضوع پر آپ کے خطاب سے چند جھلکیاں	۵۱۲
۳۷۔	خلفاء حکیم ملت	۵۱۷
۳۸۔	حلیہ مبارک	۵۲۳
۳۹۔	حکیم ملت دانشور وعلماء ومشائخ کی نظر میں	۵۲۶
۴۰۔	ملت اسلامیہ اور انسانیت کے زوال کے تدارک کے لئے حکیم ملت کا عرفانی بیان	۵۵۰
۴۱۔	خلافت دستور اسلام کے لئے عالم اسلام سے اپیل	۵۵۷
۴۲۔	نظام خلافت پر سوالات کے جوابات	۵۶۷
۴۳۔	وصال حکیم ملت	۵۷۲
۴۴۔	ارشادات حکیم ملت	۵۸۱
۴۵۔	مکتوبات حکیم ملت	۶۰۲
۴۶۔	اولاد امجاد	۶۳۱

Marfat.com

حکیم ملت محدّث ہزارویؒ

از

محمد پرویش شاہین منگلور سوات

مجھے اگر ایک طرف محترم میاں ظاہر شاہ صاحب قادری پر بے پناہ فخر اور افتخار ہو رہا ہے' تو دوسری طرف ان پر رشک بھی آتا ہے کہ سو فیصد نہ سہی' تو کم سے کم دس فیصد حصہ ان کے علمی تجسس' لگن' شوق' گہرے مطالعے اور مشاہدے سے میرے حصے میں بھی آتا' کیونکہ جتنی جلدی جلدی سے یہ لکھ رہے ہیں اور پھر چھپواتے رہتے ہیں تو اتنی جلد جلد تو بی بی سی کا سٹیشن خبریں بھی نہیں نشر کر سکتا۔ ابھی ایک کتاب پریس میں دے رہے ہیں' وہ وہیں سے نکلنے والی ہوتی ہے کہ میاں صاحب محترم نے دوسری کتاب تیار کر رکھی ہوتی ہے۔ اور کتاب بھی معمولی اور عام سی نہیں اور نہ بغدادی قاعدے ٹائپ والا کتابچہ' بلکہ ایک ضخیم اور بھرپور کتاب' جس کی سطر سطر پر تحقیق کا گہرا رنگ چھایا ہوا ہوتا ہے' جس میں لگن اور جذبہ کے ساتھ ساتھ گہرا مطالعہ' وسیع مشاہدہ' بہترین بالغ نظری' نایاب اور کم یاب بکھرے ہوئے مواد کی تلاش پھر اس کی جانچ پرکھ۔ کوئی بھی بات حوالہ کے بغیر نہیں' ماخذ کی تلاش' پھر اسی کا حوالہ حتیٰ کہ صفحہ نمبر تک درج کرنا۔ ان تمام مراحل سے گزار کر ایک پڑھنے کی چیز قارئین کے ہاتھوں تک پہنچانا' درحقیقت میاں صاحب کی اس کنج کاہی اور کاوش نے ان کو محققین اور مصنفین و مؤلفین کی صفوں میں ایک اعلیٰ وارفع مقام بخشا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ محقق اور لکھاری کی تحریروں سے اختلاف کیا جا سکتا

Marfat.com

ہے' اور اختلاف رائے نقادوں کا حق ہے۔لیکن جہاں تک ہمارے اس محقق کی تحقیق کا انداز ہے۔طریقہ کار ہے صاف گوئی ہے تو اس بارے میں ان کی نیت' شک وشبہ سے بالاتر ہی ہے۔

میاں صاحب کی یہ بات مجھے بہت ہی پسند ہے کہ تحقیق پر تو آگ بگولہ ہونا دور کی بات ہے' ناراض تک نہیں ہوتے بلکہ اپنے دفاع کا حق استعمال کرتے ہوئے مدلل طریقہ سے اپنی تحریروں کا دفاع کرتے ہیں' یہ بھی ان کا حق ہے اور ان کی بالغ نظری پر دلالت کرتا ہے۔

زیر نظر کتاب ایک جید عالم' جو کہ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں اور ایک بہت بڑی پہلو دار شخصیت رکھنے والے انسان اور عالم فاضل اجل ہیں کی سوانح عمری ہے۔یقیناً کسی کی سوانح حیات پر قلم اٹھانا بہت بڑا مشکل کام ہوتا ہے اور پھر جب شخصیت ایسی ہے جس کی ساری زندگی' زندگی کے مختلف پہلوؤں کو محیط کئے ہوئے ہوتی ہے تو پھر محقق کا کام اور بھی زیادہ کھٹن اور مشکل بن جاتا ہے کیونکہ پھر اپنی اسی شخصیت کے بڑے بڑے کارنامے سے لے کر چھوٹے چھوٹے کارنامے تک کو سامنے لانا پڑتا ہے کیونکہ اسی شخصیت کی زندگی اور فن کے کسی بھی گوشے تک اگر رسائی حاصل نہ کی جائے تو پھر اسمیں بہت بڑا جھول اور بہت بڑا فرق رہ جاتا ہے۔

درحقیقت سوانح نگاری' ایک انسان کی پیدائش سے موت تک کے افکار اور افعال کا ایسا بیان ہے جس میں واقعات وحادثات کے ساتھ ذہن کی نشوونما کی مرقع کشی اور خارجی حالات کے ساتھ داخلی احساسات کی تصویر کشی بھی شامل ہو۔یہ الفاظ دیگر سوانح نگاری ایک انسان کی خارجی وداخلی تاریخ کا حکم بند کرنا ہے۔اب ایک انسان کی

Marfat.com

خارجی وداخلی تاریخ کوقلم بند کرنا' یقیناً کتنا مشکل' صبر آزما اور ذمہ دارانہ فعل ہے۔

میرے خیال میں بائیوگرافی (Biography) آپ بیتی سے زیادہ مشکل کام اور فن ہے کیونکہ اپنی زندگی تو انسان کے دل و دماغ میں ایک کیسٹ کی طرح محفوظ رہتی ہے اور جس وقت چاہا اسے دوسروں کے سامنے پیش کرسکتا ہے لیکن بائیوگرافی اتنا آسان نہیں کہ جس وقت چاہے اور قلم اٹھایا اور کسی کی زندگی کتابی شکل میں کسی کے سامنے رکھ دی کیونکہ ان پر جو گزری ہے' کیسے گزری ہے اور کیسی گزار دی ہے یہ معلوم کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

دوسرا یہ کہ بائیوگرافی لکھنا محض وقت گزاری کے لئے نہیں لکھی جاتی بلکہ کہیں اس کی روشنی سے لوگ اندھیروں میں راستہ ڈھونڈتے رہتے ہیں اور انہیں منزل کی طرف کھینچ جانے کی کوشش کرتے ہیں' گویا یہ دوسروں کے لئے ایک روشن مشعل ہوتی ہے کیونکہ بقول مولانا حالی جو انہوں نے حیات سعدی کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ بائیوگرافی ان بزرگوں کی ایک لازوال یادگار ہے جنہوں نے اپنی نمایاں کوششوں سے دنیا میں کمالات اور نیکیاں پھیلائی ہیں خصوصاً جو قومیں علمی ترقیات کے بعد پستی اور تنزل کے درجے کو پہنچ جاتی ہیں ان کے لئے بائیوگرافی ایک تازیانہ ہے۔ علم اخلاق سے صرف نیکی اور بدی کی ماہیت معلوم ہوتی ہے اور بائیوگرافی سے اکثر نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی زبردست تحریک دل میں پیدا ہوتی ہے۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ سوانح نگار سب سے پہلے اپنے لئے مواد تلاش کرتا ہے اس کے بعد اسے مناسب ترتیب اور تہذیب سے پیش کرتا ہے۔ اگرچہ سوانح نگار کے سامنے ہزاروں اہم اور غیر اہم جزئیات ہوتی ہیں لیکن اس موقع پر وہ اپنے ذوق سلیم

Marfat.com

مدِ تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنے کی مدد سے انہیں مناسب طور پر ترتیب دیتا ہے اس عمل کی خوبی کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ سوانح کے ذریعے صاحب سوانح کی تصویر نگاہوں کے سامنے پھر جائے اور نہ صرف سامنے پھر جائے بلکہ وہ قاری کو متحرک' زندہ اور چلتا پھرتا نظر آنے لگے۔

میاں صاحب اس بارے میں بڑے کامیاب نظر آتے ہیں کہ انہوں نے جہاں تک ممکن تھا صاحب سوانح کے بارے میں ہر قسم کے دستیاب مواد تک رسائی کر لی۔ بعد میں اسے کانٹ چھانٹ کی چھلنی سے گزارا' اور پھر اپنے مواد کو ایک اچھے اور احسن ترتیب اور تہذیب سے پیش کیا ہے جس کی وجہ سے صاحب سوانح کی تصویر ایک جیتی جاگتی تصویر کی طرح نگاہوں کے سامنے چلتی پھرتی نظر آنے لگی ہے۔

میاں صاحب کے ممدوح حکیم ملت محدث ہزاروی گوناگوں صفات کے حامل ہیں۔ وہ بیک وقت مفسر' مفکر' محدث' فقیہہ' مفتی' دانشور' مورخ' طبیب' روحانی معالج' نعت گو' مولف' مبلغ اور کرامات کے مالک ہیں۔ مداحوں' پیروکاروں اور مریدوں کا ایک وسیع حلقہ رکھتے ہیں۔ اپنے وقت کے جید علماء اور مشائخ کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں۔ کوئی ان سے سوال پوچھ رہے ہیں' کوئی اعتراض کر رہے ہیں کوئی اختلاف رکھتا ہے لیکن محدث محترم سب کے جوابات علمی تحقیق کی روشنی میں دے رہے ہیں اس طرح ان کے مکتوبات کا ایک خاصا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے حج کی سعادت نصیب ہوتی تھی وہاں کے مشاہدات ہیں علماء کرام سے ملاقاتیں ہیں۔ غرضیکہ صاحب ممدوح کی زندگی ایک بھرپور زندگی ہے۔

اب اتنی پھیلی ہوئی زندگی کو ایک کتاب میں سمیٹنا اور اسے حسن ترتیب سے

Marfat.com

قاری کے سامنے پیش کرنا درحقیقت ایک مشکل کام لگ رہا تھا لیکن میاں صاحب کے تبحر علمی، لگن، بصیرت اور بذات خود ان علوم سے بہرہ وری نے ان سے یہ مشکل کام کر کے دکھایا۔ اور ایک بہت عظیم انسان کی زندگی اور علمی مقام اور کارناموں سے قارئین کو نہ صرف محفوظ کر لیا بلکہ جو کسی نے کہا ہے کہ تاریخ ہمیشہ بڑی شخصیات کے گرد گھومتی ہے، اس لئے گھومتی ہے کہ ایسے بزرگوں کی زندگیوں میں لوگوں کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے۔ لوگ اس سے نہ صرف فیض پاتے ہیں بلکہ اپنی الجھی ہوئی زندگیوں کی گھتیاں اس سے سلجھاتے ہیں۔

نہ میرے لئے میاں صاحب بحیثیت محقق، مصنف و مؤلف نئے ہیں اور نہ ان کا ڈھیر سارا کام میری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ گزشتہ بیس تیس سالوں کی اپنائیت ہے اور ان کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ وہ اپنی کتابوں پر کچھ نہ کچھ مجھ سے ضرور لکھواتے ہیں جو میں اپنے لئے فخر اور افتخار کا باعث سمجھتا ہوں کیونکہ اس طرح خود میرے علم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور بہت سی ایسی باتیں علم و فن اور شخصیات، جن کے نام اور کام سے میں واقف تک نہیں ہوتا میاں صاحب کی کرم نوازی اور درویشانہ طبعیت کی وجہ سے اپنے خالی دامن کو بیش بہا خوشبودار پھولوں سے بھر لیتا ہوں۔

میں میاں صاحب کو اس نئی کاوش پر ایک نئی مبارک باد دیتا ہوں، یہ میں کہوں یا نہ کہوں لیکن اس کی سیماب طبیعت چند مہینوں کے بعد ایک اور مستند کتاب قارئین کے ہاتھوں تک پہنچا دیں گے۔

احترام کے ساتھ
محمد پرویش شاہین

سوات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الاولیاء هادین لامة سید المرسلین والصلوا ة والسلام علی خاتم النبیّن و علی اله الطیبّین الطاهرین المهدین

امابعد۔آج بمورخہ۲۰۰۲/۶/۱۵بروز ہفتہ فقیر پُرتقصیر کے دل میں یہ القاء ہوا کہ اپنے پیر ومرشد کی زندگی کے متعلق ایسی کتاب لکھوں جس میں آپ کے عالمانہ عارفانہ دانشورانہ کلام کو بطور نمونہ عوام اور خواص کے سامنے واضح کروں۔اس سے قبل فقیر نے آپ کی زندگی کے متعلق ایک چھوٹی سی کتاب مرتب کی تھی جو حکیم ملت پیر ومرشد محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک مختصر سیرت پر مشتمل کتاب تھی لیکن وہ اتنی چھوٹی تھی کہ عوام اور خواص کی روحانی وعرفانی تشنگی دور کرنے کے قابل نہ تھی اس کتاب کو میرے پیر ومرشد رحمۃ اللہ علیہ نے خود معتقدین اور مریدین میں تقسیم کیا۔جب حضرت حکیم ملت محدث ہزارویؒ کا وصال ہوا تو فقیر کے دل میں یہی تمنا بار بار کروٹ لیتی رہی کہ آپ کی زندگی کے متعلق ایک مفصل کتاب لکھوں گا۔دنیاوی رکاوٹوں نے وہ پوری نہ ہونے دی۔کئی سالوں کے بعد فقیر کے ایک فاضل اجل پیر بھائی مولانا سید شبیر حسین شاہ راجوروی صاحب (آزاد کشمیر) نے حکیم ملت پر ایک کتاب خضر راہ تالیف کی وہ یقیناً ایک اچھی کاوش تھی لیکن وہ بھی بہت مختصر کتاب تھی اور پیر بھائیوں کی تشنگی کو سیراب نہ کرسکی۔پھر ایک اور مخلص مہربان پیر بھائی فرزند علی صاحب نے اس

Marfat.com

کمی کو پورا کیا اور الگ کتاب مرتب کی جو تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اچھی طباعت اور بہترین کاغذ پر چھپوا کر اپنے خلوص کے جذبہ کو ظاہر کیا عرس شریف ۱۰ و ۱۱ جون ۲۰۰۲ء کے موقع پر وہ شائقین کے ہاتھوں میں پہنچی اس وقت ایک مہربان پیر بھائی ملک محمد اشرف صاحب نے اظہار خیال فرمایا کہ مولانا صاحب آپ بھی حضرت حکیم ملت محدث ہزارویؒ پر ایک جامع کتاب مرتب کریں۔ فقیر نے دل میں اسی وقت مصمم ارادہ کرلیا اور آج اس ارادے کے جذبے کا اظہار یہ زیر نظر کتاب ہے۔ حکیم ملت سیدی و مرشدیؒ نے خصوصی نوازشات سے نوازا تھا آپ کا وجود مسعود علم و معرفت کا سمندر تھا۔ آپ کی تحریر و تقریر عوام اور خواص علماء اور عرفاء کیلئے موجب ہدایت تھیں دوران تقریر جس مسئلہ کے متعلق اظہار فرماتے وہ سامعین کے دل و دماغ پر نقش ہو جاتا اور تا حیات ان کے دلوں سے نہ مٹتا۔ تحریر کی طرف متوجہ ہوتے تو آپ کی تحریر علم کا سمندر معلوم ہوتا اور اس سمندر سے لاتعداد تشنہ لوگوں نے اپنے آپ کو سیراب کیا۔ یہ سیرتیں' تذکرے اور حالات زندگی دانشوروں اور علماء کرام و صوفیاء عظام اور اکابرین دین و ملت کے متعلق عالم شہود پر جلوہ گر ہیں۔ ہر صوفی و عالم دین کا الگ الگ رنگ و خوشبو ہوتی ہے اور لوگ ان ہستیوں کے تذکروں اور سوانح حیات سے استفادہ کرتے ہیں ایسی ہی ہمارے پیر و مرشد کی یہ سوانح عمری ہے جو لوگ آپ کی اس سوانح عمری کا گہری نظر سے مطالعہ کریں گے تو ان کو گنجینہ ادب و عشق حق سے بہت کچھ میسر آئے گا اور ان کے دامن علم کو عرفانِ حق کے موتیوں سے بھر دے گی اور وہ قیمتی موتی اس کی تمام زندگی کے لئے کافی ہوں گے۔ ان تذکروں کی روش بہت پہلے سے چلی آرہی ہے آپ اسماء الرجال کی طرف نظر دوڑائے تو آپ کو حافظ ابن

Marfat.com

حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تہذیب التھذیب ملے گی اس میں ان تمام محدثین کے تذکرے ہیں جو احادیث نبویہ کے راوی ہیں متلاشیان علم کو ان کے علوم اور ثقاہت کا پتہ چلے گا اور جرح وتعدیل کا کام ان کے لئے آسان ہوگا ایسی ہی اس کی دوسری کتاب الدرر الکامنہ ہے جو تذکرے کی شکل میں چار جلدوں پر مشتمل ہے ایک صاحب جونابینا تھے انہوں نے تذکرہ تذکرہ الوالالباب لکھی ہے ان تذکروں کا دوسرا نام تاریخ بھی ہے جس طرح حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ پر کتب سیرت مرتب کی گئی ہیں اس طرح آپ کے خلفائے کرام اور صحابہ کرام پر آئمہ حدیث نے تذکرے مرتب کئے ہیں۔ تاریخ ابن جریر وتاریخ ابن خلکان تاریخ مسعودی اور تاریخ کبیر کو امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے اور دوسری کتاب تاریخ کی تاریخ صغیر بھی امام بخاری کی تالیف ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء مرتب کی ہے تاریخ الخمیس بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امام واقدی نے تاریخ بغداد لکھی ہے۔ امام ذھبی نے میزان الاعتدال چار جلدوں میں مرتب کی ہے۔ اسی طرح ہمارے اسلاف نے یہ طریقہ ہمارے لئے رائج کیا مفسرین نے بھی اپنی تفاسیر کے متعلق وضاحت سے کام لیا ہے۔ فقہاء کرام نے بھی اس میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس روش کو ہمارے بزرگوں نے اپنا کر صوفیاء کرام کے تذکرے بھی مرتب کئے ہیں۔ امام فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الاولیاء سب سے پہلے مرتب کی اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب شریف میں بہت سے بزرگوں کے تذکرے بیان کئے۔ عبدالحلیم اثر افغانی نے پشتو زبان میں روحانی رابطہ مرتب کی ہے جو تذکرہ نگاروں کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مخدوم محمد حسن نے

Marfat.com

گلزار صابری اور تاریخ آئینہ تصوف بھی مرتب کی ہے اس طرح مولانا فیض احمد صاحب صدر مدرس آستانہ عالیہ گولڑہ شریف نے مہر منیر حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ پر لکھی ہے۔ ایک کتاب سیرت محدث علی پوری پر مرتب ہوئی ہے اور ایک تذکرہ لاثانی پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے متعلق پروفیسر محمد حسین آسی نے مرتب کی ہے۔ ذکر پاکان بھی فقیر کے ہاں موجود ہے مفتی غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیاء میں چاروں سلاسل کے بزرگوں کے تذکرے لکھے ہیں۔ حضرت العلامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے تذکرۃ اکابر اہل سنت کو منصۂ شہود پر جلوہ افروز کیا۔ فقیر نے اخون درویزہ باباؒ پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 'اخبار الاخیار ر بزرگان کے حالات پر ایک مختصر جامع تالیف مرتب کی ہے۔ اس قاعدے سلف صالحین سے فقیر نے حضرت حکیم ملت محدث بنارسی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور واقعات علمی مباحث اور معارف پر قلم اٹھایا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ آپ کی شخصیت کیا ہے اور علماء کرام و مشائخ عظام میں آپ کا مقام کیا ہے۔ بحث کا لب لباب یہ ہے کہ خالق کائنات جل و علیٰ نے علم معرفت اور فقر میں جو مقام آپ کو نصیب کیا تھا اس کا صحیح ادراک ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے کیفیات قلبی اور مشاہدات باطنی کا استفہام اور پھر ان کا الفاظ میں اظہار صرف دشوار ہی نہیں بلکہ محال کے قریب ہے اور آپ کی مجلس میں جب علامہ عبدالصمد الصارم الازہری تشریف لائے اور آپ کے علمی اور عرفانی ارشادات سنے تو باوجود مسلک دیوبند بھی آپ کے گرویدہ ہو گئے اور آپ کی مشہور کتاب الجہاد کو عربی میں ترجمہ کرایا اور آپ کی کتاب قصیدہ باغ و بہار کی شرح لکھ کر حب قلبی کا اظہار کیا۔

Marfat.com

ایک صاحب نے مجھے صرف اتنا بتایا کہ ہم حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ کو نہ پہچان سکے اور آفتاب آمد دلیل آفتاب پر اکتفا کرتے ہوئے کوئی بھی اس میدان میں نہ آسکے۔ فیضان الٰہی کے اس چشمہ سے بہت سے لوگ سیراب ہوئے اور مجدد وقت ہو کر دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ حق کو ظاہر کرنے کے لئے کسی باطل کے دباؤ میں نہیں آنا چاہیے اور بادشاہ وقت کو بھی حق کی آواز سنانا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں اور اس کھٹن مرحلہ کو آپ نے طے کیا اور جو حق تھا وہ اپنے اور پرائے دونوں کو پیش کیا کسی کا لحاظ نہ رکھا۔ یہاں تک کہ عدالتوں میں بھی آپ نے اپنا موقف ببانگ دہل پیش کیا۔

آباء واجداد حکیم ملت

انسان کی شرافت اس کے آباء واجداد پر منحصر ہے اور افراد وشخصیات ان کے نسب وحسب سے پہچانے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ . (القرآن) اے لوگو! ہم نے تمہیں مذکر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم سے اللہ کے نزدیک وہی مکرم ہے جو تم سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حسب ونسب

Marfat.com

اس لئے بنایا تا کہ ہم ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔ جس طرح عوام پر علماء ومشائخ کو بزرگی حاصل ہے اس طرح تمام قبائل ونسب پر حضور انور ﷺ کے نسب کو فضیلت حاصل ہے پھر آپ کے رشتہ داروں میں سے وہی نسب کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے جو آپ کے زیادہ قریب ہے تو اہل بیت اطہار آپ کے زیادہ قریب تھے اس لحاظ سے وہ تمام دوسرے حسب ونسب پر افضلیت رکھتے ہیں۔ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان بھی اس مبارک اور فضیلت والے خاندان سے تعلق رکھتا تھا چونکہ آپ حسینی سادات سے ہیں اس لئے آپ کا نسب تمام دوسرے انساب سے بہتر ہے۔ سید وہی ہوتا ہے جو لوگوں پر ظاہر ہو جائے اور لوگ اس کو پہچانیں کہ یہ سید ہے۔

سید کسے بود کہ ہویدا شود ازو
خلق محمدیؐ کرم مرتضیٰ علیؓ

یعنی سید وہی ہوگا جس سے اخلاق محمدی ﷺ ظاہر ہوں اور سخاوت میں وہ حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرح ہو۔ لوگ پہچانیں گے کہ یہ سید ہے سادات کے متعلق قرآن وحدیث نبوی اور علماء امت میں صراحت کے ساتھ ذکر ہے قرآن مقدس میں سورہ شوریٰ میں ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (سورۃ شوریٰ) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے یہاں وہ سب کچھ ہے جس کی وہ خواہش کریں گے یہ بڑے

Marfat.com

فضل و بزرگی کی بات ہے یہی وہ چیز ہ جس کی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوش خبری دیتا ہے جنہوں نے ایمان لا کر نیک کام کئے۔ کہہ دیجئے میں تم سے اس چیز کا کوئی اجر نہیں مانگتا بجز اہل قرابت کی دوستی کے۔ اس آیت کریمہ کے تحت علامہ صاوی فرماتے ہیں کہ یہاں استثناء منقطع ہے مطلب یہ ہوا کہ میں دین و ایمان کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں لیتا سوا میرے اہل بیت کی محبت کے۔ یعنی اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ کی اہل بیت والوں کے ساتھ محبت کا درس ہمیں قرآن مقدس نے سکھایا اگر قرآن مقدس پر ایمان ہو تو پھر اس آیت کریمہ پر بھی ایمان ہوگا۔ تفسیر روح المعانی میں حضرت ابن جبیر، سرّی اور عمر بن شعیب جیسے اکابر تابعین سے اس آیت کریمہ کی یہی تفسیر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے اہل بیت رسول ﷺ کی محبت کا واجب ہونا مراد ہے۔ بعض ناواقف لوگ حسب کو فقط ذاتی کمالات کو ہی شرف کمال کا موجب جانتے ہیں اور نسب یعنی خاندانی شرافت کی فضیلت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے حالانکہ نسب کا شرف دیگر مذاہب میں بالعموم اور اسلام میں بالخصوص قابل احترام ہے نسب کی وجہ سے نکاح میں کفو کا خیال رکھا گیا ہے۔ خلافت اور امامت کے لئے اسلام میں قریشی ہونے کی تخصیص بھی شرف نسب پر منحصر ہے تمام اقوام میں نسب کا احترام ایک امر مسلم ہے جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ امام ابن ابی شیبہ اور امام احمد و ابن ابی حاتم نے حضرت خیثمہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ خوش خبری اور مبارک ہو مومن کی اولاد کے لئے کہ وہ اس کی وفات سے اس کے بعد محفوظ اور مامون رہیں گے پھر حضرت خیثمہ نے اس کی تائید میں سورۃ کہف کی آیت تلاوت کی وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (اور ان دونوں کے والد نیک تھے) علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی

Marfat.com

میں تحریر کیا ہے کہ اس صالح شخص کا ان بچوں کی ساتویں یا دسویں پشت کا ایک جد بزرگ تحریر کیا گیا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ باپ اور دادا کے نیک اور شریف ہونے کا فائدہ اولاد کو پہنچتا ہے۔اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسی نسب کے سبب سے بچوں کا لحاظ واحترام فرمایا۔قرآن مقدس میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ (سورۃ طور) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان لانے میں ان کی پیروی کی تو ہم (آخرت میں) ان کی اولاد کو ان ہی کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے اپنے اعمال صالحہ کے انعامات میں سے بھی کوئی کمی نہ کریں گے۔روح المعانی میں حضرت ابن عباسؓ کی زبانی تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو بہشت میں اس کے ہمراہ اسی درجہ و مقام میں رکھیں گے تا کہ اس مومن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے شرف نسب ہی کا احترام اور لحاظ رکھا۔اہل بیت اطہار کی شرافت تو مسلم ہے شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں فرمایا ہے

ظاہر از اہل بیت نور نبی ہم چو در ماہ نور خورشید است

از ازل تا ابد بود ظاہر ز آن کہ ایں نور نور جاوید است

یعنی اہل بیت اطہار سے آن حضرت ﷺ کا نور یوں ظاہر ہو رہا ہے جیسے سورج کا نور چاند سے ظاہر ہوتا ہے اور یہ نور تا ابد اسی طرح ظاہر ہوتا رہے گا کیونکہ یہ ابدی اور سرمدی ہے۔ان دلائل سے معلوم ہوا کہ نیک اجداد کا ہونا بھی نسب میں شرافت کا سبب ہے اور حضور انور ﷺ کا نسب مبارک تو تمام انسان میں بہتر ہے تو اولاد میں اجداد کی شرافت بھی جلوہ گر ہوتی ہے حضرت محبوب سبحانی شہباز لامکانی حضرت شیخ

Marfat.com

سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے نسب کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَ الْمُخْدَعُ مَقَامِیْ وَ اَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حسنی سید ہوں اور میرا مقام مخدع ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے قدموں کو تمام لوگوں کی گردنوں پر رکھ دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے جو احسان عظیم سے نوازا ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ میں حسنی سید ہوں اور یہ میرے لئے فخر کا سبب تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی سے کوئی اہم کام لینا چاہتا ہے تو اس کے لئے انتخاب بھی اچھے انساب میں کرتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حکیم ملت داعی اتحاد و خلافت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے رشد و ہدایت کا کام لینا تھا اس لئے آپ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے نسب کا تعین فرمایا اور سب سے بہتر نسب سادات کرام ہی کا ہے۔ آپ حسینی سادات میں سے ہیں۔ سادات کا شجرہ مبارکہ شجرہ طیبہ ہے اور اس شجرہ طیبہ کی جڑ زمین میں ہے اور شاخیں آسمانوں تک پھیلی ہوئی ہیں جس طرح کلمہ طیبہ کی تشبیہ اللہ تعالیٰ نے شجرہ طیبہ سے دی ہے۔ قرآن مقدس میں ہے كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا فِي الْاَرْضِ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ. کلمہ طیبہ کی مثال شجرہ طیبہ کی طرح ہے اس کی جڑ زمین میں ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو زمین اور آسمان نہ ہوتے اور **لولاک لولاک لماخلقت الافلاک.**

اے میرے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا اسی حدیث قدسی کو شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی نے اپنی کتاب مکتوبات میں نقل کیا ہے تو حضور انور ﷺ زمین و آسمان کے پیدا ہونے کا سبب ہیں۔ اسی وجہ سے عارفان باخدا

Marfat.com

حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کو روح کائنات سے بھی تعبیر کرتے ہیں ایک عارف ربانی نے کیا خوب فرمایا ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہے تو جہان ہے جان نہیں تو جہان نہیں

باعث کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثنا ﷺ کلمات الرب ہیں۔ ہر ہر نبی کلمۃ الرب ہے تو جب ہر نبی پر کلمہ کا اطلاق آ سکتا ہے تو حضور انور ﷺ پر بدرجہ اولیٰ کلمات الرب کا اطلاق ہوسکتا ہے نیز پھر کس طرح آپ پر اس کا اطلاق ناجائز ہوگا اور آیت مبارکہ میں پاک کلمہ کی تشبیہ پاک شجرہ درخت سے دی گئی ہے تو حضور انور ﷺ کا شجرہ مبارکہ پاک ہے اور آپ کے آل کو بھی پاک کہا گیا ہے جو اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ میں یہی بات واضح ہے آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اہل بیت آپ سے اللہ تعالیٰ پلیدی دور کردے اور آپ کو پاک کردے جس طرح کہ پاک ہونے کا حق ہے۔ اس آیت کریمہ سے بھی آپ کا شجرہ اولاد تطھیر میں داخل ہے چونکہ دین اسلام اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین دین ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان اشخاص کو اس دین کی خدمت کے لئے چن لیتا ہے جو اس دین کے اہل ہوں تو جس کا شجرہ پاک ہو ذہن اور خیالات پاک ہوں بدن پاک ہو معیشت پاک ہو تو اس کا علم بھی پاک رحمانی ہوگا۔ جب وہ اس پاک علم کو دنیا میں پھیلائے گا تو اس سے طالبان حق کو رشد و ہدایت کی روشنی میسر آئے گی چونکہ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ ان تمام اوصاف کے مالک تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے اس مبارک کام کے

Marfat.com

لئے آپ کو پیدا کیا۔ آپ کو علم لدنی سے فیض یاب کیا اور کتاب وسنت کا عالم بنا کر عامل بھی بنایا اس وجہ سے آپ محدّث ہزاروی کے پاک لقب سے سرفراز ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب مخلوق میں کسی شخص سے دوستی فرماتا ہے تو اس خوش خبری سے ملائک کرام کو مطلع فرماتا ہے پھر آسمان کے ملائک زمین کے ملائک کو یہ خوش خبری سناتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر زمین کے ملائک زمین کے لوگوں کے دلوں میں القاء کرتے ہیں اور وہ عوام اور خواص میں اس نام سے مشہور ہوتا ہے تو حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی محدث کے نام سے عوام اور خواص میں مشہور ہوئے۔ احادیث شریف کے پڑھانے والے کو شیخ الحدیث کہا جاتا ہے وہ صرف پڑھانا جانتا ہے۔ حدیث کے ماہیت اور بصیرت حدیث دانی کے ماہر کو محدث کہا جاتا ہے۔

شجرہ نسب

شجرہ طیبہ نسب حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ انتالیس واسطوں سے حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ سے جاملتا ہے۔ والد ماجد کی طرف سے آپ حسینی سید ہیں اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسنی سید ہیں۔ حضور غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ والد کی طرف سے حسنی سید تھے اور والدہ ماجدہ کی طرف

81168

Marfat.com

سے حسینی سید تھے دونوں اطراف سے سید تھے جو نجیب الطرفین تھے اور احادیث نبویہ میں ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بدن کے حلیہ مبارکہ میں ناف سے اوپر والے حصہ بدن میں حضور انور ﷺ کے بدن مبارک کے مشابہ تھے اور حضرت امام حسینؓ ناف سے لے کر پاؤں تک حضور انور ﷺ کے بدن کے مشابہ تھے گویا کہ آپ کا بدن مبارک حضور انور ﷺ کے بدن کے مشابہ تھا یعنی آپ سیرت اور صورت دونوں جانب حضور انور ﷺ کے نمونہ تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کو نائب مصطفیٰ ﷺ بنایا آپ خلیفہ مصطفیٰ ﷺ تھے۔ حضرت حکیم ملت محدّث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی نجیب الطرفین تھے والدہ کی طرف سے حسنی تھے اور والد کی طرف سے حسینی تھے۔ دونوں اطراف یہاں دوبارہ ملے۔ چونکہ حضرت حکیم ملت محدّث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نائب اور خلیفہ غوث الوریٰ تھے اس لئے آپ کے ہر عضو بدن میں عشق غوث پاک رضی اللہ عنہ سرایت کیا ہوا تھا آپ فنافی الغوث تھے ایک سالک جب فنافی الشیخ ہو کر آگے فنافی الرسول کے مقام تک پہنچتا ہے تو اس کو ہر وقت خواب و بیداری میں حضور انور ﷺ کی محبت اور عشق نظر آتا ہے اور سالک کے رگ و بدن و خون میں وہی عشق حق دوڑتا ہے اس طرح حضرت حکیم ملت محدّث ہزارویؒ ان دونوں مقاموں سے بھی آگے گزرے تھے اور فنافی اللہ کے مقام پر تھے جو مقام جبروت ہے۔ یہاں ان تینوں مقاموں کا تھوڑا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ غوث پاک کے متعلق آپ راہ صفاء میں فرماتے ہیں۔

یا غوث معظم امداد کن　　یا نائب مصطفیٰ امداد کن

اے بڑے غوث پاک آپ میری امداد فرمائیں اور اے مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ میری مدد فرمایئے اور غوث پاک کے دامن مبارک سے وابستگی کی خوشی میں آپ رطب اللسان ہیں۔

من بحمد للہ مرید شاہ عبدالقادرم　　نام مولیٰ غوث اعظم سایہ افگن برسرم

اللہ کے لئے تعریف ہے کہ میں شیخ سید عبدالقادر کا مرید ہوں اور میرے مولیٰ کا نام غوث اعظم ہے اس کا سایہ ہمیشہ میرے سر پر ہے۔ آگے مزید فرماتے ہیں

قادری محمود مستم از مرید لاتخف　　فیض یاب از بارگاہ شاہ عبدالقادرم

اے سید محمود (رحمۃ اللہ علیہ) میں غوث پاک کے اس قول مبارک کے کہ (مریدی لا تخف اللہ ربی اے میرے مرید مت ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے) میں مست ہوں اور حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ سے فیض یاب ہوں۔

مظہر ذات و صفات کے مظہر　　عبدالقادر غوث الاعظم

یعنی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حضور انور اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وصفات کے مظہر تھے اور آپ کا اسم گرامی حضرت شیخ سید عبدالقادر ہے جو غوث الاعظم ہیں پھر آگے اللہ تعالیٰ قرب کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اپنے غوث پاک کو اپنی قدرت کا مظہر بنایا

قادر نے خود قدرت بخشی　　پھیریں آپ قضا مبرم

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو قادر مطلق ہے اپنی قدرت کا آپ کا مظہر بنایا اس وجہ سے آپ قضا مبرم بھی بدلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت آپ کو عطا کی ہے۔

قرب و فرائض اور نوافل　　محمود معیت قائم دائم

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا قرب فرائض اور نوافل کے بجالانے سے حاصل ہوسکتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کا ہاتھ اور پاؤں اور آنکھیں بن جاتے ہیں اور اس کو معیت الٰہی حاصل ہوتی ہے صوفیاء کرام اس کو سیر مع اللہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں تو غوث پاک رضی اللہ عنہ کو بدرجہ اتم یہ مقام حاصل تھا اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اور غوث الاعظم سے مشہور تھے فنا فی الغوث کے مقام سے آگے فناء فی الرسول کے مقام کے متعلق آپ اظہار خیال ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

جس کو عارف کہیں اسم ذات　　حق تعالیٰ کی محبت پہ لاکھوں سلام

یعنی جو عارف ہوگا وہ آپ کے اسم مبارک کو اسم ذات کہے گا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں آپ پر لاکھوں سلام ہوں مزید راہ صفاء میں لکھتے ہیں

بدان اسم اعظم محمدؐ محمدؐ　　بخوان اسم اعظم محمدؐ محمدؐ

عیان اسم اعظم محمدؐ محمدؐ　　نہان اسم اعظم محمدؐ محمدؐ

جان لو کہ آپ کا اسم مبارک ہی اسم اعظم ہے یعنی محمد ﷺ تو اس اسم اعظم کو پڑھو۔ محمد ﷺ یہی اسم اعظم مبارک ظاہر بھی ہے یعنی محمد ﷺ اور آپ کا یہی اسم مبارک جو اسم اعظم ہے تمام اشیاء میں بھی پوشیدہ ہے

دین و ایمان جس کا ادب و عشق ہے
شان والے کی شوکت پہ لاکھوں سلام

یعنی جو آپؐ کے ادب و عشق والا ہے وہی دین و ایمان والا ہے تو ایسی شان والے کی شوکت پہ لاکھوں سلام ہو۔ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ ایک عاشق رسول گزرے ہیں آپ کا مشہور قصیدہ بردہ شریف دنیائے عرب و عجم میں مشہور ہے امام بوصیری رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ نے حضور انور معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کے متعلق فرمایا ہے

فان من جودک الدنیا و ضرتها ومن علومک علم اللوح والقلم

یارب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

بے شک آپ کے وجود مبارک سے دنیا اور آخرت قائم ہے اور آپ کے علوم میں سے ادنیٰ علم لوح محفوظ اور قلم کا علم ہے اے میرے رب درود وسلام پڑھ اپنے حبیب پاک پر جو تمام مخلوق میں بہتر ہے ان اشعار کا ترجمہ اردو زبان میں منظوم یوں کیا ہے

بے شک تمہارے وجود سے دنیا و آخرت
اور آپ کے علوم سے لوح و قلم کا علم
یا رب درود بھیج سلام ان پہ تا ابد!
اپنے حبیب خیر خلاق پہ دم بدم

حکم ملت نے اپنے عشق ومحبت کا اظہار ان الفاظ سے یوں کیا ہے

میرا دین تو ہے تیرا ادب
تیرا عشق ایمان شاہ عرب
تیری یاد ہی پہ گزر میرا
محمود جان نثار ہے

حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے عربی اشعار میں استغاثہ بحضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کیا ہے ان اشعار میں سے پہلا شعر یوں ہے

یا شفیع الوریٰ یا سندی، انت فی الکائنات معتمدی

Marfat.com

اے کائنات کے شفاعت کرنے والے اور اے میرے تکیہ گاہ آپ ہی کائنات میں میرے معتمد ہیں یعنی میں آپ کے سہارے کا اعتماد کرنے والا ہوں۔ آگے مزید فرماتے ہیں

یا کریم الوریٰ باعتابک　　جئت شوقاً الیک خذ بیدی

اے تمام جہاں کے سخی اور عطا کرنے والے آپ کے پاس شرمندہ ہو کر حاضر ہوا کہ آپ میرے ہاتھ کو پکڑ لیں۔ اس موضوع پر اگر فقیر کچھ لکھنا چاہے تو ایک الگ دفتر تیار ہوگا یہ صرف مشت نمونہ پیش کیا گیا۔ اب فناء فی اللہ کے مقام کے متعلق صرف اتنا عرض ہے کہ آپ فناء فی اللہ کے آخری مقام پر تھے س لئے اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان آپ نے بڑے بسط اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے آپ کا عارفانہ منظوم کلام رفیق محمود ہے اس کے ابتداء میں جب اللہ کی توحید بیان کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اے اللہ تو اس وجہ سے میرا خدا ہے کہ تو میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا ہے یعنی آپ کی خدائی کی پہچان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام کی بیداری کے پیغام کے عنوان سے منظوم کلام پیش کیا ہے جو علم قرآن وحدیث اور فلسفہ کا سمندر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے متعلق فرماتے ہیں

فلسفہ تم کو یاد نہیں ہے　　بے موجد ایجاد نہیں ہے
دہریت کی خیر منالو　　جاگو جاگو سونے والو!

یعنی یہ فلسفہ کا مسلّم کلیہ ہے کہ بغیر موجد کے ایجاد نہیں ہو سکتی کیا یہ فلسفہ تمہیں یاد نہیں ہے اے دھریو! تم دہریت کی خیر مناؤ اور اے سونے والو مسلمانو! [illegible]

Marfat.com

آگے فرماتے ہیں

موجد لام مشدد نامی مشدد میم ایجاد گرامی
معیت لام اور میم کی پالو جاگو جاگو سونے والو!

موجد یعنی اللہ تعالیٰ کے درمیان حرف اللہ میں لام پر شد ہے اور جب حضور انور ﷺ کی ایجاد فرمائی تو آپ کے اسم مبارک یعنی محمد کے میم کو بھی شد کیا تو لام اور میم کی معیت کے راز کو سمجھوائے نیند میں غرق شدہ مسلمانو اس غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ آپ

آگے مزید اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق فرماتے ہیں

قل ھو اللہ احد آیا تثنیہ جمع نے یہ رتبہ نہ پایا
بستر بند توحید سنبھالو جاگو جاگو سونے والو!

یعنی خالق کائنات نے سورۃ اخلاص میں فرمایا کہ اے میرے محبوب آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس قل ہی میں تمام راز ہیں یعنی آپؐ نے مجھے (اللہ کو) پہچان لیا ہے اب اس کائنات سے میرا تعارف کراؤ تو جو لوگ انبیاء واولیاء کی تعظیم اور توقیر کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں وہ اپنی توحید اپنے پاس رکھیں اے خواب غفلت میں ملوث مسلمانو جاگو اس غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اللہ جس کی توحید کو بیان کرنا صرف اس کی ذات وصفات کے واحد مطلق مظہر اتم ہی کا منصب ہے نہ کہ ہر ایرے غیرے کا۔ یہ تین مقامات فناء فی الشیخ، فنا فی الرسول اور فناء فی اللہ کے متعلق مختصر تعارف کرایا گیا اب اس مبارک شجرہ سے ایسی ہستی جو علم وعرفان حق اور حقیقت وطریقت کے سالار تھے کا شجرہ نسب بیان کیا جاتا ہے۔ آپ کا شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے۔

حکیم ملت سید محمود شاہ محدث ہزاروی ابن حضرت سید محبوب علی شاہ ابن حضرت سید فقیر

Marfat.com

شاہ ابن حضرت سید نواب شاہ ابن حضرت سید حافظ عمر شاہ ابن حضرت سید محبوب شاہ ابن حضرت سید کبیر شاہ ابن حضرت سید معمور شاہ المعروف باقر شاہ ابن حضرت سید عالم شاہ ابن حضرت شاہ یار محمد ابن حضرت سید شاہ فقیر محمد ابن حضرت سید رحمت اللہ ابن حضرت سید محمود محدث ابن حضرت سید زین العابدین ابن حضرت سید نصیر الدین المعروف عبید ابن حضرت سید علی شیر ابراہیم ابن حضرت سید عبدالکریم ابن حضرت سید وجیہہ الدین ابن حضرت سید ولی الدین المعروف فتح الدین ابن حضرت سید محمد الغازی ثانی ابن حضرت سید سلطان رضاء الدین المعروف ریاض الدین ابن حضرت سید سلطان صدرالدین المعروف عبدالوہاب ابن حضرت سید سلطان محمد احمد سابق ابن حضرت سید حسین المشہدی ابن حضرت سید سلطان علی عبداللہ امیر بلخی ثم بل بلندی ابن حضرت سید عبدالرحمان عرف بلبل شاہ ابن حضرت سید اسحاق ثانی ابن حضرت سید ابو الحسن موسیٰ زاہد ابن حضرت سید عباس ابن حضرت سید مصطفیٰ ابن حصرت سید محمد عالم ابن حضرت سید عبداللہ قاسم ابن حضرت سید محمد اول ابن حضرت سید اسحاق الموفق ابن حضرت سید امام موسیٰ کاظم ابن حضرت سید اما جعفر صادق ابن حضرت سید امام باقر ابن حضرت سید امام زین العابدین بن حضرت سید امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا ابن حضرۃ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا زوجہ حضرت امیر المومنین مولیٰ کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم بنت آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثنا ﷺ ورضی اللہ عنہم اجمعین۔ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب میں تمام صاحب علم وعرفان ولی کامل گزرے ہیں اور ان میں سے اکثر عالم و فاضل ہونے کے علاوہ صاحب کشف وکرامات بھی تھے اور اس تمام سلسلہ میں

Marfat.com

تمام کے تمام عقائد باطلہ سے مامون تھے اوران میں سے اکثر مبلغ اسلام بھی تھے جنہوں نے دنیائے کفر میں اسلام کے چراغ روشن کئے تھے۔آپ کے خاندان میں سے ایک مشہور بزرگ حضرت سید عبدالرحمان صاحب عرف بلبل شاہ اور آپ کے بیٹے سید علی عبداللہ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مشہد سے کشمیر پھر سندھ میں تشریف لے گئے تھے حضرت سید علی عبداللہ کے والد ماجد حضرت سید عبدالرحمان عرف بلبل شاہ صاحب کشمیر میں تشریف لے گئے تھے اور کشمیر کے حکمران آپ کے دست اقدس پر مسلمان ہوئے آپ کا مزار مبارک دریائے جہلم کے کنارے سری نگر کشمیر میں ہے اور آپ کا مزار مرجع خلائق ہے دور دراز سے لوگ فیض روحانی باطنی سے مستفید ہونے کے لئے آتے ہیں اور اپنے دامن کو فیوض و برکات سے بھرتے ہیں۔حضرت سید علی عبداللہ کے صاحبزادے حضرت سید حسین مشہدی شہاب الدین غوری کے ساتھ ۱۱۹۶ء ہندوستان تشریف لائے تھے اور قطب الدین ایبک نے حضرت سید حسین مشہدی کو اجمیر کا حکمران بنایا اور آپ تقریباً انیس سال وہاں حکمران رہے۔آپ نے رجب المرجب ۶۰۷ء میں وصال فرمایا آپ کا مزار مبارک اجمیر شریف میں ہے اور وہاں کے لوگ آپ کے مزار سے راولپنڈی' ایبٹ آباد' چکوال اور میر پور کشمیر' مانسہرہ والے بھی ان تمام بزرگوں کے مزارات سے مستفید ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ان سادات کی مساعی جمیلہ سے اسلام کا بول بالا ہے اور بہت سے غیر مسلموں کو ایمان کی دولت سے مشرف فرمایا۔حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے جد اعلیٰ حضرت سید عبدالرحمان شاہ المعروف بلبل شاہ جس وقت کشمیر تشریف لے گئے تھے اس وقت کا حکمران بدھ مذہب کا پیروکار راجہ رنچن تھا جب آپ کے ہاتھوں وہ

Marfat.com

مسلمان ہوئے تو ان کا اسلامی نام صدر الدین رکھا گیا اور راجہ کے بیٹے کا نام حیدر خان رکھا گیا۔ اس بات کا ذکر سفیر اختر نے اپنی تالیف پبلشر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد میں تحریر کیا ہے اس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۳ پر یوں تحریر کیا ہے کہ تبتی شہزادہ رنچن نے سید عبدالرحمان بلبل شاہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور صدر الدین کے نام سے حکومت کرتا رہا اس کا بیٹا حیدر خان کم سن تھا۔ جلوہ کشمیر میں ڈاکٹر صابر آفاقی لکھتے ہیں سید عبدالرحمان شاہ عرف بلبل شاہ قدس سرہ العزیز پہلے مبلغ اسلام ہیں جو اپنے چند مریدوں کے ہمراہ وادی کشمیر پہنچے آپ کا وطن ایران تھا سلسلہ سہروردی اور مذہب حنفی تھا ان کی تبلیغ سے کشمیر کا بدھ راجہ جس کا نام رنچن تھا حلقہ بگوش اسلام ہوا اور صدر الدین کے نام سے حکومت کرتا رہا حضرت سید عبدالرحمان شاہ نے فارسی کو ذریعہ تبلیغ بنایا تھا اور اس طرح وادی میں انہوں نے اس زبان شریف کو رواج دے کر ایران و کشمیر کے تعلقات کو اور مضبوط و مستحکم کر دیا سرزمین کشمیر میں عربی فارسی زبانیں اور اسلامی علوم حضرت عبدالرحمان بلبل شاہ کے دور میں نو مسلموں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ چکی تھی آپ نے سری نگر میں ایک مسجد اور مدرسہ بھی تعمیر کیا اور غرباء کے لئے لنگر بھی جاری کیا بعد میں یہ جگہ محلّہ بلبل نگر کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت سید عبدالرحمان کے چار صاحبزادے تھے جن کے اسمائے گرامی حضرت سید گل محمد' حضرت سید شاہ عباس' حضرت سید کمال الدین شاہ اور حضرت سید علی عبداللہ جو صاحب سلسلہ ہیں تھے۔ حضرت سید عبدالرحمان بلبل شاہ کے روحانی اثرات اب بھی موجود ہیں عوام اور خواص اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ حضرت سید علی مشہدی کے متعلق حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جامع الخیرات شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

''حضرت سید عبداللہ جامع کمالات ظاہری اور باطنی تھے۔'' آپ کا وصال شہر بلبلند میں ہوا اور وہاں آپ کا مزار مبارک ہے آپ کے پانچ صاحبزادے تھے ایک کا نام حضرت سید اسماعیل دوسرے کا نام سید سلطان محمد تیسرے کا نام حضرت سید صدرالدین چوتھے کا نام حضرت سید بدرالدین اور پانچویں کا نام حضرت سید حسین المشھدی تھا جو حکیم ملت کے سلسلہ نسب میں ہے۔

حضرت سید حسین المشھدی: حضرت سید حسین مشھدی رحمۃ اللہ علیہ سے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ تک چوبیسویں سلسلہ میں کڑی ہے حضرت پیر سید حسین المشھدی کی بزرگی تمام اطراف عالم میں مسلّم تھی ہمارے پاکستان میں مسلم کتاب جو بزرگان دین کے حالات پر مرتب ہوئی ہے اس کتاب کا نام انوار اصفیاء ہے اس میں آپ کے مناقب میں یوں تحریر ہے

''حضرت سید حسین المشھدی کا لقب خذنگ سوار تھا آپ بڑے ہی نیک نفس اور پرہیز گار تھے اور اولیاء اللہ میں شامل تھے آپ کی حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز سے صحبت بڑھی اور آپ حضرت خواجہ ہند غریب نواز قدس سرہ العزیز کے نہایت گرویدہ ہو گئے اور تبلیغ اسلام ہدایت خلق اللہ میں بھی حضرت سید حسین مشہدی قدس سرہ العزیز کی بدولت حضرت خواجہ ہند غریب نواز قدس سرہ العزیز کو بڑی مدد ملی۔'' (انوار اصفیاء صفحہ ۱۶۵) حضرت مولانا محمد اکرم صابری قدسی اقتباس الانوار میں حضرت پیر سید حسین مشہری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ ''قطب الدین ایبک نے حکومت دہلی کو دار سلطنت قرار دیا اور گرد و نواح کے علاقوں کو فتح کیا میر سید

Marfat.com

حسین مشھدی جو کہ سید حسین خذنگ سوار کے لقب سے مشہور ہے انہیں اجمیر کا حاکم مقرر کیا سید حسین مشھدی مشھد مقدس کے عالی سادات میں سے تھے اپنے آباء و اجداد آئمہ اہل بیت سے نسبت ارادت تھی۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی میں بے نظیر تھے لیکن اپنے آپ کو چھپانے کی خاطر انہوں نے اہل دنیا کا لباس اختیار کر رکھا تھا اور دنیاداروں کے لباس میں بزرگان دین سے کسب فیض کرتے تھے اپنے آباؤ اجداد کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے سلطان معز الدین سام جو کہ شہاب الدین غوری کے نام سے معروف ہے اس کے ساتھ جہاد کی نیت سے ہندوستان آئے جب شہاب الدین غوری نے ہندوستان کو فتح کر لیا تو قطب الدین ایبک کو دہلی میں اپنا نائب سلطنت مقرر کیا اور خود اپنے وطن کو واپس چلے گئے لیکن سید حسین مشھدی کو قطب الدین ایبٹ کی رفاقت کے لئے ہندوستان چھوڑ گئے قطب الدین ایبک نے خود تو دہلی میں اقامت اختیار کی اور میر سید حسین کو اجمیر کا حاکم مقرر کر دیا جو کہ رائے ہتھورا کا پایہ تخت تھا۔ سید حسین مشھدی اجمیر پہنچے اور خواجہ بزرگ معین الدین چشتی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت خواجہ بزرگ سے آپ کو بے حد محبت ہوگئی دونوں بزرگوں کی آپس میں محرمانہ صحبتیں ہونے لگیں اجمیر کے گرد و نواح کے بکثرت لوگ سید حسین مشہدی کی کوشش سے حضرت خواجہ بزرگ کے دست اقدس پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے اس علاقے کے مشرک اور منکر لوگ میر سید حسین مشہدی سے دینی عداوت رکھتے تھے اور کسی موزوں موقع کی تلاش میں تھے جس روز سلطان قطب الدین ایبک کی وفات کی خبر پہنچی سید حسین مشہدی کی فوج اجمیر کے گرد و نواح کے علاقوں میں تعینات تھی سید حسین مشہدی چند لوگوں کے ساتھ اجمیر کے

Marfat.com

قلعہ میں رہتے تھے کفار نے موقع غنیمت جان کر کثیر تعداد میں چاروں طرف سے حملہ کر کے سید حسین مشہدی اور ان کے ساتھیوں کو شب تاریک میں شہید کر دیا اور بھاگ گئے جب صبح ہوئی تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی کو پتہ چلا کہ آپ اپنے مریدین کے ہمراہ قلعہ پر تشریف لے گئے حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے نماز جنازہ ادا کی اور سید حسین مشہدی اور آپ کے ساتھیوں کو اسی جگہ پہاڑ کی چوٹی پر قلعہ میں دفن کر دیا۔ شیخ عبدالرحمان چشتی مراۃ الاسرار کے مصنف کا بیان ہے کہ آپ کا مزار اقدس فیض رسان اور روحانی تسکین کا موجب ہے ہندوستان میں اس قسم کی روح افزاء جگہ کہیں نہیں دیکھی۔ آپ کا تصرف قوی اور عظیم الشان آپ کے مزار اقدس سے ظاہر ہے اس فقیر پر عالم ارواح کی حقیقت قبل از تخلیق از جسد خاکی اور بعد جسد خاکی نیز بہشت اور دوزخ کی حقیقت بمعہ جمیع مراتب منکشف فرمائی۔ نزھۃ الخواطر میں علامہ عبدالحئ بن فخر الدین الحسنی نے آپ کی تاریخ وصال ۷ رجب ۶۰۷ھ درج کی ہے۔

آپ کے آٹھ صاحبزادے تھے ان میں سے ایک کا نام سید شاہ عیسیٰ دوسرے کا نام سید فخر الدین اور تیسرے کا نام سید ابراہیم چوتھے کا نام سید شاہ یتیم پانچویں کا نام سید غیاث الدین چھٹے کا نام سید شیر محمد ساتویں کا نام سید محمد صالح اور آٹھویں کا نام سید سلطان محمد احمد سابق تھا ان میں سے سید سلطان محمد احمد سابق حکیم ملت پیر سید محمد شاہ محدث ہزاروی کے سلسلہ میں ہیں۔ خان آصف نے سوانح سلطان الہند میں بھی حضرت سید حسین مشہدی کا تذکرہ بیان کیا ہے۔ سید ارتضیٰ علی کرمانی نے سیرت پاک حضرت سید عبداللطیف المعروف امام بری سرکار میں بھی کچھ تذکرہ کیا ہے۔

Marfat.com

حضرت سید سلطان محمد سابق: حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے تیسویں سلسلہ میں ہیں۔ آپ بڑے عالم و فاضل شخصیت تھے تقویٰ اور زہد میں لاثانی تھے شریعت اور طریقت میں بے نظیر تھے آپ کے تین صاحبزادے تھے ان میں ایک کا نام حضرت سید شاہ محمد دوسرے کا نام حضرت سید مہر علی شاہ اور تیسرے کا نام سید سلطان صدر الدین المعروف عبدالوہاب تھا آپ نے مشہد میں وصال فرمایا۔

حضرت سید سلطان صدر الدین عبدالوہاب: آپ کی پیدائش مشہد میں ہوئی۔ آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح علم وتقویٰ میں بے مثل تھے۔ آپ کا وصال بھی مشہد میں ہوا اور وہیں آپ کا مزار ہے آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام حضرت شاہ عبدالوہاب اور دوسرے کا نام سید محمد الغازی ثانی تھا۔

حضرت سید سلطان رضا الدین: آپ کی ولادت مشہد میں ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک مشہد میں ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام شاہ عبدالوہاب تھا دوسرے کا نام سید محمد عارف ثانی ہے۔

حضرت سید محمد الغازی ثانی: حضرت سید محمد الغازی ثانی ایک

Marfat.com

ولی کامل اور باکمال بزرگ شخصیت تھے حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں آپ بیسویں تھے آپ بھی عالم فاضل شخصیت تھے اور طریقت میں یکتا تھے۔آنے اپنا علاقہ مشہد چھوڑ کر کشمیر میں تشریف لائے۔آپ نے کشمیر میں شمع اسلام روشن کی اور تبلیغ اسلام میں مصروف رہے بہت سے لوگوں کو راہ راست پر لائے آپ کا وصال کشمیر میں ہوا اور آپ کا مزار مبارک بھی میر پور کشمیر میں ہے جو مرجع خلائق ہے آپ کے دو بیٹے تھے ایک کا نام سید عبداللہ تھا اور دوسرے کا نام سید ولی الدین تھا۔

حضرت سید ولی الدین المعروف فتح الدین:

حضرت سید ولی الدین رحمۃ اللہ حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں انیسویں نمبر پر تھے۔آپ میر پور کشمیر میں پیدا ہوئے۔آپ کمالات ظاہری اور باطنی میں سب سے فائق تھے۔آپ کا وصال میر پور کشمیر میں ہوا اور وہیں آپ کا مزار مبارک ہے اور وہاں کے لوگ اپنی حاجات میں زیارت مقدسہ کے لئے جاتے ہیں اور آپ کے وسیلہ پاک سے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ سے اپنی مطلوبہ حاجات طلب کرتے ہیں۔آپ جامع الصفات تھے۔آپ کا ایک اکلوتا صاحبزادہ تھا جس کا نام حضرت وجیہہ الدین تھا۔آپ صاحب بسلسلہ نسب تھے۔

حضرت سید وجیہہ الدینؒ: حضرت پیر سید وجیہہ الدین ایک باکمال صاحب سیرت وصورت بزرگ تھے۔آپ کی ولادت میر پور میں ہوئی اور آپ نے علوم متداولہ وہ ں کے جید علماء سے حاصل کئے۔آپ نے بھی وہاں باطنی

Marfat.com

علوم کے دریا بہائے اور بہت سے لوگوں کو باطنی علوم سے فیض یاب کیا۔ آپ کی آنکھوں میں ایک اثر تھا جس سے بد بخت انسان کا دل بھی پگھل جاتا تھا حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ جامع الخیرات شریف میں لکھتے ہیں کہ آپ اس قدر صاحب تاثیر اور تصرف اور برکت والے تھے کہ غیر مسلم جب آپ کا چہرہ دیکھتے تو اسلام کی دولت سے مشرف ہو جاتے۔ آپ حکیم ملت محدث ہزاروی کے سلسلہ میں اٹھارویں نمبر پر تھے۔ آپ کا وصال میر پور میں ہوا اور وہیں آپ کا مزار بھی ہے اور دوسرا مزار مزار شریف افغانستان میں بھی ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ ایک کا نام سید محمد میر عبدالقادر تھا اور دوسرے صاحبزادے کا نام سید عبدالکریم تھا جو حضرت حکیم ملت کے سلسلہ میں ہے۔

حضرت سید عبدالکریمؒ: آپ ایک عظیم اخلاق کریمانہ کے مالک تھے اور بہت سے لوگ آپ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے آپ حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے سلسلہ میں سترھویں نمبر پر ہیں۔ آپ کی ولادت میر پور میں ہوئی آپ راولپنڈی آ کر سید کسران میں مقیم ہوئے اور یہیں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام سید عبدالخالق تھا اور دوسرے کا نام سید شاہ علی شیر ابراہیم تھے جو حکیم ملت محدث ہزاروی کے سلسلہ نسب میں تھے۔

حضرت سید شاہ علی شیر ابراہیمؒ: آپ ایک روحانی شخصیت، تھے اور اپنے اسلاف کے کامل نمونہ تھے آپ حکیم ملت محدث ہزاروی کے سلسلہ نسب

Marfat.com

میں سولہویں نمبر پر تھے آپ سید کسراں راولپنڈی میں پیدا ہوئے آپ سیالکوٹ بھی تشریف لے گئے آپ کا مزار اقدس چولی کرسال میں ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام حضرت سید آدم اور دوسرے کا نام حضرت نصیر الدین عبید تھا۔ حضرت سید عبداللطیف امام بری سرکار آپ کی دسویں پشت سے ہیں جن کا مزار نور پور شاہان اسلام آباد میں ہے۔ حضرت شاہ علی شیر ابراہیم سیالکوٹ سے واپس آ کر قصبہ سید تحصیل گوجر خان راولپنڈی میں سکونت پذیر ہوئے آپ کا مزار مبارک چولی کرسال میں ہے جو مرجع خلائق ہے۔

حضرت سید نصیر الدین عبید: حضرت سید نصیر الدین عبید میر پور میں پیدا ہوئے اور علوم ظاہری اپنے وقت کے جید علماء سے حاصل کئے باطنی علوم میں بھی آپ مہارت رکھتے تھے۔ آپ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب میں پندرھویں نمبر پر تھے۔ آپ حضور انور ﷺ کے اسوہ حسنہ کے کامل نمونہ تھے آپ سیرت اور صورت میں سب سے نمایاں تھے۔ آپ کے سات صاحبزادے ہوئے ان میں سے ایک کا نام سید حبیب اللہ دوسرے کا نام سید رحمت اللہ تیسرے کا نام سید محمد حسین چوتھے کا نام سید نعمت اللہ پانچویں کا نام سید عنایت اللہ قاسم تھے اور چھٹے کا نام حضرت سید اسماعیل تھا اور ساتویں کا نام حضرت سید زین العابدین تھا جو صاحب سلسلہ تھے۔

Marfat.com

حضرت سید زین العابدین المعروف زین شاہ: آپ

ولی کامل عارف زمانہ تھے۔ حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب میں چودھویں نمبر پر تھے۔ آپ صاحب تقویٰ عالم و فاضل شخصیت تھے۔ آپ فقیر منش انسان تھے نہ خود مال جمع کرتے اور نہ دوسروں کو مال جمع کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت میر پور میں ہوئی۔ آپ کے صاحبزادے سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سات واسطوں سے حضرت سید شاہ چن چراغ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضرت سید زین العابدین کے آٹھ صاحبزادے تھے پہلے کا نام حضرت سید احمد دوسرے کا نام حضرت شاہ سید علی اور تیسرے کا نام حضرت سید اکبر شاہ تھا چوتھے کا نام حضرت سید شاہ معصوم پانچویں کا نام حضرت سید حمید اور چھٹے کا نام حضرت سید باقر تھا ساتویں کا نام حضرت سید محمد تھا اور آٹھویں حضرت سید محمود قدس سرہ تھے حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جامع الخیرات میں لکھتے ہیں کہ آپ کی برکت و تبلیغ سے بے شمار لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے حتیٰ کہ آپ امام الصالحین کے نام سے یاد کئے گئے۔ آپ علاقہ چکوال' گوجر خان' جہلم اور ہزارہ میں مرجع خاص و عام تھے مشکلات ظاہر و باطن میں قضائے حاجات حل المشکلات آپ کی ذات سے متعلق ہونا مشہور ہے آپ کا شمار اکابر اولیاء میں ہوتا ہے آپ صاحب احوال و مقامات و صاحب مکاشفات و مشاہدات تھے۔ آپ کا مزار مبارک ضلع کچہری چکوال شہر کے باہر متصل واقع ہے۔ آج کل آپ کا مزار محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی ہے۔

Marfat.com

حضرت سید محمود: آپ اپنے اسلاف کا کامل نمونہ تھے۔ عارف اور ولی کامل تھے آپ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ کے نسب میں تیرھویں نمبر پر ہیں۔ آپ نے ہمیشہ کلمہ حق کے لئے جہاد کیا تھا آپ نے اسلام کی خاطر ہر قسم کی مشکلات کاٹیں آپ کے پانچ صاحبزادے تھے۔ پہلے کا نام سید ابراہیم' دوسرے کا نام سید قاسم اور تیسرے کا نام سید حسین علی تھا چوتھے کا نام حضرت سید چراغ اور پانچویں کا نام سید رحمت اللہ تھا۔ آپ کا مزار مبارک بھی اپنے والد ماجد کے مزار کے ساتھ چکوال شہر ضلع کچہری میں ہے۔

حضرت سید رحمت اللہ: آپ موضع سید کسرال ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ تقویٰ اور علم میں یکتا تھے۔ قرآن و حدیث پر کامل عبور رکھتے تھے۔ آزادی وطن کے لئے بھی علم بلند کیا تھا۔ آپ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ کے سلسلہ نسب میں بارہویں نمبر پر ہیں حکیم ملت محدث ہزاروی جامع الخیرات میں آپ کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ حضرت سید رحمت اللہ قدس سرہ العزیز علم و تقویٰ اور کمالات ظاہر و باطن میں آفتاب زمانہ تھے۔ آپ مستجاب الدعوات اور کشف و کرامات بزرگ تھے۔ آپ کے نو صاحبزادے تھے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سید شاہ شمس۔ (۲) سید عبدالباقی۔ (۳) سید عبدالاعظم۔ (۴) سید عبدالسلام۔ (۵) سید طاہر۔ (۶) سید عبدالخیر۔ (۷) سید فقیر محمد جو حکیم ملت کے سلسلہ میں ہیں۔

Marfat.com

آپ کا وصال سید کسرال میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک سید کسرال سے ایک کلومیٹر دور کافی اونچی جگہ قبرستان میں واقع ہے۔ اس جگہ کا نام جھنڈا ہے۔ آپ کا مزار مبارک بھی مرجع خاص وعوام ہے لوگ دور دراز سے وہاں فاتحہ کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور آپ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔

حضرت سید شاہ فقیر محمد: آپ موضع سید کسرال میں پیدا ہوئے آپ سلسلہ نسب میں حکیم ملت پیر سید محمود شاہ کے گیارہویں نمبر پر ہیں۔ آپ فقیر اور علم میں یکتائے روزگار تھے۔ دینی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ آپ نے علم کی شمع اس علاقے میں روشن کی اور بہت سے لوگ راہ راست پر آ گئے۔ آپ کا مزار مبارک حویلیاں کے نزدیک نالہ دوڑ کے کنارے موضع سیداں لڑی میں ایک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ موضع سیداں لڑی دراصل دو گاؤں ہیں آپ کا مزار موضع سیداں میں واقع ہے۔ آپ کے چار صاحبزادے تھے ایک کا نام سید یحیٰ تھا دوسرے کا نام سید شاہ محمد تھا اور تیسرے کا نام سید عبدالمجید تھا اور چوتھے کا نام سید شاہ یار محمد تھا جن کا مزار اقدس کھٹیالہ ضلع ایبٹ آباد میں ہے۔

حضرت سید شاہ یار محمد: آپ موضع سید کسرال ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب میں دسویں نمبر پر ہیں آپ نے دینی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ حکیم ملت محدث ہزاروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ جامع الخیرات شریف میں حضرت سید شاہ یار محمد کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ آپ علم وفضل میں یکتا ہوئے تبلیغ اسلام وہدایت خلق میں عمر بسر کردی لاتعداد لوگ آپ کے ارادت مند خاص تھے ملک کے گوشہ گوشہ سے تشنگاں علم وعرفان آکر اپنی پیاس بجھاتے اور جی بھر کر سیراب وفیض یاب ہوتے۔ آپ نے وہاں سے ہجرت کر کے ایبٹ آباد سے اٹھارہ کلومیٹر دور کھٹیالہ گلی کھامرہ کے مقام پر پہاڑوں کے درمیان رہائش اختیار کی۔ آپ کے سات صاحبزادے ہوئے جن کے اسماء عظام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سید نعمت شاہ۔ (۲) سید جلال شاہ۔ (۳) سید عبداللہ شاہ۔ (۴) سید عارف شاہ۔ (۵) سید مرد۔ (۶) سید فقیر شاہ۔ (۷) سید عالم شاہ۔ آپ کا وصال بھی کھٹیالہ میں ہوا۔ آپ کے مزار پر گنبد بنا ہوا ہے جو مرجع خلائق ہے۔

حضرت سید عالم شاہ: آپ اپنے زمانہ میں علم وعرفان میں یکتائے زمانہ تھے آپ حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے سلسل نسب میں نویں نمبر پر ہیں۔ آپ نے فقیر اور طریقت کا راستہ اختیار کیا اور اپنے والد ماجد کی مسند ارشاد پر سجادہ نشین رہے بہت سے لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے پہلے کا نام سید معمور شاہ المعروف باقر شاہ دوسرے کا نام سید کبیر شاہ تیسرے کا نام سید رسول تھا۔ حضرت سید عالم شاہ کا مزار مبارک حویلیاں سے تیرہ کلومیٹر دور موضع سنگر میں واقع ہے۔

Marfat.com

سید معمور شاہ المعروف باقر شاہ: آپ کی ذات ستودہ صفات ہے اور اپنے زمانہ کے ممتاز اولیاء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ حکیم ملت کے سلسلہ نسب میں آٹھویں نمبر پر ہیں۔ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ جامع الخیرات شریف میں آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت معمور شاہ قدس سرہ العزیز علم و تقویٰ میں مشہور عالم تھے لقب باقر پانے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ مختلف علوم میں وسعت نظر کے مالک تھے اور انہیں خوب فصاحت و بلاغت سے بیان فرماتے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام سید نبی شاہ جن کا مزار مبارک موضع شربائی میں ہے اور دوسرے کا نام حضرت سید کبیر شاہ تھا جن کا مزار مبارک موضع سنگر نزد کوکل علاقہ تناول میں ہے۔ حضرت سید معمور شاہ المعروف باقر شاہ کا مزار مبارک مانسہرہ سے تقریباً بیس کلومیٹر کھوڑی روڈ پر ٹاہلی سیداں میں واقع ہے۔

حضرت سید کبیر شاہ: آپ موضع سنگر میں پیدا ہوئے آپ عالم و فاضل شخصیت تھے آپ سلسلہ نسب میں حکیم ملت محدث ہزارویؒ سے ساتویں نمبر پر ہیں۔ آپ نے اپنے علاقہ میں علم و معرفت کی شمع روشن کی اور بہت سے لوگ راہ راست پر آ گئے۔ آپ کا مزار مبارک بھی موضع سنگر کے پرانے قبرستان میں ہے جو مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

حضرت سید محبوب شاہ: آپ کی پیدائش بھی موضع سنگر میں ہوئی آپ حکیم ملت کے سلسلہ نسب میں چھٹے نمبر پر ہیں۔ آپ موضع سنگر سے ہجرت کر کے موضع داتہ میں آئے یہ گاؤں ایبٹ آباد سے مانسہرہ کو آنے والی سڑک پر قلندر آباد سے دائیں طرف تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر دامن کوہ میں واقع ہے۔ آپ اپنے اسلاف کے کامل نمونہ تھے۔ آپ کے مزار مبارک موضع داتہ سے باہر پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ وہاں کے لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

حضرت سید حافظ عمر شاہ: آپ بڑے عالم فاضل شخصیت تھے۔ قرآن مقدس کے حافظ تھے اور حکیم ملت کے سلسلہ نسب میں پانچویں واسطہ پر ہیں آپ نے دین کی بہت خدمت کی۔ آپ موضع داتہ میں پیدا ہوئے پھر آپ موضع داتہ سے ہجرت کر کے موضع نڑوکہ تشریف لائے۔ آپ کے سات صاحبزادے تھے ایک کا نام سید شاہ رسول اور دوسرے کا نام سید سلطان شاہ تیسرے کا نام سید برکت اللہ شاہ چوتھے کا نام سید نور شاہ پانچویں کا نام سید فقیر شاہ اور چھٹے کا نام سید نظام شاہ اور ساتوں کا نام سید نواب شاہ تھا۔ آپ کا مزار مبارک موضع نڑوکہ میں ہے۔ لوگ آپ کو باجی صاحب کے نام سے یاد کرتے ہیں ہزارہ کی زبان میں باجی سید کو کہا جاتا ہے۔

حضرت سید نواب شاہ: آپ کی پیدائش موضع نڑوکہ ضلع مانسہرہ میں ہوئی۔ آپ نے تمام مروجہ دینی علوم حاصل کئے اور طریقت و حقیقت کے رموز کے

Marfat.com

ماہر تھے۔ آپ حکیم ملت کے سلسلہ نسب میں چوتھے واسطہ پر ہیں۔ آپ کا ایک صاحبزادہ تھا جس کا اسم گرامی حافظ فقیر شاہ ولی محدث تھا ان کا مزار گوجری ضلع ایبٹ آباد میں ہے۔ آپ کا وصال موضع بہوس ضلع مانسہرہ میں ہوا۔ آپ کے مزار اقدس پر عالی شان عمارت تعمیر ہے۔

حضرت سید حافظ فقیر شاہ ولی محدث: آپ جامع الصفات کے مالک تھے۔ فقر آپ کے خون میں رچا ہوا تھا۔ آپ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب میں تیسرے واسطہ پر ہیں آپ بھی ظاہری اور باطنی علوم سے مزین تھے آپ محدث تھے احادیث بنویہ میں آپ کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے علاقے سے سربھنہ ہجرت فرمائی سربھنہ میں آپ کا دل نہ لگا اور وہاں سے بائیں گوجری کو ہجرت فرمائی یہ جگہ ایبٹ آباد سے تقریباً بیس کلومیٹر دور شیروان روڈ پر پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو پہاڑی کے نالہ کے قریب دفن کیا کچھ عرصہ بعد آپ نے لوگوں کو خواب میں بتایا کہ مجھے اس جگہ سے نکال دو اور میری بیٹھک میں دفن کر دو لہذا آپ کے حکم سے نکال کر وہاں دفن کرایا گیا۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے ایک کا نام حضرت سید محبوب علی شاہ قدس سرہ تھے جن کا مزار مبارک خانقاہ محبوب آباد میں ہے۔ دوسرے صاحبزادے کا نام سید چن پیر تھا آپ کا مزار مبارک متصل ڈھیریاں نزد گاؤں حویلیاں میں ہے۔ تیسرے صاحبزادے کا نام حضرت سید ولایت شاہ تھا مزار مبارک ریلوے اسٹیشن حویلیاں کے نزدیک قبرستان میں ہے۔

Marfat.com

خواجہ سید محبوب علی شاہؒ: حضرت خواجہ سید محبوب علی شاہ چشتی المعروف شاہ جہان حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد تھے۔ آپ موضع سربھنہ ضلع ایبٹ آباد ۱۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جب آپ کے والدین موضع سربھنہ سے نقل مکانی کر کے بائیں گوجری آ گئے تو آپ نے اپنے والد ماجد سے علوم دینیہ حاصل کئے۔ آپ حضرت سلطان اولاولیاء شاہ سلیمان تونسویؒ کے خلیفہ خواجہ اللہ بخش تونسوی سے بیعت ہوئے اور بہت جلد آپ خلافت چشتیہ سے سرفراز ہوئے۔ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد بائیں گوجری سے نقل مکانی کر کے موضع سوہلن علاقہ کاچھڑ ہزارہ میں وارد ہوئے۔ پھر آپ ۱۹۰۱ء میں علاقہ سوہلن سے ہجرت کر کے حویلیاں تشریف لائے اور یہاں ٹڑمیرہ موجودہ محبوب آباد شریف میں زمین خریدی مسجد اور مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ آل احمد رضوی اپنی کتاب عظمت رفتہ میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ سالکان طریقت کیلئے ایک رہبر منزل شناس اور اسرار حقیقت جاننے والوں کے لئے مرشد حقیقت شناس تھے۔ تذکرہ علماء و مشائخ سرحد میں حضرت پیر سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی لکھتے ہیں کہ آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں شہباز طریقت خواجہ اللہ بخش تونسوی کے خلیفہ اعظم تھے۔ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جامع الخیرات شریف میں لکھتے ہیں۔ ملک کے طول و عرض کوہ صحرا میں آپ کے فیوض و برکات کا شہرہ اور کرامات کا چرچا ہے آپ جس بستی میں قدم رنجہ فرماتے حق تعالیٰ اس سے ہر قسم آفات و بلیات دور فرما دیتا۔ علم و حکمت تقویٰ و زہد، چلہ کشی میں شہرت پائی شجاعت میں نامور تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے ایک

Marfat.com

کا نام سید علی اکبر شاہ دوسرے کا نام حضرت سید احمد شاہ تیسرے کا نام حضرت سید محرم شاہ چوتھے کا نام حضرت سید ابو نعیم عبد قاضی شاہ محدث پانچویں کا نام حضرت سید غازی شاہ اور چھٹے کا نام حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ تھا۔ آپ علم وتقویٰ میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ ۸ رمضان المبارک بروز دوشنبہ بوقت ظہر ۱۳۵۶ھ میں لفظ اللہ پر واصل باللہ ہوئے۔ تاریخ وصال مغفور برآمد ہوتی ہے۔ حضرت سید محبوب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے سید ابو نعیم عبد قاضی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے۔ حضرت سید ابو نعیم عبد قاضی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جمیع سلاسل قادریہ، چشتیہ اور نقش بندیہ میں خصوصاً خلیفہ مجاز ہوئے۔ حضرت خواجہ میروی حضرت خواجہ عبدالرحمان چھوہروی اور حضرت خواجہ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ سے آپ نے خلافت واجازت عامہ پائی۔ آپ اپنے دور کے مقتدر علماء میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت پیر سید ابو نعیم عبد قاضی شاہ صاحب ۹ محرم دوشنبہ ۱۳۷۳ھ میں بمطابق ۱۹۵۴ء میں وصال فرما گئے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ آپ کا مزار مبارک اپنے والد ماجد کے مزار مبارک کے ساتھ خانقاہ محبوب آباد شریف میں ہے جو مرجع خواص وعوام ہے۔ آپ کے بعد حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے۔

Marfat.com

عارف ربانی مجدد دوران حضرت حکیم ملت

پیر محمود شاہ صاحب محدّث ہزارویؒ

عارف ربانی ولی کامل مجدد دوران حکیم ملت حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہے۔ جس کے متعلق علامہ اقبال کا یہ شعر آپکے حق میں صادق ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دید ور پیدا

سادات کرام کے خانوادہ میں یہ عظیم ہستی بوقت سحر بروز دوشنبہ شعبان المعظم ۱۲۹۳ھ بمطابق ۱۸۷۲ء موضع سوہلن علاقہ تناول ضلع ایبٹ آباد میں پیدا ہوئی۔ یہ علاقہ حویلیاں سے شمال کی طرف کوکل برسین روڈ براستہ بانڈی صاحب خان دس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ پر واقع ہے۔ جس وقت حضرت پیر سید محبوب علی شاہ قدس سرہ العزیز ۱۹۰۱ئمیں موضع سوہلن سے ہجرت کر کے حویلیاں ہزارہ تشریف لائے تو اس وقت ٹرمیرہ موجودہ محبوب آباد شریف میں حضرت محدث ہزارویؒ بھی اپنے والد ماجد کے ساتھ تشریف لائے۔ موضع سوہلن کا وہ مکان جہاں آپ کی پیدائش ہوئی تھی ملک عبدالرحمان پر ۱۹۳۶ء میں فروخت کیا تھا ملک عبدالرحمان کا انتقال ۱۹۷۵ء

Marfat.com

میں ہوا تھا۔ یہ ہستی جب سادات خاندان میں تشریف لائی تو گھر اور خاندان میں چار چاندلگ گئے خیر و برکت کے دروازے کھل گئے آپ بالکل دوسرے بچوں سے اخلاق واطوار میں مختلف تھے جب گھر میں دوسرے بچے کھیل کود میں وقت ضائع کرتے تو آپ زیادہ اوقات اپنے والد ماجد اور برادر بزرگوار ابونعیم عبد قاضی شاہ صاحب کے ساتھ گزارتے اور ان کے اطوار اور طرق کو مشاہدہ کرتے۔ جب آپ کی عمر تحصیل علم کے قابل ہوئی تو آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت پیر سید محبوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ سے شروع کی۔ آپ نے دورہ حدیث شریف تک اپنے والد ماجد اور برادرم محترم سے تحصیل علم کیا اور دورہ حدیث شریف کی سند ان سے بھی حاصل کی۔ دوران تحصیل علم دورہ حدیث میں کچھ ایسی پریشانیاں حائل ہوئیں کہ آپ کا دل مبارک ان پریشانیوں سے پریشان ہوا۔ ایک دن جب آپ اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے وجہ پریشانی دریافت فرمائی تو آپ نے وہی پریشانیاں اس خاتون مبارکہ کو بتادیں چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ تو نمونہ فاطمۃ الزہراء تھی تو اس نیک بخت خاتون نے اپنے صاحبزادے کے لئے دعا فرمائی کہ اے خالق کون ومکان عالم وخبیر اور قادر مطلق میرے اس فرزند پر ظاہر و باطن کے جملہ علوم آسان فرمادے۔ دعاؤں کا اثر تو ہوتا ہی ہے اور پھر سادات کی خاتون اور علم وفضل کی مجسمہ جب دعا مانگتی وہ کس طرح رد ہوسکتی تھی۔ حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ اس کے بعد فقیر نے جب بھی کوئی کتاب ہاتھ میں پکڑی صرف سرسری نظر دوڑانے سے اس کتاب کے جملہ مندرجات مجھ پر ظاہر ہوتے اور جب کسی جگہ تبلیغ وارشاد میں مشغول ہوتا تو خود بخود اس کتاب کے حوالے سامنے آجاتے۔

Marfat.com

پاکستان میں ہمارے سامنے دو ایسی ہستیاں گزری ہیں کہ ان دونوں نے تحصیل علم اپنے برادران معظم سے کی اور طریقت میں بیعت بھی ان سے کی اور ان دونوں کے علم ظاہر اور باطن سے تمام دنیا حیران ہے کہ یہ لدنی علم کیسے ان دونوں کو حاصل ہوا۔ ان دونوں ہستیوں میں ایک ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور دوسری ہستی حضرت سید سعید احمد کاظمی ملتان والوں کی تھی جس کے علم کی وجہ سے وہ اسلامی یونیورسٹی بہاولپور میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز تھے اور آپ کی حدیث فہمی سے دیوبندی اور اہل حدیث و بریلوی تمام ان کے علم و عرفان کے معترف تھے۔

تحصیل علم کے بعد آپ نے دارالعلوم حزب الاحناف میں حضرت پیر سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل علم میں مزید استفادہ فرمایا اور وہاں سے بھی آپ نے سند تکمیل حاصل کی جب مزید شوق دامن گیر ہوا تو آپ حزب الاحناف مراد آباد میں تشریف لے گئے اور حضرت العلامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی سے بھی فقہ و حدیث میں عبور حاصل کیا۔ آپ اس دوران ہندوستان کے دیوبندی مکتبہ فکر کے مشہور دارالعلوم مظاہر العلوم میں بھی تشریف لے گئے۔ اس دوران ایک سید زادے کا ایک واقعہ بھی ہے کہ اس دارالعلوم میں ایک سید زادہ بھی پڑھتا تھا اس کے پاس سردیوں سے بچنے کے لئے کوئی انتظام نہ تھا آپ اپنے بستر میں اس سید زادے کو سلا دیتے اور خود مسجد میں جا کر اپنے آپ پر گھاس وغیرہ ڈال کر رات گزارتے چونکہ آپ شب خیزی میں رات بسر کرتے اس لئے کسی کو یہ راز معلوم نہ ہو سکا اور کئی مہینوں تک یہ معمول جاری رہا آپ دہلی اور الور کے دینی مدارس میں بھی تشریف لے گئے رام پور میں مولانا عبدالصمد رام پوری تاشقندی سے بھی علوم دینیہ حاصل کرتے رہتے اور

Marfat.com

حضرت العلامہ مولانا محمد اسماعیل کوکلوی سے استفادہ فرمایا۔

درس و تدریس: علم کا معنیٰ جاننا ہے جس وقت کوئی مومن فرد کامل اللہ تعالیٰ کے کلام سے آگاہ ہو کہ قرآن مقدس کے رموز و ارشادات کو سمجھے تو وہ عالم کہلانے کا مستحق ہے۔ قرآن مقدس کے بعد دوسرا مرتبہ احادیث نبویہ کا ہے اگر کوئی مومن قرآن مقدس کے علم سے اپنے سینے کو منور کر لے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے وہ کس طرح واقف نہ ہوگا۔ قرآن مقدس کے جملہ علوم کے ماہر کو مفسر اور احادیث کے علوم وفنون کے ماہر کو محدث کہا جاتا ہے چونکہ آپ مفسر اور محدث دونوں تھے اس لئے آپ نے قرآن مقدس کا ترجمہ مبارک بنام دستور حق دنیائے اسلام کو پیش کیا اور پھر احادیث بنویہ میں آپ کی بہت سی تصانیف دنیائے اسلام کے سامنے ہیں۔ آپ جس وقت علوم دینیہ کے حصول سے فارغ ہوئے تو آپ نے ہر وقت اور لمحہ کو درس قرآن وحدیث کے لئے وقف کیا اور طلباء اور علماء نے آپ سے دین حق کو سیکھا جس وقت آپ کے بردار معظم ابو نعیم پیر عبد قاضی شاہ صاحب محدث زندہ تھے تو آپ نے کوہاٹ کی طرف ہجرت کی اور کوہاٹ چھاؤنی کے علاقہ میں درس وتدریس میں مشغول ہوئے۔ فقیر راقم الحروف نے آپ کا وہ مکان جہاں آپ رہائش پذیر تھے دیکھا ہے اور وہاں کے لوگوں سے یہ بھی سنا ہے کہ یہاں ایک عالم ومفتی اور مفسر ومحدث ہستی رہتی تھی۔ کوہاٹ اور پاکستان کے دور دراز علاقوں کے طالب حق لوگوں اور طلباء وعلماء کی علمی تشنگی کو سیراب کیا۔ یہاں تک کہ عامل کامل گھمکول شریف کے پیر صاحب جن کو زندہ پیر صاحب کے نام سے لوگ

Marfat.com

پہنچاتے ہیں جواب دنیائے فانی سے وصال کر چکے ہیں۔ ہمارے پیرومرشد حکیم ملت محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق کئی دفعہ لوگوں نے پوچھا تو آپ نے اُن کو بتایا کہ وہ محدث ہیں اور کیا تم کو محدث کا رتبہ معلوم ہے کہ محدث کیا ہوتا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام اور معلم ومقصود کائنات ﷺ کے کلام کے جاننے والا ہوتا ہے۔ تم دوسرے پیر اور بزرگ ومفتی وعالم کی طرف نہ سوچو بلکہ اللہ تعالیٰ کے اسی نیک مقبول بارگاہ فقیر کی خدمت میں حاضری دو۔ آپ کے درس وتدریس کا سلسلہ اتنا وسیع ہوگیا کہ دور دراز کے مشہور ومعروف پیران عظام اور علماء کرام آپ کی ملاقات کے لئے بے تاب رہتے۔ یہاں تک کہ ہمارے صوبہ سرحد کے مشہور عاشق رسول ﷺ حاجی محمد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو مجاہد بھی تھے آپ کے پاس استفادہ کے لئے تشریف لاتے اور آپ کے درس وتدریس کو بھی سنتے۔

حاجی محمد امینؒ کا حکیم ملت کے ساتھ دلی لگاؤ

حاجی محمد امینؒ صوبہ سرحد میں ایک عاشق رسول ہوگزرے ہیں اور عوام اور خواص میں آپ کے عشق نبوی کے متعدد قصے مشہور ہیں۔ آپ نے پوری زندگی تبلیغ حق اور وعظ میں گزاری ہے۔ بغیر جوتوں کے چلتے اگر موسم گرم ہوتا (عرب میں) آپ کے پاؤں کو گرمی کی وجہ شدید تکلیف بھی ہوتی تو آپ وہ تکلیف برداشت کرتے اور اس سلسلے میں آپ نے پشتو زبان میں ایک نعت بھی تحریر کی ہے جس کا ایک بند یہ ہے۔

زر گیـــه ستـــر گـــے لـگـــه وه دقـدم لاره نـــه ده
حـضـرت، بـرے ابـحی قدمونه دو مـره خواره نه ده

Marfat.com

اے دل آنکھوں سے مشاہدہ کرو کہ یہ راستہ تمہارے لئے پاؤں سے چلنے کا نہیں ہے۔ اس پر ہمارے حضور انور ﷺ نے مبارک قدم رکھے ہیں یہ اتنا معمولی رتبے کا راستہ نہیں۔ یہ عشق ومحبت کی باتیں ہیں جو کہ ایک عاشق ہی جان سکتا ہے اگر کسی کے دلم میں عشق نبوی نہ ہو تو وہ کیا سمجھے گا ان رموز کو یہی عاشق رسول حاجی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ آگے مزید فرماتے ہیں

په دے کوخو کښ به جبرئیل علیه السلام خپے ابلم

له شوقه تللو رورہ ستا د خپو د پاره نه ده

چه د حرم په زمکه ز ے قدم او ستر گے نه ږدے

زړه دِ زخمی نه دے سینه دِ هم بیماره نه ده

کتاب سبحان اللہ مطبوعہ ۱۳۷۶ھ

ان کوچوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بغیر جوتوں کے آتے جاتے تھے اور حضور انور ﷺ کے دیدار کے لئے بے تاب رہتے تو یہ تمہارے پاؤں کے جوتوں کے لئے نہیں۔ جب تم حرم شریف کی زمین پر قدم رکھتے ہو اور آنکھیں نہیں بچھاتے تو کیا آپ کا دل زخمی نہیں ہے اور سینہ بھی عشق میں بیمار نہیں ہے اردو زبان میں آپ کی نعت کے کچھ شعر مندرجہ ذیل ہیں۔

پیاسو! کیوں تڑپتے ہو نہ جاتے کیوں ہو کوثر کو
محمد مصطفیٰ کوثر کنارے پر کھڑے ہوں گے

مزہ کیا ہو کہ حضرت سامنے اللہ کے ہووے
مجھے شوق زیارت سے تڑپنا رونما ہوگا

Marfat.com

کوئی جاکر رسول اللہ کو اتنا عرض کردے
کہ تمہارا وہ گدا کب تک اکیلا اور جدا ہوگا

(گلزار مدینہ)

حضرت حاجی محمد امین قادری سلسلہ کے بزرگ ہوگزرے ہیں اور بہت سی کتب کے مؤلف بھی ہیں ان میں چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

دیوان مداح۔ گلزار مدینہ۔ بہار مدینہ۔ انوار مدینہ۔ الحمدللہ۔ سبحان اللہ۔ اسرار سبحان ربی الاعلیٰ۔ منازل عقبیٰ۔ تحفۃ الحبیبہ فی فضیلۃ الصلواۃ علی الشرف البریہ۔ روضۃ الحبیب۔ گلدستہ مدینہ منورہ۔ گلدستہ مصطفوی۔ تحفۃ الحرمین وغیرہ یہ تمام کتابیں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق ومحبت میں لکھی گئی ہیں۔ حضرت حاجی محمد امین مجاہد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہمارے پیر ومرشد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دلی لگاؤ تھا جب وہ کوہاٹ آتے تو ہمارے حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شامل ہوتے اور آپ کو اپنے اشعار سناتے خود بھی روتے اور سامعین کو بھی رُلا دیتے۔ پھر ہمارے حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار عشق ومحبت سنتے اور جھوم جھوٹ کر عشق ومحبت میں تڑپتے۔ ہمارے پیر ومرشد حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فقیر راقم الحروف کو یہ بھی بتایا کہ ایک دن حضرت حاجی محمد امین (رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے اپنی بیٹی کے رشتہ کی بھی پیشکش کی تھی مگر میں نے یہ عذر شرعی پیش کیا کہ ہم صرف اپنے سادات خاندان ہی میں رشتہ کرتے ہیں۔ اپنی بیٹی کے رشتہ کے لئے عرض کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے پیر ومرشد حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے ساتھ ان کو کس قدر

Marfat.com

دلی لگاؤ تھا اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درس و تدریس کی شہرت تمام علاقوں میں پھیل گئی بہت سے لوگ آپ کے درس و تدریس سے مستفید ہوتے رہتے۔ جب آپ کوہاٹ میں سکونت پذیر تھے تو آپ کا جن لوگوں نے ساتھ دیا تھا ان میں سے حاجی عبدالعزیز سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس کوہاٹ بھی تھے جو حضرت امیر الملت محدث علی پوری پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ پھر بعد وصال شیخ آپ نے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی سے رشتہ روحانی جوڑا اور حضرت حاجی عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حاجی محمد صدیق جو ابھی تک بقید حیات ہیں نے حضرت حکیم ملت محدث ہزارویؒ کا پورا پورا ساتھ دیا۔ حاجی محمد صدیق کا ایک صاحبزادہ ہے جن کا اسم گرامی محمد طفیل ہے اب وہ جوہری پلانٹ اسلام آباد میں اچھی پوسٹ پر ملازم ہیں۔ ان کی تعلیم ایم ایس سی تک ہے اور حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی کتب قلم بند کرنے میں حضرت صاحبؒ کا بہت ساتھ دیا جب بھی وقت ملتا حضرت صاحب سے استفادہ کرتے اور آپ کے ملفوظات کو قلم بند کرتے۔ حضرت صاحبؒ بھی آپ سے بے پناہ محبت رکھتے اور آپ کو پروفیسر صاحب کے لقب سے یاد فرماتے۔ اس فقیر راقم الحروف کا حضرت حکیم ملت کے ساتھ رابطہ اور تعلق کا سبب بھی یہی محمد طفیل صاحب ہیں کیونکہ جس وقت یہ فقیر دارالعلوم غوثیہ پشاور میں مدرس تھا تو محمد طفیل صاحب نے حضرت صاحب کی کچھ کتب ملفوظ محمود اور حفظ الاحناف وغیرلائے فقیر نے جب مطالعہ کیا تو ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور کچھ مدت بعد حضرت حکیم ملت محدث ہزارویؒ کی ملاقات سے مشرف ہوا اور بیعت کی۔ اس بیعت کا سبب بھی محمد طفیل قادری ہے۔ فقیر راقم

Marfat.com

الحروف کے ساتھ محمد طفیل قادری کا بھی قلبی لگاؤ ہے لیکن فقیر کے دل میں تو آپ کیلئے بے پناہ محبت ہے۔ جب آپ کا چہرہ دیکھتا ہوں مجھے حضرت صاحبؒ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ محمد طفیل قادری ایک مخلص اہل قلم ہے۔ آپ نے تذکرہ غوثیہ نامی کتاب بھی مرتب کی ہے جو حضرت غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہے فقیر نے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ دنیا میں ایسے مخلص لوگ بہت کم ہیں اس خاندان کے علاوہ کوہاٹ کے سادات بنوری خاندان نے حضرت محدث ہزارویؒ کا پورا پورا ساتھ دیا۔ محترم برادر طریقت سید ابرار حسین بنوری قادری کی سلسلہ قادریہ کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت حاجی بہادر بابا رحمۃ اللہ کی اولاد بھی عقیدت اور احترام میں سب سے آگے تھے۔ فقیر جب بھی کوہاٹ جاتا ہے تو ان دونوں بزرگوں کی اولاد کی محبت اور عقیدت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ حضرت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی کوہاٹ والوں سے خصوصی محبت رکھتے تھے۔ عرس شریف کے موقع پر کوہاٹ والے پیر بھائی جب قافلے کی صورت میں امیر حلقہ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب کی قیادت میں ذکر حق کرتے ہوئے خانقاہ محبوب آباد شریف حاضر ہوتے تو مرشد برحق حضرت محدث ہزارویؒ خصوصی محبت و دلچسپی کا اظہار فرماتے۔

بیعت اور خلافت: حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ جس وقت تحصیل علوم دینیہ میں مشغول تھے اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت پیر سید محبوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی تھی

Marfat.com

آپ نے طالب علمی کے زمانہ میں ہی ریاضت کا سلسلہ شروع کر دیا تھا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تذکیہ نفس پیر کامل کی بیعت کے بغیر مشکل ہے۔ آپ رات کو شب خیزی فرماتے اور ساری ساری رات ذکر و فکر میں مشغول ہو کر گزارتے اور یہی معمول تا یوم الوصال جاری رکھا تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ والد ماجد سے جو بیعت زمانہ طالب علمی میں کی تھی یہ اس کا فیض تھا اور پھر جب والد ماجد حضرت پیر سید محبوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ میں باطنی علوم کے آثار مشاہدہ کئے تو آپ کو اپنے والد ماجد نے سلسلہ چشتیہ و قادریہ میں خلافت سے نوازا آپ اپنے برادر محترم ابو نعیم عبد قاضی شاہ رحمۃ اللہ کے بھی شاگرد تھے اور آپ سے ظاہری علوم کی تحصیل بھی کی۔ حضرت ابو نعیم عبد قاضی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت خواجہ خواجگان عبد الرحمان چھوروی رحمۃ اللہ کے خلیفہ اعظم تھے۔

حضرت خواجہ عبد الرحمان چھوروی سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک مشہور بزرگ ہستی تھی اور حضور انور ﷺ کے ساتھ عشق اور محبت بے انتہاء رکھتے تھے آپ نے علم لدنی سے مجموعہ صلوات الرسول شریف جو تیس پاروں پر مشتمل ہے لکھی اور حضور انور ﷺ کے لباس بشر کے ظہور سے قبل حالت نورانیت میں بھی درود شریف مرتب کی ہیں اور پھر آپ کے آباؤ اجداد کے طاہر و مطہر ہونے پر بھی درود شریف نقل کیا ہے اس طرح آپ کے لباس بشری کے ظہور سے لے کر وصال تک ہر ہر ادا پر درود شریف نقل کیا ہے اور احادیث نبویہ میں جتنے فضائل کہے گئے ہیں ہر ہر فضیلت کے ذکر پر درود شریف نقل کیا ہے گویا کہ یہ درود شریف سعادت عظمیٰ کا ایک مجموعہ ہے صلوات الرسول شریف پہلی بار پاکستان میں طبع ہوئی پھر اس کے بعد بنگلہ دیش والوں نے دوبارہ

Marfat.com

شائع کی ہے پھر تیسری بار اس کا ترجمہ مستند جید علماء سے حضرت مولانا اشرف سیالوی نے کیا اور اچھے کاغذ پر رنگین چھپائی اور بہترین سنہری جلدوں میں شائع کیا گیا ہے جو کہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ اس صلوات الرسول شریف کے مؤلف حضرت خواجہ خواجگان عبدالرحمان چھوروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور یہ مجموعہ صلوات الرسول شریف بارگاہ نبوی سے بااجازت باطنی لکھی گئی اور حضور انور ﷺ کا فیضان کرم کا کیا کہنا۔ اس عظیم ہستی کے خلیفہ حضرت پیر سید عبد قاضی شاہ محدث تھے اس سلسلہ عالیہ قادریہ چھوڑیہ میں حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے برادر محترم ابونعیم حضرت سید عبد قاضی شاہ صاحب نے خلافت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا اور یہی خلافت بوقت تحصیل علوم دینیہ میں دی ئی تھی گویا کہ جب آپ کو ہاٹ تشریف لے گئے تھے تو آپ نے اپنے والد ماجد اور برادر محترم دونوں سے سلسلہ عالیہ چشتیہ اور قادریہ میں خلافت سے سرفراز ہوئے تھے ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے مشہور بزرگوں نے بھی حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافتوں سے نوازا۔

حضرت امیر ملت حافظ پیر جماعت علی شاہ

محدث علی پوری سے خلافت: حضرت پیر جماعت علی شاہ

محدث علی پوری سے کون واقف نہیں وہ آفتاب کی طرح دنیا میں مشہور ہیں آپ سادات خاندان سے تعلق رکھتے تھے علوم ظاہریہ میں آپ کا ثانی نہ تھا اور علوم باطنی میں بھی آپ یکتا زمانہ تھے زمانہ طفولیت میں آپ نے قرآن مقدس کو حفظ کیا تھا بعد

Marfat.com

حفظ قرآن آپ نے مختلف اساتذہ کرام سے جو اپنے زمانہ میں آسمان علم وفضل کے آفتاب تھے حدیث وفقہ تفسیر اور دیگر علوم وفنون کی تعلیم حاصل کی اور ہر علم وفن میں تبحر اور مہارت تامہ حاصل کی کہ مسند علم میں ان علماء میں شمار ہوتا تھا جو یگانہ روزگار تھے آپ نے تقریر وتحریر سے دین کی خدمت کی بڑے بڑے جلسوں میں حضور امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بلائے جاتے تھے اور اکثر جلسوں کی صدارت آپ فرماتے۔ جب آپ سٹیج پر آتے تو کتاب وسنت کی روشنی میں وعظ فرماتے اور منکرین حق کا رد واضح الفاظ میں کرتے مخالفین حق کو مقابلہ کی دعوت دیتے اور یہ بھی فرماتے کہ جو قادیانی یا وہابی خارجی ناصبی میرے سوالات کا جواب دے گا ایک جواب کے عوض پانچ سو روپے نقد انعام وصول کرے گا کسی کو مقابلہ کے لئے آنے کی جرات نہ ہوئی آپ کا یہ مقولہ بھی مشہور ہے کہ جو سید ہے وہ ڈرتا نہیں اور جو ڈرتا ہے وہ سید نہیں۔ آپ کے زمانے کے جید علماء اور فضلاء آپ کے قدموں میں لگ کر بیٹھے ہوتے تھے اور دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ مشاہیر علماء آپ کے شاگرد ہیں اور آپ ان کے استاد ہیں۔ متعدد دینی اداروں اور مدارس دینیہ آپ کی توجہ اور معقول امداد کے مرہون منت تھے۔ لاہور میں دارالعلوم حزب الاحناف کی بنیاد بھی حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی اس طرح اور کئی مدارس کی امداد آپ فرماتے تھے آپ کی توجہ سے بہت سی مساجد تعمیر ہوئیں حجاز مقدس میں دوران ایام قحط آپ ہر سال لاکھوں روپے غرباء اور یتامیٰ کی امداد کے لئے ارسال فرمایا کرتے تھے۔ مدینہ منورہ میں آپ نے ایک سہ منزلہ رباط تعمیر کروائی یہ جس میں غرباء اور مساکین زائرین اور غیر زائرین بلا کر یہ سکونت پذیر ہوتے ہیں آپ اپنے گاؤں علی پور سیداں

Marfat.com

میں بھی دینی مدرسہ قائم کیا ہوا ہے جس سے سینکڑوں علماء فارغ ہوئے ہیں راقم الحروف ۱۹۸۲ء میں جس وقت سیالکوٹ میں مدرس تھا تو آپ کے روضہ انور کی زیارت کے لئے گیا۔ اس کا سبب حضرت پروفیسر محمد حسین آسی صاحب بنے دارالعلوم حنفیہ دودروازہ کے ناظم نے پروفیسر صاحب کوفون کیا تو وہ میرے پاس آئے فقیر کے ساتھ چند طالب علم بھی تھے وہاں جب ہم گئے تو معلوم ہوا کہ یہاں یہ دوسرے پیر جماعت علی شاہ (لاثانی) صاحب بھی ہیں وہ بھی سید ہیں اور دونوں بزرگ ایک پیر کے خلفاء بھی ہیں اور دونوں رشتہ داری میں بھی منسلک ہیں۔ پہلے ہم نے پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور وہاں کے سجادہ حضرت سید پیر علی حسین شاہ صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا آپ نے راقم الحروف فقیر کو ایک جوڑا کپڑوں کا عنایت فرمایا اور ایک کتاب لاثانی پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ کا تذکرہ بھی عنایت کیا جو پروفیسر محمد حسین آسی نے ترتیب دیا تھا۔ پھر انہوں نے حضرت پیر امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کا پتہ بتایا فقیر جب زیارت سے مشرف ہوا تو آپ کے سجادہ نشین سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے مہربانی فرما کر جامعہ کے صدر مدرس سے کہا کہ چابی لے کر ان کو حضرت صاحب کا کتب خانہ دکھادو۔ وہ ہر الماری کھولتا ان تمام الماریوں میں جو کتب تھیں۔ فقیر راقم الحروف نے دیکھیں ان میں سے ایک کتاب حضرت اخون درویزہ بابا کی تالیف ارشاد الطالبین تھی۔ پھر جب ہم تمام سجادہ نشین صاحب کے پاس گئے تو آپ نے میرے ایک طالب علم انوار المصطفیٰ سے پوچھا تم کون سی کتاب پڑھتے ہو اس نے جواب دیا کہ شرح جامی آپ نے پوچھا کہ شرح جامی میں مرفوعات' منصوبات اور

Marfat.com

مجرورات تینوں لکھے ہوئے ہیں تم یہ بتاؤ کہ مرفوعات یہ مرفوع کا جمع ہے یا مرفوعۃ کا جب طالب علم نے انہیں بتایا تو وہ بہت خوش ہوئے پھر انہوں نے کچھ رقم کرایہ کے لئے بھی عنایت کی۔ بہر حال فقیر راقم الحروف نے جو فیوض و برکات وہاں مشاہدہ کئے وہ بیان سے باہر ہیں علی پور شریف میں آپ نے بہت سی مساجد تعمیر کرائیں ایک مسجد اور سرائے آپ نے اسٹیشن پر تعمیر کروائی ہے آپ نے لاتعداد ہندوؤں کو مسلمان کیا خود ہندی اخبار نے شائع کیا تھا کہ پچیس ہزار ہندوؤں کو شاہ صاحب علی پوری نے داخل اسلام کیا ہندو مہاتماؤ! تم کو شرم آنی چاہیئے کہ مسلمان ایسی اہم اشاعت اسلام کر رہے ہیں اور تمہارے سادھو مہاتما کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ (ماہنامہ الصوفیہ محدث علی پوری نمبر ۱۹۷۵ء)

عشق رسول ﷺ میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہ تھا یہاں تک کہ اپنے تو اپنے ہیں پرائے بھی اس بات کا اعتراف کرتے تھے یہاں تک کہ حسین احمد ٹانڈوی کہتے تھے کہ عشق رسول ﷺ میں امیر ملت کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ (ہفت روزہ جمہوریت جون ۱۹۷۲ء)

مولانا جعفر شاہ پھلواری نے حضرت علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر کیا ہے کہ میں نے پیر صاحب علی پوری میں دو بڑی صفات دیکھی ہیں ایک تو یہ کہ سفر ہو یا حضر ان کی چھ وقت کی نماز کبھی قضا نہیں ہوئی یعنی نماز پنج گانہ اور نماز تہجد دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تمام پیروں کو دیکھا ہے کہ جب وہ باہر مریدوں میں جاتے ہیں تو خاصی رقمیں کما کر لاتے ہیں لیکن صرف پیر صاحب علی پوری کو دیکھا کہ جب وہ باہر جاتے ہیں تو جیب چھڑک کر آتے ہیں واپسی میں جیب بھی خالی ہوتی ہے اور ہاتھ بھی ایسی سخاوت اور داد دہش والا درویش دیکھنے میں نہیں آیا۔ (ماہنامہ انور الصوفیہ قصور لاہور جون

Marfat.com

۱۹۷۵ء)

۱۹۴۴ء میں کشمیر کے نشاط باغ میں قائداعظم، نواب زادہ لیاقت علی خان اور سردار عبدالرب نشتر وغیرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی پُرتکلف دعوت کی آپ نے ملی سیاسی خدمات کے سلسلے میں ملک کے طول وعرض کا دورہ کیا اس راہ میں بہت سے شداد ومصائب سہے پشاور کشمیر بلوچستان وغیرہ سے علاقہ بدر بھی کئے گئے مخالفین حق کے نازیبا کلمات سنتے مصیبتیں سہتے مگر اشاعت تبلیغ حق میں لگے رہتے اور بالآخر حق کی آواز بلند کر کے رہتے۔ حکومت برطانیہ گاندھی سے زیادہ آپ سے خائف تھی اس سلسلے میں انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کی یہ خبر قابل توجہ ہے۔ حکومت کو اس وقت گاندھی جی کا اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے مرد بزرگ کا جو عنوان دیا ہے اس سے بھی مراد پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں علامہ اقبالؒ کے دل میں حضرت کے متعلق جو قدر منزلت تھی اس کا اظہار ضرب کلیم میں مرد بزرگ نامی قطعہ سے کیا ہے:

اس کی نفرت بھی عمیق اس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی ہے اس کا اللہ کے بندوں پر شفیق
انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اس کو
شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق
مثل خورشید سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزاد معانی میں دقیق

Marfat.com

اس کا انداز نظر اپنے زمانے سے جدا
اس کے احوال سے محروم نہیں پسران طریق

ایک روز حضرت انجمن حمایت اسلام لاہور کے اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے کہ ڈاکٹر محمد اقبال ذرا دیر سے پہنچے اور حضرت کے قدموں میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ اولیاء اللہ کے قدموں میں جگہ پانا بھی موجب فخر ہے۔ حضرت نے تبسم فرمایا اور کہا کہ جس کے قدموں میں اقبال آجائے تو اس کے فخر کا کیا ٹھکانہ۔ (سیرت اقبال از پروفیسر محمد طاہر فاروقی صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۸) بس یہ تھوڑا سا تعارف تھا اب اصل مقصد کی طرف چلتے ہیں کہ امیر ملت حافظ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸ اگست ۱۹۴۴ء سری نگر نشاط باغ خواجہ امام کلور رحمۃ اللہ علیہ کے محل میں حضرت محدث ہزاروی کو سلسلہ نقشبندیہ میں خلافت سے نواز کر طریقت اور معرفت میں اپنا نائب اور خلیفہ اعظم بنایا۔ ایک دن حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فقیر راقم الحروف کو بتایا کہ جس وقت حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کوہاٹ تشریف لائے تو لوگ ان کی ملاقات اور زیارت کے لئے گئے ان کی ملاقات کے لئے جب میں ان کی خدمت عالیہ میں پہنچا تو اس وقت میں نے شیروانی پہنی تھی اپنی شیروانی کے بٹن میں نے کھول دیئے اور عرض کیا کہ حضور سنا ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں کو درست فرما رہے ہیں میرے دل کی طرف بھی کریمانہ توجہ فرمائیں۔ بس یہ کہنا تھا کہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ جلال میں آ گئے اور جو کچھ فیوض و برکات کا حصہ تھا ان کے سپرد فرمایا۔ امیر ملت کے دل میں ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت کے ساتھ جو جذبات اور لگاؤ تھا وہ بیان سے باہر ہے ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت محدث

Marfat.com

ہزاروی رحمۃ اللہ کے دل میں بھی آپ کا بڑا احترام تھا جو بیان سے باہر ہے سیرت امیر ملت میں بھی حضرت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ کے خلفاء میں انہوں نے تحریر کیا ہے اگر کسی کو شوق ہو تو وہ سیرت امیر ملت کا مطالعہ کر سکتا ہے اب بھی عرس شریف کے موقع پر آپ کے نواسے بالخصوص سید منور حسین شاہ صاحب بھی حویلیاں شریف تشریف لائے ہیں اور اپنے دیدار سے معتقدین کو مشرف فرماتے ہیں۔ یہ ایسا رشتہ ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے۔

حضرت پیر محمد شفیع صاحب سے اذن خلافت:

حضرت پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا جی فقیر محمد چوراہی قدس سرہ العزیز کے پوتے اور سجادہ نشین تھے۔ زہد و تقویٰ میں بے مثال تھے اور آپ کی گفتار میں عظیم اثر تھا اور جن پر وہ نگاہ ڈالتے ان کی کایہ پلٹ جاتی بہت سے بے راہ رو لوگوں کو راہ راست پر لے آئے روحانی باطنی علوم کے علاوہ ظاہری علوم سے بھی وہ مزین تھے۔ ایک دفعہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۸ء کو ہاٹ میں حضرت بابا جی فقیر محمد وراہی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس تھا عرس پر دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے مندوبین اور لاتعداد مریدین شریک عرس تھے کہ حضرت محمد شفیع قبلہ سجادہ نشین بابا جیؒ صاحب نے مجمع عام میں حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ کو دستار خلافت سے نوازا اور سلسلہ نقش بندیہ چوراہی میں بھی آپ خلیفہ اعظم ہوئے۔

Marfat.com

حضرت محدث کچھوچھویؒ سے اِذن خلافت:

حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے کون واقف نہیں۔ ہندوستان میں آپ کی شخصیت نمایاں اور عیاں ہے۔تمام ہندوستان میں آپ کی روحانیت اپنے اور پرائے بھی تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ عالم و فاضل شخصیت تھے فقہ واحادیث پر مکمل عبور رکھتے تھے حضور انور ﷺ کے سچے عاشق تھے اور دنیائے اسلام کے نوجوانان ملت کے دلوں میں آپ نے عشق رسول کی شمعیں روشن کیں آپ بڑے اچھے مقرر بھی تھے آپ کے خطبات بھی مشہور ہیں تمام مجمع پر آپ کا اثر چھا جاتا سامعین کے دلوں میں وہ تمام مسائل اترتے جو وہ اپنے انداز گفتگو میں فرماتے وہ چار سلسلوں میں پیر کامل تھے جب ۱۹۵۵ء بمطابق ۱۳۷۴ھ میں حرمین شریفین تشریف لے گئے اور مدینہ پاک میں حضور انور ﷺ کے مزار مبارک کے لئے حاضری دینے کے لئے حاضر ہوئے تو حضور انور ﷺ نے جو کچھ حصہ وہاں خیر و برکت اور فیوضات کا مقرر فرمایا تھا اس کے اظہار کے لئے حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ کو نامزد فرمایا۔ حضرت زبدۃ العارفین ابو حامد سید الحامد محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ نے سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں خصوصاً اور دوسرے سلاسل میں عموماً اجازت سلاسل سے محدث ہزارویؒ کو سرفراز فرمایا۔ آپ طریقت کے چار سلسلوں اور سترہ خانوادوں میں مجاز تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جسے چاہے نوازتے ہیں۔ یہ خلافت نامہ ۴ ذوالحج ۱۳۷۴ھ بروز جمعۃ المبارک کو دیا گیا۔ حضرت سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی نے تذکرہ علماء ومشائخ سرحد دو جلدوں میں مرتب کی ہے اور اس کتاب کے لکھنے سے

Marfat.com

آپ کو انعام بھی ملا اور صوبہ سرحد کے تمام سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں میں محکمہ تعلیم کی طرف سے منظور ہو چکی ہے۔ آپ حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب اور شجرہ طریقت دونوں سلسلوں میں انتالیس واسطوں سے ہادی دو عالم ﷺ سے جاملتا ہے۔ (تذکرۃ الولی) آگے آپ لکھتے ہیں ''اعلیٰ حضرت خواجہ سید محبوب علی شاہ نور اللہ مرقدہ سے آپ نے چشتیہ قادریہ کے فیوض و برکات سے اپنا سینہ معمور فرمایا اور اپنے برادر معظم مقتدائے احناف پیشوائے اہل سنت حضرت خواجہ سید ابو نعیم محمد عبد قاضی شاہ صاحب محدث سنی حنفی قادری محبوب آبادی سے طریقت کے تین سلاسل کی اجازت پائی۔ جناب امام اہل سنت و جماعت امیر شریعت و طریقت حضرت حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ کی خصوصاً اور دیگر سلاسل کی عموماً اجازت حاصل کی۔ ۱۹۴۲ء میں حضرت باباجی فقیر محمد صاحب فاروقی تسراہی ثم چوراہی کے عرس مبارک پر اور پھر ۱۹۴۴ء میں نشاط باغ سری نگر کشمیر میں آپ کو خلافت سے نواز کر طریقت و معرفت میں اپنا خلیفہ اعظم بنایا جب آپ علم ظاہری اور باطنی سے کلی طور پر مزین ہو گئے تو فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے ۱۹۵۵ء میں حرفین الشریفین تشریف لے گئے مدینہ طیبہ میں بروز جمعہ حضرت زبدۃ العارفین ابوالحامد سید محمد محدث کچھوچھوی نے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی خصوصاً اور دوسرے سلاسل کی عمومی اجازت فرما کر آپ کو مکمل فرما دیا اور یوں ولایت کے چاروں سلاسل کے بحریق میں غواصی کرتے ہوئے احیاء دین کے لئے یہ گوہر بے بہا ساحل مراد تک پہنچ گیا۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد ج ۲ صفحہ ۳۲۷) حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب جامع الخیرات شریف میں لکھتے ہیں۔ ''فقیر راقم الحروف ذرہ بے مقدار کو ۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ بروز سوموار بوقت ظہر بتقریب عرس شریف حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ مجمع عام ختم شریف بر مزار پاک حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت وسلسلہ کی بدست خود حضرت الحاج سجادہ نشین حضرت محمد شفیع صاحب قبلہ نے دستار خلافت نقشبندیہ بندھائی ۱۶ فروری ۱۹۴۲ء کو حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کے فیض وبرکات کا سلسلہ اطراف وجوانب میں جاری ہے الٰہی یہ بابرکت وجود سلامت رہیں۔ آمین۔ (جامع الخیرات ۷۶۶) فقیر کے پاس جامع الخیرات شریف کا وہ پرانا نسخہ موجود ہے جس وقت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کوہاٹ میں تھے اور یہ کتاب جمعیت اسلامیہ حنفیہ کوہاٹ سرحد سے شائع ہوئی تھی۔ پھر دوبارہ یہی کتاب ۲۳×۱۸ سائز کی چھپی اس لئے صفحات میں فرق ضرور ہوگا اسی کتاب میں حضرت صاحب سیدی مرشدی خود اپنے برادر محترم سید عبد قاضی شاہ صاحب محدث سے جو خلافت ملی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ''راقم الحروف فقیر سید محمود شاہ بن حضرت سید محبوب علی شاہ مشہدی کاظمی قادری چشتی نقش بندی حنفی کو اور اس سے پہلے علی پور شریف میں اعلیٰ حضرت قبلہ اخی مکرم سید ابو نعیم عبدالقاضی شاہ صاحب مشہدی سنی حنفی قادری چشتی محبوب آبادی محدث ہزاروی قدس سرہ العزیز کو اعلیٰ حضرت محدث علی پوری قدس سرہ العزیز نے بکمال شفقت مکرر سلسلہ نقش بندیہ قادریہ کی خصوصاً اور دیگر سلاسل کی عموماً اجازت وخلافت دے کر مفتخر فرمایا اور جو شفقت وعنایت فرماتے وہ بیان سے باہر ہے آپ کے خلفاء کا سلسلہ تقریباً دنیائے اسلام تک پھیلا ہوا ہے سرزمین حجاز مقدس اور

Marfat.com

خصوصاً حرمین الشریفین میں اور مغرب، یمن، شام، عراق، مصر، جاوا، چین، روس اور کابل، کشمیر، ہندو پاکستان، برما آسام، لنکا، ترکی، ایران، فارس، سمرقند، بلخ، ہرات، وزیرستان، قبائل یاغستان وغیرہ میں آپ کے عقیدت مند وخلفاء ہوتے ہیں۔ (جامع الخیرات شریف صفحہ ۷۸۴) حکیم ملت محدث ہزارویؒ اپنی خلافت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں "فقیر راقم الحروف کو آپ نے بھی ہر سہ سلسلہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ میں اپنا خلیفہ مجاز فرمایا جس کی تحریر موجود ہے۔" جامع الخیرات شریف ۷۴۶) آپ کے برادر محترم عبد قاضی شاہ صاحب حضرت امیر ملت محدث علی پوری کے خلیفہ تھے اور آپ اپنے برادرم محترم کے بھی خلیفہ تھے اور پھر بغیر واسطہ کے حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ سے براہ راست بھی خلیفہ ہوئے اس کا ذکر ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے جامع الخیرات شریف میں یوں کیا ہے آپ فرماتے ہیں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت محدث علی پوری سے فقیر شب جمعہ ۴ اپریل ۱۹۳۸ء کو ماہ صفر کو ہاٹ داخل سلسلہ ہوا اور ماہ اگست کی آٹھ ۱۹۴۴ء کو سری نگر خواجہ امام کلور رحمۃ اللہ علیہ کے محل میں خلافت پائی اللہ تعالیٰ ملت وقوم کی خدمت و خیر خواہی کی توفیق رفیق فرمائے۔ (جامع الخیرات صفحہ ۷۹۶)

عقد نکاح: حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ حضور انور ﷺ کے نقش قدم پر چلتے تھے اس لئے نکاح کی سنت کو بھی نبھایا۔ آپ نے دو شادیاں کیں آپ کی پہلی بیوی سے چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہوئیں وہ چار صاحبزادے صغر سنی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ پھر غیبی اشارہ سے آپ نے دوسری

Marfat.com

شادی کی جس سے پانچ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ تمام کے تمام اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر ہیں۔ معتقدین اور مریدین جب ان صاحبزادوں کو دیکھتے ہیں حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی کا نمونہ مشاہدہ کرتے ہیں گفتار اور کردار اور اخلاق حسنہ میں اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہیں جس طرح حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت جو معمولات جاری تھے آج بھی اسی طرح جاری اور ساری ہیں۔ آواز اور طریق تبلیغ وارشاد بھی اُس جیسے ہیں۔ فقیر راقم الحرف کا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ اکثر سجادہ نشینوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے والد کے نقش قدم سے روگردان نظر آتے ہیں اور جو روحانیت ان کے آباؤ اجداد میں تھی یہ سجادہ نشین حضرات اس سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ فقیر راقم الحروف انشاء اللہ آپؒ کی اولاد کے باب میں وضاحت کرے گا۔

زھد وریاضت حکیم ملت محدث ہزارویؒ: بزرگان

دین اللہ تعالیٰ کے مقبول ترین بندگان خدا ہوتے ہیں اور وہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے سب سے روحانیت کے بلند مقام تک پہنچے ہوتے ہیں لوگ ان ہستیوں کو اپنا راہ نما تصور کرتے ہیں خواہ وہ دینی راہ نما ہو یا روحانی ظاہری علوم کے اکابرین ہوں یا باطنی علوم کے اکابرین میں سے ہوں مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جو علم ظاہری میں بھی سب پر فائق تھے اور علم لدنی میں بھی وہ سب سے آگے تھے تاریخ تصوف آئینہ میں آپ کو حنفی گروہ میں شمار کیا ہے یعنی حضرت امام اعلیٰ مقام رضی اللہ کے صاحبزادے امام حنیفہ کے بعد حضرت نعمان بن ثابت حنفیہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی

Marfat.com

مدد کے لئے فرشتے نگہبان مقرر کئے تھے اس طرح حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علوم ظاہری کے بھی امام تھے اور علوم باطنی کے بھی امام ہیں آپ فرماتے تھے کہ فقاہت بغیر تصوف کے ہو نہیں سکتی ایسا ہی امام شافعی رحمۃ اللہ ہیں وہ بھی ظاہری اور باطنی علوم کے سردار مانے جاتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل بھی فقیہ اور محدث کے علاوہ علوم باطنی میں بھی بے مثال تھے تذکرۃ الاولیاء میں ان چار اماموں کو بزرگان دین کے اکابرین میں شمار کیا گیا ہے۔ تذکرۃ الاولیاء کو حضرت بابا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے۔ حضرت بابا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علم تصوف میں شہنشاہ ہیں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بزرگی کو تسلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ہفت شہر را عطار گشت ماھنوز آں در یک خم کوچہ ام

یعنی بابا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کے سات شہر پار کئے ہیں اور ہم ابھی تک عشق کے شہر کے ایک کوچہ سے بھی نہیں گزرے ہیں۔ حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسلاف کے نقش قدم پر چلے اور زہد و تقویٰ کو اپنا شعار بنایا۔ شب بیداری آپ کی مشہور تھی جب بھی کوئی مرید و معتقد دربار شریف پہنچتا تو بغیر تکلیف کے آپ سے ملاقات کرتا خواہ رات کے بارہ بجے ہوتے یا ایک یا دو بجے کیوں نہ ہوتے پھر وہ تہجد پڑھتے اس کے بعد وہ خود امامت فرماتے پھر طلوع آفتاب تک آپ اوراد میں مشغول رہتے اس کے بعد چائے اور ناشتے کا انتظام ہوتا تمام دن و رات یہی معمول رہتا۔ درس و تدریس ہوتا رہتا۔ اگر کوئی سائل کسی مسئلہ کے متعلق سوال کرتا تو اس کو اس کے فہم کے مطابق قرآن و حدیث سے جواب دیتے اگر کوئی دوسرا شخص بھی آپ سے وہ سوال پوچھ لیتا تو آپ اس کے فہم کے مطابق جواب دیتے

Marfat.com

اور مزے کی بات یہ ہے کہ ان دو آدمیوں کے لئے جو دلائل آپ دیتے وہ بھی الگ الگ طرز سے دیتے یہاں تک کہ ان کو اپنے مسائل کے سمجھنے میں تسلی ہو جاتی۔ آپ نے کوہستان، راجوری، پونچھ، سری نگر، مقبوضہ کشمیر اور کوہاٹ، اٹک، پوٹھوہار، رامپور، بنگال اور برما کے جنگلوں میں چلہ کشی اور اعتکاف کئے ہیں آپ نے بارہ سال یہ ریاضتیں کی ہیں اور بعض اعتکاف صوفی محمد اعظم کلیامیؒ کے دربار شریف میں مکمل کئے ہیں۔ حسن ابدال کے نزدیک موضع بائی کے پہاڑوں میں ایک قبر نما غار میں عرصہ دراز تک عبادت میں مشغول رہتے۔ حضرت سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی تذکرہ علماء و مشائخ سرحد میں آپ کے باب میں تحریر کرتے ہیں اُن کی نظر میں در اور خزف ایک ہیں شب زندہ داری آپ کے اٹل معمولات سے ہے خدمت دین میں حد درجہ شغف ہے۔ غرض یہ کہ معاملات میں تقویٰ میں لین دین میں دیانت اور بلند کرداری میں تو کوئی مثال نہیں رنگ پختہ، ارادہ پختہ علمی دنیا میں آپ کا مقام بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ کی چالیس تصانیف چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہیں اور تقریباً ایک سو تیرہ زیر تکمیل ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے محدث، مفسر، شاعر، نثار، نباض مبلغ، مفتی، فاضل، مصنف لحن داؤدی رکھتے ہیں۔ آپ عبادات کے معاملہ میں بہت سخت تاکید کرتے ہیں نماز باجماعت کی پابندی آپ کے ہاں لازمی امور سے ہے اگر کسی مرید کی آپ کے سامنے ایک نماز قضا ہو جاتے تو اس کو حکم کرتے کہ چلچلاتی دھوپ میں سو نفل ادا کرے اگر آپ کو علم ہو جائے کہ سلسلہ کا کوئی طالب علم نماز میں سستی اور کوتاہی کرتا ہے تو تمام تعلقات پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ (تذکرہ علماء و مشائخ ج ۲ صفحہ ۳۳۱) تصوف میں سات مقامات ہیں پہلا مقام نفس امارہ ہے دوسرا مقام نفس لوامہ ہے تیسرا مقام نفس ملہمہ ہے چوتھا

Marfat.com

مقام نفس مطمئنہ ہے پانچواں مقام نفس راضیہ ہے اور چھٹا مقام نفس مرضیہ ہے اور ساتواں مقام نفس کاملہ ہے اور یہ تمام مقامات بغیر زہد وتقویٰ سے طے نہیں ہوتے۔ فقیر راقم الحروف نے بہت سے مدعیان ولایت پیران دیکھے ہیں وہ پہلے مقام نفس امارہ میں پھنسے ہوئے رہتے ہیں۔ اگر کوئی ان کا ذاتی مخالف ہوجائے تو پھر وہ آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اپنی توہین برداشت نہیں کرسکتے جھوٹے دعوتے کرتے رہتے ہیں کیونکہ ان کا نفس زندہ ہوتا ہے اور نفسانی خواہشات میں لگے رہتے ہیں۔ تین یا چار شادیاں کرتے رہتے ہیں اگر تم ان سے پوچھو کہ بھائی صاحب ان چار شادیوں کے حقوق تم ادا کرسکتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ شریعت نے ہمیں اجازت دی ہے حالانکہ ان کا کام نفسانی خواہشات پوری کرنا ہوتا ہے۔ نفس امارہ تو ایک دیوار ہے جو اللہ تعالیٰ خالق کائنات اور مخلوق کے درمیان ہوتا ہے وہ کس طرح اس مقام سے نکلیں گے نفس امارہ کیا ہے شیطانیت ہے نفس پرستی ہے اور تکبر کا مجسمہ ہوتا ہے اگر کسی کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو وہ جنت کی بو نہیں سونگھ سکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کے دل میں رائی برابر تکبر ہو وہ جنت کی بو نہیں سونگھ سکتا۔ جب وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہوگا تو پھر وہ ولایت کے دعوے کس طرح کرتے ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں بابا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ درج کیا ہے وہ تمام واقعہ برائے عبرت یہاں درج کیا جاتا ہے تاکہ قاری اس بات کو خوب سمجھ سکے۔ ایک شخص تیس سال تک آپ کی صحبت میں عبادت کرتا رہا اور ایک دن آپ سے عرض کیا کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی آپ کی تعلیم مجھ پر اثر انداز نہ ہوسکی آپ نے فرمایا کہ ایک ہی صورت میں تیرے اوپر اثر ہوسکتا ہے

Marfat.com

لیکن وہ تیرے لئے قابل قبول نہ ہوگی اس نے عرض کیا کہ میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا آپ نے فرمایا کہ داڑھی مونڈھو مونچھ اور سر کے بال بھی مونڈھو اور ایک کمبل اوڑھ کر ایک تھیلے میں آخروٹ بھر لو اور ایسی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ جہاں بہت لوگ تجھ سے واقف ہوں اور بچوں سے کہدے کہ جو بچہ مجھے ایک تھپڑ مارے گا اس کو ایک آخروٹ دوں گا بس یہی تیرا واحد علاج ہے اس لئے کہ ابھی تجھے اپنے نفس پر قابو نہ ہوسکا اس نے جواب میں کہا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کلمات اگر کسی کافر کی زبان سے ادا ہوتے تو وہ مسلمان ہو جاتا لیکن تو اس سے مشرک ہو گیا کہ تو نے عظمت خداوندی کی بجائے اپنی عظمت کا اظہار کیا ہے یہ سن کر اس نے عرض کی کہ آپ کی بتائی ہوئی ترکیب میرے لئے قابل قبول نہیں آپ نے کہا یہ تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے۔ یہیں تک بات بابا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تذکرۃ الاولیاء سے نقل کی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے مدعیان معرفت الٰہی معرفت سے عاری ہوتے ہیں کیونکہ وہ نفس کے پنجے میں پھنسے ہوتے ہیں یہ مقام بڑی مشکل سے طے ہوسکتا ہے کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

بڑے موذی کو مارا گر نفس امارہ کو مارا
گبرو ترسا کو مارا تو کیا مارا گر نفس امارہ کو نہ مارا

اسی نفس امارہ کو قابو کیا تو سب کچھ ملا اگر نفس امارہ قابو نہ ہوسکا تو کچھ بھی نہیں کیا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے

دل بدست آور د کہ حج اکبر است از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

فقیر نور محمد قادری کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ریاکار کے متعلق اپنی کتاب عرفان

Marfat.com

میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ایک ریاکار نے جس کا نام گل محمد تھا نے اپنے دل میں سوچا کہ میں تو امیر کبیر آدمی ہوں میرے پاس بڑا مال ہے کیوں نہ اپنے باپ کی قبر پر ایک قبہ بناؤں یہ بھی ولی بنے گا اور لوگ میرے باپ کو بھی ولی سمجھیں گے اس سوچ پر اس نے اپنے باپ کی قبر پر ایک قبہ بنایا مگر کوئی بھی فاتحہ پڑھنے کے لئے وہاں نہ گیا رات کے وقت گیدڑ اس کی قبر پر پیشاب کرتے تھے اور دن کے وقت صرف مکھیاں بھنبھناتی تھیں کسی شاعر نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً کہا

گل محمد عجب کار ریا کرد بزور زر پدر را اولیاء کرد.

یہ خداوند کریم کی عطاء ہے جس کو عنایت کردے اس کی بخشش ہے یہ کوئی زور سے حاصل نہیں کرسکتا اور نہ مال سے خرید سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان شامل حال ہو تو تب یہ سب کچھ ہوسکتا ہے ورنہ یہ مالدار لوگ اس پر بھی قبضہ کر لیتے لیکن یہ ان کے بس کی بات نہیں۔ اس مقام سے جب ایک انسان گزر جائے تو پھر نفس لوامہ کا مقام آتا ہے۔ اس مقام کا حال یہی ہوتا ہے کہ اگر نفس سے کوئی کام برا سرزد ہو جائے تو یہ نفس اس کو ملامت کرتا ہے کہ یہ کام تمہارے لئے بہتر نہ تھا اور اگر اب تم سے یہ سرزد ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ یہ معاف فرمائے گا اس دوسرے مقام یعنی نفس لوامہ کے لوگ کم نظر آتے ہیں جب کوئی سالک اس منزل کو طے کر لے تو پھر تیسرا مقام سلوک میں نفس ملھمہ کا ہے اس مقام والوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ ان کا نفس ہر وقت اس کو خراب باتوں سے روکنے کی تلقین کرتا ہے اور اچھی باتوں کے کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس مقام کے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ مقامات آسانی سے طے ہوسکتے ہیں۔ نفس امارہ یعنی انانیت سے

Marfat.com

نکل کر حیوانیت میں پڑ جاتے ہیں کیونکہ حیوان میں تکبر نہیں ہے یعنی انانیت سے عاری ہوتا ہے تو یہ بھی کمال کی بات نہیں صرف شیطانیت سے نکل گئے اور حیوانیت میں پڑ گئے کیونکہ حیوان میں تکبر غرور اور غیبت، چغل خوری دوسروں کا مال کھانے کی صلاحیت ہی موجود نہیں ہے۔ اب حیوانیت سے نکل کر انسانیت تک پہنچنا ہے پھر انسانیت میں بھی درجات ہیں بعض معمولی درجے کے انسان ہوں گے کیونکہ ان میں معمولی درجے کی انسانیت ہوگی اور بعض دوسرے درجے یا تیسرے درجے کے انسان ہوں گے تو ان میں انسانیت بھی دوسرے یا تیسرے درجے کی ہوگی اور انسان کامل میں یہ سب درجات بدرجہ اتم موجود ہوں گے۔ پھر نفس مطمئنہ اور نفس راضیہ اور نفس مرضیہ اور نفس کاملہ تک یہ درجات ہیں اللہ جس انسان کو ان درجات سے نوازتے ہیں وہ ان تمام درجات تک پہنچے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ تصوف کا ہر دعویدار صوفی نہیں ہوتا بلکہ اس دعویٰ میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ ان تمام درجات کے آخری درجہ تک پہنچے ہوئے ہیں اور یہ درجات بغیر ذکر و فکر عبادت و مراقبات و تصورات کے کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا اور آپ تمام شب و روز اس میں مصروف نظر آتے ہیں لوگ جوق در جوق آتے مسائل دینیہ کے متعلق جو شکوک اور شبہات منکرین حق ان لوگوں کے ذہنوں میں ڈالتے آپ ان تمام مسائل کا علمی و عرفانی جواب دے کر ان کے قلب و ذہن کی اصلاح فرماتے اور عوام و خواص کو ان زہریلے جراثیم سے بچانے کے لئے پوری قوت استعمال کرتے پانچ اوقات نماز باجماعت خود پڑھنا تو درکنار خود جماعت کی امامت کے فرائض سرانجام دیتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ذکر جہر سے لوگوں کے دلوں کو گرماتے پھر دعا مانگتے

Marfat.com

اپنے لئے اور مقتدیوں کے لئے بھی اور تمام مومن بھائیوں کے لئے یعنی عالم اسلام کے لئے دعا مانگتے پھر درس شروع کرتے پھر نماز کے وقت تک مسائل سمجھانے میں مصروف رہتے نماز عشاء تک اور نماز عشاء کے بعد تہجد تک آپ کتاب وسنت کا درس دیتے پھر تہجد پڑھتے اور تمام مریدین کو اس پر سختی سے عامل بناتے پھر صبح کی نماز کی بھی خود امامت فرماتے اور نماز کے بعد جہر سے ذکر کرتے پھر درود شریف وسلام کا نذرانہ بھی بارگاہ نبوت میں پیش کرتے۔ ماہ رمضان میں تمام شب وروز یہی معمول بجالاتے بلکہ اس سے زیادہ تیزی فرماتے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح میں قرآن مقدس ختم کرواتے اور ستائیسویں رات میں شبینہ کرواتے۔ آپ کی عمر ایکسو بیس سال تھی اور ابتدائی ایام طفولیت سے لے کر وصال تک آپ نے کبھی بھی آرام نہیں فرمایا۔ ہمیں یہ نصیحت فرماتے کہ بچو بھول کر بھی جلالی وظیفہ نہیں پڑھنا آپ زیادہ اوقات جمال ہی جمال میں نظر آتے تھے کبھی بھی جلال کا اظہار نہ فرماتے ہاں اگر کسی گستاخ سے دربار رسالت یا الوہیت میں بکواس سے آگاہ ہوتے تو پھر آپ اس وقت جلال میں آتے اور کسی کا خیال نہ کرتے حق کو حق سمجھتے اور باطل کو باطل حق پر چلتے اور باطل سے بیزار رہتے اور لوگوں کو باطل سے بچاتے۔ آپ سفر وحضر میں یکساں تھے جس طرح حضر میں آپ کا یہی معمول تھا اس طرح سفر میں بھی آپ کا یہی معمول رہتا کبھی تھکاوٹ محسوس نہ کرتے اور نہ اس کا اظہار فرماتے۔ آپ کے چہرہ مبارک سے ہر وقت زہد وتقویٰ کا نور مشاہدہ ہوتا۔ یہاں تک کہ جب آپ وصال فرما گئے تو نماز جنازہ کے بعد آپ کا چہرہ مبارک عوام اور خواص کے دیدار کے لئے کفن سے جب نکالا گیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ پر وصال فرمانے کے اثرات بالکل

Marfat.com

موجود نہیں اور آپ کا چہرہ مبارک پھول کی طرح کھل گیا تھا فقیر نے جب یہ منظر مشاہدہ کیا تو کافی مدت تک وہ منظر سامنے نظر آ رہا تھا اور اب بھی جب اس طرف خیال جاتا ہے تو وہی منظر پھر سامنے آ جاتا ہے۔ زہد و تقویٰ کی یہ نشانیاں ایسی بزرگ ہستیوں میں نمودار ہوتی ہیں اور لوگ ان نشانیوں کو مشاہدہ کرتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے علم کے دعوے دار گستاخان رسول اور زہد و تقویٰ سے خالی مدعیان علم بھی مر گئے۔ ان کے چہرے مسخ ہو گئے اور جن لوگوں نے وہ منظر دیکھے وہ کافی مدت تک ڈرتے رہے ایسا ہی واقعہ پنڈی میں ہوا تھا کہ صدر مملکت نے بھی اس کے چہرہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو لوگوں نے صدر مملکت کو بھی اس کا چہرہ نہیں دکھایا گیا نہ ایسے لوگوں کے دلوں میں ایمان کا نور ہوتا ہے خواہ وہ زندہ کیوں نہ ہوں تو پھر مرنے کے بعد ان کے چہروں پر نور کس طرح ظاہر ہوگا۔ اگر نور ہوتا تو ظاہر ہوتا لیکن جب اندر سے تمام بدن، دل و دماغ تاریکیوں سے بھرا ہوا تھا تو مرنے کے وقت بھی چہرے پر وہی تاریکی نظر آتی تھی ہم نے بہت سے ایماندار علماء و حفاظ و قراء و مشائخ کے ابدان مرنے کے کئی سال بعد بھی جب دیکھے ہیں تو وہی نور جوان کے دلوں میں پہلے سے موجود تھا اس نور سے ان کا تمام بدن نورانی نظر آتا تھا مرنے کے کئی سال بعد بھی جب ان کو کسی وجہ سے اپنی قبروں سے نکالا گیا تو ان زاہد اور متقی ایماندار علماء و مشائخ و حفاظ کے ابدان بھی اسی طرح تر و تازہ دیکھے گئے۔ ہمارے مدین کے ایک حافظ باعمل عبدالخالق صاحب جب فوت ہوئے تو کئی سال کے بعد اپنے بیٹے حافظ لطیف الرحمان کو خواب میں بتایا کہ میری قبر میں نمی آ گئی ہے مجھے یہاں سے نکالو جب اس کے صاحبزادے نے قبر کھودی تو دیکھا وہی حافظ صاحب اسی حالت میں موجود ہیں بدن صحیح سالم تھا پھر ان کو

Marfat.com

دوسری جگہ دفنایا گیا مدین سوات کے بہت سے باشندوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ واقعی حضور انور ﷺ کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا کہ حافظ جب مرتا ہے تو خدا تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کا جسم نہ کھانا تو زمین کہتی ہے کہ اے خدا تعالیٰ میں اس کے جسم کو کیسے کھا سکتی ہوں اس میں تو تیرا کلام ہے۔ (شرح الصدور) کسی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

ایسا ہی ایک واقعہ حضرت پیر امام جلوی صاحب کے متعلق جلوانہ فیصل آباد میں بھی ہوا تھا کہ حضرت پیر غلام محمد امام جلوی کا جلوانہ میں مرقد مبارک تھا آپ کو اس مرقد مبارک سے نکالا گیا یہ ۱۹۵۰ء کا واقعہ ہے بہت سے لوگوں نے یہ مشاہدہ کیا کہ آپ کا بدن مبارک بالکل صحیح سالم ہے اور کفن بھی اسی طرح ہے پھر دوبارہ امام جلوی روڈ فیصل آباد میں دفنایا گیا اس پر ایک خوبصورت گنبد بنایا گیا ہے اور تقریباً بارہ تا پندرہ کلو سونا بھی اس پر لگایا گیا ہے روڈ کے قریب آپ کا گنبد ہے فقیر نے اس گنبد کا مشاہدہ کیا ہے۔ واقعی وہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا نور چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس واقعہ کے عینی شاہد پشاور کے مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری بھی ہیں جنہوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے اور راقم الحروف کو بھی آپ نے اس واقعہ کی تفصیل بتائی۔ آپ کے وصال کے پچیس سال بعد امام جلویؒ کے ایک خلیفہ حضرت صوفی عطاء محمد تھے جو بہت سی کتابوں کے مؤلف بھی ہیں اور فصوص الحکم کی شرح بنام اسرار القدم لکھی ہے اس کی قبر جب کھودی گئی اور آپ کو نکالا گیا تو آپ کا بدن تروتازہ تھا ایک ایمان افروز واقعہ جو کہ نوائے وقت میں شائع ہوا قابل غور ہے وہ لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے اجسام آج

Marfat.com

بھی اپنی اصلی حالت میں ہیں یہ تو اخبار کی سرخی تھی نیچے وہ لکھتے ہیں کراچی ۲۰ جنوری (پ ر) یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے سلسلہ میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا جسم مبارک جس کو تقریباً چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے بالکل صحیح اور سالم حالت میں برآمد ہوا۔ علاوہ ازیں صحابی رسول حضرت مالک بن سونائی کے علاوہ دیگر چھ صحابہ کرام کے جسم مبارک بھی اپنی اصلی حالت میں پائے گئے ہیں جنہیں جنت البقیع میں نہایت عزت واحترام کے ساتھ دفنا دیا گیا جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ اجسام کے چہرے نہایت تروتازہ اور اپنی اصلی حالت میں تھے۔ اس خبر کے پانچ دن بعد وقار انبالوی نے نوائے وقت کے ۲۵ جنوری ۱۹۷۸ء کے روزنامہ نوائے وقت میں ایک زبردست دلائل پر مبنی مضمون شائع کیا مضمون کا عنوان تھا منکرین خدا و آخرت کے لئے قدرت الٰہی کی تابنا کی شہادت۔ اس سرخی کے نیچے وہ لکھتے ہیں چودہ سو برس بعد لاشیں جوں کی توں برآمد ہوئیں۔ پھر اس پر وہ تبصرہ کرتے ہوئے اخبار میں اپنے مضمون میں یوں لکھتے ہیں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے سلسلے مین کھدائی ہورہی تھی تو وہاں سے حضور سرورِ کائنات ﷺ کے والد ماجد کا جسد خاکی چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اسی طرح برآمد ہوا جس طرح اسے دفن کیا گیا تھا اور ساتھ ہی آنحضرت ﷺ کے بعد بعض صحابہ کرام کے اجسام مبارک بھی جوں کے توں برآمد ہوئے خدا و آخرت کا کوئی منکر بتا سکتا ہے کہ چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود ان جسموں کا بعینہ رہنا کیسے ممکن ہوا

Marfat.com

سمجھ میں نکتہ توحید آتو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہوتو کیا کہیے

یہ پہلی مثال نہیں ہے آج سے چون سال پہلے جب جنگ عظیم کے بعد عراق میں انگریزوں نے بادشاہت کی بنیاد ڈالی اور شریف مکہ کے ایک صاحبزادے کو سٹیج (تخت) بنا کر تاج پہنایا تو ۱۹۲۴ء میں س بادشاہ کو مسلسل کئی دن خواب آتا رہا کہ آنحضرت ﷺ کے دوصحابہ کرام ان سے کہتے ہیں کہ ہماری قبروں میں نمی آ گئی ہے اس لئے ہمیں یہاں سے اٹھا کر سلمان پاک (مدائن کا نیا نام) میں دفن کیا جائے۔ بادشاہ نے علماء کرام سے پوچھا تو سب نے بالاتفاق مشورہ دیا کہ قبریں کھول کر حال معلوم کیا جائے۔ شاہ عراق نے اعلان کر دیا کہ عید النحر کی نماز کے بعد دونوں قبریں کھولی جائیں گی عربی کے اخبار اشغر میں یہ خبر شائع ہوئی اور جہاں جہاں مسلمان آباد تھے وہاں وہاں سے اپیلیں اور درخواستیں آنی شروع ہو گئیں کہ تاریخ ایسی رکھی جائے جس پر دوسرے ملکوں کے مسلمان بھی اس سعادت میں شریک ہو سکیں چنانچہ تاریخ بدل دی گئی جب مقررہ تاریخ پر قبروں کو کھول دیا گیا تو واقعی ہر قبر کی لحد میں نمی تھی لیکن دونوں صحابی جن میں سے ایک کا نام جابر بن عبداللہ اور دوسر کا غالباً معاذ بن جبل تھا اسی انداز میں آسودہ لحد پائے گئے جیسے شہادت کے بعد دفن کیا گیا تھا ان کا لباس بالکل بوسیدہ تھا ہاتھ لگنے سے بھر جاتا تھا لیکن جسم دونوں کے تر و تازہ تھے زخم ہرے اور خونچکان تھے اور جابر بن عبداللہ کی آنکھوں میں چمک ایسی تھی کہ ایک جرمن ڈاکٹر جو موقع پر موجود تھا پہلے تو حیرت میں گم رہا اور جب حیرت کم ہو گئی تو اس موقع پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا پھر ان اجساد مطہرہ کو غسل دے کر سلمان فارسی کے روضے کے احاطے میں نئی قبروں میں دفنایا گیا اور یہ واقعہ مسلسل کئی برس تک دنیا بھر کے اخباروں

Marfat.com

میں مختلف زبانوں میں شائع ہوتا رہا اور کلام الٰہی کی ان آیات مقدسہ کی تائید کرتا رہا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہوں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم ان کی حقیقت سے واقف نہیں ہو۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۵ جون ۱۹۷۸ء)

مرات شرح مشکواۃ میں ہے کہ بعض اولیاء کرام کے اجسام صدہا برس کے بعد اب بھی درست دیکھے جاتے ہیں اگر وہ بالکل مردہ ہوتے تو جسم گلتا کیوں نہیں۔ (مرات شرح مشکواۃ ج ۲ صفحہ ۳۲۸)

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور میں نقل کیا ہے کہ مالک نے عبدالرحمان بن ابی صعصعہ سے روایت کی کہ ان کو معلوم ہوا ہے کہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو کی قبروں کو سیلاب نے کھول دیا ہے دونوں ایک ہی قبر میں تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے تھے تو لوگوں نے ان کو کھول دیا تا کہ دوسری جگہ کو منتقل کر دیں تو ایسا معلوم ہوا کہ ان کو ابھی کسی نے دفن کیا ہے ان میں سے ایک اپنے زخم پر ہاتھ رکھے تھا جب ہاتھ کو ہٹایا گیا تو انہوں نے پھر وہیں رکھ دیا حالانکہ یہ واقعہ چھیالیس سال بعد کا ہے۔ امام بیہقی نے دلائل میں دوسری سند سے اس واقعہ کو بیان کیا کہ جب ان کا ہاتھ ہٹایا گیا تو خون بہہ نکلا پھر جب ہاتھ رکھ دیا تو بند ہو گیا۔ شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور میں ہے کہ ابن مندہ نے جابر سے روایت کی کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب حافظ مرتا ہے تو خدا تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کے جسم کو نہ کھانا تو زمین کہتی ہے کہ اے خداوند تعالیٰ! میں اس کے جسم کو کیسے کھا سکتی ہوں اس میں تیرا کلام ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ابو ہریرہ اور عبداللہ بن مسعود کی احادیث بھی ہیں۔ (شرح الصدور صفحہ ۲۹۹)

Marfat.com

جسم زمین کیوں نہیں کھاتی اس لئے کہ جولوگ متقی اور زاہد ہوں اور پھر اپنی پوری زندگی اللہ و رسول کے لئے وقف کردیں ہر قسم کے جہاد میں مصروف رہیں خواہ وہ مالی ہو یا روح سے ہو یا جسم سے ہر طرح سے جہاد کرتے رہتے ہیں اور ان کا مرنا جینا اللہ کے لئے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہیں دوسری آیت مبارکہ میں یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں کے متعلق یہ گمان بھی نہ کرنا کہ وہ مردہ ہیں جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اللہ کے نزدیک اور ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے اور جو کچھ انہیں اللہ کی طرف سے مل جاتا ہے اس پر وہ خوش ہوتے ہیں اور وہ خوش ہوتے ہیں ان لوگوں پر جو ان سے ملے ہوئے نہیں ہیں خبردار نہ ان پر کچھ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ یہ تمام ثمرات زاہد اور متقی لوگوں کے لئے ہیں۔ ہمارے پیرومرشد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا کہنا ان کا وصال بھی سجدہ کی حالت میں ہوا تو جس وقت وہ اللہ سے واصل ہوئے وہی حالت نماز کی تھی اور مندرجہ بالا بیان جو مذکور ہوا یہ ایسی ہی ہستیوں کے متعلق ہے اور ان کے اجسام کیوں محفوظ نہ ہوں جب کہ ان کی دنیاوی زندگی بھی گناہوں سے محفوظ تھی اس سلسلہ میں رحمان بابا جو ایک عارف کامل ولی گزرے ہے فرماتے ہیں

د لحد پہ منځ کنبس بہ دے بیروت وی

کہ شو دے محفوظ پہ دے دنیا

ترجمہ: یعنی قبر میں وہ محفوظ ہوگا یعنی صحیح سالم ہوگا جو اس دنیا میں اپنے آپ کو محفوظ

Marfat.com

رکھے یعنی خواہشات نفسیاتی ہے اور واقعی انہوں نے یہ بات بھی ثابت کر دی کہ جب حکومت سرحد نے اس کا مزار مبارک بنانا چاہا اور رحمان کمپلیکس کی منظوری دی گئی آپ کی قبر کے اردگرد تمام جگہوں کی کھودائی ہوئی تو جس وقت آپ کی قبر کھول دی گئی تو آپ کا جسم بالکل تر و تازہ تھا پشاور کے مشہور مقرر مولوی محمد امیر عرف بجلی گھر استاد نے اپنی کیسٹوں میں بھی اس کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جس مٹی سے کمہار کوئی برتن تیار کر لیتا ہے تو اگر وہ کچہ ہو تو وہ فوراً مٹی کے ساتھ مٹی ہو جاتا ہے اگر اس برتن کو آگ کی بھٹی میں رکھ دے اور پکا کر کے نکال دے تو پکا برتن اگر ہزاروں سال بھی مٹی میں رکھا جائے تو وہ برتن کبھی بھی مٹی کے ساتھ مٹی نہیں ہو سکتا تو جن نفوس قدسیوں کے اجسام اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر کی بھٹیوں میں پکے ہو جاتے ہیں وہ کس طرح اس مٹی میں رکھنے سے وہ مٹی ہو جائیں گے بالکل کبھی بھی مٹی نہیں ہو سکتے وہ اس دنیا میں بھی زندہ ہیں قبر میں بھی زندہ ہیں اور حشر میں نفس اور شیطان سے مقابلہ صرف اور صرف زھد اور تقویٰ کے لشکر سے کیا جاتا ہے اور جس کے ساتھ یہ خدائی لشکر موجود ہو وہ نفس کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے بغیر زھد اور تقویٰ کے یہ مقابلہ نہایت مشکل ہے بڑے بڑے دعویدار اس مقابلہ میں شکست کھا چکے ہیں اور جس کے پاس زھد اور تقویٰ کا لشکر ہو تو وہ ایمان اور عشق حق کی بدولت یہ مشکل مرحلہ آسانی سے طے کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم سے وہ ان درجات عالیہ کے مالک بنتے ہیں۔ غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات کے خرق عادت کا یہ حال تھا کہ جب انہوں نے بغداد میں قدم رنجہ فرمایا تو ابلیس کے لشکر جو علماء سوء کی شکل میں تھے ان کے چراغ گل

Marfat.com

ہو گئے۔ چونکہ ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ غوث پاک کے نائب اور خلیفہ تھے اس لئے ایسے ابلیس کے لشکر جو علماء سوء کی شکل میں نمودار ہوئے تھے وہ غوث پاک کی نظر اور فیضان کرم سے بری طرح ناکام ہوئے۔ یہاں فقیر راقم الحروف امام تقی الدین کی کتاب روضۃ الابرار سے ایک اقتباس ناظرین اور قارئین کے لئے پیش کرتا ہے امام تقی الدین اپنی کتاب روضۃ الابرار میں لکھتے ہیں کہ ''جب آپ نے بغداد میں داخل ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت خضر علیہ السلام نے بحکم خداوندی غوث پاک کے گوش گزار کیا جس کی رو سے سات برس تک فصیل شہر کے باہر لب دریا آپ نے قیام فرمایا یہی سات برس کا دورانیہ مجاہدات ریاضات شاقہ فقر و فاقہ اور تحصیل علم لدنی کے اعتبار سے سات زمانوں پر بھاری ہے دریا کے کنارے اگنے والی سبزیوں سے غذا حاصل کرتے تھے جس سے جسم و جان والا رشتہ تو برقرار رہا مگر گردن سے سبز رنگ جھلکنے لگا اس کے علاوہ جن آزمائشوں سے ان کو گزرنا پڑا چشم تصور و احساس سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ایک شب غوث پاک درود وظائف میں مشغول تھے کہ ایک سراپا حسن سوز دوشیزہ اپنے نسوانی ہتھیاروں سے مسلح ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ یہ ایسا ابلیسی وار تھا جس سے بچنا عصمت کے مترادفت تھا حضرت یوسف علیہ السلام معصوم بھی اس آزمائش سے گزرے تھے لیکن ہم جانتے ہیں کہ قرآن میں ان کی سلامتی کو برہان ربی سے مشروط کیا گیا ہے اگر وہ خدا کی برہان نہ دیکھتے تو ظلم کا ایسا پہاڑ ٹوٹ پڑتا جس کے تصور سے ہی ہر مومن کانپ جاتا ہے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ نے قہر آلود نگاہوں سے حسن جہاز سوز سے پوچھا کہ اے خاتون بے حیا تو کون ہے اور یہاں تیرا

Marfat.com

کیا کام ہے؟ وہ متاسفانہ نگاہ سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ یہ بھول جائیں کہ میں کون ہوں میں تو آپ کی تشنگی مٹانے آئی ہوں اس دوشیزہ نے تبسم کی بجلیاں گراتے ہوئے کہا۔ ساری بات پل بھر میں صاف ہوگئی۔ دوشیزہ کا مخاطب بھی کوئی معمولی انسان نہ تھا مادرزاد ولی اللہ تھے اور ولی بھی ایسے جو اپنی مثال آپ تھے اچھا تم دنیا ہو جو ابلیس یعنی ساکت کرنے کے بعد مجھے یاد الٰہی سے غافل کرنے آئی ہو۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ نے صورت حال وضاحت کردی یہ کہہ کر کہ محترمہ میرا جواب بھی وہی ہے جو میرے جداعلیٰ علی المرتضیٰ کا تھا میں تمہیں تین طلاقیں دے چکا ہوں اب میری نظروں سے دفع ہوجاؤ۔ ورنہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ذبح کروں گا یہ سننا تھا کہ وہ بجی سنوری دوشیزہ روٹی پیٹتی غائب ہوگئی۔ واپس جاتے وقت اس کی صورت اتنی مکروہ تھی کہ اگر ایک عام آدمی بھی اسے پاتا تو سامان دنیا کو واقعی طلاق بائن (غیر رجعی) دے دیتا آخرکار ایک شب ندائے غیبی نے مژدہ سنایا عبدالقادر! اب تم بغداد میں داخل ہوسکتے ہو۔ فصیل شہر سے باہر لب دریا سات برس تک قیام کی وضاحت کوئی دشوار مرحلہ نہیں شہر کے اندر جو طوفان بدتمیزی بپا تھا اس کا قلع قمع کرنے کے لئے سالار جیش کی تربیت بے حد ضروری تھی تاکہ کہیں پائے استقامت میں لغزش نہ آجائے غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے آنحضرتؐ کے نقش پا پر چل کر جو فریضہ ادا کرنا تھا وہ کوئی آسان کام نہ تھا۔

"یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا"

فصیل شہر سے باہر سات برس قیام والی روایت کی سچائی زیر بحث نہیں مناقب غوث

Marfat.com

پاک رضی اللہ عنہ کی مستند کتب میں یہ موجود ہے بہر حال ارشاد رسالت مآب کے عین مطابق گیلان کا غریب الدیار بے مال و دولت طالب علم بغداد میں داخل ہو کر مدرسہ نظامیہ میں اکتساب علم میں مصروف ہوا اسے بغداد کی بلند مرتبہ یونیورسٹی کہا جائے تو مبالغہ آرائی نہ ہوگی کیسے کیسے یگانہ روزگار اساتذہ بیک وقت علم و آگہی کی قندیلیں روشن کئے بیٹھے تھے درس گاہ کا گوشہ گوشہ بقعہ نور ہو رہا تھا ادب و تفسیر کی بات چلتی تو پھر چلتی ہی رہتی ابوذکریا تبریزی دنیائے ادب کا مہر پرتنویر تھا کہ

جب بھی اس کی بات چلی ہے
ساری ساری رات چلی ہے

کی منہ بولتی تصویر فقہ و اصول کے آفتاب عالمتاب علی ابن عقتیل حنبلی اور ابوالحسن محمد بن قاضی ابوالعلی حنبلی پھر شیخ ابوالخطاب محفوظ الکلوذانی مشائخ حدیث میں ابوالبرکات طلحہ العاقولی ابوالغنائم محمد بن علی میمون الفرسی ابوعثمان اسماعیل بن محمد الاصبہانی ابوطاہر عبدالرحمان ابوغالب الباقلانی ابوالعز بن المختار الہاشمی اور ابومنصور عبدالرحمان القراز گویا سارے عراق کی علمی شخصیات کا جھرمٹ تھا کہ بغداد کی اس درسگاہ کو فیضیاب فرما رہا تھا بے شک مدرسہ نظامیہ مینار نور کا درجہ رکھتا تھا مگر گیلان کے دور افتادہ مقام سے روشن جبین طالب علم نے جب اس چار دیواری میں قدم رکھا تو وہاں کے در و دیوار نے اہلاً و سہلاً مرحبا کہا مگر افسوس کوئی ایک حیوان ناطق بھی اس آنے والے کے مقام و مرتبہ کو پہچان نہ پایا جس طرح دوسرے تہی دامان طالب علم چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہے تھے اس دنیاوی بے سروسامان کو بھی تہہ سنگ آسیا ہونا پڑا۔

فصلوں کی کٹائی کا موسم آیا تو حسب دستور طلباء دیہاتوں کی جانب نکل پڑے تاکہ

Marfat.com

اپنے اپنے مقدر کی مہر لگے اناج کے دانے اکٹھے کرلائیں اور دوران تعلیم شکم کو ٹھنڈا کرتے رہیں کیسی ستم ظریفی تھی وہ جو غوث الثقلین کے مقام و مرتبہ پر فائز ہونے والا تھا اسے بھی اس کاسہ گدائی والوں کا ساتھ دینا پڑا بغداد کے نواحی گاؤں یعقوبا پہنچے تو ایک زمیندار شریف یعقوبی کی چشم حیران نے قوس قزح کے رنگوں کو پہچان لیا گرگس میں شاہین کو پہچاننا اگر چہ کوئی حیرت انگیز کارنامہ نہیں پھر بھی شریف یعقوبی کو داد نہ دینا بخل سے کام لینے والی بات ہے اس نے پوچھا فرزند! تمہارا کیا نام ہے اور کس خاندان کے روشن چراغ ہو زمیندار نے اپنے تجسس کی پیاس بجھائی۔ بندے کو عبدالقادر کہتے ہیں اور خاندان کی عظمت کا اعتراف روزانہ پانچ مرتبہ کرہ ارض کے گوشے گوشے سے ہوتا ہے طالب علم نے چونکا دینے والا جواب دیا۔ زمیندار نے بڑی آسانی سے کہا بیٹا نجیب الطرفین مردان خدا دست سوال اغیار حق کے سامنے دراز نہیں کیا کرتے بلکہ زمانے کو دست نگر بنا دیتے ہیں اس گھرانے کے لوگ تو منگتوں کو سلطنتی عطا کرتے ہیں مگر شاید لوح محفوظ پر اس طرح مرقوم ہے اس پل اس گھڑی کے بعد آپ نے درس گاہ کے اس دستور پر خط تنسیخ کھینچ دیا اور اناج حاصل کرنے والے طلباء کا ساتھ چھوڑ دیا مگر اس کا کیا علاج کہ طالب علم کو دوسرے طلباء کی طرح بھوک پیاس ستاتی تھی اور ظاہری وسائل سے دامن یکسر خالی تھا یہ بھی تو جد اعلیٰ کے نقش قدم پر چلنا تھا کہ کائنات کا سب سے بڑا انسان رحمت مجسم گداؤں کو مفت اقلیم کی دولتیں لٹانے والے کے اپنے گھر میں چولہا اکثر و بیشتر ٹھنڈا ہی رہتا تھا جن کے مراتب بلند ہوں ان کی آزمائش بھی پہاڑوں ایسی بلند ہوتی تھی۔ بھائی ڈیڑھ روٹی بطور قرض دے دیا کرو قدرت ہوتے ہی قرضہ چکا دوں گا ایک قریب والے نان فروش سے اس لب و لہجے میں بات کی کہ

Marfat.com

ان پڑھ نانبائی کا کلیجہ کٹ کے رہ گیا۔ جان عزیز! جب چاہے اور جو چاہے لے جایا کرے نان بائی نے کہا نان بائی آبدیدہ ہوگیا آنسوؤں کی دھند کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ صاف دکھائی دینے والی ہستی کی پہچان مشکل ہوجاتی ہے اسی طرح لرزان لہجے میں مدعا گم ہوجاتا ہے اور الفاظ کا پیرہن نامناسب رہ جاتا ہے کچھ عرصہ اس کشمکش میں گزرا۔ نان بائی کا قرضہ بڑھ گیا اور غوث صمدانی کی تفکیر میں اضافہ ہوتا چلا گیا بالآخر یہ قرض صراف قدر کی مہربانی سے ادا ہوا وہ ہستی جو بطور خاص اولیاء کا قرض چکانے کے لئے منجانب اللہ مقرر ہوتی ہے صراف قدر کہلاتی ہے آپ کو سونے کا ایک ٹکڑا مہیا کیا گیا اور نانبائی کے قرض سے سبکدوش ہوئے۔ جبیں نیاز سجدہ لشکر میں جھک گئی اسی تنگی ترشی میں دو برس بیت گئے۔ بغداد میں خشک سالی کا دور دورہ ہوا زمین بوند بوند کو ترستی سبز پتے زرد ہوگئے اشجار بے برگ و بار ہوگئے تیار فصلیں جھلس گئیں اور قحط پھوٹ پڑا۔ اس زمانے میں آپ کا قیام محلّہ قطبیہ شرقیہ میں تھا ایک روایت کے مطابق اسی محلّہ میں ایک واقعہ پیش آیا اور آپ نے عبداللہ سلمی سے بیان فرمایا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تنگدستی کے وہ ایام ایسے تھے کہ اشیائے خوردنی خواب و خیال ہوکر رہ گئی تھیں جسم و جان کا سلسلہ برقرار رکھنے کے لئے ان اشیاء کی بہرحال ہر ذی روح کو ضرورت ہے ایک شخص اچانک کاغذ کا ایک پرزہ آپ کو تھما کر چلا گیا کاغذ میں کچھ رقم موجود تھی یہ گویا امداد غیبی والا ماجرا تھا آپ نے اس رقم کا کھانا وغیرہ خریدا اور محلے کی مسجد میں تشریف لے گئے دل میں طرح طرح کے خیال اٹھ رہے تھے جن سے فصیل جان سپرد اضطراب ہوگئی اور آپ نے قبلہ رو بیٹھ کر کھانے یا نہ کھانے کے متعلق غور و خوض فرمانا

Marfat.com

شروع کیا سمت قبلہ سے رشتہ استوار ہوا تو یقین کامل تھا کہ غیب سے راہ نمائی کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکل آئے گی۔ دیوار مسجد کے قریب ایک کاغذ دکھائی دیا جس کا وجود یقیناً چند لمحے پہلے وہاں نہیں تھا آپ نے لپک کر اسے اٹھایا کاغذ پر واضح حروف میں تحریر تھا ہم نے کمزور مومنین کے لئے خواہش رزق پیدا کی تا کہ وہ بندگی کے لئے اس سے قوت حاصل کریں آپ نے اپنا رومال اٹھایا کھانا اسی جگہ رہنے دیا دو رکعت نماز ادا کی اور مسجد سے باہر آ گئے آپ کی نگاہ میں حرف لفظ کمزور مومنین اہمیت کا حامل تھا وسائل کی کمی مسائل کو جنم تو ضرور دیتی ہے مگر نہ کہ غوث میں ایمان کی کمزوری کا وسائل سے اگر کوئی تعلق تھا تو وہ تعلق معکوس ہونا چاہیے تھا یعنی وسائل کی کمی ایمان کی مضبوطی کا سبب ہونا چاہیے تھی نہ کہ اس کے برعکس بغداد میں تحصیل علم کا یہ دورانیہ بڑا ہی صبر آزما تھا مفلسی الگ سر راہ ہوتی۔ اپنے صبر و استقلال و مجاہدے کے متعلق خود غوث پاک فرماتے ہیں اسی دوران جتنی مشقیں میں نے برداشت کیں اگر پہاڑوں پر ڈال دی جائیں تو وہ بھی پارہ پارہ ہو جاتے جب تکلیف میری برداشت سے باہر ہو جاتی تو میں سر بسجود ہو کر صدق دل سے تلاوت کرتا فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا ۔ بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے پھر جب سجدے سے سر اٹھاتا تو سکون کی دولت سے مالا مال ہو چکا ہوتا اکثر ویرانوں میں راتیں بسر کرتا ادنیٰ لباس اور پا پیادہ کانٹوں پر چلتا درختوں کے پتے اور خودرو گھاس پھوس سے پیٹ بھر لیتا لوگوں نے مجھے دیوانہ بھی قرار دیا کئی بار مجھے مردہ سمجھ لیا گیا حضرت غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زھد اور تقویٰ کا ادنیٰ سا کرشمہ آپ کے سامنے بیان کیا گیا چونکہ ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ غوث صمدانی کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے اوران کے زہدوتقویٰ کانمونہ تھے اس لئے آپ پر بھی تکالیف کے پہاڑ ڈالے گئے اورآپ نے بخوشی ان تمام تکالیف کوقبول کیا اورکوئی اف تک نہ کی یہاں تک کہ اپنے رشتہ داروں عزیزوں نے بھی آپ پر دائرہ حیات تنگ کرنا چاہا اور جتنی تکالیف پہنچائی جاسکتی تھیں اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ حتیٰ کہ آپ کے دارالعلوم میں پانی چھوڑ دیا گیا حضرت صاحب کہیں دوسرے شہر تبلیغ حق کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے تو مخالفین نے طالب علموں کو بھی تھانے میں بند کرادیا لیکن اس مرد آہن نے ان تمام تکالیف کو برداشت کیا کسی کو کوئی تکلیف نہ دی بلکہ کسی کو ان تمام تکالیف کا کوئی علم بھی نہ ہونے دیا۔ علماء سوء نے عدالتوں میں آپ پر مقدمے چلائے لیکن خداذوالجلال کے رحم وکرم سے کوئی بھی آپ پر غالب نہ ہوسکا تمام کے تمام مقدمات میں آپ سرخرو ہوئے اورجج صاحبان بھی آپ کے معتقد بن گئے ایبٹ آباد کی سول عدالت میں آپ پر مقدمہ چلایا گیا تھا جب آپ وہاں تشریف لے گئے اورحق بیان فرمایا تو تمام کے تمام حامیاں بغاوت علماء سوء وہاں سے بھاگ نکلے اس وقت مفتی ادریس صاحب ایڈووکیٹ جنرل وہاں تھے انہوں نے جب یہ تمام ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھا تو آپ کو عرض کیا کہ آئندہ عدالت میں تاریخ میں آپ تکلیف نہ کیا کریں میں خود اس مقدمہ کو نبٹاؤں گا اوراس مقدمے سے آپ کے علمی وعرفانی دلائل سن کر وہ حضرت صاحب کے معتقدین میں شامل ہوگئے اللہ تعالیٰ نے مفتی ادریس ایڈووکیٹ جنرل پر بڑا کرم کیا جب وہ پشاور میں تھے میلاد النبی ﷺ کے جلوس کی قیادت وہ خود کرتے اورسنیوں کے جلسوں اور محفلوں میں وہ اپنی ایمان افروز تقریر سے سامعین کے دلوں کو حرارت ایمان سے گرما

Marfat.com

دیتے۔ اہل سنت و جماعت کا آپ پر فخر و ناز ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے۔ مفتی ادریس صاحب کے علاوہ ایبٹ آباد کے مشہور و معروف مایہ ناز وکیل سید شبیر حسین شاہ صاحب نے بھی حمایت حق میں حضرت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھ دے کر اپنی علمی و فنی خدمات پیش کیں۔ جن کا صلہ و اجر خالق کائنات جنت الفردوس میں عطا فرمائے گا تو پھر حمایت حق میں امام وقت مجدد ملت محدث ہزاروی کا ساتھ نہ دینے والے یا اس معاملہ میں سستی کرنے والے متعلقین کف افسوس ملیں گے مگر گیا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

کوہاٹ میں ورود مسعود

بزرگان دین کا زمین کے مختلف مقامات پر رہنا سہنا بھی روحانیت کی تکمیل کا باعث ہوتا ہے اور جہاں رشد و ہدایت کی ضرورت کی خاطر ایسے لوگوں کی ڈیوٹیاں لگ جاتی ہیں وہاں کے علاقوں کے لوگوں کو ایسی بزرگ ہستیوں سے فائدہ ایمانی و روحانی حاصل ہوتا ہے۔ آپ کے برادر محترم جناب ابونعیم سید عبد قاضی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حویلیاں ہزارہ میں رشد و ہدایت پر مامور تھے سنت الٰہیہ ہے کہ جہاں زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہاں ایسے افراد کامل بھیج دیئے جاتے ہیں۔ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے پیر و مرشد امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد مصطفوی کے مطابق

Marfat.com

۱۹۳۶ء میں ڈسٹرکٹ سگنل کمپنی کوہاٹ میں خطابت کے فرائض انجام دینے کے لئے متعین فرمادیا اور وہاں پورے اٹھارہ سال آپ نے قیام فرمایا اور اس کمپنی میں اپنے فرائض بخوبی سرانجام دیئے ۱۵ فروری ۱۹۴۹ء کو ڈیرہ اسماعیل خان میں پٹھان رجمنٹ سنٹر قائم ہوا جو کچھ ماہ کے بعد تبدیل ہوکر کوہاٹ آ گیا پٹھان رجمنٹ سنٹر کے افسروں نے آپ کو دینی تعلیم وتربیت کے لئے مکمل آزادی دی۔

آپ نے کوہاٹ میں مدارس دینیہ کی صورت میں رشد وہدایت کے چشمے جاری کئے اور دور دراز علاقوں کے لوگ آپ سے فتوے بھی طلب کرتے اور علماء مسائل کے استفادہ کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوتے یہاں اسلام کا گہوارا بنا عوام اور خواص میں آپ بہت زیادہ مقبول ہوئے اور لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت والفت رچ بس گئی۔ پٹھان رجمنٹ سنٹر کے آفیسرز اس سنٹر کی دینی اور ملی زندگی کو مزید مستحکم کرنے کی خاطر مذہبی روحانی استاد کی تلاش میں چھ ماہ سے زائد تک کوشاں رہے بالآخر آپ کو ہر حیثیت سے اس سنٹر کے لئے موزوں قرار دیا تو وہاں کے آفیسرز آپ کے پاس حاضر خدمت ہوکر آپ کو ڈسٹرکٹ سگنل کمپنی سے تبدیل کرا کر پٹھان سنٹر میں آجانے کے لئے مجبور کیا چنانچہ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ۴ جون ۱۹۴۹ء کو ڈسٹرکٹ سگنل سے تبدیل ہوکر پٹھان سنٹر میں تشریف لائے۔ آپ نے ۱۹۵۴ء تک وہاں قیام فرمایا اور اپنے برادر محترم ابونعیم سید عبد قاضی شاہ صاحب رحمۃ اللہ کے دنیا سے وصال فرمانے تک وہیں رہے جب آپ کے برادر محترم ابونعیم سید عبد قاضی شاہ صاحب ۹ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ بروز دوشنبہ صبح ساڑھے سات بجے بمطابق ۱۹۵۴ء وصال فرما گئے تو آپ نے پٹھان سنٹر کوہاٹ کو خیرآباد کہا اور اپنے برادر محترم

Marfat.com

کی جگہ رشد وہدایت کے پھیلانے کے لئے محبوب آباد شریف تشریف لائے اور محبوب آباد شریف کے سجادہ نشین ہوئے ادب وعشق حق کی جو شمع آپ نے اہل کوہاٹ کے دلوں میں روشن کی تھی آپ کے وطن کو تشریف لے جانے کے بعد بھی عقیدت مندوں نے اسے روشن رکھا۔ آپ کی جدائی وفراق سے وہاں کے لوگ غمگین ہوئے اور آپ کی یاد ہمیشہ کے لئے ان کے دلوں میں جاگزیں ونقش ہوئی جو نہ مٹنے والا نقش تھا بہرحال جو خداوندی یزال کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اس میں کسی کی کیا مجال ہوسکتی ہے کہ کوئی دخل اندازی کرے چونکہ جب تک مرشد کامل عبدقاضی شاہ صاحب خود محبوب آباد میں جلوہ افروز تھے تو آپ کی ضرورت کوہاٹ میں تھی لیکن جب وہ وصال فرما کر لوگوں سے پردہ پوش ہوئے تو سجادہ نشینی کے فرائض آپ کے بغیر کوئی دوسرا سرانجام نہیں دے سکتا تھا اس لئے آپ نے حکماً خانقاہ محبوب آباد شریف ۱۹۵۴ء میں تشریف لاکر یہاں مستقل سکونت اختیار کی اور لاتعداد لوگوں کی رشد و ہدایت اور ایمان کے سبب بنے۔ بہت سے مرزائی آپ کے دست اقدس پر توبہ کرکے مسلمان ہوئے اور باقی زندگی ایمان وایقان سے بسر کی بہت سے اہل تشیع تبرا بازی اور گمراہ کن عقائد سے توبہ کرکے سچے مسلمان بنے اور دینی وایمانی دولت سے مالا مال ہوئے بہت سے خوارج ونواصب نے اپنے خراب عقائد سے توبہ کرکے خارجی اور ناصبیت کو چھوڑ کر سچے مومن مسلمان بنے کئی لاکھ بدعقیدہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ اقدس پر توبہ بھی کی بیعت سے مشرف ہوئے فقیر نے اپنی آنکھوں سے ایسے بے شمار لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اپنے غلط عقائد سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے ہمارے پیر بھائی محمود احمد نوشہروی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بھی پہلے مرزائی عقیدے کے تھے آپ کے پاس جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی بدل ڈالی اور دین وایمان اس کونصیب ہوا یہاں تک کہ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمود احمد نوشہروی کو خلافت سے نوازا۔ نوشہرہ کے پل کے سامنے والے قبرستان میں آرام فرما ہیں آپ کے وصال کے ایک ہفتہ بعد آپ کی بیوی بھی رحلت فرما گئی اور ان دونوں کی قبور ایک دوسرے کے قریب ہیں فقیر نے ان دونوں قبروں کی زیارت کی ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کو مغفور ومرحوم فرماویں۔ آمین یہ ایک واقعہ نہیں کہ بیان کیا بلکہ قاری خوشی محمد الازھری بھی خارجی مسلک کے عقائد میں بندھے ہوئے تھے جب آپ کے پاس ملاقات کی غرض سے آئے اور آپ کے دیدار انور سے مشرف ہوئے تو اپنے باطل عقائد سے توبہ کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اس کا توبہ نامہ مقیاس لاہور اور ماہنامہ سالک راولپنڈی میں چھپا اور حفظ الاحناف نامی کتاب میں بھی آپ کا توبہ نامہ درج ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے تو ان رسائل اور حفظ الاحناف کا مطالعہ کرسکتا ہے اس طرح کشمیر کے مشہور عالم وفاضل اور روحانی پیر صاحبزادہ فیض الحسن اپنے تیئیس ہزار مریدوں سمیت تائب ہوکر آپ کے دس اقدس پر بیعت کر کے روحانیت اور ایمان کی ابدی دولت سے سرفراز ہوئے آپ کا بیان بھی حفظ الاحناف میں آپ مطالعہ کرسکتے ہیں اس کا اپنا بیان ہے جو اس کتاب یعنی حفظ الاحناف کے آخری حصہ میں منسلک ہے اگر کسی کو شوق مطالعہ ہو تو اس کتاب کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت مفسر

قرآن مقدس کتاب الٰہی ہے۔علماء ربانی کہتے ہیں کہ اس کا سمجھنا ہر کس وناکس کا کام نہیں۔قرآن مقدس کا مفہوم وہ سمجھ سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کا علم دیا ہو۔سب سے پہلے جو مفسر قرآن تھے وہ ہمارے پیارے آقائے نامدار معلم ومقصود کائنات ﷺ تھے کہ قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے الرحمان علم القرآن (رحمٰن) رحمان نے حضور انور ﷺ کو قرآن پاک کا علم دیا اور اس علم کا سکھانے والا خود خالق کائنات جل وعلیٰ ہے اور سیکھنے والے خود معلم ومقصود کائنات ﷺ تھے اس لئے بعض مفسرین حروف مقطعات کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کا علم اللہ جانے اور اس کا حبیب جانے یا وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے نوازا ہے قرآن مقدس میں حروف مقطعات ہیں اور پھر اس میں مشابہات بھی ہیں اور محکمات بھی ہیں اس میں قصص اور امثال بھی ہیں اور یہ کتاب علوم ظاہر و باطن کی جامع ہے۔علماء ظواہر بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں اور علماء باطن بھی بلکہ دنیا کے ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے یہ ایک جامع کتاب ہے۔حروف مقطعات وہ حروف ہیں جو بعض سورتوں کی ابتداء میں حرفوں کی شکلوں میں موجود ہیں۔ان حروف مقطعات کا علم ان بزرگوں کو عطا کیا جاتا ہے جو چھٹی منزل یا مقام تک پہنچا ہوا ہو۔یہی بات سید محمد حسینی گیسو درازؒ نے جواھر العشاق نامی کتاب میں درج کی ہے یہ کتاب سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ نے غوث الاعظم کے الھامات کی شرح میں لکھی ہے ہمارے پیرومرشد حکیم وفقیہ و مفتی ملت حضرت سید محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حروف مقطعات الم کی تشریح عارفانہ انداز میں کی ہے۔اس طرح مشابھات وہ ہیں جوقرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوئے ہیں مثلاً **ید اللہ فوق ایدیھم** اس میں ید یعنی ہاتھ استعمال ہوا ہے۔ یہ صرف تشبیہ ہے حقیقت اللہ اوراس کا رسول جانتے ہیں تو جو آیات متشابھات ہیں ان پر ہمارے مسلانوں کا ایمان ہے۔صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب معلم ومقصود کائنات ﷺ جانتے ہیں اور وہ اولیاء کاملین جن کو اللہ خالق و مالک کائنات نے ان آیات متشابھات کا علم دیا ہو حالانکہ ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں اور جسم ثابت کرتا ہے اسے فرقہ متشابہ یا مجسمہ کہا جاتا ہے باقی قرآن آیات محکمات ہیں جو احکامات کسی طرف دلالت کرتے ہیں یعنی حلال وحرام اور مکروہ' مباح کے لئے نصوص قطعیہ ہیں اس کے بعد قصص اور امثال بھی ہیں اس لئے قرآن مقدس کا ارشاد ہے **یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا** بہت سے لوگ اس قرآن کی وجہ سے گمراہ ہوجاتے ہیں اور بہت سے ہدایت پاتے ہیں۔ مفسر قرآن مقدس کے معانی اور مفہوم کے جاننے والے کو کہتے ہیں اور یہ اس فن تفسیر میں سپیشلسٹ ہوتے ہیں۔سب سے پہلے مفسر حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ ہیں کیونکہ وہ قرآن پر عمل کرنے والے تھے آپ کے تمام اخلاق قرآن مقدس کے مطابق تھے جیسا کہ احادیث نبویہ میں ایک حدیث شریف حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ کے اخلاق کے متعلق آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ **کان خلقہ القرآن** آپ کے اخلاق تمام قرآن تھے یعنی جو کچھ قرآن مقدس میں

Marfat.com

ہے وہ صحابہ کرام حضور انور ﷺ میں دیکھتے تھے یعنی بلا تشبیہ اپ چلتے پھرتے قرآن تھے۔ پھر حضور انور ﷺ کے بعد سب سے پہلے مفسر حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ہیں آپ کی تفسیر ابن عباس مشہور تفسیر ہے پھر اس تفسیر کے بعد بہت سی تفاسیر یعنی تفسیر مجاہد اور تفسیر ثعالبی تفسیر طبری اور تفسیر معالم التنزیل' مدارک' خازن' روح المعانی' روح البیان' صاوی' بیضاوی جمل' شیخ زادہ' عرائس البیان' احکام القرآن' خزینۃ الاسرار لعبد اللہ انصاری ذات المسیر' کبیر فخر الدین رازی' جلالین' درمنثور' حسینی' عزیزی تفسیر نووی' ابن کثیر' المنار' تفسیر حقانی' ضیاء القرآن' تفسیر نعیمی' خزاین العرفان' کاشف البیان' روح التفاسیر' ریاض القرآن' تفسیر نبوی' تبیان القرآن تفسیر رضوی' نور العرفان وغیرہ بے شمار تفاسیر ہیں جو علماء اسلام نے تالیف کی ہیں۔ اس طرح قرآن مقدس کے مترجمین بھی ہیں جن کی تفصیل طویل ہے مثلاً حضرت شیخ سعدیؒ کا ترجمہ' ملا حسین واعظ کاشفی کا ترجمہ اور شاہ ولی اللہ کا ترجمہ' حضرت مولانا احمد رضا خان کا ترجمہ بنام کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن' حضرت پیر کرم شاہ الازہری کا ترجمہ بنام جمال القرآن حضرت سید احمد سعید کاظمیؒ کا ترجمہ بیان القرآن فی ترجمۃ القرآن مولانا عبداللطیف مردان کا ترجمہ بنام کاشف البیان اور حضرت ریاض الدین اٹک کا ترجمہ ریاض القرآن، حضرت مفتی میاں احمد برکاتی کا ترجمہ' مراد علی ننگہاری کا پشتو میں ترجمہ' مولانا عبدالحق دارمنگی کا پشتو ترجمہ' اسی طرح سندھی اور بلوچی زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں ایک ترجمہ فقیر کی نظر سے مولانا عبدالودود جو تفسیر ودودیہ کے نام سے موسوم بھی دیکھا ہے منکرین اہل سنت نے بھی بہت سے تراجم اور اردو زبان میں تفاسیر لکھی ہیں لیکن وہ تمام کے تمام قرآنی مفہوم سے دور ہیں۔ عربی تفاسیر میں

Marfat.com

غلطیاں بہت کم ہیں چونکہ عوام تو عربی زبان سے ناواقف تھے اس لئے منکرین حق یعنی خوارج نے اس موقع کو غنیمت جان کر اردو اور پنجابی اور سندھی' بلوچی میں غلط ترجمے کرا کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کا سامان مہیا کر دیا۔ اس کی مثال پیش خدمت ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **یمکرون و یمکر اللہ واللہ خیر الماکرین** (انفال آیت ۳۰) اس آیت کا ترجمہ مختلف لوگوں نے کیا ہے شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ شاہ رفیع الدین نے ترجمہ کیا ہے اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ نیک مکر کرنے والوں کا ہے۔ محمود الحسن دیوبندی نے ترجمہ کیا ہے وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ کی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد نے ترجمہ کیا ہے اور حال یہ کہ کافر اپنا داؤ کر رہے تھے اور اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔ تھانوی صاحب کا ترجمہ یہ ہے اور وہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ میاں اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر کرنے والا اللہ ہے۔ ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کو مکر کرنے والا داؤ کرنے والا اور ایسے الفاظ اللہ تعالیٰ سے منسوب کئے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہ تھے ہاں ایک ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کا ہے وہ اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا تو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ اس ترجمہ میں شان الوہیت کا لحاظ رکھا گیا ہے اب ہمارے پیر و مرشد حکیم و فقیہ و مفتی ملت و مفسر قرآن اس آیت کریمہ کے تحت ترجمہ کرتے ہیں۔ (اے معلم کائنات) یاد رہے جب دستور حق کے منکر آپ کے خلاف تدبیر کر رہے تھے تاکہ تمہیں قیدی بنالیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن

Marfat.com

کردیں وہ اپنے مکر والے منصوبے بنا رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر فرما رہا تھا۔
اور اللہ ہی کی تدبیر سب کی تدابیر سے بہتر اور کامیاب ہے۔ (دستور حق) اب آپ قارئین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ شان الوہیت کے لحاظ سے ادب و عشق حق والے کون کون سے مترجم ہیں اور شان الوہیت کا لحاظ نہ کرنے والے کون کون سے مترجم ہیں۔ فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں اب ایک دوسری آیت آپ قارئین کے پیش خدمت ہے۔ اس آیت کریمہ کے ترجمہ میں بھی آپ مفسر و حکیم و مفتی و فقیہ ملت کے عارفانہ عالمانہ ترجمہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم** (پ۴ العمران آیت ۱۴۲)

اس آیت کے تحت شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ یوں ہے اور ابھی معلوم نہیں کیے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ فتح محمد جالندھری اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ عبدالماجد دریا آبادی یوں ترجمہ کرتے ہیں حالانکہ ابھی اللہ نے ان لوگوں کو تم میں سے جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا۔ ڈپٹی نذیر احمد اس آیت کے تحت یوں ترجمہ کرتے ہیں اور ابھی تک اللہ نے تو ان لوگوں کو جانچا ہی نہیں جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ محمود الحسن صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ یوں ترجمہ کرتے ہیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ مفسر قرآن حکیم و مفتی و فقیہ ملت اسلامیہ اس آیت شریف کے تحت یوں ترجمہ کرتے ہیں اور حالانکہ ابھی اللہ نے تمہارے مجاہدین کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کو آزمایا۔ اب ان تمام تراجم کے متعلق اتنا عرض ہے کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے عالم الغیب والشھادت ہے علیم بذات الصدور ہے ان مترجمین کے نزدیک سوا مولانا احمد رضا خان اور حکیم ملت کے اردو میں اللہ کو بے علم و بے خبر بتایا آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں ترجمہ پڑھنے کے بعد علم الٰہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ اور دوسری طرف اس قدر بے خبری کہ مومنین میں سے کون لوگ جذبہ جہاد سے سرشار ہیں اللہ کو اس کا علم نہیں ابھی اس نے جانا ہی نہیں گویا شان رسالت کی تنقیص سے فارغ ہوئے تو شان الوہیت پر حرف گیری شروع کی۔ اب آپ فیصلہ کریں کہ قرآن مقدس کا صحیح ترجمہ کن مترجمین نے کیا ہے۔ ان تمام تراجم میں سوا مولانا احمد رضا خان بریلوی اور مفسر قرآن حکیم ملت کے باقی تمام ترجموں میں تنقیص الوہیت جلوہ گر ہے۔ اس لئے فقیر یہ کہتا ہے کہ قرآن کا سمجھنا کوئی آسان بات نہیں نہ ہر شخص اور ہر علم والا اس کا ادراک کر سکتا ہے۔ اس وادی پرخار سے وہ نکل سکتا ہے جو تمام علوم پر ادب وعشق کے ساتھ جامع حاوی ہو اور علوم ظاہری اور باطنی سے مزین ہو اس لئے ان دو مترجمین نے لغزش نہیں کھائی باقی تمام کے تمام اس لغزش میں ملوث رہے ہیں۔ مذکورہ پہلی آیت مبارکہ میں تھانوی صاحب نے تو اللہ تعالیٰ کے لئے میاں کا لفظ استعمال کیا ہے اور میاں کے لئے بیوی بھی ہوتی ہے لوگ شوہر اور بیوی کو میاں بیوی کہتے ہیں یہ ان لوگوں کا وطیرہ ہے اس لئے کہ ملا اسماعیل دہلوی نے تقویت الایمان میں اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ اللہ صاحب استعمال کیا ہے اب اللہ تعالیٰ کے لئے صاحب کہاں سے پیدا ہوا اور اگر وہ صاحب ہوا تو اس کے لئے میاں کی طرح بیوی اور صاحب کے لئے صاحبہ استعمال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے انیٰ یکون لہ ولد ولم یکن لہ صاحبۃ اس کا ولد کہاں سے ہوا۔ جبکہ

Marfat.com

اس کی بیوی نہیں یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا تصور کرتے ہیں اور حضرت مریم علیہا السلام کو بیوی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ لم یلد و لم یولد ہے۔ اب تیسری آیت مبارک کے متعلق جو مترجمین نے ترجمے کئے ہیں وہ بھی آپ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ووجدک ضالاً فھدیٰ (پ ۳۰ سورۃ والضحیٰ آیت ۷) اس آیت مبارکہ کے ترجمے میں شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ شاہ رفیع الدین یوں ترجمہ کرتے ہیں اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ ڈپٹی نذیر احمد لکھتے ہیں اور تم کو دیکھا راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا۔ تھانوی صاحب اس کے تحت یوں ترجمہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت) سے بے خبر پایا سو آپ کو (شریعت) کا راستہ بتلایا۔

حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کنز الایمان میں یوں ترجمہ کرتے ہیں اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے یوں ترجمہ کیا ہے اور تمہیں حق میں خود رفتہ پایا تو دستور حق و ہدایت والا بنایا۔ اب مولانا احمد رضا خان کا ترجمہ بھی شان رسالت کے مطابق ہے اور حکیم ملت محدث ہزارویؒ کا ترجمہ بھی یہ دونوں ترجمے مسلک حق کے مطابق ہیں اب آیت مذکورہ میں لفظ ضال استعمال ہوا ہے اہل لغت اس کا معنی گمراہی اور بھٹکنا لیتے ہیں اس لئے عرفان حق سے ناواقف حضرات نے ایسا ترجمہ کر ڈالا نہ منصب رسالت کا خیال کیا جس طرح انہوں نے الوہیت کا خیال نہیں کیا تھا ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ عصمت انبیاء کا مسئلہ مسلّم ہے اور عصمت انبیاء کی کوئی پرواہ تک نہیں کی اور نہ انہوں نے مفسرین کی تفسیر کو ملاحظہ کیا اگر

Marfat.com

وہ اتنی تکلیف گوارا کرتے تو پھر آیات کے سیاق وسباق کو دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے وما ودعک ربک و ما قلی وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بے شک تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے الخ اس کے بعد ہی رسول مکرم معلم ومقصود کائنات ﷺ کے متعلق ان گمراہ لوگوں نے کس طرح اپنے آپ پر قیاس کر کے ترجمہ ضال کا گمراہی کیا حضور انور ﷺ کو کس طرح اس بات کا عامل بنایا اگر وہ بھولا یا گمراہ ہوتا تو وہ دوسروں کے لئے راہ نما کس طرح بن سکتا ہے اور پھر وہ ہادی کیسا ہوا اور قرآن مقدس جو ضابطہ کائنات ہے خود گمراہی اور ضلالت کی نفی کس طرح فرماتا ہے ماضل صاحبکم وما غوی (سورۃ نجم آیت ۲ پ ۲۷) آپ کے صاحب (نبی کریم ﷺ) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بے راہ چلے ایک مقام پر رب کریم جل وعلیٰ گمراہ اور بے راہی کی نفی فرما رہا ہے تو دوسرے مقام پر خود ہی کیسے گمراہ ارشاد فرمائے گا۔ اب آپ نے حکیم ملت محدث ہزارویؒ کا ترجمہ ملاحظہ کیا اس میں شان الوہیت کا بھی لحاظ رکھا اور شان رسالت کا بھی لحاظ رکھا گیا۔ ایک اور آیت کریمہ کے متعلق ان مترجمین کا گمراہ کن ترجمہ پیش کیا جاتا ہے ملاحظہ کیجئے۔ آیت کریمہ میں ہے ولئن اتبعت اھواھم من بعد ماجاء ک من العلم انک اذا لمن الظالمین ○ پ ۲ سورۃ بقرۃ آیت ۱۴۵) اس کے تحت ڈپٹی نذیر احمد صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں اور اے پیغمبر اگر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہوا ہے ان کی خواہشوں پر چلے تو پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ تھانوی صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اگر آپ اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم قطعی ثابت بالوحی

Marfat.com

آ چکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔ شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اگر پیروی کرے گا تو خواہشوں ان کی پیچھے اس چیز سے کہ آئی تیرے پاس علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ سے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کبھی چلا تو ان کی پسند پر بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا نہ مددگار۔ اب مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی کا ترجمہ جو اہل سنت و جماعت کے مسلک کا علم دار ہے وہ یوں ترجمہ کرتے ہیں اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آ چکا تو اللہ سے کوئی تیرا بچانے والا ہوگا اور نہ مددگار۔ اب حکیم ملت مفسر قرآن کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے وہ لکھتے ہیں اور سننے والے اگر (بفرض محال) تو ان کی خواہش کی پیروی کرنے لگے بعد اس کے کہ تجھے علم آ چکا تو اس وقت تو بے جا کرنے والوں سے ہوگا۔ تراجم مذکور میں بعض مترجمین نے خاصی حاشیہ آرائی کی ہے مگر کسی مترجم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ غور کرے کہ ڈانٹ ڈپٹ کے الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کیوں کہے جا رہے ہیں جب کوئی وجہ نہیں تو خطاب اللہ کے محبوب سے خاص نہیں بلکہ ہر سننے والے سے خطاب ہے۔ اب حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے صاف ترجمہ میں فرمایا ہے کہ اے سننے والے اگر بفرض محال تو ان کی خواہش کی پیروی کرنے لگے۔ یہ حضور انور ﷺ کی عصمت پر جو حرف آتا تھا وہ دفع ہوا اور اس میں کوئی ایسا قرینہ بھی نہیں کہ اس سے حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ مراد ہوں صرف اس بات کا لحاظ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ نے بھی کیا اور ہمارے پیر و مرشد مفسر قرآن حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ نے بھی

Marfat.com

صاف وضاحت سے فرمایا کہ اس سے تمام حاضرین سامعین مراد ہیں اور سامعین تو عصمت کی صفت سے موصوف نہیں صرف انبیاء علیھم السلام معصوم ہیں۔ ان تراجم میں آپ نے فرق محسوس کیا ہوگا۔ معلوم ہوا کہ ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں کہ ہر کس وناکس مترجم ومفسر بن بیٹھے حکیم ملت نے تفسیر خازن کی روشنی میں ترجمہ کیا ہے۔ ایک اور آیت کریمہ کے متعلق ان مترجمین کے ترجمے درج کئے جاتے ہیں اور پھر حکیم ملت مفسر قرآن کا ترجمہ بھی پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک و ما تاخر۔ (پ۲۶ الفتح آیت ۱) اس آیت کریمہ کے تحت عبدالماجد دریا آبادی یوں ترجمہ کرتے ہیں بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے۔ تھانوی صاحب اس آیت کے تحت لکھتے ہیں بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نسب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔ شاہ رفیع الدین یوں ترجمہ کرتے ہیں تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تا کہ بخشے واسطے تیرے خدا خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا شاہ عبدالقادر یوں ترجمہ کرتے ہیں ہم نے فیصلہ دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ترجمہ کیا ہے بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ ان تمام تراجم میں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ مسلک اہل سنت کے عین مطابق ہے جو کہ عین حق ہے اب ہمارے پیر ومرشد مفسر قرآن حکیم ملت

Marfat.com

محدث ہراروی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ بھی ملاحظہ کیجئے وہ فرماتے ہیں بے شک ہم نے تمہارے لئے (اے معلم ومقصود کائنات) عظیم فتح مبین کا فیصلہ کیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے تمہارے اگلے پچھلوں کے (ناکرنی کردار) معاف کردے۔اب فقیر چند مفسرین کی تفاسیر سے ان کے بیانات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔امید ہے کہ قارئین کرام کے لئے موجب ہدایت اور باعث تسکین ہوگا۔تفسیر مظہری میں ہے لیغفر یہ فتح کی علت غائی (یعنی نتیجہ اور مقصد) کافروں سے جہاد شرک مٹانے اور دین کو سربلند کرنے کی کوشش ناقص نفوس کو شروع میں زور اور قوت کے ساتھ کامل بنانا (یعنی کافروں پر بزور مسلمانوں کا غالب آنا) تا کہ آئندہ آہستہ آہستہ اختیار کے ساتھ درجہ کمال تک پہنچ سکیں اور کمزور مسلمانوں کو ظالموں کے ہاتھوں سے رہا کرانا ان تمام امور کا نتیجہ اور غایت مغفرت ہی ہے بعض علماء کے نزدیک ل یغفر کا لام (غایت کے لئے نہیں) بلکہ لام کے لئے ہے جس کا ترجمہ ہے تا کہ مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے لئے مغفرت کے لئے تکمیل نعمت اور فتح ہو جائے حسین بن فضیلؒ نے کہا ہے کہ اس لام کا تعلق آیت وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ سے ہے جیسے لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ کے لام کا تعلق ہے فجعلهم كعصف ماكول سے ہے حسین بن فضل کی تفسیر بعید از عقل ہے۔(مظہری) صاحب تفسیر نے لیغفر میں فتح کی علت غائی یعنی نتیجہ اور مقصد یہی بتایا کہ دین کی سربلندی اور کمزور مسلمانوں کے لئے مغفرت آپ کی وجہ سے ہے۔ملا حسین واعظ کاشفی نے اس سے مراد حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی توبہ ہے یعنی آپ کے وسیلہ سے اُن کی توبہ کو شرف قبولیت کا جامہ پہنایا اور آپ کی دعا سے آپ کی امت کے گناہ معاف کردے گا۔

Marfat.com

(تفسیر حسینی) عارف کامل شیخ محی الدین المعروف بہ شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چونکہ تمام رسل اور انبیاء علیہم السلام آپ پر ایمان لائے ہیں اس لئے وہ آپ کے امتی ہوئے اور ان کے اُمتی بھی آپ کی امت میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے محبوب میں نے آپ کی وجہ سے آپ کے اگلے اور پچھلے امتیوں کے گناہ بخش دیئے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم ملت قرآن کے ترجمے کا مطلب بھی یہی ہے عام تراجم سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نہ تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو گنا سرزد ہوئے تھے وہ معاف کر دیئے نبی تو معصوم ہوتا ہے اور ولی یا اہل بیت محفوظ ہوتا ہے معصوم اور محفوظ میں یہ فرق ہے کہ معصوم میں مادہ گناہ نہیں ہوتا اور محفوظ میں مادہ گناہ ہوتا تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان معافی سے حفاظت میں رکھتے ہیں اور اگر کوئی گناہ سرزد بھی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ مودودی صاحب نے قرآن کی چار بنیادی اصطلاحات میں سورۃ نصر کے آخر میں لکھا ہے کہ جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگیں تو آپ اس کارنامہ کو اپنا کارنامہ نہ سمجھنا بلکہ یوں کہو کہ اے بار خدایا مجھ سے تیس سال میں جو کوتاہیاں اور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں وہ معاف فرما۔ اس کی تسبیح کرو اور معافی مانگو۔ مودودی صاحب نے بھی وہی بات کی جو انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے خلاف ہے اس قانون عصمت انبیاء کو بالائے طاق رکھ کر اپنی تقریر سے بے ادبانہ الفاظ کے دام میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے معصوم ہونے کو نہیں پہچانا بلکہ تنقیص رسالت کے مرتکب ہوئے کیونکہ تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ گفتہ اند استغفار کن

Marfat.com

برائے گناہان امت را۔ (حسینی) کہا گیا ہے کہ اپنی امت کے گناہوں کی معافی مانگو۔ تفسیر کاشف البیان اور تفسیر ضیاء القرآن میں یہی لکھا ہے کہ امت کے گناہوں کی معافی مانگو اب یہ معلوم ہوا کہ جو حضرات علوم ظاہریہ و باطنیہ سے معمور ہوتے ہیں وہ ان باریکیوں کو پہنچانتے ہیں اور ایسی راہوں میں وہ نہیں بھٹکتے۔ عام اردو والے مترجمین نے اس کا کوئی خیال نہ رکھا اور عصمت انبیاء کو پائمال کیا تو پھر ان کے لئے قرآن مقدس کے ترجمے کرنے کی ضرورت کیا تھی صرف لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر انہوں نے یہ کام سرانجام دیا ہے۔ قران مقدس کی آیت مبارکہ **ما کنت تدری ما الکتاب و لا ایمان** (پ۲۵ شوری آیت ۵۲) کے متعلق شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں نمی دا نستی کہ چیست کتاب و نمی دانستی کہ چیست ایمان یعنی تمہیں معلوم نہیں کہ کتاب کیا ہے اور تم یہ نہیں جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے۔ شاہ عبدالقادر اس کے تحت یوں لکھتے ہیں کہ تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان اور فتح محمد جالندھری لکھتے ہیں تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان۔ شاہ رفیع الدین لکھتے ہیں نہ جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ مودودی صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ عبدالماجد دریا آبادی اس آیت کریمہ کے تحت یوں ترجمہ کرتے ہیں آپ کو نہ خبر تھی کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد یوں ترجمہ کرتے ہیں تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے نہ اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ تھانوی صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا انتہائی کمال کیا چیز ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے اہل سنت کے مسلک کا خیال کرتے ہوئے یوں ترجمہ

Marfat.com

کیا ہے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کے ترجمہ سے اس قسم کے اعتراضات ختم ہو گئے کہ آپ احکام شرع کی تفصیل نہ جانتے تھے ایمان اور احکام کی تفصیل میں جو فرق ہے وہی اعلیٰ حضرت اور دیگر مترجمین کے ترجمہ میں فرق ہے اب مفسر قرآن حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ دستور حق بھی پڑھ لیجئے وہ اس آیت کریمہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں اس سے پہلے تمہاری روایت نہ کتاب تھی اور نہ ایمان۔ حکیم ملت مفسر قرآن نے درایت لفظ استعمال کیا جو قرآن واحادیث نبویہ واجماع کے عین مطابق ہے۔ درایت اس علم کو کہا جاتا ہے جو ظنی ہو یعنی آپ ظنی علم سے نہیں جانتے تھے بلکہ آپ کا علم قطعی ہے نبی کا علم ظنی نہیں ہوتا قرآن مقدس میں تیسویں پارے میں وَمَا اَدْرٰکَ مَالْقَارِعَة یا وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۔ان آیات میں بھی حضور انور ﷺ سے ظنی علم کی نفی ہے اور حضور علی ہالصلواۃ والسلام کا علم قطعی ہے اس لئے ظنی کی نفی قطعی کا اثبات ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ مفسر قرآن حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ عین حق ہے اگر ایسا نہ ہو تو پھر ظہور نبوت سے قبل حضور معلم ومقصود کائنات ﷺ کے مومن ہونے کی نفی لازم آتی ہے جو عین کفر ہے۔ ضابطہ کائنات ودستور حق قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ۔ (پ ۲۷ الرحمٰن آیت ۱ تا ۴) اس کے تحت ڈپٹی نذیر احمد لکھتے ہیں جنوں اور آدمیوں پر خدائے رحمان کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں ازاں جملہ یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا اسی نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو بولنا سکھایا۔ عبدالماجد دریا آبادی نے اس آیت کریمہ کا یوں ترجمہ کیا ہے خدائے رحمان ہی نے قرآن کی تعلیم دی اس نے

Marfat.com

انسان کو پیدا کیا اس کو گویائی سکھائی۔ شاہ عبدالقادر نے یوں ترجمہ کیا ہے اس نے سکھایا قرآن بنادیا آدمی پھر سکھائی اس کو بات۔ شاہ رفیع الدین یوں ترجمہ کرتے ہیں رحمان نے سکھایا قرآن پیدا کیا آدمی کو سکھایا اس کو بولنا۔ حکیم ملت تفسیر قرآن نے یوں ترجمہ کیا ہے رحمان نے (اللہ خالق کائنات) نے معلم ومقصود کائنات محمد کو قرآن (لاریب ضابطہ کائنات) کی تعلیم دی وجہ ایجاد و بقا انسانیت کی روح محمد کو فرد اکمل انسانیت بنایا۔ دستور کائنات کا بیان انہیں سکھایا۔ یہی معنی مختلف تفاسیر نے درج کیا تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ **خلق الانسان یعنی محمد علمه البیان یعنی ما کان و ما یکون** یعنی انسان محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور انہیں ما کان و مایکون علم سکھایا۔ تفسیر صاوی نے بھی یہی تفسیر کی ہے اور تفسیر حسینی میں ہے قرآن علم ما کان و ما یکون ہست کہ در شب حضرت عطا نمودہ۔ اب یہ تو ترجمہ کے چند نمونے تھے جو قارئین کے لئے پیش کئے گئے اب تفسیر کے چند نمونے پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مفسر کیا ہوتا ہے یہ قرآن مقدس کے معانی اور مفہوم کو خداداد علم وعرفان کی روشنی میں سمجھتا ہے۔ ظاہر میں معنیٰ کچھ اور معلوم ہوتا ہے اور اصل میں اس سے مراد کچھ اور ہوتی ہے اب تفسیر کے سلسلہ میں اتنا عرض ہے کہ جس طرح آپ نے قرآن مقدس کا ترجمہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے اسی طرح آپ نے قرآن مقدس کی تفسیر میں جو سادہ عام فہم اور عالمانہ وعارفانہ انداز اختیار کیا ہے وہ بھی قابل غور ہے اب مشت نمونہ تفسیر آیات کریمہ کا پیش خدمت ہے قرآن مقدس کی آیت مبارکہ ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ○ بے شک ہم نے اے (معلم ومقصود کائنات) آپ کو حق

Marfat.com

کے ساتھ بھیجا بشیر اور نذیر بنا کر اور تم سے دوزخیوں کے حق پوچھا نہ جائے گا۔
اس آیت مبارکہ میں خوش خبری جو حضور کے ذریعے سے سنائی وہ یہ ہے کہ حسنات کا اعتراف کرنے والوں کے حق خداوند کریم نے اسے مومنین صالحین کے حق خصوصی عظیم الشان بشارت کا عنوان دے کر ہادی عالم ﷺ کو اس کے مطالبہ کا حکم فرمایا قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی والی آیت مبارکہ میں مودۃ کا جو مطالبہ تھا وہ فرمانے کا خدا نے تبلیغ دین حق پر فرمایا ذٰالِکَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حَسَنًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ (۴/۲۵ الشوری) یہ وہی عظیم الشان خوش خبری ہے جو اللہ اپنے دستوری عمل کرنے والے اور دستور تسلیم لوگوں کو دیتا ہے کہ اے محبوب آپ فرما دیجئے کہ میں کچھ اجر طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی مودۃ اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں گے بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور قدر دان ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہی یہ خوش خبری دلائی کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ (۱۴۳ العمران آیت ۱۱۰) کہ تم ایک بہترین امت ہو۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ جو نکالے گئے ہو واسطے لوگوں کے تا کہ لوگوں کو دستوری کا حکم کرو و تنھون عن المنکر اور غیر دستوری عمل اور دستور انکاری سے منع کرو۔ حضرت امام عارف شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اس عظیم خوشخبری پر فرماتے ہیں کہ

لما دعا اللہ داعینا بطاعتہ
باکرم الرسل کنا اکرم الامم

Marfat.com

جب طاعت حق میں ہمارے داعی کواللہ نے بہترین سے بہترین انبیاء کہہ کر پکارا تو ہم بہترین امم ہوئے اور جونذیر افرمایا تو رعد میں فرمایاانما انت منذر ولکل قوم هاد (۱/۱۳رعدآیت ۷)

محدث حضرت امام احمد حنبلؒ اپنی مسند شریف میں اور ابن مرد ووديه اپنی مناقب میں ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو رسول ﷺ نے اپنے سینہ بے کینہ اور گنجینہ انوار پر دست انور رکھ کر فرمایا منذر یعنی ڈرانے والا میں ہوں اور ہاتھ مبارک سے علیؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے علی خلقت کا ہادی اور راہ نما تو ہے۔ مذکورہ حوالہ جات کی عبادت مختلف اور مفہوم واحد مذکور ہی روایت ہے۔ (تفسیر محدث ہزاروی) ایک اور آیت کریمہ کی تفسیر پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودة ط قل اتخذ تم عند الله عهدا فلن يخلف الله عهده ام تقولون على الله مالا تعلمون O اورانہوں نے کہا ہمیں تو آگ ہرگز نہ چھوئے گی سوا گنتی کے دنوں کے (اے معلم ومقصود کائنات ﷺ) آپ فرمائیں کیا اللہ سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے کہ وہ ہرگز اپنے عہد کا خلاف نہ کرے گا یا اللہ پر وہ کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

اس آیت مبارکہ میں فساد ذہن وکردار کے باوجود دعائے ہدایت ونجات کا باطل ہونا بیان کیا گیا ہے۔ بلیٰ من كسب سيئة و احاطت به خطيئة فاولئك اصحاب النار هم فيها خالدون O ہاں جو بدی کمائے اور اس کی خطاء اسے گھیر لے تو ایسے لوگ دوزخی ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ اس آیت میں ذہن وکردار کی بدی اور اس کا انجام وعدم نجات کا مسئلہ ہے سیئہ سے مراد اللہ کی حاکمیت اور دستور

Marfat.com

حق سے بغاوت (کفر) ہے واحاطت بہ خطئیۃ ذہن وکردار پر احاطہ کفر وفسق ہے۔ (معاذ اللہ) مومن خاطن اس امر کو دستور حق سے خوب سمجھ لو۔ (تفسیر محدث ہزاروی) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے متعلق فرمان خداوندی ہے ثم تولیتم من بعد ذالک فلولا فضل اللہ علیکم و رحمۃ لکنتم من الخاسرین O پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تم خواہ مخواہ تباہ کاروں میں ہوتے قوم بنی اسرائیل کی عہد شکنی پر ارشاد فلولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ میں فضل سے امکان وتوفیق توبہ اور رحمت سے ادراک بعثت وزمانہ ورحمۃ للعالمین۔ (روح)

محمود فضل و بذل ہے باغی پہ بھی سرکار کا
ہے کافر و مرتد پر بھی رحمت رسول اللہ کی

آگے دوسری آیت کریمہ کے متعلق تفسیر فرماتے ہیں وہ آیت کریمہ درج کی جاتی ہے:

ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین O اور ضرور تمہیں اپنے ان لوگوں کا علم ہی ہے جنہوں نے (شنبہ) سبت کے دستوری حکم میں تعدی کی تو ہم نے انہیں کہا ہو جاؤ بندر دھتکارے۔

اس آیت مبارکہ میں یہودی قوم بنی اسرائیل کی ایک تعدی دستور خلافی اور اس پر عذاب کا بیان ہے حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں یہود کی ایک آبادی ایلہ میں تھی جن کا ذکر یہ ہے الذین اعتدوا منکم فی السبت اب ایلہ' عقبہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بحر قلزم کی مشرقی خلیج میں لب ساحل ہے دستور خلاف قوم بنی اسرائیل سنیچر کے دن ہی چالاکی سے شکار کرتے سیاق ومنطوق قرآن کے خلاف قول نقل کئے

Marfat.com

گئے ہیں کہ یہ مسخ صوری نہ تھا معنوی ہوا۔ابن جریر وغیرہ مگر ظاہر قرآن یہی ہے انھم مسخوا قردۃ علی الحقیقۃ علی ذالک جمھور المفسرین وھو الصحیح. یہ قرآن مقدس کی اسان تفسیر جو عام فہم ہے اس سے ہر مسلمان مستفید ہوتا ہے اور قرآن مقدس کو سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی عربی اور فارسی میں جتنی تفاسیر لکھی گئی ہیں وہ قرآن مقدس کے مفہوم اور تفسیر میں بہت کارآمد ہیں مگر جو تفاسیر اردو زبان یا دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوگئی ہیں وہ تمام کی تمام بغیر چند تفاسیر کے گمراہ ذہن اور تخریبی عقل کی پیداوار ہیں مثلاً ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی میں تفسیر بلغۃ الحیر ان اور افضل التراجم وغیرہ میں شاباش یا واہ واہ لکھ دی ہے۔ یا منکرین احادیث نبویہ محمد پرویز یا ان کے ہم خیال و معتقدین کا بھی درود شریف کے متعلق گمراہ ذہن وخیالات ہیں النکاح من سنتی میں عزیز احمد صدیقی نے جو درود شریف کا مذاق اڑایا ہے وہ ان کے کفر پر ایک مثبت تصدیق ہے وہ لکھتے ہیں کہ آپ کا درود اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد خالص شیعی درود ہے یہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے قرآن نے بتلا دیا تھا ما کان محمد ابا احد من رجا لکم یعنی محمد کو اولاد نرینہ نہیں دی گئی ہے ان کی نسل چلانا مقصود مثبت نہیں ہے ان کا کام امت جاری رکھے گی اور وہ پھیلے گا۔

پس سنی درود ہے صلی اللہ علیہ وبارک وسلم۔اللہ آپ پر اپنی رحمتیں برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ ہمارے نیم شیعہ بھائی اس اسلامی درود کو مشرکانہ بنا کر اس طرح پڑھتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (النکاح من سنتی صفحہ ۲۴۸) نماز پنج گانہ کے متعلق لکھتا ہے اس طرح قرآن حکیم نے صرف تین اوقات عبادت کے بتائے تھے تیسری صدی

Marfat.com

میں عجمی ہمارے سلف صالحین بنے انہوں نے بتایا کہ نماز پچاس فرض ہوئی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانچ کرا دیں تو مسلمان یہودی کا شکر ادا کر کے پانچ پڑھنے لگے۔(النکاح من سنتی صفحہ۲۱۰)اس نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ میں نے بھی تفسیر لکھی ہے وہ کیا تفسیر ہوگی۔

حکیم ملت بحیثیت محدّث

سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ حکیم ملت کا مطلب اور معنیٰ کیا ہے اس کے بعد محدث کا مطلب بھی سمجھنا ضروری ہے۔۔ حکیم اسم فاعل ہے اس کا معنیٰ ہے حکمت کے جاننے والے کو حکیم کہا جاتا ہے ادویات کے علم کے جاننے والے کو لوگ بھی حکیم کہتے ہیں جڑی بوٹیوں کے علم کے ماہر کو بھی حکیم کہا جاتا ہے اور بیماریوں کے جاننے والے کو بھی حکیم سے لوگ تعبیر کرتے ہیں ہر بیمار کے علاج کرنے والے کو بھی طبیب یا حکیم کہتے ہیں اس طرح علوم عجیبہ اور لطیفہ اور کتاب وسنت وفقہ کے علوم کے ماہر کو بھی کتاب وسنت کی روشنی میں حکیم کہا جاتا ہے جس طرح نوادر الاوصول کے مؤلف کو بھی لوگ حکیم ترمذی کہتے ہیں اور ماہرین طب اور ڈاکٹروں کو بھی حکماء کہا جاتا ہے مثلاً افلاطون' ارسطو' امام غزالی اور امام رازی اور بوعلی سیناء کو علماء اور خواص حکماء میں شمار

Marfat.com

کرتے ہیں اس طرح زمانہ کے لوگوں کے دل ودماغ میں جب گمراہی کے بیج آئمہ کفرونفاق ڈالتے ہیں تو وہ فتنہ فساد فی الارض کا موجب بنتے ہیں ان تمام گمراہیوں سے لوگوں کو آگاہ کرنے اور اصلاح فساد کرنے والے کو بھی حکیم کہتے ہیں۔ علم لدنی سے بہرہ ور لوگ بھی حکیم ہیں جس طرح حضرت خضر علیہ السلام تھے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے ومن یؤ ۃ الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا جس کو اللہ تعالیٰ حکمت دے بے شک اس کو خیر کثیر دیا گیا۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہے اور ان کے اتباع میں اولیاء کرام کو بھی اللہ تعالیٰ حکمت سے نوازتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے و علمناہ من لدنا علما ہم نے اس کو علم لدنی عطا کیا ہے اور علم لدنی ہی علم حکمت ہے یعنی ہم نے اس کو حکمت سے نوازا ہے اور معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے صاف ارشاد فرمایا ہے انا اعطیناک الکوثر اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے یہ مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بہت زیادہ ایک کثیر ہے ایک اکثر ہے اور ایک کوثر ہے کثیر کا معنیٰ زیادہ ہے اور اکثر بھی مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی سب سے زیادہ لیکن کوثر کا معنیٰ سب سے بہت زیادہ معنیٰ یہ ہوا کہ اے محبوب معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو کثیر نہیں دیا اور نہ اکثر دیا ہے بلکہ آپ کو کوثر عطا کیا ہے اور پہلے بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو حکمت عطا کی جائے تو اس کو خیر کثیر دیا جاتا ہے معلوم ہوا کہ حکمت خیر کثیر ہے تو جو شخصیت صاحب کثیر ہوگی وہی حکیم کی صفت سے متصف کہلانے کی حقدار ہوگی دیوبندی علماء اپنے راہ نما اشرف علی کو حکیم امت سے تعبیر کرتے ہیں اور ہمارے اہل سنت وجماعت کے لوگ اور علماء اور مشائخ مفتی

Marfat.com

احمد یار خان کو حکیم امت کہتے ہیں لیکن ان میں سے جو خواص اولیاء کرام ہیں وہ حضرت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کو امیر ملت کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور ہمارے پیر و مرشد پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی کو لوگ عوام اور خواص محدث ہزاروی کے ساتھ ساتھ حکیم ملت سے یاد کرتے ہیں یعنی ملت اسلامیہ کے زوال کے اصل اسباب کو جان کر ان کا تدارک حکمت عملی سے کرنے والا ملت اسلامیہ کے انحطاط کے اس دور میں آپ ہی نے اتحاد امت وفلاح ملت کا خدائی منصوبہ خلافت دس نکات کی صورت میں پیش کیا۔ اور ہر گمراہ کرنے والے بدعقیدہ آئمہ سے عامۃ المسلمین کو حکمت عملی سے آگاہ کرنے والا تا کہ عوام اور خواص ایسے داجلین کے دجل و فریب سے بچ سکیں اور یہ دو نام حکیم ملت اور محدث کسی اور کے نصیب میں نہیں تھے کیونکہ بعض جو حکیم لوگ ہیں وہ حکمت سے اپنے اپنے وقت کے مطابق کام کر چکے ہیں لوگ ان کو حکیم کہتے ہیں اور محدثین بھی بہت ہیں لیکن ان دونوں ناموں کے اکٹھے مجموعہ والے حضرات ناپید ہیں اور یہی خوش بختی ہمارے مرشد نور کے نصیب میں تھی کہ آپ حکیم ملت بھی ہوئے اور محدث بھی۔ اب محدث کے متعلق اتنا عرض ہے کہ ایک عالم جو دورہ حدیث کے پڑھانے والا ہو اس کو لوگ شیخ الحدیث کہتے ہیں وہ علم حدیث کے استاد ہوتے ہیں لیکن فن حدیث کے نہیں اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ حدیث یہاں کیوں لائی گئی اور یہاں لانے میں حکمت کیا ہے اس حدیث سے کون کون سے مسائل فقہی کا استخراج ہو سکتا ہے۔ محدثین کی فہرست بہت طویل ہے امام بخاری اور امام مسلم و امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام نسائی اور امام ابوداؤد یہ تمام اصحاح ستہ میں شمار ہیں اور ان کے جامعین بھی محدثین تھے ان کے بعد موطاء امام مالک و مسند امام

Marfat.com

احمد بن حنبل، طبرانی، بیھقی، مستدرک، حاکم دار قطنی، مسند فردوس، موطاء امام محمد ہیں اور بعد میں جو محدثین گزرے ہیں ان میں سے امام ابن حجر عسقلانی و ہیتمی، علامہ بدر الدین عینی و مجاہد، حسن بصری، اماموں میں سے امام اعظم ابوحنیفہ و امام مالک و امام احمد بن حنبل و امام شافعی رحمھم اللہ ہیں ہمارے ملک ہند کے نامور محدث شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی ہیں اور بعد میں شاہ ولی اللہ بھی گزرے ہیں اس طرح پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی محدث کے درجے میں تھے اور پھر ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے۔ علم حدیث پر ایک کامل عبور تھا اور فقہاءت میں بھی یہ طولیٰ رکھتے تھے اس پر بھی تبصرہ کیا جائے گا۔ اب فی الحال محدّث کے متعلق اتنا عرض ہے کہ حدیث دانی میں آپ کا ایک اہم واقعہ کتابوں میں مذکور ہے اس واقعہ کو صوبہ سرحد کے نامور عالم دین اور سادات گھرانے کے چشم و چراغ مولانا پیر سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد دوم میں آپ کے ذکر میں لکھا ہے۔ ''تکمیل علم کے بعد آپ اشیاء کے بڑے بڑے مدارس میں دورہ فرمانے چلے گئے اس وقت ایشیاء میں دارالعلوم دیوبند کا طوطی بول رہا تھا آپ وہاں پہنچے اور حضرت علامہ انور شاہ صاحب سے ملاقی ہوئے مختلف مسائل پر گفت و شنید ہوئی آپ چونکہ نوعمر تھے اس لیے آپ کے مدبرانہ کلام سے علامہ انور شاہ صاحب بہت متاثر ہوئے اور خصوصاً علم حدیث پر کلام کرتے ہوئے علامہ کو بہت متاثر کیا دوران گفتگو آپ نے حضرت علامہ سے حدیث لایؤمن احدکم الحدیث و امثالھا کے تعارض کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا لایؤمن احد کم میں لا تو کمال نفی کا ہے تو علامہ نے فرط مسرت سے بڑھ کر حضرت کی پیشانی مبارک چوم لی اور دعا

Marfat.com

دی اور فرمایا کہ بعینہ یہ نکتہ میرے ذہن میں چمکا اور پھر خیال سے اتر گیا نہ میں لکھ سکا اور نہ ہی پھر کبھی یاد آیا۔ (تذکرہ علماء ومشائخ سرحد ج ۲ صفحہ ۲۳۰) یہی بات ہمارے پیر بھائی فرزند علی مدظلہ نے سیرت محدث ہزارویؒ میں نقل کی ہے۔ اس پر تبصرہ مندرجہ ذیل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ **لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین O** ترجمہ یہ ہے کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں جب تک میں اس کو اپنے والد اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ یعنی مومن وہی ہوگا جس کو میں اس کے بدن اور والد اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز اور پیارا نہ ہو جاؤں۔ علامہ کشمیری نے یہ کہا کہ اس میں لانفی کمال کا ہے یعنی کامل مومن وہ نہیں جو حضور انور ﷺ کو اپنے آپ اور والد اور اولاد وتمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو۔ مطلب یہ ہوا کہ مومن ہے لیکن اس کا ایمان کامل نہیں یعنی یہاں لانفی کمال کا ہے یعنی کمال ہونے کی نفی ہے یعنی کامل مومن نہیں اور ہمارے پیر ومرشد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں حکیمانہ بات کہی کہ یہاں تو لا کمال نفی کا ہے یعنی تمام ایمان کے اجزاء سے وہ بیزار ہے اور والدین اور بچوں سے اور ان تمام لوگوں سے جن سے وہ محبت رکھتا ہے زیادہ عزیز اور پیارے نہ ہو جائیں اس میں بالکل ایمان ہے نہیں یعنی وہ ایمان سے بالکل خالی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر کامل محبت رسول ہے تو تم مومن ہو اور اگر کامل محبت رسول نہیں تو تم میں ایمان بھی نہیں ہے۔ ایمان کے لئے حب رسول شرط ہے۔ یہ ایک علمی نکتہ تھا جس کو ہر ایک نہیں سمجھتا صرف مومن عالم لوگ سمجھتے ہیں یہ خدا کے

Marfat.com

عطاء کردہ علوم ہیں اللہ تعالیٰ جس کو چاہے عطا کرتے ہیں اور وہ اس لدنی علم سے حکیمانہ نکات نکال کر وہ در بے بہا عوام اور خواص کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایک دفعہ راقم الحروف نے ایک حدیث کے متعلق پوچھا کہ حضور آپ اس حدیث کی وضاحت فرمادیں تو آپ نے بڑے بسط انداز میں اس کے متعلق حکیمانہ گفتگو فرمائی۔ وہ یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں ایک دفعہ فقیر راقم الحروف خانقاہ محبوب آباد شریف میں حاضر خدمت تھا جب درس شروع ہوا اور اس میں کتاب وسنت کے دلائل آپ نے بیان کرنا شروع کئے اس اثناء میں فقیر راقم الحروف نے آپ سے عرض کیا کہ حضور ایک حدیث شریف ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی کام میں پریشان ہوجاؤ تو اہل قبور سے امداد طلب کرو۔ الفاظ حدیث شریف کے یہ ہیں **اذا تحیر تم فی الامور فاستعینوا باھل القبور** ترجمہ یہ ہے کہ جب تم کسی کام میں پریشان ہوجاؤ تو اہل قبور سے امداد مانگو اس حدیث شریف کو حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور سلطان العارفین سلطان باھو ایک مادرزاد ولی تھے کسی سے پڑھے ہوئے نہ تھے علم لدنی کے عالم تھے تو جب آپ نے اپنی کتابوں میں اس کو حدیث فرمایا ہے تو یہ ثابت ہوا کہ یہ حدیث ہے اس طرح جواہر النفیس اور فتاویٰ زاد اللبیب میں بھی فرمایا گیا ہے کہ یہ حدیث شریف ہے مگر مرقاۃ شرح مشکواۃ نے اس کو قیل سے لکھا ہے بہر حال یہ حدیث اس نے بھی نقل کی ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی انفاس العارفین میں اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم کے ملفوظات میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ صرف اس حدیث شریف کی تاویل کی ہے یعنی اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ استعانت سے مراد

Marfat.com

مردوں کے حالات کو یاد کرنا اوران سے عبرت حاصل کرنا دینوی امور سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے اور فکر معاش کو حکم کر دیتا ہے۔لیکن اس حدیث سے حضرت شاہ ولی اللہ نے انکار نہیں کیا ہے اور تصوف کی بہت سی کتب میں فقیر کی نظر سے یہی حدیث گزری ہے تو آپ اس حدیث شریف کے متعلق اپنا اظہار خیال فرما کر ہمیں محظوظ فرما دیں۔اس عرض کے بعد حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے فرمایا کہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر معاندین اور منکرین اس حدیث کو موضوعی قرار دیتے ہیں تو ہمارے پاس اس کے علاوہ اصحاح میں مذکور شدہ احادیث کا وافر ذخیرہ موجود ہے فقیر نے دوبارہ عرض کیا کہ اس میں تو کلام نہیں کلام تو صرف اس حدیث شریف کے متعلق ہے تب آپ نے فرمایا کہ بچہ جب یہی معاندین لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوعی ہے تو اس کے متعلق وضاحت یہ ہے کہ موضوعی حدیث کی سند قوی ہوتی ہے لیکن وہ قرآن مقدس کی مخالف ہوتی ہے اس لئے لوگ اس مخالف قرآن حدیث کو موضوعی قرار دیتے ہیں اب ہم قرآن سے پوچھتے ہیں کہ کیا قرآن مقدس میں اس حدیث کی مخالفت میں کچھ بیان موجود ہے یا موافقت میں تو اللہ تعالیٰ سورۃ ممتحنہ کے اختتام میں فرماتا ہے **کما یئس الکفار من اصحاب القبور** معنیٰ یہ ہے کہ جیسا کہ کافر لوگ اصحاب قبور سے ناامید ہو چکے ہیں اور ہم تو ناامید نہیں۔ ہمارے پیارے حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے **اذا تحیر تم فی الامور فاستعینو ا باھل القبور**. جب تم کسی کام میں پریشان ہو جاؤ تو اہل قبور سے امداد طلب کرو تو یہ حدیث قرآن کے مخالف نہیں بلکہ موافق قرآن ہے تو پھر کس طرح یہ موضوعی قرار دیتے ہیں قبروں کے اندر اگر کوئی مومن مسلمان ہے یا کوئی ولی یا نبی ہے یا زندہ ہیں وصال اور

Marfat.com

زندہ ہونے میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ بات پہلوانی کی نہیں ہے یہی پہلوانی تو کافروں کے پاس ہے تو جسمانی ان کے پاس ہے لیکن یہاں بات ایمانی اور روحانی ہے وہ کافروں کے پاس نہیں اور مومن مسلمانوں کے پاس وہ طاقت موجود ہے جیسا کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم ایسے علاقہ میں ہو جہاں کوئی نہ ہو تو وہاں ندا کرو کہ اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو۔ علامہ شامی نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے اور امام جزری نے حصن حصین میں یہ حدیث نقل کی ہے تاریخ آئینہ تصوف میں بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے اور اس پر تبصرہ یہ بھی کیا ہے کہ حضور انور ﷺ جب جہاد کرتے تو یہی فرماتے اور پھر اس پر حضرت مولیٰ علی مشکل کشاء عمل کرتے خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور ہماری مدد بھی کرتے ہیں اور پھر سلام اعینونی بھی درج کیا ہے تو بات پہلوانی کی نہیں ہے کہ وہ ماتحت الاسباب سے ہماری مدد کر سکتے ہیں جب سبب موجود ہو تو پھر اس میں مومن مسلمان اور غیر مومن کی کوئی شرط نہیں۔ کرامت تو خرق عادت کو کہا جاتا ہے اور خرق عادت وہی ہے جو خلافت عادت ہو جب عادت کے خلاف نہ ہو تو کرامت میں شمار نہیں ہے کیونکہ موافق عادت کرامت نہیں ہے اگر ایک ہندو ہے اور وہ پہلوان ہے تو وہ دس من پتھر اٹھا سکتا ہے اور کمزور مسلمان ایک من سے زیادہ نہیں اٹھا سکتا بات صرف خرق عادت کی ہے اور خرق عادت میں ماتحت الاسباب کی کوئی گنجائش نہیں اور جو کرامت جتنی زیادہ خلاف عادت ہو وہ قوی مانی جاتی ہے اور اگر جتنی کم خلاف عادت ہو تو وہ کمزور کرامت تصور ہوگی۔ جب حضرت صاحب نے حدیث شریف کی یہ وضاحت فرمائی اور تائید میں قرآن مقدس کی آیت بھی پیش کیں فقیر راقم الحروف اس سے بہت محظوظ

Marfat.com

ہوا۔ ایک دفعہ فقیر سری کوٹ ہری پور ہزارہ حضرت پیر طیب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی کام کے سلسلے میں گیا تھا صبح جب ہوئی اور ہم دونوں بس میں سوار ہوئے ہری پور کے لئے جب ہماری بس روانہ ہوئی تو ہم دونوں نے علمی باتیں شروع کیں دوران گفتگو یہ مسئلہ بھی ذکر ہوا حضرت پیر طبیب شاہ صاحبؒ بہت خوش ہوئے اور اپنی ڈائری میں یہ تحقیق درج کی۔ یہی صفت محدّث کی ہوتی ہے جو محدّث ہوگا وہ حدیث دانی میں ماہر ہوگا۔ ایک مشہور حدیث شریف جو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق وارد ہے۔ اس حدیث شریف کو مسند احمد اور مستدرک حاکم میں مسور بن محرمہ سے مروی ہے ھادی عالم معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

فاطمة بضعة منی یقبضنی مایقبضها و یبطنی ما یبسطها وان الانساب کلها تنقطع یوم القیامة غیر نسبی و سببی و صهری و اخرجه احمد و الحاکم فی المستدرک کذا فی الروح. (نہایات الادب صفحہ ۱۲ طبع دیوبند) ترجمہ: فاطمہ میرا جز بدن ہے جو چیز اس کو ناخوش کرتی ہے وہ مجھے ناخوش کرتی ہے اور جو امر اس کی خوشی کا باعث ہو وہ میری خوشی کا باعث ہے اور بے شک تمام کے تمام نسب کٹ جائیں گے روز قیامت سوا میرے نسب سبب اور سسرال کے (روح المعانی) اس حدیث شریف کے متعلق حکیم ملت محدث ہزارویؒ شرافت سادات میں تحریر کرتے ہیں غایۃ تلخیص المراد بغیۃ المسترشدین وغیرہ میں ہے اس حدیث کا حکم **شامل لها ولا ولادها** یہ سیدہ فاطمہ اور ان کی اولاد کو شامل ہے **فکل من یشاهد الان من ذریتها بضعة من تلک البضعة تعددت الوسائط.** پس تمام جہان میں جو سادات نبی فاطمہ پائے جاتے ہیں سید العالمین کے اس قطعہ سے

Marfat.com

قطعات ہیں اور اسی جز سے اجزاء ہیں اگر چہ درمیان میں کتنے ہی واسطے کیوں نہ ہوں حضور ہی کے جز و بدن ہیں فیکونون بو اسطتها بضعة منه صلی الله علیه و آله وسلم میں تمام سادات حسنی حسینی نبی فاطہ اپنی والدہ کے واسطہ سے حضور کے بدن کے جزو ہیں۔ عہو دومواثیق واحیاء الادب وغیر ہا میں ہے قدثبت هذا الحكم لفاطمة ثم هو لذريتها من بعدها الى يوم القيامة بے شک جز رسول ہونے کا حکم اور جز کی ایذا رنج وخوشی خود حضور کی ایذا ورنج وراحت ہونے کا حکم فاطمہ بنت رسول اللہ کے حق میں ثابت ہوا اور پھر ان کے بعد وہی حکم جزویت اور رنج وراحت کا ساری اولاد فاطمہ سادات کے لئے بھی ثابت ہے تاروز قیامت اصلاً کوئی فرق نہیں تو جو دختر سادات غیر سید کو دی گئی غیر سید سے اس کا عقد نکاح چار وجہ سے ناروا ہے۔ (۱) غیر سید سادات کے ساتھ چالیس وجہ سے غیر کفو ہے پس نکاح اصلاً باطل راساً غیر منعقد ہوگا پس صحبت خالص زنا ہوگی۔ (۲) کفائۃ کا اعتبار ہی شرعاً اس لئے ہے کہ اولیاء کو ضرر عار واستنقاص نہ ہو اور اس میں تمام سادات اولاد رسول کو ضرر عار واستنقاص ہوتا ہے جو ان کی ایذا واہانت وہتک کا موجب ہے اور اولاد رسول کی ایذا اہانت وہتک عین حضور ﷺ کی ہے چاہے کسی مباح ومشروع امر میں ہو تو اس کی اباحت ومشروعیت حرمت میں بدل جاتی ہے جیسا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ کی موجودگی میں سیدنا علیؓ کو دوسری تیسری اور چوتھی عورت سے نکاح بنص قرآن مباح ومشروع تھا مگر بنی ہشام کے اذن طلب کرنے پر تین بار لا اذن لکم سے اذن نہ ملا اور علت عدم اذن کی یہ فرمائی کہ فاطمہ میرا جز بدن ہے ایک روایت میں ہے بضعة دوسری میں مضغة تیسری مسور بن مخرمہ کی روایت میں شجنة فرمایا اس کا رنج وایذا میرا ہے اس کی خوشی میری ہے یعنی اس میں اس کا رنج ایذا ہوگا اور وہ میرا ایذا ہے اور

Marfat.com

ما کان لکم ان تؤ ذوا رسول الله سے اس کی اجازت نہیں اس مباح ومشروع کی اجازت اس علت سے نہ ہوئی۔ (۳) یہ اولاد فاطمہ سادات کے ایذا وہتک ورنج کا موجب ہے اور وہ سیدہ فاطمہ کے ایذا وہتک اور رنج کا موجب اور وہ حضور کے ایذا وہتک اور رنج کا موجب ہے جو بالا جماع حرام ہے فتح الباری میں ہے فاطمہ کا ایذا اولاد فاطمہ کے ایذا سے سب سے بڑا ایذا ہے جو موجب ایذاء رسول ہے لہذا جائز نہیں۔ (۴) حرمت نکاح کے اسباب سے ہتک وحق تلفی ہے اور اس میں تو تین طرف کے حقوق تلف ہو کر ہر سہ طرف کی ہتک بھی ہوتی ہے اول حق شرع دوم حق اولیاء سوم حق زن ہر سہ حق داروں کی ہتک وحق تلفی کا موجب ہے پس کسی طرح جائز اور روا نہیں حرام محض ہے حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔ (شرافت سادات صفحہ ۱۰۸) کتاب کے اختتام میں حضور انور ﷺ کی وصیت لکھ دی ہے اور اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ معلم کائنات علیہ وآلہ السلام نے فرمایا **اوصیکم بعترتی خیراً وان موعدهم الحوض اور ده العلامه ابن عابدین حنفی الشافی فی رسالته العلم الظاهر فی نفع النسب الطاهر** . ترجمہ: امت کے لوگوں میں تمہیں اپنی اولاد کے حق وصاحت کرتا ہوں کہ ان کے متعلق خیر اور بہتری کرنا۔ ایک مشہور حدیث ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ آپ کو معلوم نہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا میں نے کہا کہ اللہ پاک تم جانتے ہو فرمایا کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو تمہارا ذکر کیا جائے گا۔ اس حدیث شریف پر حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے محدثانہ تحقیق اپنی کتاب نظام مقصود شرح سلام محمود میں واضح کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں شفا شریف میں بروایت ابو سعید خذری صحیح

Marfat.com

ابن حیان ومسند ابویعلی کے حوالے سے ہے کہ حبیب خدا سراپا ذکر کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبریل فقال لی ان ربی و ربک یقول تدری کیف رفعت ذکرک قلت اللہ و رسولہ اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی جبرائیل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر کہا میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے جانتے ہو کہ (ورفعا لک ذکرک میں) کیسے میں نے تمہارا ذکر بلند کیا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں کہا جس وقت میں یاد کیا جاتا ہوں تمہاری یاد ہوتی ہے میرے ساتھ۔ آگے مزید تحقیق کر کے لکھتے ہیں "قال ابن عطاء جعلت تمام الایمان بذکری معک امام ابن عطاء نے تصریح فرمائی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا پورا ہونا اسی پر بنایا کہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہو وقال ایضا جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی اور نیز حدیث قدسی شریف میں ہے کہ اے حبیب آپ کو میں اپنے ذکر سے ایک عظیم ذکر بنایا پس جس نے تمہارا ذکر کیا اور امام جعفر بن محمد صادق اس کا مطلب یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ یعنی ارشاد ربانی ہے کہ لایذکرک احد بالرسالۃ الاذکرنی بالربوبیۃ جو آپ کو رسالت کے ساتھ یاد کرے گا وہ مجھے ربوبیت کے ساتھ یاد کرے گا۔" (نظام المقصود صفحہ ۱۷۳) اس حدیث کی تحقیق کا لب لباب پیش کر کے فرماتے ہیں "اقول و باللہ التوفیق حاصل یہ کہ ذکر مصطفیٰ ذکر خدا کو مستلزم ہے اور یاد مصطفیٰ یاد خدا کا موجب ہے بے مصطفیٰ یاد خدا ایمان ونجات میں کافی نہیں اور یاد مصطفیٰ کو بے یاد خدا نہیں کہا جا سکتا کہ صرف الوہیت کے اقرار میں الوہیت وتوحید کی اصل سند رسالت کا اظہار نہیں پایا جاتا مگر محمد رسول اللہ کا اقرار الوہیت وتوحید خداوند کی تسلیم واقرار کی خبر دیتا ہے محمد اللہ

Marfat.com

کے بھیجے ہوئے ہیں لہذا ذکر محمدی کی بلندی یہ ہے کہ تمام ایمان ذکر خدا کے ساتھ ذکر مصطفیٰ میں ہے چنانچہ سات لاکھ برس خدا کو سجدہ کر کے بے مصطفیٰ یاد خدا کرنے والے موحد کو **وکان من الکافرین** کا خطاب اور **ان علیک لعنتی الی یوم الدین** نصیب ہوا مگر کوئی نہیں بتا سکتا کہ کسی نے محمد رسول اللہ کا اعتقاد رکھا اور دین ایمان نجات سے محروم رہا ہو۔ (نظام المقصود صفحہ ۱۷۳) ایک مشہور حدیث قدسی شریف ہے جو عوام اور خواص کے لب پر جاری اور ساری ہے اس حدیث قدسی کو حدیث ولی بھی کہا جاتا ہے اور اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں نقل کیا ہے وہ یہ ہے **عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالىٰ قال من عادى لى وليا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الى عبدى بشيىء احب الى مما افترضته عليه ولايزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه كنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصر به ويده التى يبطش بها و رجله التى يمشى بها ولئن سالتى لاعطينه ولئن استعاذنى لا عيذنه** (رواہ البخاری) ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے ولی سے عداوت رکھی میں اسے اعلان جنگ دیتا ہوں اور میرے بندہ نے فرض پڑھ کر کسی پیار سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے نوافل سے یہاں تک کہ وہ میرا پیارا بن جاتا ہے تو جب وہ میرا پیارا محبوب ہو جائے تو اسے وہ معیت ہوتی ہے گویا میں ہی کان ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ

Marfat.com

پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے طلب کرے تو ضرور اسے دیتا ہوں اور اگر پناہ پکڑے تو اسے ضرور بچاتا ہوں۔ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث قدسی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''پس اہل قرب بندوں کا سننا دیکھنا تصرف اور رفتار دوسروں بشروں کی سی نہیں رہ جاتی بلکہ معیت الٰہیہ کے باعث وہ قوتیں اس بندہ مقرب کی طوق بشر سے بالاتر ہوتی ہیں۔

از معیت مردہ را صد جان دہد　　آنچہ درو ہمت نیاید آں دہد

سو یہ معیت معیت والوں کی معیت سے ہی میسر آتی ہے اور اس معیت کی اصل اور بنیاد بیعت سے ہوتی ہے۔

فائدہ دوم: جس طرح اللہ کی بیعت کا مظہر اور شیشہ بیعت رسول ہے اسی طرح بیعت رسول کا مظہر و آئینہ پیر و مرشد کی بیعت ہے اللہ کا رسول چونکہ اللہ کی ذات اور صفات کا مظہر و آئینہ ہیں اس لئے ان کی اطاعت و اتباع عین اللہ کی اطاعت و اتباع ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور جس نے اس اخیری رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی سو بزرگان دین بوجہ کمال ادب و عشق رسول کی اطاعت و اتباع رسول میں کمال کا مرتبہ پاتے ہیں تو حضور کے فیض اور کرم سے حضور کے ایک گونہ مظہر و نائب ہو جاتے ہیں لہذا ان کی اطاعت و اتباع بھی حضور کی اتباع ہو جاتی ہے لہذا اطاعت و اتباع بزرگان سلسلہ سے بھی بندہ اللہ کا پیارا بن جاتا ہے۔ (جامع الخیرات شریف)

ایک مشہور حدیث شریف ہے جس میں حضور انور ﷺ کی نظر وسعت کے

Marfat.com

متعلق احادیث کی کتابوں میں ذکر ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو اٹھایا پس میں اس دنیا کو اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے قیامت تک سب دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ اس حدیث شریف کو امام طبرانی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور امام قسطلانی نے مواھب اللدنیہ شریف جلد دوم میں اور امام عبدالباقی زرقانی نے شرح میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ماهو كائن فيها الى يوم القيامة كانما انظر الى كفى هذه.** (مواهب اللدنيه) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو اٹھایا اور میں اس میں دیکھتا ہوں اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں اپنی ہتھیلی کی طرف دیکھتا ہوں۔ اس حدیث شریف کی حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع الخیرات شریف میں یوں وضاحت کی ہے آپ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ شرح زرقانی مطبوعہ مصر میں ہے **اى ظهر و كشف لى الدنيا بحيث احطت بجميع مافيها** یعنی اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کو مجھ پر پوشیدگی و خفا سے ظاہر و عیاں فرما دیا اور اس کے غیب کو مجھ پر کھول دیا کہ میں نے دنیا اور مافیھا (دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب) کا احاطہ کیا اگلے حصہ حدیث کی جانب کہ پس میں

Marfat.com

دیکھ رہا ہوں دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب کی طرف جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ امام عبدالباقی زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں اس میں کھلم کھلا اشارہ ہے اس پر کہ انه نظر حقیقة کہ حدیث میں نظر کے معنی حقیقی نظر کے ساتھ دیکھنا مراد ہے پس اس سے وہ نظر مجازی کا احتمال نہ رہا یہ حدیث مشکوٰۃ باب المعجزات میں موجود ہے اہل علم ومعرفت محققین کا فرمان ہے کہ اس مضمون کی آیات واحادیث وآثار میں اس امر کی ہدایت وتعلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ذات پاک کو اپنا نائب وخلیفہ اعظم و ھادی عالم بنا کر بھیجا اس کو علم وقدرت واقتدار وتصرف بھی تمام جہان کی کل وخبر پر کلی جزوی واجمالی وتفصیلی عطا فرمایا ہے کہ ذرات کائنات وافراد موجودات اور ان کے احوال وامور وکوائف پر اپنے حبیب ونائب اعظم ﷺ کو خود احاطہ کرایا اور اپنی نعمت کو ان پر تمام فرمایا اور ان پر اپنی عطاء کو کوثر سے تعبیر فرمایا و کان فضل الله علیک عظیما اور آپ پر اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے سبحان اللہ جیسے اللہ وحدہ لاشریک کوثر اور اپنا فضل عظیم خاص کرم فرمائے اس کی حد اور نہایت کب ممکن کہ کسی کے علم وادراک میں آجائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو تمام افراد امت واصحاب سے افضل ہیں عرض کیا حضور مجھے اپنی حقیقت حقہ محمدیہ کا عرفان وعلم کرایا جائے فرمایا یا ابابکر لم یعرفنی حقیقة غیر ربی اے ابوبکر مجھے حقیقۃً جیسا کہ میں ہوں سوائے میرے پروردگار کے کسی نے نہ پہنچانا۔ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات)

ترا چنانکہ توی ہر نظر کجا بیند　　بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

Marfat.com

حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید اس کی تائید میں دوسری حدیث پیش کرتے ہیں جس کو مشکواۃ میں کتاب الصلواۃ باب صفۃ الصلاۃ تیسری فصل میں درج ہے حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جامع الخیرات شریف میں مزید وضاحت کرنے کے لئے یہ دوسری حدیث دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ہم کو **حضور سید العالمین اعلم الاولین والا خرین و اعرف السابقین واللاحقین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** نے ظہر کی نماز پڑھائی تو تمام صفوں میں سے پچھلی صف میں ایک شخص نے بری طرح نماز ادا کی بعد سلام کے اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ندا فرمایا کر فرمایا اے فلاں کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا کیا نہیں دیکھتا تو کس طرح پڑھتا ہے **نمازانکم ترون انہ یخفی علی شیئی مما تصنعون واللہ انی لاریٰ من خلفی کما اریٰ من بین یدی** (رواہ احمد) تحقیق تم لوگ گمان کرتے ہو کہ شاید کوئی چیز پوشیدہ رہتی ہے مجھ پر اس سے کہ جو کچھ تم کرتے ہو قسم ہے اللہ کی بے شک میں ضرور دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے بھی جیسا کہ دیکھتا ہوں اپنے سامنے سے اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے فوائد میں ہے ایک فائدہ نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں یہاں بعض اصحاب ظاہر کو آگے پیچھے یکساں ملاحظہ فرمانے کا اعجاز حالت نماز سے ہی متعلق ہونے کا دھوکہ لگا کر گمراہ کرتے ہیں علماء و مشائخ عارفین محققین نے تصریح فرمائی ہے۔ کہ **العبرۃ لعموم اللفظ لالخصوص**

Marfat.com

السبب اعتبار تو عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ کسی خاص سبب کا کے اوصول وکلیہ قاعدہ مسلمہ سے مورد خاص اور حکم عام اعتبار کیا جائے گا اور حق یہ ہے کہ اور اس کے خلاف احیانی توقیتی توجیہات وتاویلات رکیکہ باطلہ کا یہ محل ہی نہیں کہ ان کے ادنیٰ ترین خدام و غلامان کمترین فقراء وسائلان درگاہ ورندوں کا یہ عالم ہے

مصلحت نیست کہ از پردہ بیرون افتد راز
ورنہ در محفل رندان خبرے نیست کہ نیست

عارف رومیؒ فرماتے ہیں درباره نظر وخبر وعلم اولیاء کرام کے جو کہ اس سرکار کے ادنیٰ ریزہ خوار ہوتے ہیں۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

یہ تمام بحث حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع الخیرات شریف میں نقل کی ہیں احادیث شریف کے ماہرانہ تفکر اور تدبر اور فراست کے متعلق مشت نمونہ پیش خدمت ہوا۔ امید ہے کہ قارئین کرام کے لئے صرف اتنا کافی ہوگا۔ عاقل را اشارہ کافی است۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت فقیہ

فقہ شریف کے ماہر کو فقیہ کہا جاتا ہے فقہ شریف وہ علم ہے جو قرآن وحدیث کا لب لباب ہو اور قرآن وحدیث کے مغز کو فقہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ فقہ کا معنیٰ جاننا اور سمجھنا ہے اور تفقہ فی الدین بہت کم علماء کو نصیب ہوتا ہے نہ کہ ہر فقہ کے پڑھانے والے کو فقیہ کہا جاتا ہے بلکہ اس کو فقہ پڑھانے والا استاد کہا جاتا ہے۔ قرآن واحادیث واجماع وقیاس سے اس کا استنباط ہوتا ہے۔ چار مسالک کے اماموں کو فقہاء کہتے ہیں۔ حضرت امام اعظمؒ فقہ شریف کے مرتب کرنے والے تھے اس کے بعد امام مالک رحمۃ اللہ فقہ شریف کے مرتب کنندہ تھے اس طرح امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمہم اللہ تمام کے تمام فقیہ تھے اللہ تعالیٰ نے علوم قرآن واحادیث نبویہ پر کامل عبور کے ملکہ سے نوازے تھے ان میں سے سب سے مقدم امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہے آپ نے فقہ حنفی کی تدوین کی اور دنیاء اسلام کو قرآن واحادیث نبویہ کا مغز پیش کیا جب کہ دنیا کے اکثر ممالک میں حنفی مقلدین بہت زیادہ ہیں پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ مالکی کی تدوین فرمائی اور فقہ شافعی کی تدوین حضرت امام شافعی نے کی اس طرح فقہ حنبلی کی تدوین امام احمد بن حنبل نے کی ان چار آئمہ اسلام کے فقہ شریف کو دنیائے اسلام نے تسلیم کیا۔ یہاں تک کہ تمام دنیا کے علمی مرکز جامعہ ازہر میں ہر فقہ شریف کا شعبہ ہوتا ہے اور اس شعبے کا ایک ڈائریکٹر ہوتا ہے اس کو چیئرمین کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ فقہ حنفی کا الگ شعبہ ہے فقہ مالکی کا الگ شعبہ ہے اور فقہ شافعی کا بھی الگ

Marfat.com

شعبہ ہے اور فقہ حنبلی کا بھی الگ شعبہ ہے۔ ہمارے عجمی اسلامی ممالک یعنی ہندوستان' پاکستان' ایران' افغانستان اور ترکی میں زیادہ حنفی مقلدین ہیں ایران میں دو گروہ مسلمانوں کے ہیں ایک اہل تشیع ہے اور دوسرا گروہ اہل سنت کا' اہل سنت کے تمام لوگ حنفی مقلدین ہیں۔ عرب ممالک میں بھی حنفیوں کی تعداد بھی دوسرے مسالک سے کچھ کم نہیں۔ ہر فقہ شریف کے ماہرین ہوتے ہیں اور فقہ شریف کی جزئیات پر ان کا پورا عبور ہوتا ہے۔ ہمارے درس نظامی میں فقہ شریف کی کتب کا ذخیرہ بھی بہت زیادہ ہے جن کو مدارس میں خلاصہ کیدانی سے لے کر ہدایہ شریف تک فقہ کی کتب پڑھائے جاتے ہیں ان کتب کو درسی کتب کہا جاتا ہے۔ ان کتب کے علاوہ پھر ان متون کی شروح ہیں مثلاً ہدایہ شریف کی مشہور شرح فتح القدیر ہے' نصب الرایہ بھی ہدایہ پر ہے اور فارسی عربی میں بہت ہی شروح ہیں۔ مثلاً النھایہ شرح ہدایہ' البنایہ شرح ہدایہ علامہ عینی کا ہے علامہ عبدالحیٔ لکھنوی نے بھی ہدایہ کی شرح لکھی ہے اس طرح شرح الوقایہ کی شرح بھی مولوی عبدالحیٔ کی ہے اور ایک شرح السعایہ شرح وقایہ ہے۔ کنز الدقائق کی شروح بھی ہیں مثلاً بحر الرائق شرح کنز الدقائق' معدن الحقائق' شرح ملا مسکین اور علامہ عینی کی شرح عینی شرح کنز الدقائق ہے۔ فقہ شریف کی مشہور کتاب درمختار شریف ہے اس کی مشہور شرح علامہ شامی کی ہے جو کہ آٹھ جلدوں میں ہے۔ ایک کتاب مبسوط شریف امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ فتاویٰ قاضی خان اور خلاصۃ الفتاویٰ وفتاویٰ سمرقندی اور تحفۃ الفقہاء برجندی' فتاویٰ نور الھدیٰ' فتاویٰ برھنہ طحطاوی علی الدرمختار وطحطاوی علی المراقی الفلاح وغیرہ کی فہرست بہت طویل ہے۔ فتاویٰ و احدی' فتاویٰ کاملیہ اور فتاویٰ قرطبہ' فتاویٰ سراجیہ فتاویٰ سنن الھدیٰ فتاویٰ ذاد اللبیب'

Marfat.com

فتاویٰ جواھر النفیس اور فتاویٰ قاسمیہ ہیں اس طرح سراج الوھاج' منتقی الانہر' فتاویٰ اسیجابی' فتاویٰ عالمگیری وغیرہ ہیں ان کتب کے علاوہ ہزاروں کتب فقہ دنیا میں موجود ہیں۔ان تمام کتب پر فقیہ کا عبور ہوگا فقیہ کو ظاہر الروایۃ کا بھی پورا علم ہوگا۔ دلالۃ النص واشارۃ النص اور اقتضاء النص پر بھی کامل دسترس ہوگی۔ پھر ہر روایت اور جزئہ کے ماخذ کا بھی علم ہوگا اور جہاں پر حکم کا صادر کرانا ہو اس کے محل سے بھی اچھی طرح واقف ہوگا تب وہ فقیہ کہلانے کا مستحق ہوگا ورنہ اگر ان اوصاف سے وہ عاری ہو تو وہ فقیہ نہیں بن سکتا۔ ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ فقیہ بھی تھے آپ کو اگر فقیہ ملت اسلامیہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا بلکہ آپ حقیقت میں فقیہ ملت اسلامیہ ہیں۔ فقیہ ہی مسلمانان عالم کو ان کے مسائل کے فتوے دے سکتا ہے۔ آپ فقہ شریف کے دلائل کا انبار اپنی کتب میں دیتے ہیں۔ حیلہ اسقاط جو فقہ حنفی کا مشہور مسئلہ ہے نور الایضاح سے لے کر شامی اور قاضی خان وخلاصۃ الفتاویٰ تک تمام کتب میں نقل ہے اگر چہ بعض منکرین فقہ اس سے انکار کرتے ہیں اور یہ انکار ان کے عدم تفاقہ پر دال ہے کہ ان کو فقہ شریف کے متعلق کوئی معلومات نہیں۔ حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب حکیم ملت ومحدث ہزارویؒ نے جواز الصراط فی حیلۃ الاسقاط نامی کتاب حیلہ اسقاط کے مسئلہ میں مرتب کی ہے جس میں حیلہ اسقاط کو معمولات اسلامیہ میں شمار کیا ہے یہ ایک تحقیقی کتاب ہے آپ نے یہ مختصر اور جامع کتاب ۱۹۶۷ء میں تالیف کی اس مسئلہ کے متعلق جن سائلین نے استفتاء طلب کیا وہ سائلین مندرجہ ذیل ہیں۔ پیر سید محمد شاہ خطیب دو بندی ہزارہ' سید علی شاہ' حاجی دین محمد و حاجی محمد شفیع وغیرہ۔ یہ چند استفتاء طلب کرنے والے حضرات تھے جنہوں نے فقیہ ملت اسلامیہ پیر

Marfat.com

سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے حیلہ اسقاط اور مردوں کے لئے خیرات وصدقات کے متعلق پوچھا۔

مندرجہ بالا سائلین پوچھتے ہیں ہمارے بلاد امصار میں قدیم سے صالحین اہل اسلام میں جو خیر وخیرات کے معمولات مروج ہیں جو انواع واقسام کے خیر وحسنات کا موجب وذریعہ ہیں اوران کے فوائد وبرکات دنیا برزخ اور آخرت احیاء ومبتلاء وموتیٰ تک کو شامل ہیں مثلاً ختم درود فاتحہ' حیلہ اسقاط وغیرہ ایصال ثواب کے اسلامی معمولات اب بعض انکار منش لوگ ان معمولات اسلامیہ سے کئی طرح کے حیلے بہانے ازخود گھر کر بنا کر روکنے میں جرات کرنے لگتے ہیں اگر چہ عامۃ المسلمین ایسے لوگوں کو بخوبی فاسد الاعتقاد ہی جانتے ہیں اوران کی منصوبہ بندی ہر خیر سے ممانعت پر مشتمل ہونے سے ساقط الاعتبار ہی تصور کرتے ہیں لیکن بعض جگہ ان کی علمی اسلامی نمائش سے دھوکہ ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے لہذا بغیر کسی شر وفساد وتفقہ کے محض اپنی اور دیگر اہل اسلام کی خیر خواہی وسلامتی دین ایمان کی خاطر دریافت طلب ہے کہ ایسے معمولات اسلامیہ کا شرعاً کیا حکم وفائدہ ہے اوران سے انکار کرنے والوں کا حکم وحال کیا ہے؟

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ وفقیہ ملت اسلامیہ قرآن وسنت اور فقہ حنفی اسلامی کی رو سے ایسے واضح دلائل اور براھین سے اس استفتاء کا جواب دیتے ہیں جو قارئین کے لئے قرآن وسنت وفقہ اسلامی کا لب لباب ہے اور اسلامی کسوٹی پر پرکھنے والے دلائل کے انبار پیش کرتے ہیں۔آپ جواب میں لکھتے ہیں

Marfat.com

الجواب: بعون الله الملک الوهاب به البداية و من الهداية واليه المآبO

خیر خیرات کے ایسے تمام اسلامی معمولات دعاء، ختم، درود، فاتحہ، سوم، یازدہم، چہلم، عرس سالانہ ومیلاد شریف یا حیلہ اسقاط، استغفار، شفاعت حسنہ وایصال ثواب کے معمولات اہل علم وصلاح وتقویٰ کے نزدیک بلاشک وشبہ شر وبدی سے دور اور کئی قسم کی خیر اور افادیت و برکت ورحمت کا موجب اور مومن مسلمانوں کے درست جاننے معمول بنانے مستحسن ٹھہرانے سے عنداللہ بھی مستحسن اور جائز ومفید ہیں اور ان کے خیر اور مفید ہونے میں ادنیٰ علم وفہم والے کو شبہ نہ ہوگا اور ہر نو بہ نو تازہ بتازہ خیر کے کام اور امر و صورت کی شرع شریف میں عام اور مطلق اجازت و ہدایت وتلقین وترغیب موجود ہے۔ ۲/۱۲ البقرۃ فاستبقوا الخیرات تمہاری یہی کوشش ہو کر خیر وخیرات میں وروں سے آگے رہو۔ ۲/۱۲ البقرہ و من تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم اور جو کوئی خیر کی کوئی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ ۲/۷ البقرہ فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ پھر جو اپنی طرف سے کوئی نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور ۱۷/۷۷ الحج فافعلوا الخیر لعلکم تفلحونO اور خیر کے سب کام کرو اس اعتقاد پر کہ تمہیں کامیابی ہو کے عموم واطلاق کے ارشاد ربانی کی تائید وحمایت اس قسم کے تمام معمولات اسلامیہ کو حاصل ہے اور اسی اصل وسند سے وہ سب ادب اخلاص اور نیت خیر کے ساتھ مشروع جائز اور مفید ثابت ہوئے اور خاص کر جب کہ صالحین اہل اسلام کی طبائع سلیمہ تقیہ ذکیہ ومعمولات مقبولہ وپسندیدہ ٹھہر

Marfat.com

چکے تو من جملہ عادات اسلامیہ ہوئے چنانچہ الاشباہ والنظائر: القاعدة السادسة العادة محكمة مقرر ہے واصلها قوله عليه الصلواة والسلام ماراه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن اخرجه احمد فی کتاب السنة عن عبدالله بن مسعود موقوفاً علیہ حموی اور فقہائے کرام: العرف کالنص یا الثابت بالعرف کالثابت بالنص کا اوصول اس قاعدہ شرعیہ سے معلوم ومستنبط فرمایا چنانچہ فتاویٰ ردالمحتار شامیہ میں ہے ان العرف انما صار حجة بالنص وهو قوله عليه الصلواة والسلام ماراء المسلمون حسنا فهو عند الله حسن کہ عرف حجت شرعیہ ہوا تو نص ہی سے ہوا اور وہ ہادی عالم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان مبارک ہے جو اہل اسلام کے نزدیک حسن ہے وہ عنداللہ بھی حسن ہے۔ (جواز الصراط صفحہ ۲۶) حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے فقہاء کے قواعد اور ضوابط لکھ کر اس کی روشنی میں آپ نے حیلہ اسقاط کے متعلق بنیادی اصول پیش کئے اور اس اصول کے مطابق آپ نے اس کا حاصل لکھ کر عوام کے سامنے پیش کیا آپ جواز الصراط میں فرماتے ہیں الحاصل کتاب وسنت وفقہ کی ان نصوص ودلائل وتصریحات نے اہل اسلام وایمان کے لئے جمیع اقسام وامور واحکام ومعمولات خیر و خیرات کے قدیم وحادث تازہ بتازہ نو بنو طریقوں کے لئے بلا تخصیص وقید عموم واطلاق کے ساتھ ہر امر وعمل خیر کے لئے عظیم اجازت واذن سے راہ نمائی فرمائی کہ اگر فہم عقل علم تقویٰ دین ایمان ادب وہدایت سے آدمی محروم نہ ہو تو کسی امر خیر کی ممانعت مخالفت پر لب کشائی کی نوبت ہی نہ آئے اور جو ان نصوص دلائل وتصریحات کو دیکھ سن سمجھ کر بھی انکار سے پیش آئیں وہ اعتقاد وعمل میں قابل اعتبار ولائق التفات نہیں

Marfat.com

ایسوں کا انکار و بحث اپنی بد مذہبی و بداعتقادی پر دستخط کے مترادف ہے۔ (جواز الصراط صفحہ ۲۶) فقیہ ملت اسلامیہ وحکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ حیلہ شرعی کے متعلق قرآنی آیات دلائل میں پیش کر کے لکھتے ہیں ''زمانہ علالت میں حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی اہلیہ کے دیر سے ایک دن آنے پر قسم فرمائی کہ تندرست ہو کر انہیں ایک سو لکڑی ماروں گا صحت پر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی قسم توڑنے پر مبتلا ہونے سے بچنے کو یہ حیلہ بتایا کہ ۲۳/۱۳ و خذ بیدک ضغثافا ضرب به ولا تحنث اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر اسے مار دے اور قسم نہ توڑ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی عمل فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے حق ارشاد فرمایا انا وجدناه صابرا نعم العبد انه اوّاب O بے شک رب نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔ اس کے فوائد میں لکھتے ہیں امر و تعلیم و ہدایت ربانی اور سنت پیغمبر سے حیلہ ثابت ہوا اور حیلہ والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف بزرگی بیان فرمائی۔ (۲) حضرت یوسف نبی علیہ السلام نے اپنے بھائی کو سوتیلے بھائیوں کی گرفت و ہمراہی سے خلاصی کے لئے جو تدبیر و حیلہ اختیار فرمایا مولا کریم خالق و مالک کائنات نے اسے نہ صرف مشروع و مقرر رکھا بلکہ خود اپنی طرف کی تعلیم و ہدایت سے تعبیر فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا ۱۳/۳ کذالک کدنا لیوسف یہ حیلہ تدبیر ہم نے یوسف علیہ السلام کو بتلایا حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کی طرح یہ بھی خود پروردگار عالم کا بتلایا ہوا حیلہ ہے۔ (جواز الصراط صفحہ ۳۰) حیلہ کے دو اقسام ہیں ایک وہ حیلہ ہے جو حرام چیز کے حلال کرنے کے لئے کیا جائے وہ باجماع حرام ہے کیونکہ حرام حلال نہیں کیا جا سکتا دوسرا حیلہ شرعیہ ہے جو حلال چیز کے لئے کیا جائے وہ باجماع حلال اور جائز ہے اس کی

Marfat.com

مثال یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے کر طلاق مغلظہ کو اپنے لئے حلال کرنا چاہے اور وہ یہ حیلہ کرے کہ اپنے آپ کو کافر بنائے پھر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو بلا جماع حرام ہے اور اس قسم کا حیلہ حرام ہے اور حلال چیز کے لئے حیلہ حرام نہیں ہے مثلاً اگر کوئی خراب قسم کی کھجوروں کو بازار میں فروخت کر کے اس رقم سے اچھی کھجوروں کو خریدیں تو یہ حیلہ بالا جماع حلال ہے اس کی مثال حضور انور ﷺ کے زمانہ مقدسہ میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے حضور انور ﷺ کے دربار عالیہ میں اچھی بہترین کھجوریں پیش کیں آپ نے پوچھا کہ خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ نہیں ہم ردی اور خراب قسم کی کھجوروں کے عوض اچھی کھجوریں خریدتے ہیں مثلاً ہم دو برتن کھجوریں خراب دے کر ان کے بدلے ایک برتن اچھی کھجوریں حاصل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ تو عین سود ہے پھر انہوں نے اس کا حل پوچھا تو حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ بازار میں دو برتن فروخت کر کے اس رقم سے اچھی کھجوریں خرید لو۔ یہ حیلہ حضور انور ﷺ نے خود بتایا اور اسی کو حیلہ شرعیہ کہا جاتا ہے۔ اب حیلہ اسقاط کے متعلق عرض ہے کہ کسی مسلمان سے مرنے کے وقت تک جو نمازیں' روزے قضا ہو چکے ہوں یا قسموں کا کفارہ یا نذریں باقی ہوں اور وہ مسلمان فوت ہو جائے اور آپ اب اس کو طعنہ دینا چاہتے ہوں تو وہ دوبارہ واپس دنیا میں نہیں آ سکتا کہ ان کی قضا پوری کرے۔ شریعت مطہرہ میں نماز و روزوں کے لئے فدیہ مقرر ہو چکا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں یوں ذکر فرمایا ہے **و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین** اور اگر کوئی شیخ فانی روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کے لئے طعام فدیہ مسکین کو دینا ہے اب فدیہ آیت کریمہ سے ثابت ہے اور نماز روزہ سے اہم

Marfat.com

ہے تو پانچ نمازیں پانچ روزوں کے برابر ہوئیں اور وتر واجب ہے تو پانچ فرض اور چھٹا واجب ہے تو دن رات میں چھ نمازیں ہوئیں اب ایک نماز کا فدیہ مثلاً دو سیر گندم ہے تو چھ نمازوں کے لئے دن رات میں بارہ سیر گندم بنا۔ پھر تین سو پینسٹھ دنوں کو ضرب دیں تو پورے سال کے فدیہ کا حساب بنے گا۔ اب اگر کسی نے بیس یا تیس سال کی نمازوں اور روزوں میں کوتاہی کی ہو اور اس مسلمان مردے سے قضا ہو چکی ہوں اب فدیہ زیادہ ہوگا اور مردے کا مال کم ہے اس کے لئے فقہاء کرام نے حیلہ اسقاط مرتب کیا ہے مثلاً دس یا بیس مسلمان مسکین دائرہ کی شکل میں بیٹھ جاتے ہیں اور نقد یا دوسرا مال اور بمع قرآن شریف کے دائرہ والے یہ کہیں گے کہ اس مردہ سے نماز و روزے کوتاہی سے قضا ہو چکے ہوں گے کفارات اور نذورات بمع نماز اور روزے کا فدیہ جو شرع میں اس کے لئے مقرر ہے میں نے وصول کیا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے طریقہ مذکورہ سے قبول کیا اور پھر وہ دوسرے کو ہبہ کرے گا۔ یہاں تک کہ تین بار یا پانچ و سات بار یہ دُور کرے پھر دورے کے اختتام پر آخری شخص پھر اس مالک کو دیتا ہے اور اس کو حکم دیتا ہے کہ اس کو حاضرین پر تقسیم کر دے دائرہ میں وہ مال فدیہ تھا اور اب وہ ھبہ بنا۔ اب وہ ہر شخص کو دے سکتا ہے کیونکہ اب یہ فدیہ نہیں بلکہ ھبہ ہے اور خیرات تو ہر ایک شخص لے سکتا ہے اس لئے اگر حاضرین میں سے کوئی مالدار بھی ہو اور اس کو کچھ دیا جائے تو بھی جائز ہے اور قرآن مقدس اس میں اس لئے رکھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام متبرک ہے تو تبرک کے لئے بھی اس میں لوگ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن مقدس کی وجہ سے یہ حیلہ قبول فرما دے اور وہ مال متقومہ بھی ہے کہ سو یا دو سو روپے پر خریدا بھی گیا ہو تو وہ سو یا دو سو روپے کا مال بھی اس فدیہ میں شامل

Marfat.com

ہوا۔اس حیلہ شرعیہ کو فتاویٰ قاضی خان' خلاصۃ الفتاویٰ اور فتاویٰ نور الھدیٰ' جواھر النفیس' تسھیل الترمذی' فتاویٰ واحدی فتاویٰ قاسمیہ اور فتاوی ثمر قندی میں ذکر کیا گیا ہے۔اب فقیہ ملت اسلامیہ وحکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جواز الصراط میں اس کے متعلق یوں تحریر کرتے ہیں "بیماری بڑھاپے ضعف عذر شرعی سے جو روزہ نہ رکھ سکے اسے مواخذہ سے خلاصی پانے کو شرع شریف نے جو ایک مسکین کا کھانا بتلایا وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین یہ حیلہ اسقاط ہی تو ہے مشکواۃ کتاب الصوم باب القضاء میں ہے من مات و علیه صیام صیام شهر رمضان فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکینا جو مومن مسلمان مرجائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے ہوں تو شرع شریف نے اس مرگزار مسلمان کو اس مواخذہ کی بلا سے خلاصی دلانے کو یہ حیلہ اسقاط تعلیم فرمایا ہے جیسا کہ سنن نسائی میں اور کتاب الوصایا امام عبدالرزاق میں عبداللہ بن عباس سے مروی ہے لایصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد ولکن یطعم عنه مکان کل یوم مدین من حنطة کوئی کسی طرف سے فوت شدہ نہ نماز پڑھے اور نہ روزے رکھے (لیکن اس کی فوت شدہ نماز روزہ) میں ہر فرض نماز کے بدلے اور ہر رمضان کے روزوں کے ہر دن کے عوض دو مد (نصف صاع) گندم خیرات کردے (مسکین کے کھانے میں دے) یہ بھی حیلہ اسقاط کی مشروعیت کی ایک سند واصل ہے علامہ جیون حنفی تفسیرات احمدیہ صفحہ ۴۰ میں وعلی الذین یطیقونه فدیة الایة کی تفسیر میں فرماتے ہیں والصلواة نظیر الصوم بل اهم منه فامرنا بالفدیة احتیاطا ورجونا القبول من الله تعالیٰ فضلا. جواباً فرمایا کہ نماز روزے کی مثل ہے اس سے بھی اہم لہذا ہم نے اس میں بھی

Marfat.com

فدیہ کا حکم کیا اور رب تعالیٰ کے فضل سے قبول کی امید ہے شرح وقایہ میں ہے وفدیة کل صلواة کصوم یوم وھو الصحیح ہر نماز کا فدیہ ایک دن کے روزے کی طرح ہے اور وہی صحیح ہے شرح الیاس میں ہے ویعتبر فدیة کل صلواة فائت کصوم یوم ای کفدیة یوم ہر فوت شدہ نماز کے فدیہ کا اعتبار ایک دن کے روزے کے فدیہ پر ہے یعنی ہر نماز فائتہ کا فدیہ ایک روزے کے فدیے کے برابر ہے فتح القدیر میں ہے۔ من مات و علیه قضاء رمضان فا وصی به اطعم عنه ولی له لکل یوم مسکینا نصف صاع من براو صاع من تمراو شعیر لانه عجز من الاداء و کذالک اذا اوصی بالا طعام عن الصلواة جو کوئی مسلمان فوت ہوا اور اس پر رمضان روزوں کی قضا ہو اس نے وصیت کی تو اس کا ولی اس کی طرف سے ہر دن کے عوض ایک مسکین کو آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا صاع بھر جو دے کہ میت اب ادا سے عاجز ہے یونہی جب میت سے نماز کے بدلے کھانا دینے کی وصیت کی ہو۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے اعلم انه قدورد النص فی الصوم باسقاطه بالفدیة واتفقت کلمة المشائخ علی ان الصلواة کالصوم استحساناً واذا علمت ذالک تعلم جهل من یقول ان اسقاط الصلواة لا اصل له اذا هذا ابطال للمتفق علیه من المذهب تمہیں معلوم ہو کہ نص وارد ہے فدیہ سے اسقاط روزہ کے حق میں اور تمام مشائخ کا متفقہ علیہ ہے کہ استحساناً نماز روزہ کی طرح ہی ہے تو جب تم نے یہ معلوم کیا تو خود ہی اس کی جہالت تمہیں معلوم ہوئی جو کہتا ہے کہ اسقاط نماز کی کچھ اصل نہیں کہ اس کا یہ قول مذہب کے ایک امر متفق علیہ کا باطل ٹھہرانا ہے ان فقہی عبادات وامثالھا سے ثابت ہوتا

Marfat.com

ہے کہ حیلہ اسقاط در بارہ روزہ نماز حقوق وفرائض مشروع ہے۔(جواز الصراط صفحہ ۴۲)

حکیم ملت وفقیہ ملت اسلامیہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ حیلہ اسقاط کے متعلق وضاحت فرماتے ہیں کہ احادیث نبویہ میں ہے کہ اگر کسی سے بغیر عذر کے جمعہ ترک ہو جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دینار خیرات کرے اور اگر اس کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ پھر آدھا دینار خیرات کرے اور اس حدیث شریف کو مشکواۃ باب وجوب جمعہ فصل دوم میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث شریف کو نقل کر کے لکھتے ہیں ''امام احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ راوی کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من ترک الجمعة بلا عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف دينار ○ جو بلا عذر نماز جمعہ ادا نہ کر پایا تو ساڑھے چار ماشے سونا صدقہ خیرات کرے اگر یہ نہ کر سکے تو سوا دو ماشہ سونا خیرات میں دے'' اس حدیث کے تحت وہ فائدہ نقل کر کے لکھتے ہیں ہدایت وتعلیم شرع مقدس سے یہ حیلہ تخفیف واسقاط ہے جب یہ معصیت ہے تو توبہ استغفار کرے گا اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرے گا مگر جو ہو چکا اس کی تلافی وتدارک حتی المقدور یہ کہ ایک دینار یا اس کی طاقت نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرے تعلیم وتجویز شرع شریف کو غلط یا غیر مفید یا لغو ٹھہرانا تصور کرنا مومن مسلمان کی شان سے بعید ہے تو لامحالہ اس حیلہ تخفیف واسقاط کی مشروعیت وافادیت ثابت ہوئی

حکیم ملت فقیہ ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جواز الصراط میں احسن طریقہ حیلہ اسقاط کے متعلق تحریر کرتے ہیں صاحب حیلہ اسقاط کے لئے ہر سہ دور میں یہ دعا پڑھ کر ہبہ وقبول کا دور کرائیں دعا یہ ہے: **كل حق من حقوق الله تعالىٰ من الفرائض والواجبات والكفارات و المنذورات و غير**

Marfat.com

ذالک مما وجبت فی ذمة هذا المیت ولم یؤدها فالان عاجز عن ادائها فاعطیتک هذه المصحف الشریفة مع هذه النقودات فدیة فی حیلة الاسقاط و استغفر الله العزیز الغفارلی وله رجاء من العفو الغفور الرؤف الرحیم ان یغفر لحینا و میتنا O

ترجمہ: ہر حق جو حقوق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو فرائض اور واجبات اور کفارات اور نذورات وغیرہ کی جو اس مردے کے ذمہ میں واجب تھا اور اس نے ان کو ادا نہیں کیا اب وہ ان کے ادائیگی سے عاجز ہے میں نے یہ قرآن مجید تمہیں دے دیا ان نقدیات کے ساتھ جو فدیہ ہے حیلہ اسقاط کے لئے اور میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو غالب بخشنے والا ہے مجھے اور اس مردہ کو بخش دے تو یہ امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے جو مہربان اور رحیم ہے جو ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے اور دینے والے مصحف ونقد وفدیہ کو ہبہ کر دے وہ کہے قبلت بطریقة المذکورة واعطیتک میں نے طریقہ مذکورہ سے قبول کیا اور تمہیں دے دیا۔ (جواز الصراط صفحہ ۳۷) یہ تمام عبارات حیلہ اسقاط کے متعلق حکیم ملت وفقیہ ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے حکیمانہ اور فقیہانہ ومحدثانہ انداز سے عوام اور خواص کی خدمت میں پیش فرمائیں اور قرآن مقدس کی آیات اور احادیث نبویہ وفقہاء کرام کی فقہی روایات کو نقل کیا لہذا فقیہ ملت کے القاب سے علماء اور صوفیاء نے یاد کیا۔ امید واثق ہے کہ ایک فقیہ کے لئے اتنی روایات کسی ایک مسئلہ کے سلسلہ میں کافی اور شافی ہوں گی حیلہ اسقاط فقہی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے اور اس میں فوت شدہ مسلمان کے لئے فائدہ عظیم ہے اور پس ماندہ لوگوں میں سے جو ان کے

Marfat.com

رشتہ دار ہوں وہ اپنے مردہ کے لئے اگر ایصال ثواب کرنا چاہتے ہوں تو یہ ایک مستحب امر ہے اس استحباب سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

حکیم ملت بحیثیت مفتی

اس عنوان سے قبل حکیم ملت بحیثیت فقیہ کے متعلق بحث کی گئی اور اب حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی بحیثیت مفتی اسلام عوام اور خواص کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ مفتی کا معنیٰ کیا ہے اور مسلمانان عالم کے لئے مفتی کی حیثیت کیا ہے۔ مفتی فتویٰ دینے والے کو کہا جاتا ہے قرآن وسنت اور فقہ کی روشنی میں استفتاء کرنے والوں کے لئے فتوے مفتی صاحبان لکھتے رہتے ہیں۔ مفتی کے لئے ضروری ہے کہ وہ علوم قرآن مقدس پر کامل عبور رکھتا ہو اور احادیث نبویہ سے بھی اچھی طرح واقف ہو اور پھر فقہاء کی فقہی روایات کا جاننے والا ہو روایات کی نزاکت سے بھی واقف ہو مفتی بہ اور علیہ الفتویٰ کے درمیان فرق سے بھی واقف ہو اگر کسی مفتی نے فتویٰ کسی مسئلہ کے متعلق دیا ہو تو اس کے ماخذ سے بھی واقف ہو۔ ہمارے فقہ شریف میں کتب فتاویٰ بھی کافی تعداد میں ہیں مثلاً فتاویٰ قاضی خان' فتاویٰ عالمگیری' خلاصۃ الفتاویٰ' فتاویٰ شامی اور فتاویٰ واحدی' فتاویٰ کاملیہ' فتاویٰ قاسمیہ' فتاویٰ مسعودیہ' فتاویٰ مظہری' فتاوی انقریہ' فتاویٰ

Marfat.com

افریقہ وغیرہ لکھے گئے ہیں تمام مفتی حضرات بھی ان فتاویٰ سے استفادہ کرتے ہیں۔ حکیم ملت وفقیہ ملت اسلامیہ میں محدث ہونے کے ساتھ ساتھ مفتی بھی تھے آپ سے ملک اور بیرون ملک لوگوں نے فتوے طلب کئے اور آپ نے بڑے مدبرانہ اور حکیمانہ انداز سے ان فتووں کے جوابات دیئے ہیں اور لوگوں کو ان مسائل سے بخوبی آگاہ فرمایا ہے۔ اب ان فتاویٰ میں سے چند فتوے جو آپ نے دیئے ہیں وہ درج کئے جاتے ہیں ان تمام فتوؤں میں ایک اہم فتویٰ حضور انور ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق ہے آپ نے اس فتوے میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضور انور ﷺ کے والدین کریمین مومن موحد تھے اور جو ان کو مومن نہ سمجھے وہ خود بے ایمان ہے وہ استفتاء اور پھر اس استفتاء کا جواب دونوں نقل کئے جاتے ہیں امید ہے کہ قارئین کے لئے یہ ایک بے بہا قیمتی تحفہ ہوگا۔ وہ استفتاء اور جواب مندرجہ ذیل ہیں۔

ایک اہم ملی سوال

از جانب مسلمانان نوشہرہ صوبہ سرحد پاکستان ونظیر حسین ساقی

بخدمت شریف اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب

محدث ہزاروی

بعض لوگ ملائیت کے روپ میں اپنی تقریر یا تحریر میں بڑی دلیری سے حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے حق میں ہتک اور شدید توہین کے مضامین بعض شہرت یافتہ کتب اور ایات کی آڑ لے کر بیان کر دیتے ہیں اور ان کو کفر وشرک سے

Marfat.com

منسوب کرنے میں بے باک ہیں کہیں معراج شریف میں ان پاک نفوس کو دوزخ میں عذاب ہونا۔ (معاذ اللہ) ذکر کر کے کبھی ان کو کفر وشرک پر مرنے کا فسانہ گھڑ کر ریاض الصالحین، قصص الانبیاء شرح فقہ اکبر یا ایسی اور کتب کے حوالے دے کر توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارتکاب کرتے ہیں کیا حضور اقدس کے والدین پاک کو ایسا کہنا کھلی گالی توہین، ایذا استخفاف اور ہتک نہیں؟ اور اگر ہے اور ضرور ہے تو ایسا کرنے والوں کو عالم جاننا یا ان کی اقتداء کرنا ان کے معاملہ میں توقف کرنا اور درگزر کرنا شرعاً جائز ہے؟ ان کا اور ان کتب کا کیا حکم ہے بینوا توجروا

از جانب مسلمانان نوشہرہ صوبہ سرحد پاکستان

الجواب: بعون الله الملک المعبود الملهم للصدق والصواب۔

بے شک یہ رسول خدا کی کھلی توہین اور گالی ہے ایسا کرنے والے لوگ چاہے کیسے ہی چالاک ملا ہوں قطعاً کافر مرتد ہیں اور ایسی کتابیں اور ان کے ایسے کفری مضمون محض باطل مردود بے اعتبار لائق اکتفات وتوجہ نہیں خلافت اسلامیہ پر واجب ہے کہ ایسے مرتدوں کو قتل کر دے ان کی توبہ بھی قبول نہ کی جاوے گی ایسی کتابیں ضبط کر کے جلا دیں ایسا لکھنے اور بیان کرنے والے نہ عالم نہ مسلمان نہ ان کو عالم جاننا جائز نہ ان کی تعظیم وادب شرع میں جائز ایسے مرتد کا حکم ہے یقتل ولایستتاب قتل کیا جائے اور اس کی توبہ نہ لی جائے اگر خلافت ہو تو اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان کا سا نہ رکھیں اهانة الانبياء كفر پیغمبر کی اہانت کفر ہے عقائد کا صریح مسئلہ ہے ایسا کرنے والے کو کہو او کافر کے بچے یا کہو تیرے والدین کافر جہنمی ہیں وہ

Marfat.com

اسے گالی جان کوسر ہو جائے گا پھر یہ گالی پیغمبر کے حق میں کیونکر جائز ہو سکتی ہے یقیناً یہ گالی اور ہتک ہے تقریراً وتحریراً ایسا کرنے والا کافر مرتد ملعون ہے عہد رسالت میں جماعت صحابہ کرام میں گھسے ہوئے جن لوگوں سے بعد منع راعنا کا کلمہ بولنے کا ارتکاب ہوا ان کو قرآن نے وللکافرین عذاب الیم سے کافر قرار دیا شان رسالت میں وما یدریہ بالغیب کہنے والوں کے حق کہ ان کو غیب کا کیا علم کافر ٹھہرایا اور ولقد قالوا کلمة الکفر و کفروا بعد اسلامهم (توبہ) سے ان کو کافر ٹھہرایا نہ ان کی قسموں کا اعتبار کیا نہ عذر بہانہ مانا گیا۔

بلکہ صاف فرمایا لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم عذر بہانے مت کرو تم ایسا کرنے سے مومن ہو کر کافر ہو گئے صدیق اکبر اور فاروق پاک ہمارے سرداروں کو آواز بلند کرنے سے حبط اعمال کی دھمکی کے ساتھ منع فرمایا ان تحبط اعمالکم و انتم لاتشعرون (حجرات) حضور کے والدین پاک قطعاً زمانہ فترت میں سلسلہ آباء کے مطابق دین اسلام پر گزرے جن کو قرآن کریم نہ امة مسلمة فرمایا جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں ہے حدیث میں ہے فانا دعوة ابی ابراهیم و بشریٰ عیسیٰ ورؤیا امی میں اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اپنی والدہ پاک کی خواب ہوں (تفسیر بیضاوی تفسیر معالم التنزیل وروح التفاسیر وغیرہ) حدیث پاک میں ہے فانا من خیار الی خیار تو میرا شجرہ نسب مادری پدری بہتر سے بہترین میں ہے دوسری حدیث میں ہے من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاهرة پاک پشتوں سے پاک رحموں میں میرا شجرہ ہے مشرک کافر کو تو قرآن حکیم نے نجس ٹھہرایا اور فرمایا انما المشرکون

Marfat.com

نجس مشرک کافر ناپاک ہیں فاسق چاہے عالم ہو اس کی اہانت وتذلیل واجب ہے لائق تعظیم نہیں مراقی الفلاح میں ہے الفاسق العالم تجب اهانة شرعاً فلا یعظم امام فخر الدین زیلعی، تبیین الحقائق میں اور علامہ سید ابوسعود ازھری فتح المعین اور علامہ سید احمد مصری حاشیہ درمختار پر بالاتفاق تصریح فرماتے ہیں قدو جب علیهم اهانة شرعاً ایسے فاسق عالم کی شرعاً اھانت، توہین، تذلیل کرنا مسلمانوں پر واجب ولازم ہے علامہ محقق سعد الملۃ والدین تفتازانی مقاصد وشرح مقاصد میں تصریح فرماتے ہیں حکم المبتدع البغض والعداوة الاعراض عنه والاهانة والطعن واللعن بدمذہب شخص کا حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض دشمنی کی جاوے اس کو دشمن دین قرار دیا جائے ایسے کوئی مسلمان منہ نہ لگائے اس کی توہین و تذلیل کی جائے اور اس پر طعن ولعنت روا رکھی جائے۔ الغرض ایسے لوگوں سے جہاد کرنا فرض ہے کہ یہ منافق اور تمام بدمذہبوں سے بدتر ہیں جب عالم فاسق اور مبتدع بدمذہب کے لئے یہ حکم ہے تو شر اور فتنہ ان منافقوں کافروں مرتدوں کا جو شجرہ پاک مصطفوی پر شرک کفر کا اتہام کر کے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو گالیاں لکھتے چھاپتے اور نشر کرتے اور بیان کرتے ہیں ان کا حکم تو سب کفار سے بڑھ کر ہے کہ فتنہ ان کا سب فتنوں سے بدتر ہے لہذا ایسے فتنہ بازوں کے لئے حکم ہے یقتل ولایستتاب وہ خلافت اسلامیہ کے حکم سے قتل کیا جائے اس کی توبہ ہرگز نہ لی جاوے گی کما فی السیف المسلول والشفاء والصوارم والحسام وفتاویٰ امام السبکی وغیرھا قرآن کریم ایسے کفر و ارتداد وضلال والوں سے اس وقت تک جہاد جاری رکھنے کا حکم دیتا ہے کہ دنیا سے اس کا فتنہ مٹ کر خالص اللہ کا دین ہی سب دنیا میں رہ جائے۔ ۱۹/۱۹ انفال وقاتلوا هم

Marfat.com

حتی لاتکون فتنة ویکون الدین کله للہ ان مرتدوں منافقوں کا فتنہ سب فتنوں سے بدتر ہے کہ مسلمانوں کا نمائشی دعویٰ کے ساتھ پیغمبر اسلام علیہ السلام کو مسئلہ کا نام دے کر روایت کا بہانہ لے کر گالیاں دیتے ہیں اور ان کے آباء وامہات کو شرک وکفر سے عذاب دوزخ سے متہم کر کے پیغمبر علیہ السلام کی شدید توہین ہتک و بے ادبی کرتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے' یہ ائمۃ الکفر ہیں کفر کے سرغنے ہیں وہ کفار ذمی جن سے اہل اسلام کا عہد امن وحفاظت ہوتا ہے وہ جب دین اسلام پر طعن کریں عہد شکن بنیں تو ان کا عہد بھی باقی نہیں رہتا چنانچہ ۸/۱۰ توبہ **وان ینکثوا ایما نھم من بعد عھد ھم و طعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر وانھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون** اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں بدزبانی وطعن کریں وہ ائمہ کفر ہیں تو جو بانی اسلام اور معلم کائنات ﷺ کو شرک وکفر اور عذاب دوزخ سے نسبت کر کے ملامت کریں مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کی ایذا واھانت وتحقیر و استخفاف کریں اور اہل اسلام کا دل جلائیں ان سے بدتر ائمہ کفر کون ہوگا۔ بے شک وہ سب کافروں' مرتدوں سے بدتر مرتد اور مضرترین دشمن ایمان ودین ہیں ایسوں کا دعویٰ اور ایسی تصنیف' تقریر' تحریر سب مردود ونا قابل اعتبار ہے کتاب یا روایت کی سند صحیح و شہرت ایسے کفری مضمون کی قبولیت کا موجب نہیں دودھ کے برتن میں پیشاب یا شراب گندگی ہو تو برتن کی وجہ سے وہ پاک وحلال تصور کرنا کسی مسلمان اور علم عقل والے کا کام نہیں یونہی ایسے کفری مضمون والی کتاب اور روایت سند وشہرت کی بناء پر لائق اعتبار وقبول نہیں مردود وباطل ہے اسے خوب سمجھ لو ایسوں ہی کا حکم دنیائے اسلام کے قاضی اور مفتی امام ابو یوسف نے کتاب الخراج میں بیان فرمایا ایما رجل

Marfat.com

مسلم سب رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم او کذبه او تنقصه فقد کفر بالله و بانت منه امرته جس مدعی سلام نے رسول خدا کو گالی دی یا آپ کی تکذیب کی یا کوئی عیب لگایا یا آپ کی طرف کسی نقص کو منسوب کیا تو بے شک اللہ کے ساتھ کافر ہو گیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مجمع الفتاویٰ میں من تکلم بکلمة الکفر و ضحک به غیره کفر او لو تکلم به مذکر و قبل القوم ذالک کفروا جو کلمہ کفر بولے دوسرا اس پر ہنسے یعنی برضا سنے اسے رد نہ کرے دونوں کافر ہوئے اور اگر واعظ نے دوران تقریر کلمہ کفر بولا سننے والوں نے اسے قبول کیا اسے رد نہ کیا سب کافر ہو گئے کتاب الاعظام میں ہے من تلفظ بلفظ الکفر یکفرو کل من استحسنه او رضی به لکفراه جس نے کفر کی بات کہی وہ کافر ہے او جو اسے اچھا بتائے یا اس سے راضی ہوا وہ بھی کافر ہے واللہ ورسولہ اعلم۔

فقیر ابو سعود سید محمود حنفی قادری محبوب قادری

حکیم ملت وفقیہ ملت اسلامیہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے والدین کریمین حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثنا ﷺ کے ایمان پر کیا ایمان افروز فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ اس مسئلہ میں شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے سبط سے الحاوی للفتاویٰ میں بعنوان مسالک الحنفاء فی والد المصطفیٰ میں یہ وضاحت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین مومن موحدین تھے اور اگر کوئی آپ کے والدین کو مومن وموحد نہ کہے تو وہ حضور انور ﷺ کو ایذا دیتا ہے اور حضور انور ﷺ کو ایذا دینا کفر وضلال ہے علامہ یوسف النبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجة الله العالمین فی معجزات سید المرسلین میں بڑے عالمانہ اور محدثانہ انداز میں آپ کے

Marfat.com

والدین کریمین کے ایمان پر مدلل بحث کی ہے حضرت امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے روح البیان شریف میں اور علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں اور امام صاوی نے اپنی تفسیر میں آپ کے والدین کریمین کے ایمان کے مسلک کو واضح کیا ہے شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اشعۃ اللمعات شرح مشکواۃ میں بھی اسی مسلک کو اچھے انداز میں پیش کیا ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور انور ﷺ کے والدین کریمین کو مومن موحدین قرار دیتے ہیں اور یہی حق مسلک ہے مندرجہ بالا فتویٰ میں امام اہل سنت حکیم وفقیہ ملت اسلامیہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے عالمانہ محدثانہ فقیہانہ و مدبرانہ و عارفانہ انداز میں فتویٰ دیا ہے ایک مفتی کے لئے تمام چودہ علوم پر کامل دسترس ضروری ہے بہت سے علماء گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں لیکن ان میں سے مفتی حضرات بہت کم ہیں ہمارے پیر و مرشد میں یہ تمام صفات کامل درجہ موجود تھیں جو مفتی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

استفتاء

اہل حدیث وہابی غیر مقلد لوگوں کا شعار بن گیا ہے کہ وہ اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں اور خود آٹھ رکعات پڑھ کر کہتے ہیں یہی تراویح ہیں مسلمانوں کو ان کی بات اور فعل کا ماننا اختیار کرنا جائز ہے یا نہ؟

الجواب: یہ لوگ کتاب وسنت اور اجماع وقیاس کے منکر اور جھوٹے ہیں اور از خود تکیں لگاتے ہیں نہ ان کے قول کا کوئی اعتبار نہ ان کے فعل کو اختیار کرنے کی کسی

Marfat.com

مسلمان کواجازت ہےان کا قول مردود لائق التفات نہیں قرآن کریم میں ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین. اہل ایمان وتقویٰ سچوں کے ساتھ رہیں قائدہ ہے الامر بالشئی نھی عن ضدہ امر بشئی کا اس کی ضد سے نہیں ہوا کرتا ہےاور ضابطہ کائنات میں فرمایا ومن یتولھم منکم فانہ منھم تم سے جوان کے ساتھ تو میل ملاپ کرے وہ بھی انہی میں سے ہے لہذا ان کی پیروی اہل اسلام کو ہرگز جائز نہیں۔ مشکواۃ باب مشی مع الجنازۃ صفحہ ۱۴۷ میں عبادہ بن صامتؓ راوی کہ حضور جب جنازہ کے ساتھ جاتے تو نہ بیٹھتے جب تک میت کو لحد میں نہ رکھ دیا جاتا آپ کو یہود کی جانب سے یہ اطلاع ملی کہ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ سنتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ السلام بیٹھ گئے وقال خالفوھم اور فرمایا ان کا خلاف کرو۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) مرقاۃ ۴/۶۳ ہے وفیہ اشارۃ الی ان کل سنۃ تکون شعار اھل البدعۃ ترکھا اولیٰ جو طریقہ مسنونہ اہل بدعت گمراہوں کا شعار ٹھہر۔ ے اسے ترک کرنا بہتر ہے لہذا آٹھ تراویح کا قول مردود اور نا قابل سماعت وتوجہ ہے حق یہ ہے کہ بیس تراویح رمضان میں پڑھی جائیں یہی ثابت ہے اور یہی سنت ہے واللہ و رسولہ اعلم ابو مسعود سید محمود محبوب آبادی حکیم وفقیہ ملت اسلامیہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے وہابی لوگوں کے رد میں مندرجہ بالا فتویٰ دیا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ کلر سیداں راولپنڈی سے صوبیدار محمد یونس اور اس کے ساتھ دوسرے ساتھیوں نے حکیم ملت وفقیہ ملت اسلامیہ ومفتی اسلام سے ماہ رمضان کی بیس رکعات تراویح کے متعلق استفتاء طلب کیا آپ نے بڑے بسط انداز سے اس کا جواب دیا اور اس کے ساتھ ملحقہ مندرجہ بالا فتویٰ بھی دے

Marfat.com

دیا۔ بیس رکعات تراویح کے متعلق انہوں نے جو سوال پیش خدمت کیا تھا وہ مندرجہ ذیل ہے۔

بخدمت صدر جمعیت حنفیہ قادریہ وصدر اصلاحی تنظیم السادات وصدر تنظیم اہل سنت رجسٹرڈ پاکستان ابو مسعود پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی مدظلہ العالی منجانب اسلامیان کلر سیداں ضلع راولپنڈی پاکستان۔ ایک شخص سائل ہے کہ بیس رکعات تراویح جو ماہ رمضان میں اہل اسلام پڑھتے ہیں حضور انور ﷺ کے زمانہ دور اور بعد خیر القرون میں اس کے پڑھے جانے کا ثبوت کس کتاب میں ہے یعنی بیس رکعات تراویح کا ثبوت دلیل شرعی سے ثابت ہے یا نہ بینوا توجروا

منجانب: سائلین اسلامیان کلر سیداں صوبیدار محمد یونس

الجواب: ہاں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اور اس کے متصل خیر القرون میں بیس رکعات تراویح پڑھنا ثابت ہیں اور دلیل شرعی بیس تراویح کا پڑھنا ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔ ۵/۵ نساء یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذالک خیر و احسن تاویلا ○ ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول اللہ کا اور اس کا جو تم میں سے صاحب امر ہو پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور پیش کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب

Marfat.com

سے اچھا ہے اس آیت سے اللہ رسول اور مسلمان والی امر کی اطاعت شرعاً فرض ثابت ہوئی اور ۴/ ۲۸ حشر میں فرمایا وما اتا کم الرسول فخذوہ و مانھا کم عنه فانتھوا اس سے معلوم ہوا کہ امر و نہی اور احکام شرع اللہ کے محبوب خلیفہ و مظہر اتم و نائب اعظم محمد رسول اللہ و معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے ہیں اور ۲/۱۴ النحل میں فرمایا و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم اس سے معلوم ہوا کہ ضابطہ کائنات (قرآن حکیم) کا سمجھنا سمجھانا یعنی فہم و تفہیم معلم کائنات رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور مقام ہے اور مشکواۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فعل ثانی ارباض بن ساریہ سے امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ راوی کے معلم کائنات ﷺ نے فرمایا (وفیہ) فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعد علیھا بالنواجذ الخ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہ فرقوں کے افواہ اور وسوسہ و فتنہ سے بچنا اور معلم کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء راشدین مھدیین سمجھ لینے کے بعد واضح ہو کہ امام ابن شیبہ اور طبرانی اور بیھقی اور عبد بن حمید اور امام محی السنۃ بغوی و بیھقی وغیرہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة سوی الوتر (صحیح البھاری ج ۳ صفحہ ۵۹۸) اس روایت سے صاف معلوم ہوا کہ معلم کائنات ﷺ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے یہ ثابت ہوا موطاء امام مالک مع المسویٰ و مصفیٰ ج ۱ صفحہ ۱۷۷ و الحاوی للفتاوی ج ۱ صفحہ ۳۴۹ طبع مصر حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے ان النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم کان یصلی فی رمضان فی غیر جماعة عشرین رکعة والوتر اس سے بیس رکعت معلم

Marfat.com

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھنا ثابت ہے اور حدیث صحیح میں ہے جو پہلے مذکور ہوا کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کا اختیار کرنا جس سے معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین کا دینی فعل اور قول اور تقریر بھی مثل معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجت اور سند ہے اور صحیح البھاری ج ۳ صفحہ ۵۹۸ یزید بن رومان سے مروی کہ انہوں نے بیان کیا کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلث و عشرین رکعة رواہ الامام مالک یعنی خلافت راشدہ عہد فاروقی میں اہل اسلام بیس رکعت تراویح اور تین وتر رمضان میں پڑھا کرتے اور صحیح البھاری ج ۳ صفحہ ۹۵۸ میں سائب بن یزید سے بند صحیح مروی فرمایا کنا نقوم فی عهد عمر بعشرین رکعة الوتر رواہ البیهقی فی المعرفة باسناد صحیح. سائب بن یزید بند صحیح راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ بعہد خلافت راشدہ فاروقیہ بیس رکعت تراویح رمضان میں پڑھا کرتے تھے اور وتر بھی۔ (بیھقی) ایضا صحیح البھاری ج ۳ صفحہ ۵۹۸ ابی الحسناء باب مدینۃ علم سیدنا علیؓ سے راوی ان علیا بن ابی طالب فامر جلا یصلی بالناس خمس ترویحات عشرین رکعة (رواہ البیهقی) ابی الحسناء سیدنا علی سے راوی کہ انہوں نے ایک شخص کو مقرر فرما کر مامور بتایا کہ لوگوں کو پانچ ترویحات بیس رکعت پڑھائے چنانچہ وہ ایسا کیا کرتا۔

ایضاً صحیح البھاری ج ۳ صفحہ ۵۹۸ ابی عبدالرحمان سلمی سے مروی کہ ان علیا دعا القرآ فی رمضان فامر رجلا یصلی الناس عشرین رکعة و کان علی یوتر بهم رواہ البیهقی فی سننه یعنی عبدالرحمان سلمی راوی ہے کہ علی نے تمام

Marfat.com

علماء (قراء) کو اکٹھا کیا ماہ رمضان میں تو ایک شخص کو مامور بنایا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے اور سیدنا علی ان کو وتر پڑھایا کرتے تھے۔ (بیھقی)

ایضاً صحیح البھاری ج ۳ صفحہ ۵۹۸ بشرمہ بن شکل سے مروی ہے جو کہ سیدنا علیؓ کے اصحاب سے ہیں کہ **انہ کان یؤمھم فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة (واہ البیھقی)**

شبرؓ راوی کہ وہ بامر سیدنا علیؓ ماہ رمضان میں پانچ ترویحہ بیس رکعت تراویح لوگوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ ایضاً صحیح البھاری ج ۳ صفحہ ۵۹۸ سائب بن یزید سے مروی کہتے ہیں **کانوا یقومون فی عھد عمر فی شھر رمضان بعشرین رکعة رواہ البیھقی فی السنن باسناد صحیح**

سائب بن یزیدؓ روایت کرتے ہیں کہ اہل اسلام عہد فاروقی میں ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے (بیھقی) قرآن حکیم کی ہدایت سے معلوم ہوا کہ رسول خدا کی ہدایت قابل اختیار امر ہے آپ نے فرمایا خلفائے راشدین کا مختار بھی سنت ہے اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے آل واصحاب نے بیس رکعت تراویح ادا کی ہیں یہ قرآن اور احادیث بنویہ سے ثابت ہوگیا جس سے انحراف انکار کرنے والا شخص مسلمان نہیں نہ حضور کی امت سے ہے۔

حررہ ابو مسعود

سید محمود حنفی قادری

محبوب آبادی

مندرجہ بالا فتویٰ من وعن نقل کا گیا تا کہ قارئین کرام کے لئے کوئی ایسا گوشہ نہ رہ جائے

Marfat.com

کہ اس کے لئے اشکال کا سبب بنے اور حکیم وفقیہ ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا بیس رکعات تراویح کے متعلق فتویٰ معلومات کا ایک خزینہ ہے اگر قارئین ذرا سی عقل سے کام لیں تو ان کے لئے بہت کچھ میسر آ سکتا ہے۔

اسلامی فقہ میں غیر کفو سے سیدہ کے نکاح کے متعلق دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف شہروں سے فتویٰ طلب کیا گیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔

استفتاء

بخدمت شیخ الاسلام والمسلمین امام اہل سنت فقیہ ملت مفتی امت مفسر قرآن ترجمان دین وایمان نقیب الاشراف ابو مسعود خواجہ سید محمود کاظمی قادری محدث ہزاروی یہ اہم ملی سوال مدت دراز سے فتنہ پسند ملائی نگارشات کا ہدف ہوکر اہل اسلام کے لئے اختلاف وانتشار کا موجب بنا ہوا ہے جناب ریاض احمد صاحب اشرفی دیوبندی نے کچھ عرصے سے روزنامہ جنگ کو آلہ کار بنا رکھا ہے جو ملک و بیرون ملک غلط فہمی کا موجب ہے آپ سے التماس ہے کہ افراد ملت پر احسان فرما کر عام فہم دلائل و بیان سے اس کا جواب لکھ دیں کہ خواندہ ناخواندہ سب لوگوں کو فقہی مسئلہ کا حکم شرعی بخوبی معلوم ہوکر غلط فہمی نہ رہے۔

خلاصہ سوال اسلامی فقہ میں غیر سید کو سید خاندان میں نکاح کا کیا حکم ہے؟

سائلین دریافت کنندگان مع روزنامہ وخط از نوشہرہ پشاور کوہاٹ' بنوں' ڈیرہ

Marfat.com

کراچی' سندھ حیدر آباد' مردان' خیر پور راولپنڈی' سیالکوٹ' ایبٹ آباد' لاہور' بہاولپور' مظفر آباد' کھائی گلہ باغ' راولہ کوٹ' ملتان' جہلم' گجرات' انگلینڈ' مسقط' ابوظہبی' دوبئ' جدہ' مکہ معظمہ' مدینہ منورہ' ریاض' ڈنمارک' امریکہ' شارجہ' تبوک' عراق' بغداد شریف ڈھاکہ' لیبیا' گلگت' مصر' کویت' سوات

الجواب: ملک و بیرون ملک کے خطوط اور روزنامہ جنگ راولپنڈی کے پرچہ جات کے پیش نظر اس سوال کا جواب صحیح یہ ہے کہ باوجود ایمانی اخوت اور دینی برادری ویگانگت کے اسلامی فقہی اوصول میں بلا تفاخیر و استخفاف غیر سید خاندان شخص سید خاندان کو کفو نہیں اور جو اپنے خصائص امتیازات فضائل میں دوسرے خاندان کے خصائص امتیازات فصائل میں شرعاً برابر نہ ہو وہ اس کا ہم کفو برابر نہیں لہذا وہ غیر کفو ہے اور غیر کفو سے نکاح ہونے میں ہتک اور حق تلفی اور عار و استنقاص کا موجب ہے اسلامی فقہ میں نکاح کا محل ہونے میں ہتک اور حق تلفی اور عار و استفقاص کا موجب ہے اسلامی فقہ میں نکاح کا شرعی محل کفائتہ کو ٹھہرایا گیا ہے کہ نکاح میں تین حقوق کا تعلق ہے حق شرع کہ کفو سے ہو حق اولیاء کہ غیر کفو سے ہونے کی صورت میں ان کو جو عار استنقاص لاحق ہوتا ہے وہ نہ حق زن کہ غیر کفو کا فرش بننے میں اس کی ہتک ہے اور موجب عار ہے یہ نہ ہو مہر میں بھی تین حقوق ہیں حق شرع کہ حد شرع سے کم نہ ہو وہ دس درہم ہے حق اولیاء کہ مہر مثل سے کم نہ ہو حق زن یہ کہ وہ اس کی ملک ہو لہذا ظاہر روایت نفاذ موقوف الی رضاء ولی اور ولی کے لئے حق اعتراض و فسخ کے اقوال و نقول سب مرجوح ٹھہرے کہ نادر روایت و روی الحسن عن الامام بطلانہ بلا

Marfat.com

کـــفـــوء جوشرح الیاس سے ہدایہ تک میں ہے پوری دنیا اسلام عرب وعجم میں مفتی مـختـار للفتویٰ ہے اسی کو شمس الائمہ سرخسی نے اقرب الی الاحتیاط کہا امام فخر الدین زیلعی نے تصریح کی الـفـتـوی عـلـی قول الحسن فی زماننا جامع الرموز میں ہے وبـه اخـذ کثیـر مشـائیخنا کما فی المحیط قاضی خان میں ہے وعلیہ الفتویٰ ابوالمکارم حاشیہ شرح وقایہ میں ہے قال قاضی خان هو المختار للفتویٰ فی زمـانـنـا و فی الخلاصه به کان یفتی الامام السرخسی کفایہ میں ہے وبه اخذ اکثر المشائخ اور کافی وذخیرہ میں ہے و بقوله اخذ کثیر من المشائخ الـی ان قـال فسـد الـلبـاب بـالقول بعد م الانعقاد اصلا درمختار میں ہے و یـفتـی فـی غیـر الکفو بعدم جوازه اصلا وهو المختار للفتاوی لفساد الـزمان اور فتاویٰ ردالمختار ۲/ ۳۲۵ شامی میں ہے الـروایة الـمـختـارة للفتویٰ مرجح علی ظاهر الروایة ۔شامی میں ہے ۱/ ۵۱ المرجوح منسوخ سوال سے ظاہر ہے کہ عرف عامۃ المسلمین میں یہ غیر معروف ہے اور اہل علم وتحقیق پر مخفی نہیں غیر سید خاندان میں نکاح کے غیر مشروع ہونے پر چودہ سو برس کا اعتقادی وعملی اجماع ہے جـرا مـن خیر القرون الی هاهنا ابتک ظاہر الروابت مرجوع ہوئی اور فتاویٰ رد المختار میں ہے ۴/ ۳۴۸ الحکم والفتیا بما هو مرجوح خلاف الاجماع لہذا روزنامہ راولپنڈی میں ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء اور ۱۴ جنوری ۱۹۸۰ء اسلامی فقہ کے ضابطہ کے خلاف ہے نہ اس پر اعتقاد درست ہے نہ عمل صحیح نہ وہ اسلامی فقہ کے مطابق ہے نہ علم وادب اور تحقیق کے موافق ہے۔ (هـدایة الـمؤمـنیـن فی تعظیم سید المرسلین صفحه ۲)

Marfat.com

حکیم وفقیہ ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی حافظ ریاض کے روزنامہ جنگ کے اس شرانگیز فتوے کے متعلق تحریر کرتے ہیں ''یونہی عالی جناب حافظ ریاض نے فکر وتحقیق سے بے نیاز ہوکر ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں انتہائی جسارت سے نشر کردیا عجمی خواہ عالم ہو عربی عورت کا کفو نہیں ہے بے نیازی کے بالا خانے پر اس خیال کی ہوا نہ لگی کہ کفائۃ کے سلسلے میں جب کوئی نص قطعی نہیں اس نشریے میں ہم ہی نشر کررہے ہیں تو یہ کس بناء پر نقل فرمارہے ہیں اے روشنی طبع تو برمن بلاشدی بے ادبی معاف یادش بخیر جد سادات سید العالمین رحمۃ للعالمین ہی معلم ومقصود کائنات ﷺ ہیں اپنی زبان وحی ترجمان سے فرمایا ترجمہ ''اللہ نے مخلوق کا چناؤ کیا بنی آدم کو باقی خلق سے چنا پھر بنی آدم سے عرب کو چنا پھر عرب سے قریش کو چنا پھر قریش سے بنی ہاشم کو چنا پھر بنی ہاشم سے مجھ کو چنا تو میرا شجرہ ہمیشہ خیار سے خیار میں رہا آگاہ ہو جو عرب کو محبوب جانے تو میری محبت ہی سے انہیں محبوب جانے گا اور ان سے بغض رکھے تو میرے بغض سے ان کو مبغوض جانے گا۔ (ہدایۃ المومنین صفحہ ۸) یہی مؤلف اپنے فتوے میں حافظ ریاض اشرفی پر تنقید کرکے لکھتے ہیں ''۱۹ ستمبر کے باطل فتوی کے مضمون میں جناب حافظ صاحب نے بڑی جسارت سے بے باک نشر فرمایا اس سلسلہ میں صحیح صرفوع حدیث کی روایت کسی محدث کی کتاب میں نہیں پائی مگر امام نبہانی اشرف المؤبد لال محمد میں صحیح مرفوع حدیث کی روایت کے چھان بین کے بعد لکھتے ہیں یہ دلالت کرتی ہے کہ اہل بیت سب سے نسبا افضل وحسبا اعلیٰ ہیں اور کوئی غیر سید ان کا کفو نہیں۔ (ہدایۃ المومنین فی تعظیم سید المرسلین صفحہ ۹)

حکیم وفقیہ ملت اسلامیہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ حافظ ریاض اشرفی کے فتویٰ کے

Marfat.com

بطلان پر مزید وضاحت کر کے لکھتے ہیں ''ظاہر الروایت پر مبنی اقوال ونقول کا سہارا لے کر ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں جو ہے وہ انکار مذہب کے برابر ہے اور مذہب کے ساتھ دشمنی سے کم نہیں فقہ اسلامی کے اصول پر نادر روایت مختار ماخوذ مشائخ ہو جانے پر ترجیح صریح پائی ہے اور ظاہر روایت مرجوع ہو جاتی ہے اور یہاں ایسا ہی ہوا ہے اور ظاہر روایت سے سند لے کر فتویٰ وحکم وقضا ایسا ناروا کام ہے کہ فتاویٰ ردالمختار شامی میں ہے ۴/ ۳۴۸ الحکم والفتیا بما ھو مرجوح خلاف الاجماع پ س ۱۹ ستمبر ۱۱۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں اسلامی فقہ کے عنوان سے جو کچھ لکھا گیا سیدہ کے نکاح کے بارے سر بسر باطل اور مردود مذہب سے جہالت پر مبنی ہے۔'' (ہدایۃ المومنین صفحہ ۱۲)

مفتی وفقیہ ملت اسلامیہ مزید تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں زیر عنوان اسلامی فقہ حافظ ریاض احمد اشرفی صاحب نے اس سراپا غلط فتویٰ کے ضمن میں یہ دسواں الہامی علمی کمال نشر فرمایا۔ البتہ شیعہ حضرات کے ہاں سید زادی کا نکاح غیر سید سے حرام ہے اکتوبر ۱۹۷۹ء کے پرچہ میں اعتراض کے جواب میں اپنے بے حد کرم فرما شیعہ فقہ کے متبحر عالم سے اپنی حمایت وتائید جان کر تردید بھی نشر کی اب بار سوم ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء اس غلط فتویٰ کی تیسری مشق فرمائی اس میں ہے لیکن شیعہ اکابر محدثین ومجتہدین کی کتب سے یہ بات کہیں بھی ظاہر نہیں ہوتی کہ ان کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ سید زادی کا نکاح بجز سید زادے کے دوسرے کسی بھی مومن سے حرام ہے اور سید زادی کا کفو صرف سید زادہ ہی ہو سکتا ہے دوسرا کوئی نہیں۔ فیصلہ ناظرین پر ہے کہ حافظ صاحب اسلامی فقہ کے سچے عالم ہیں یا ان کے

Marfat.com

شیعہ حضرات اور کفری فقہ کے چھوٹے عالم کون ہیں کہ دونوں نے ایک دوسرے کے صریح خلاف کہہ کر ایک دوسرے کی تکذیب فرمائی ہے حافظ صاحب نے امام تسلیم کر کے صاحب کافی کے علم واعتقاد کے درجہ کی بلندی کی دعا کا شرف حاصل کیا اور کافی کو اسم بامسمیٰ حاصل ہونے کا اقرار نامہ نشر کیا شاید جس کتاب کے یہ حافظ ہیں اس کے حق میں ان کے امام کی عقیدت کا حال یہ ہے کان یعتقد التحریف والنقصان (تفسیر صافی مقدمہ سادسہ) میں ہے لانہ روئ روایات فی ھذا المعنی فی کتاب الکافی ولم یتعرض بقرح فنھا جناب کلینی نے اپنی کتاب کافی میں قرآن میں تحریف ونقصان کے اعتقاد پر بہترین روایات ذکر کر کے رد وقدح نہ کیا مسلم رکھا اسلامی فقہ میں وہ عظیم ذخیرہ بھی تھا جو اس باطل فتویٰ کے رد میں پیش کیا گیا مگر حافظ صاحب نے محض اس لئے وہ اختیار نہ کیا کہ وہ معلم ومقصود کائنات اور آپ کی آل اولاد سادات کرام کے ادب واحترام کا موجب ہے اور اعلیٰ تحقیق علمی ادبی فقہی کا سرمایہ ہے اس سے بچ کر بکمال تفحص وتلاش متروک ومنسوخ ظاہر الروایت پر مبنی تفقہات وظنیات مشائخ علماء کی نقول کا سہارا لے کر بے ادبی اور فساد میں مبتلا کرنے کا سامان کیا اور مذہب کا وہ راستہ جو فساد وفتنہ سے بچانے کو تھا ہرگز نہ کیا وہ یہ ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتویٰ لفساد الزمان (در مختار) حق ہے فرمان خداوندی وان یرو السبیل الرشد لایتخذ و سبیلا وان یرو اسبیل الغی ینخذ وہ سبیلا. ہدایت ادب کی راہ دیکھ کر بھی نہ لیں گمراہی بے ادبی کی راہ جہاں ملے اسے لے لیں اللہ بچائے آمین۔ (ہدایۃ المومنین صفحہ ۱۵)

Marfat.com

حافظ ریاض احمد اشرفی کے فتویٰ کی تردید میں دلائل کا انبار لگا کر آخر میں حکیم ومفتی وفقیہ ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں روزنامہ جنگ راولپنڈی میں اس کے متعلق ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء، ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء، ۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء جو نشر ہوا سب مردود باطل ہے غیر سید سیدہ کا کفو نہیں سید خاندان میں بلا تفاخر و استخفاف نکاح غیر سید نہیں کرسکتا یہ شرعاً باطل حرام ہے یہ ملک و بیرون ملک سے سائلین کے فرستادہ سوالات اور پرچہ جات کے جواب فقہی شرعی کے لئے لکھا گیا ہے کہ غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو اور اصل مسئلہ کا صحیح جواب و فیصلہ افراد امت مسلمہ کو معلوم ہو جائے۔

خادم ملت ابو مسعود سید محمود کاظمی قادری حنفی محبوب آبادی

غیر سید کا نکاح سید زادی کے حرمت و بطلان پر حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی ہونے کا حق ادا کیا باطل اور غیر اسلامی فتویٰ کی تردید بڑے عالمانہ فقیہانہ اور مفتیانہ انداز سے کر کے ہمیشہ کے لئے حافظ ریاض احمد اشرفی کا منہ بند کیا اور دوبارہ اس کو اس مسئلہ میں لکھنا نصیب نہ ہوا۔ یہ فتویٰ حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے جرات مندانہ انداز سے کیا اور سادات کرام کی تحقیق واہانت کا جو دروازہ حافظ ریاض احمد اشرفی نے کھول دیا تھا وہ دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کیا۔

دنیائے اسلام میں مسلمانان عالم کے اسلامی معمولات جو ان میں شائع اور رائج ہیں بعض بے دین اور منکرین بڑے شدومد کے ساتھ ان معمولات اسلامیہ کی تردید میں لگے ہوئے ہیں اور مسلمانان عالم کو ان اسلامی معمولات کے کرنے پر ان کو شرک بدعتی

Marfat.com

کہتے رہتے ہیں اور ایسے عاملین کو اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں۔ ان اسلامی معمولات کے متعلق حکیم وفقیہ ومفتی اسلام سے پوچھا گیا آپ نے کتاب وسنت و اجماع امت وفقہ اسلامی کی روشنی میں ان تمام معمولات کے متعلق وضاحت کر کے فتویٰ دیا کہ یہ تمام معمولات اسلامیہ جو مسلمان میں رائج ہیں بدعت وشرک نہیں ان معمولات کے عاملین کے لئے اجر وثواب ہے اور منکرین معمولات اسلامیہ منکرین حق ہیں وہ معمولات اسلامیہ منت' نذر' میلاد' محفل عرس' حلقہ ذبر' فاتحہ ایصال ثواب' گیارہویں شریف ہیں۔ سائلین نے آپ سے جو استفتاء کیا اور آپ نے اس استفتاء کا جواب حکیمانہ انداز سے دیا جو کتاب وسنت واجماع امت وفقہ اسلامیہ کی روشنی میں تھا وہ یہاں درج کیا جاتا ہے امید ہے کہ قارئین کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

ایک روز بعد از نماز ظہر چند احباب نے محقق عالم کتاب وسنت داعی اتحاد و خلافت حکیم ملت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی محبوب آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ بعض لوگ علماء صورت بن کر اسلامی معمولات منت' نذر' میلاد گیارہویں' محفل سماع' حلقہ ذک' فاتحہ ایصال ثواب تبلیغ و ذکر سے ناحق انکار کر کے ان اسلامی معمولات پر اعتقاد وعمل کو بدعت سے لے کر شرک وکفر تک ٹھہراتے ہیں اور معمولات والے مسلمانوں کو بدعتی مشرک کافر کہتے ہیں ان معمولات سے منع کر کے ملت اسلامیہ میں تفرقہ وانتشار پیدا کر رہے ہیں جس سے وحدت ملی کو عظیم نقصان پہنچ رہا ہے یہ لوگ ان اسلامی معمولات کی مشروعیت وافادیت کا ثبوت طلب کرتے ہیں اور اپنے بے اصل سند انکار وانتشار پر مصر ہیں محض تفرقہ وانتشار اختلاف سے مسلمانوں کو بچانے کی خاطر ان معمولات کی مشروعیت وافادیت اور اہل انکار کا

Marfat.com

حال وحکم شرعی دریافت طلب ہے۔

الجواب ۔بعون اللہ المعبود اللھم للصدق والصواب به البراية والیہ المآب۔ کسی مومن مسلمان کا یہ منت' نذر ماننا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرا فلاں جائز مقصد پورا فرما دیا تو اس احسان وکرم کے شکر میں محفل تبلیغ ذکر بصورت میلاد شریف گیارہویں شریف عرس فلاں بزرگ کا فاتحہ اہل بیت اطہار' ایصال ثواب اصحاب کبار یا کسی قربت دار صالح کے لئے محفل تبلیغ وذکر منعقد کراؤں گا اس مقصد کے پورا ہونے یا کسی اور نعمت وعطاء الٰہی کے شکر میں اپنی منت نذر ارادہ کو پورا کرنا شرع شریف دین اسلام ضابطہ کائنات میں بالکل درست اور شرعاً جائز قطعاً مبارک اصولاً نہایت مفید امر ہے' بدعت شرک کفر کا کوئی موجب اس میں نہیں بلکہ دین ایمان کی تبلیغ واشاعت کا بہترین ذریعہ ہے اور قاعدہ شرعیہ ہے ذریعه الشئی فی حکم الشئی ۵ شے کا ذریعہ اس شے کے حکم میں ہوتا ہے اگر ان معمولات میں کفار مشرکین بد مذہب شرابی جوئے باز زانی بھنگی چرسی کنجر میراثی ناچ والے ڈھول باجے والے بلا کر یہ محفل ان سے کرائی جاتی ہو تو منکر ہے اگر ایسا نہیں تو یہ محفل نہ منکر ہے نہ اس پر انکار کرنا جائز نہ اس کو بدعت شرک کہنا مسلمان کا کام بلکہ جس محفل میں ایسا کوئی منکر کام نہ ہو اسے منکر تصور کرنا اور اس کے کرنے پر بدعت شرک کفر کا لفظ بولنے والے اپنے کفری فتویٰ کا خود شکار ہو جاتے ہیں جن محافل میں ایسا کوئی خلاف شرع امر نہیں ان محفلوں کو برا کہنا اگر جاہل کی طرف سے ہو تو لغو اور خرافات ہی ہے اور اگر پڑھے لکھے لوگوں کی طرف سے ہے تو کفر اور گمراہی تک پہنچانے کا موجب بھی ہے

Marfat.com

اہل اسلام کے اسلامی معمولات پر ناحق انکار اعتراض و اختلاف اور منافی دین و ایمان فتویٰ دینے والے خود اسلام کے دشمن ہیں لہذا ان کی تصنیف' تقریر' تحریر' تبلیغ ذہنیت' گفتگو اسلام دشمنی پر مبنی ہے اس کا یقین اعتبار کرنا منع ہے اعتقاد و عمل کا کوئی محل ہی نہیں اہل اسلام مومنین کی ایسی منت نذر اور یہ معمولات ضابطہ کائنات دین اسلام میں معروف و مشروع اور بالکل جائز درست ہیں ذریعہ تبلیغ و دین ایمان ہے ان میں نفقہ وخرچ اور یہ منت نذر قطعاً ایک امر معروف و مشروع بالکل جائز و درست مبارک اور نہایت مفید ہے۔ (معمولات اسلامیہ صفحہ ۴)

حکیم وفقیہ و مفتی ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ معمولات اسلامیہ مسلمانوں میں جو رائج ہیں بالکل مشروع اور جائز ہیں کرنے والے کے لئے اجر و ثواب ہے اور ان چیزوں کے حرام جاننے والے کے لئے فرمایا کہ ان کے فتوے بالکل شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں بالکل ان کی طرف دھیان نہیں رکھنا چاہئے۔ اب حکیم وفقیہ و مفتی ملت اسلامیہ مزید اس پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں وہ لکھتے ہیں ۵/۳ بقرہ میں ہے اور جو تم خرچ کر دیا منت مانو تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کے لئے مددگاروں سے نہیں'' اس آیت یعنی دفعہ ضابطہ کائنات (اسلام) میں اہل اسلام و ایمان کو نفقہ و نذر کا ارشاد فرمایا گیا اور کھلی باضابطہ اجازت دی گئی ہر حال میں خالق کائنات کے علم محیط کا تصور دلایا گیا اور خلاف ضابطہ ہر اعتقاد و عمل والے کو ظالم کے لفظ سے تعبیر کر کے تنبیہ کے ساتھ اس کی محرومی و بے کسی کا اعلان بھی فرمایا گیا نفقہ خرچ کرنا دو قسم ہے (۱) حکم شرع سے اسے صدقہ واجب و فرض کہتے ہیں۔ (۲) اجازت شرع سے اسے صدقہ نفل یا اختیاری کہتے ہیں

Marfat.com

چنانچہ اسی سورۃ بقرہ کی آیت ۲۶۷ میں ارشاد فرمایا آیت ۲۶۹ میں حکمت کا ذکر آیا جو مقاصد شرع کے فہم وعمل صحیح یا ضابطہ کائنات کے مطابق اعتقاد وعمل کا نام ہے اور ۲۷۰ آیت میں اپنے اختیار سے نفقہ اور نذر ہے کہ حسب ضابطہ مقاصد شرع کے مطابق انفاق خرچ کرنا ونذر میں اجازت وافادیت ہے اس کا ناحق انکار یا خلاف ظالموں کا کام ہے اب اہل اسلام کے ان معمولات ملی میلاد گیارھویں' عرس' فاتحہ ایصال ثواب محفل تبلیغ وذکر ومناقب میں جو امور دنیائے اسلام میں پائے جاتے ہیں ان کا حکم شرعی معلوم کریں۔ (معمولات اسلامیہ صفحہ ۵)

حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پی سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ نکات بیان کئے جو قرآن مقدس نے بیان فرمائے تھے اور بیان فرمایا کہ انفاق کے دو اقسام ہیں ایک انفاق فرض ہے یعنی زکواۃ ونذر جو اپنے آپ کے لئے مقرر کردیں اور دوسرا انفاق نفل ہے جو اس کے ماسوا ہے اس کو انفاق اختیاری بھی کہا جاتا ہے۔ انفاق اختیاری وہ ہوتا ہے جس کا کرنا ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے میں کوئی عذاب نہیں ہوتا مثلاً اگر کسی نے گیارھویں شریف کی تو کرنے والے کے لئے ثواب ہے اور نہ کرنے والے کے لئے کوئی عذاب نہیں کیونکہ یہ خرچ اختیاری ہے لیکن جائز اور حلال یا روا پر ناجائز اور حرام کا فتویٰ لگانا درست نہیں کیونکہ ایک جائز کام کو وہ ناجائز میں شمار کرتا ہے حکیم ملت وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ نے اس پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ تمام معمولات اسلامیہ جائز ہیں۔ آپ فرماتے ہیں (۱) اہل علم وتقویٰ کو بلا کر ان سے دعوت خیر امر معروف نہی منکر کا فریضہ ادا کرایا جاتا ہے یہ امر مشروع ہے اور قرآن سے ثابت ہے ۲/۴ آل عمران آیت ۱۰۴۔ (۲) خیر کی طرف دعوت دینا یہ بھی مشروع

Marfat.com

ہے۲/۱۴العمران آیت۱۰۴۔(۳) نہی منکر کرنا یہ بھی اسی آیت سے ثابت ہے۔(۴) امر معروف کرنا بھی آیت۱۰۴سے ثابت ہے۔(۵)ان محفلوں میں تلقین ہوتی ہے کہ رشتہ دین اسلام مل کر تھام لواور بغاوت کی پیداوار فرقوں کو یکسر مٹادواور باہم بھائی بن جاؤ جیسے خیر القرون میں کوئی فرقہ نہ تھا یہ عین اسلام کی تعلیم ہے اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۲/۱۴العمران آیت۱۰۳ واعتصموا بحبل الله جميعاً الاية حدیث میں بہتر کے کے حق ہے کلهم فی النار سب جھنمی ہیں۔(٦)ان محفلوں میں یہ تلقین ہوتی ہے کہ تمام فرقوں سے دست بردار ہوکر اسلام کواپنادین جانو اور کہو یہ بھی تعلیم کتاب وسنت کے مطابق ہے۱۰/۳العمران آیت۱۹میں ان الدين عند الله الاسلام ۔(۷)ان محفلوں میں تلقین حق ہوتی ہے کہ اسلام کے سوا جتنے فرقے مذہب طریقے ہیں سب مردود نامقبول ہیں اوران فرقوں مذہبوں والے آخرت میں دین اسلام سے تہی دست خائب وخاسر تباہ کار ہوں گے یہ بھی عین تعلیم اسلام ہے اور قرآن سے ثابت ہے چنانچہ۱۷/۳العمران آیت۸۵میں ہے ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرين O (۸)ان محفلوں میں تلقین ہوتی ہے کہ سب فرقوں کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہوجاؤ اور اسلام کے سوا سب طریقے شیطان کے نقش قدم پر ہیں ان پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے یہ عین حق ہے اور اسلام کی تعلیم قرات سے ثابت ہے ۹/۲ البقرۃ کی آیت ۲۰۸۔ان مبارک دینی محفلوں میں نمایاں طور پر امر معروف نھی منکر اور ایمان کی تلقین ہوتی ہے یہ قطعاً حق اور تعلیم اسلام ہے اور امت مسلمہ کا ایک امتیازی نشان جو قرآن سے ثابت ہے۱۰/۴العمران آیت۱۰۰۔ (۱۰) ان مبارک اور شرعی محفلوں میں

Marfat.com

اعتقادی اصلاح وتبلیغ کے علاوہ اقامت صلواۃ کا معمول قائم کیا جاتا ہے اور اسی کی تلقین ہوتی ہے یہ بھی شرعاً درست اور قرآن کریم سے ثابت ہے بار بار ارشاد ہوا اقیموا الصلواۃ

(۱۱) نماز کے بعد ان مبارک محفلوں میں ذکر اللہ علی الاعان کرتے کراتے ہیں یہ عین حق اور تعلیم قرآن کے مطابق ہے ۱۲/۵ النساء آیت ۱۰۳. فاذا قضیتم الصلاۃ فاذکر واالله الایة پھر جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو فائدہ ضابطہ کائنات کی اس روشنی دفعہ آیت سے صاف معلوم ہوا کہ ذکر اللہ علی الاطلاق اور علی الاعلان اور علی العموم والخصوص باادب ہر وقت ہر حال میں مشروع جائز اور مفید ہے اور خصوصاً بعد نماز باجماعت کے خود آیت میں مذکور ہے تفسیر درمنشور شریف ۲/۲۱۴ مطبوع مصر باخراج ابن جریر وامام ابن منذر وامام ابن ابی حاتم معلم کائنات سے تلمیذ خاص افقہ الناس عبداللہ بن عباس سے اس کی تفسیر میں مروی باالیل و النهار فی البر و البحر و السر و العلانیة وعلی کل حال. (۲/۲۱۴ درمنشور) رات دن تری خشکی سفر گھر توانگری ومحتاجی' بیماری صحت پوشیدہ ظاہر (خفی وجہر) اور ہر حال میں ذکر کا ارشاد فرمایا پس اسی سے منع کرنا یا اسے برا جاننا مسلمان کا کام نہیں اور ایسے منکر کو امام استاد پیشوا بنانا حرام ہے۔'' (معمولات اسلامیہ صفحہ ۷)

حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بیان سے واضح فرمایا کہ یہ محفلیں خیر وبرکت کی محفلیں ہیں ان محافل سے مندرجہ بالا فوائد مسلمانوں کو حاصل ہوتے ہیں اور یہ بھی بتایا کہ ان محافل میں لوگ پابندی سے نمازیں پڑھتے ہیں پھر ان محافل میں ذکر جہر وخفی کے حلقے بھی ہوتے ہیں اور لوگ تلاوت

Marfat.com

قرآن بھی کرتے ہیں ذکر جہر بھی ان محافل میں ہوتا رہتا ہے اس لئے یہ محافل خیر و برکت کے مجموعے ہوتے ہیں ان خیر و برکت کے کاموں سے لوگوں کو منع کرانے والے مناع الخیر ہیں ایسے لوگوں کو عالم یا فاضل دینی بھی تصور نہیں کرنا چاہئے اور نہ ایسے لوگوں کو استاد یا امام بنانا جائز ہے بالکل ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا اشد حرام ہے کیونکہ ایسے لوگ باغی آئمہ کی ایجادات ہیں جو ایسے کام کرنے والوں کو کافر و مشرک و بدعتی کہتے ہیں اور ان پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔ اس کے بعد ہمارے پیر و مرشد حکیم و فقیہ و مفتی ملت اسلامیہ مزید وضاحت کر کے فرماتے ہیں۔

ان مبارک محفلوں میں خاص کر ذکر جہر بھی ہوتا ہے اور دوسرے اس کو سنتے ہیں یہ دونوں کام ذکر جہر کرنا اور اس کو سننا ہرگز شرعاً منع نہیں قطعاً جائز اور بے شبہ مفید اور قرآن کریم سے ثابت ہیں۔ ۱۴/۱۹۶ اعراف آیت ۲۰۴ **واذقری القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون** ○ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا کر اسے سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے قرآن سراپا ذکر ہے **انا نحن نزلنا الذکرو انا له لحافظون** ○ اس سے کچھ لوگوں کا ذکر کرنا اور دوسروں کا اسے چپ ہو کر سننا ثابت ہوا یہ ذکر جہر ہی ہے۔ فائدہ۔ اس آیت سے امام کے پیچھے قرات کا غیر مشروع ہونا بھی ثابت ہوا حدیث فاتحہ سے دلیل پکڑنا کافی نہیں جیسا کہ امام کے پیچھے قرات کے مرتکب فرقہ کا زعم و خیال ہے یہ اس لئے صحیح نہیں کہ آیت کا مفاد ہے کہ وہ قرآن کی قرات سننے والوں میں سے ہے اسے **انصتوا** چپ رہنے والوں میں ہونے کا حکم ہے اور وہ حدیث جو پیش کی جاتی ہیں مفاد اس کا یہ ہے

Marfat.com

کہ فاتحہ بغیر نماز کامل نہیں پس بندہ کو بوقت قرات چپ رہنے اور نماز میں فاتحہ کا حکم ہے اگر وہ امام کے پیچھے بھی حدیث پر عمل کر کے فاتحہ پڑھتا ہے تو قرآن کے حکم **انصتوا** چپ رہو پر عمل ترک ہوتا ہے اور حدیث میں **قرات الامام له قراة امام** کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے امام کے پیچھے چپ رہتا ہے تو قرآن اور حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے پس قرآن وحدیث پر عمل امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے ہی کی صورت میں ہوتا ہے یہی صحیح ہے بہر حال **واذا قری القرآن فاستمعوا له** سے ذکر جہر کی مشروعیت قرآن سے ثابت ہوئی لہذا ذکر جہر بعد نماز سے منع کرنا یا اسے ناگوار رکھنا شرعاً صحیح نہیں بلکہ غور سے دیکھا جائے تو عین نماز میں ذکر جہر قرات قرآن سے ثابت ہے تو بعد کیوں منع ہو یہ ممانعت اور ناگواری علم اور اسلام کے خلاف جہالت اور بدر اہی کی علامت ہے۔ (معمولات اسلامیہ صفحہ ۸)

حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے عالمانہ وعارفانہ بیان سے صاف واضح ہوا کہ جو لوگ فاتحہ خلف الامام پڑھتے ہیں وہ قرآن مقدس کی آیت کریمہ کے خلاف عمل کرتے ہیں کیونکہ قرآن مقدس میں ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور چپ رہو۔ اس آیت کریمہ میں چپ رہنے کا حکم موجود ہے بعض جہال کہتے ہیں کہ یہ نماز سے باہر حکم ہے اور ہم سورۃ فاتحہ نماز کے اندر پڑھتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ کے متعلق مفسر قرآن اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم نماز کے اندر ہے ذرا تکلیف کر کے تفسیر کا مطالعہ کرو تو تب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر میں نماز

Marfat.com

کے اندر کی تفسیر کی ہے۔ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات لکھی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اندر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ چپ رہنا ضروری ہے۔ امام صاحب جب جہری نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں تو یہ جہر مقتدیوں کے سننے کے لئے ہے ورنہ جہر کا مطلب کیا ہے اور یہ سورۃ فاتحہ جہر سے کن لوگوں کو سناتا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹھیک ہے ہم جہری نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھیں گے اور خفی نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھیں گے تو یہ بات بھی غلط ہے کہ نمازوں میں سے جہری میں کچھ اور عمل مقتدی کریں گے اور خفی میں الگ بلکہ جو فاتحہ جہری میں پڑھا جاتا ہے وہی فاتحہ خفی یعنی سری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ جہری نمازوں میں بھی مقتدی امام کے پیچھے اقتداء کرتے ہیں اور سرّی نمازوں میں بھی امام کی اقتداء کرتے ہیں یہ نہیں کہ جہری نمازوں میں حکم الگ ہے اور سرّی نمازوں میں الگ بلکہ مقتدیوں کے لئے دونوں میں اقتداء ایک جیسے ہیں اور امام کی قرات مقتدی کی قرات ہوتی ہے امام کا پڑھنا مقتدیوں کا پڑھنا ہے حدیث شریف میں ہے کہ قراۃ الامام قراۃ لہ یعنی امام کی قرات مقتدی کی قرات ہے یہ نہیں کہ امام کچھ اور کہہ رہا ہے اور مقتدی کچھ اور اب امام اگر کوئی سورۃ پڑھتا ہو اور مقتدی کو وہ سورۃ یاد نہ ہو مثلاً وہ سورۃ یوسف نماز میں شروع کرتا ہے اور مقتدی کو وہ سورۃ یاد نہیں یا وہ سورۃ یٰسین یا سورۃ مزمل پڑھتا ہے اور مقتدیوں کو وہ سورتیں یاد نہیں وہ سورۃ اخلاص پڑھنا شروع کریں گے تو دونوں کے قراتوں میں تضاد آئے گا امام کچھ اور پڑھا ہے اور مقتدی کچھ اور۔ اس حدیث شریف پر عمل کرنے والے حنفی مقلدین ہیں اور اس حدیث کو دلیل میں پیش کرنے والے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں منکرین تقلید یا

Marfat.com

ائمہ یہ کہتے ہیں کہ ہم امام ابوحنیفہ کو اس دلیل والی حدیث کو نہیں مانتے تو پھر غیر مقلدین میں کون ایسے ہیں کہ امام کے پیچھے وہ بھی پڑھتے ہوں گے یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھتا ہو بلکہ وہ چپ رہتے ہیں تو معلوم ہوا کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ساتھ بغض وعدات کے ساتھ آپ کی پیش کردہ حدیث پر وہ بھی عمل کرتے ہیں ورنہ ان کے پاس کوئی دوسرا راستہ یا دلیل نہیں کہ وہ پیش کرسکیں۔ معلوم ہوا کہ مسلک امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مسلک حق ہے اور اور آپ کے مقلدین حق کے ماننے والے ہیں اور آپ کے معاندین حق کے معاندین ہیں۔ مندرجہ بالا بیان حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ میں آپ نے ذکر جہر کے ضمن میں یہ بات چھیڑ دی ہے اصل بات ذکر جہر کی ہورہی تھی اس ذکر جہر کے مابعین کے لئے آپ نے ایک لطیفہ بیان کیا ہے وہ برائے افادہ عوام کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں

لطیفہ: بعض علم اور دین سے باطنی عناد رکھنے والے بعد وقت مقررہ کی نماز باجماعت کے بعد ذکر جہر سے منع کرنے میں ایک ستم بالائے ستم بہانہ یہ کیا کرتے ہیں کہ محلّہ کے بعض بچھڑ کر آنے والوں کو نماز میں خلل آتا ہے۔ ان کی رعایت سے ذکر جہر نہ کیا جائے یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے حسب ضابطہ کائنات اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَاباً مَوْقُوْتاً نماز مومنوں پر مقرر کردہ وقتی فریضہ ہے جو عمداً بچھڑ کر آئے انہوں نے ایک بروقت فریضہ میں حاضری سے کوتاہی کا جرم کیا ان کی خاطر بروقت فریضہ ادا کرنے والوں کو اس فریضہ ذکر سے منع کرنا جو نص کتاب اللہ سے ثابت ہے وَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو

Marfat.com

جس کے اطلاق میں ذکر جہر بھی شامل اور داخل ہے اور اس سے ناحق روکنا ان کی نماز کے خلل کے بہانہ سے جس کی اس سے بے ضابطگی کی نماز کے نامقبول ہونے کی شہادت زمانہ رسالت سے ثابت ہے مشکواۃ باب الامامت کی دوسری فصل میں عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ معلم کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں اول قوم کی رضامندی کے بغیر امام امیر بننے والا دوم نماز کا وقت مقررہ فوت کر کے آنے والا تیسرا آزاد کو غلام بنانے والا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) پس یہ بہانہ جہالت اور ضلالت پر مبنی ہے اہل اسلام بعد نماز باجماعت ذکر جہر کریں کوئی حرج نہیں ابن عباس کی شہادت ہے کہ میں مسجد میں نماز ہو جانے کو ذکر جہر ہی کی آواز کے سننے سے معلوم کیا کرتا تھا حضور ﷺ کے زمانہ میں اس سے ناحق انکار کرنے والے جاہل بدمذہب کو امام بنانا ناروا ہے۔ (معمولات اسلامیہ صفحہ ۹)

حضرت حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب وضاحت فرمائی کہ بعض لوگ اگر نمازوں کے بعد ذکر کرنے والوں کو اس لئے منع کرتے ہیں کہ بچھڑے ہوئے لوگوں کی نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے اور یہ نہیں ہونا چاہئے تو آپ نے کیا خوب وضاحت فرمائی کہ نمازوں کے لئے اوقات مقرر ہیں اب اگر کوئی نماز میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کوتاہی کرنے والے کو سزا دینی چاہئے نہ کہ اس کی حوصلہ افزائی ہو جائے بلکہ اگر اس کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ آئندہ کے لئے وقت مقررہ کی پابندی کرے اور غفلت سے کام نہ لے اگر اس کی حوصلہ افزائی ہو جائے تو پھر وہ آئندہ کے لئے بھی غفلت میں مزید اضافہ کرے گا اور حکیم وفقیہ ومفتی پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے

Marfat.com

آخر میں ایک اثر کا ذکر بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ مجھے تب پتہ چلتا کہ نماز ختم ہوئی کہ میں ذکر جہر کی آواز کو سنتا۔ تب مجھے پتہ چلتا کہ نماز ختم ہوگئی اب لوگ جو منکرین ہیں وہ کوتاہی کرنے والے کے لئے رعایت کرتے ہیں اور ایک جائز اور روا کام جو مستحب ہے اس کے روکنے کے لئے ایڑھی کا زور لگاتے ہیں اور جائز روا کام کو منع کرتے ہیں ایک مفتی کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس کو کتاب و سنت وفقہ اسلامی پر کامل عبور ہو اور وہ بغیر علم کے یا جم غفیر کے مسلمانوں کے لئے معمولات کے متعلق ایسا فتویٰ نہ دے جو ان کے معمولات اسلامیہ کے خلاف ہو کیونکہ آج تک جتنے اہل ایمان علماء گزرے ہیں کسی نے ان معمولات کو نہ حرام جانا ہے اور نہ کسی نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے اب کوئی نیا دین نہیں آیا کہ وہ ان بزرگان دین اور علماء دین متین پر کفر اور شرک کے فتوے لگائے۔ اکثر منکرین ان معمولات کے عاملین پر یہ فتویٰ لگاتے ہیں کہ یہ عمل مشرکین کا ہے یا کافر لوگوں کا تو ہم ان سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کیا کسی نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی ہندو مرا ہو اور ہندو لوگ اس کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرتے ہوں یا ان کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگتے ہوں یا ان کے لئے کسی نے حیلہ اسقاط کیا ہو تو پھر وہ حق بہ جانب ہیں کہ وہ یہ کہے اب کسی منکر نے جب یہ دیکھا بھی نہیں اور سنا بھی نہیں اور کسی ہندو یا مشرک و کافر کی کتاب میں پڑھا بھی نہیں تو یہ لوگ پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ مشرکانہ یا کافرانہ رسمیں ہیں ان رسموں کو چھوڑنا چاہئے معلوم ہوا کہ ایسے منکرین حق کے لئے بغیر واہیات کے کچھ اور دلائل نہیں صرف مسلمانوں کو غیر مسلم بنانے کے درپے ہیں اور لوگوں کو راہ راست سے روگرداں کر دیتے ہیں حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ بحیثیت مفتی

Marfat.com

کے متعلق یہ چند فتوے اور ان فتووں پر تبصرے بھی مخلوق خدا کے لئے پیش کئے امید ہے کہ قارئین کرام ضرور ان سے مستفید ہوں گے۔

حکیم ملت بحیثیت دانشور

دانشور ہونا بہت بڑا کمال ہے۔ بعض لوگ علم دین سے واقف بھی ہوتے ہیں اور دارالعلوموں میں مدرس بھی ہوتے ہیں طلباء کو پڑھاتے بھی ہیں لیکن وہ دانشوری اور ملی سیاسی تدبر کے اسرار و رموز سے ناواقف ہوتے ہیں اور سیاسی لوگ ان کو سیاست سے دور بھی بھگاتے ہیں اور ان کو اپنا آلہ کار بھی بناتے ہیں جو کچھ یہ سیاسی لوگ کرتے ہیں اس سے ان غیر دانشور علماء کو اپنے پنجے میں جکڑ لیتے ہیں وہ خود منہ سے کچھ نہیں بولتے بلکہ ان غیر دانشور علماء کی زبان پر بولتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سیاست کچھ اور ہے اور مذہب کچھ اور۔ کیا دونوں متضاد ہیں؟ یہ بات غلط ہے کہ سیاست الگ چیز ہے اور مذہب الگ چیز ہے بلکہ دین و ایمان کا ضابطہ کائنات یعنی قرآن مقدس ایسی کتاب ہے کہ یہ تمام کائنات کے لئے قانون ہے ملک و ملت کے لئے بس یہی ایک ضابطہ ہے فقیر نے نظام خلافت نامی کتاب مرتب کی ہے اور اس میں یہ واضح کیا ہے کہ نظام خلافت نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے بلکہ تمام افراد کائنات کے لئے ہے اگر مسلمانوں نے اس پر عمل کیا اور اس کو اپنا دستور بنایا تو اس

Marfat.com

کے چلانے کے لئے الگ خلیفہ ہوگا اور نظام خلافت رہے گا جس طرح خلفاء راشدین نے نظام خلافت نافذ کیا تھا اور ان کے سنہری دور کے بعد پھر اس نظام کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بحال کیا وہ زیادہ دیر تک باغیوں کو نہیں چھوڑا بلکہ خلافت کو مٹایا اور اس کی جگہ ملوکیت کو قائم کیا بادشاہ اور خلیفہ میں یہ فرق ہے کہ بادشاہ اپنا آرڈر یعنی حکم چلاتا ہے اور خلیفہ اللہ تعالیٰ کا حکم پہلے اپنے آپ اور پھر لوگوں پر نافذ کرتا ہے وہ اپنا حکم لوگوں پر نہیں چلاتا خلفاء راشدین کے بعد اب تک ملوکیت کا دور دورہ ہے آخر زمانہ میں صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام خلافت بحال کر کے دستور حق نافذ کریں گے اگر مسلمانان عالم کوشش کرے اس کے نافذ ہونے کے لئے سعی بلیغ کریں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں ان کو خلافت دوں گا جس طرح پہلے لوگوں کو دی تھی دین کے ان رموز کے جاننے والے بہت کم ہیں ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت جس طرح ایک عظیم فقیہ اور محدث تھے اور اسی طرح ایک عظیم مفتی بھی تھے ان اوصاف کے ساتھ ساتھ وہ ایک عظیم مدبر اور دانشور بھی تھے ملک کے مایہ ناز دانشوروں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جوہر دانشوری کے آپ میں پیدا کئے تھے وہ بہت کم لوگوں میں دیکھے گئے ہیں آپ نے اس کے لئے سعی بلیغ فرمائی حکام وقت کو للکارا کسی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا بلکہ اپنے سر کو اپنے مولیٰ خالق کائنات کے سامنے جھکایا اور کسی کی پرواہ نہ کی بلکہ حق بات کی تلقین حکومت وقت کے ایوانوں میں بیان کی آپ نے پوری زندگی خلافت اسلامیہ کے قیام کے لئے وقف کی تھی اور ملوکیت کے خلاف علم بلند کیا آپ نے لوگوں کے سامنے اس حقیقت کو واضح کیا کہ اگر باغیان ملت نے ضابطہ کائنات دستور حق کی جڑ یعنی خلافت اسلامیہ کو کاٹا تو جس درخت کی جڑ کٹ

Marfat.com

جائے اس پر بہار حرام ہے خلافت اسلامیہ اس درخت کی جڑ ہے اس کو مزید مت کاٹو بلکہ اس درخت کی آبیاری تمہارے لئے ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا ہے

کبھی جھانک ملک شھود میں کہ خلیفہ ہے تو وجود میں
ہوئیں صدیاں تجھ کو سجود میں سر اٹھا کہ وقت قیام ہے

یعنی کیا تم کبھی اس ملک شھود میں بیدار ہو چکے ہو جس میں ادب و عشق کے ذریعے لطائف ستہ اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ جگمگا رہے ہیں اور کیا تمہیں پتہ ہے کہ خلیفہ تو وجود میں متصرف فی العالمین ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جب انسانوں کو پیدا کرنا چاہا تو فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفه کہ میں اپنا ایک نائب بنانے والا ہوں انسان کو اللہ تعالیٰ اپنا خلیفہ بنایا اب اگر وہ خلافت کے کام سے دور رہے گا تو وہ پھر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ نہیں بلکہ شیطان کا خلیفہ ہوگا جیسا کہ آج کل یہود و نصاریٰ یہ کردار ادا کر رہے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ اب تم سجدے میں پڑے ہوئے ہو اور اس اثناء میں بہت طویل زمانہ گزر گیا اب اغیار کے در سے اپنے سر کو اٹھاؤ کیونکہ اب خلافت کے قیام کا وقت قریب آ رہا ہے تم بھی سر اٹھا کر اس راز سے آگاہ ہو جاؤ آپ چونکہ ایک مدبر دانشور تھے اس لئے آپ نے تمام دنیا کی سرخروئی کے لئے دس نکات دنیائے اسلام کو پیش کئے اور ۱۹۷۴ء میں جب لاہور شہر پاکستان میں اسلامی سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی اور آپ نے ایک کتابچہ کی شکل میں مسلمانان عالم کو دس نکات پیش کئے اگر مسلمانان عالم ان نکات پر عمل پیرا ہوں تو ان کے لئے نجات ہوگی اور اگر انہوں نے اس پر دھیان نہ دیا تو پھر وہ رسوائی جو وہ بھگت رہے ہیں اس میں پڑے رہیں گے بلکہ مزید رسوا ہوں گے اور اگر ان نکات پر عمل کریں گے تو دنیا و آخرت کی کامیابیاں ان کے

Marfat.com

قدموں میں ہوں گی وہ دس نکات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ہر مسلم ملک کے آئینی نام سے پہلے لفظ خلافت ہوتا کہ ممالک اسلامیہ کا ایک بلاک بن سکے نیز ہر مسلم ملک کا آئین وستور اسلام ہو اور سربراہ مملکت کا لقب خلیفہ ہو۔

(۲) دنیائے اسلام کا ایک مشترکہ بنک (بیت المال) ہو۔

(۳) دنیائے اسلام کی ایک مشترکہ تجارتی منڈی ہو۔

(۴) دنیائے اسلام کا ایک ایٹمی توانائی کمیشن اور ایک مرکزی اسلحہ ساز کارخانہ ہو۔

(۵) ہر اسلامی ملک میں میٹرک تک تعلیم بشمول قرآن وسنت وفقہ لازمی ومفت ہو۔

(۶) اسلامی ممالک کے تمام افسروں کے لئے کتاب وسنت وفقہ کا ایک مختصر کورس لازمی قرار دیا جائے۔

(۷) ہر اسلامی ملک میں مستند علماء ومشائخ کی ایک رجسٹرڈ جمعیت ہو جس کے ممبران امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر باضابطہ متعین ہوں۔

(۸) دنیائے اسلام کی مشترکہ اور مجاز فیصلہ کن عدالت ہو۔

(۹) دنیائے اسلام کی مشترکہ دفاعی فوج ہو جس کا مناسب حصہ ہر اسلامی ملک میں موجود ہو۔

(۱۰) حج کے موقع پر ہر مسلم ملک کا خلیفہ یا اس کا قائم مقام حاضر رہ کر دنیائے اسلام کی فلاح وبہبود کی کمرہ بند کانفرنس (مجلس شوریٰ) میں شامل ہو۔

حکیم ملت وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ کاظمی مشہدی صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بصیرت سے نوازا تھا آپ نے اپنی

Marfat.com

بصیرت سے دنیائے اسلام کے بہبود و فلاح کے لئے یہ دس نکات دنیائے اسلام کو پیش کئے اور پھر یہی نکات ۱۹۷۴ء میں جب لاہور کی شاہی مسجد میں عالمی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ نے کلمۃ الاتحاد والجہاد کے نام سے ایک کتابچہ لکھا اور اس کتابچہ میں یہ دس نکات پیش کئے قاری خوشی محمد الازھری کی وساطت سے وہ کتابچہ تقسیم ہوا حالانکہ کسی کو کسی قسم کے لٹریچر تقسیم کرنے کی اجازت نہ تھی اگر وہ تمام سربراہان مملکت ان دس نکات پر عمل کرتے تو آج اہل اسلام کی تمام مملکتوں کا بول و بالا ہوتا لیکن افسوس صد افسوس انہوں نے ایسا نہ کیا اور ترقی کی بجائے تنزل کی طرف مسلمانان عالم جارہے ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے اتفاق و اتحاد سے کام نہ لیا اور تمام کے تمام خواہ وہ ارباب اقتدار ہوں یا عوام الناس افتراق و انتشار کے شکار ہوئے اور ایک دوسرے کے ساتھ نبرد آزما رہے اور فرقہ واریت کو ہوا دی گئی مسلمانان عالم کے معمولات اسلامیہ پر کفر و شرک کے فتوے لگائے گئے اس نازک دور میں آپ نے مجدد وقت ہو کر ان تمام کو بروقت خبردار کیا۔ آپ کا دانشورانہ بیان جو بین الاقوامی کل مکتبی قرآن حکیم کانفرنس سے حکیم ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے اس کانفرنس میں جو عارفانہ عالمانہ اور دانشورانہ خطاب فرمایا وہ سننے اور پڑھنے کے قابل ہے۔

یکم اگست ۱۹۸۴ء کو ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کراچی میں ایک عظیم اور بے مثال بین الاقوامی قرآن حکیم کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اسی کانفرنس میں اسلامی ممالک کے سفراء اور علماء و دانشور پاکستان کے نامور علماء و فضلاء مشائخ و نعت خوان قراء یونیورسٹیز کے طلباء پروفیسر وکلاء، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور پریس کے نمائندے شریک

Marfat.com

ہوئے کانفرنس میں مدعو ہر مقرر نے نہایت ہی جامع مقالات اس کانفرنس میں پیش کیے اور اپنی اپنی تقاریر بھی کیں ریڈیو پاکستان کراچی نے اس پروگرام کو نشر بھی کیا اور اخبارات نے اس کو جگہ بھی دے دی یہ کل بین الاقوامی کانفرنس حکیم وفقیہ و مفتی ملت اسلامیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی آپ نے سو سال سے کچھ اوپر کی عمر پیرانہ سالی میں اپنے صدارتی خطبہ میں فرمایا وقت نہایت قیمتی قلیل اور مصروف ترین ہے۔ حق بات کہو کسی سے نہ ڈرو آپ نے کانفرنس کے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کانفرنس کے انعقاد کو سراہا اور فرمایا یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے قرآن حکیم ضابطہ کائنات نے جو تعلیمات دیں اور جو کچھ بنی نوع انسان کو سکھایا ہے اسی میں اس کی فلاح و کامیابی ہے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں اس کی بدولت دنیائے اسلام ایک قالب اور ایک جان ہو سکتے ہیں اس کا سبق آفاقی ہے ہماری ذلت اور رسوائی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو نظام حکومت قرآن پاک نے دیا ہم اس سے منحرف ہو گئے۔ ہمیں حکم ملا تھا کہ **واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا** . اللہ کی رسی اسلام لاریب ضابطہ کائنات کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقے نہ بنو۔ مگر ہم غیروں کے ہتھکنڈوں کا شکار ہو گئے فرقوں میں مزید بٹ گئے اور اپنی طاقت اپنے ہی ہاتھوں سے کھو بیٹھے۔ **ولاتهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين** ۔نہ سستی کرو نہ غم کھاؤ تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔'' مومن ہونے کی جو شرط لگائی وہ بڑی اہمیت کی حامل اور توجہ کی مستحق ہے اور غالب ہونے کی دلیل ہے مکار یہود و نصاریٰ اور دوسری غیر مسلم قوموں نے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر اس بنیادی شرط کو جیسے ایمان کہتے ہیں کو سرے سے حذف کرنے کے درپے ہوئے

Marfat.com

ہماری غفلت لاپرواہی ان کی معاون ہوئی ایمان کا ہونا یا مومن ہونا عشق وادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعبیر ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے معلم ومقصود کائنات ﷺ فرمایا تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنے والدین و اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔ آج کل کچھ علم سے ناآشنا لوگ حضور معلم ومقصود کائنات ﷺ کے ادب وعشق اور محبت کو شرک وبدعت کہتے ہیں کتنے نادان ہیں وہ عشق وادب مصطفیٰ ﷺ ہی تھا جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان تھا جسے دیکھ کر عروہ بن مسعود ثقفی کہنے پر مجبور ہوگیا تھا کہ بخدا تم ان لوگوں سے مقابلہ نہیں کرسکتے جن کا حضور معلم ومقصود کائنات ﷺ کے ساتھ ایمان میں نے دیکھا ہے۔ (نشری تقریر بین الاقوامی قرآن حکیم کانفرنس)

حکیم ملت، پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے مدبرانہ و دانشورانہ تقریر خواص اور علماء ومشائخ کے سامنے پیش کی کہ حضور انور ﷺ کا عشق و محبت ہمارے لئے بہت اہم ہیں اگر ہمارے دلوں سے یہ عشق نکل جائے تو پھر ہم میں ایمان بھی نہ رہے گا کیونکہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت ہمارا ایمان ہے اور دوسرے غیر مسلم اقوام اس محبت کو مٹانا چاہتے ہیں اور ان لوگوں کو نشو ونما کر رہے ہیں جو یہ کام سرانجام دے رہے ہیں اور وہ حضور انور ﷺ کے ساتھ جو عشق ہے وہ اس کو مٹانے پر مامور ہیں بس ایسے لوگ جو معلم ومقصود کائنات ﷺ کی توہین کرنے والے ہیں یہی مسلم نما یہودی اور عیسائی ہیں ان لوگوں نے کلمہ شریف کی آڑ لے کر لوگوں میں یہی جراثیم پھیلا رہے ہیں حکیم وفقیہ ومفتی ودانشور پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مندرجہ بالا بات کو آگے وضاحت کے ساتھ مزید فرمایا ہم قرآن پاک

Marfat.com

ضابطہ کائنات کو پڑھتے ضرور ہیں مگر ہماری کثرت اس کی روح سے بے خبر ہے حالانکہ اس میں ہمارے تمام مسائل کا موجود ہے قرآن ایک مکمل ضابطہ کائنات ہے جو لوگ اسے صرف ضابطہ حیات کہتے ہیں انہوں نے اس کے دائرہ کو محدود کر دیا ہے جو اس کی شان کے خلاف ہے ان کی یہ بات ادھوری ہے اس پر تمام اہل علم و دانش عش عش کر اٹھے اور ہر سامع نے اپنے اپنے انداز کے مطابق داد تحسین پیش کی آپ نے مزید فرمایا قرآن حکیم جو ہماری ہدایت اور راہ نمائی کے لئے نازل کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے جو نظام حکومت دیا آج ہمارے علماء و مشائخ' سیاست دان' قانون دان اور اربابِ بست و کشاد سب بھول چکے ہیں یا جان بوجھ کر نام نہیں لیتے ہیں کیونکہ اس میں خالق کی مرضی پر چلنا ہوتا ہے ہم جمہوریت کا نام تو لیتے ہیں انہیں سوشلزم کمیونزم امپریلزم صدارتی و پارلیمانی طرز ہائے حکومت تو یاد ہیں مگر بھول چکے ہیں یا جان بوجھ کر نام نہیں لیتے ہیں کیونکہ اس میں خالق کی مرضی پر چلنا ہوتا ہے تو اس نظام کو جسے خلافت اسلامیہ کہتے ہیں جس کا اعلان رب کائنات نے آدم کی تخلیق سے پہلے کر دیا تھا انی جاعل فی الارض خلیفه میں زمین میں خلیفہ نائب بنانے والا ہوں پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کے نائب خلیفہ ہوئے اور خلافت پر کاربند رہے جب معلم و مقصود کائنات امام الانبیاء سید المرسلین خاتم النبین سید العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خداوند قدوس کے خلیفہ اعظم ہیں کائنات میں سب سے بہترین دور آپ ﷺ ہی کا دور ہے جس کے حق میں مصطفیٰ ﷺ کی زبان حق کی ترجمان ہے یہ صادر ہوا ''سب سے بہترین دور میرا ہے پھر اس سے ملحقہ لوگوں خلفاء راشدین کا پھر ان کا جن کا نظام خلافت ہوگا' دور خلافت اپنی کامیابیوں کی بدولت محتاج بیان نہیں

Marfat.com

تاریخ کے پاس یہی وہ دور ہے جس پر انسانیت فخر کرسکتی ہے ارشاد ربانی ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض سورۃ نور آیت ۵۲۔ یعنی مومنو اور لاریب ضابطہ کائنات پر عمل پیرا ہونے والوں سے اللہ نے وعدہ فرمایا کہ وہ انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا۔ آج ہم خلافت سے محروم ہیں تو اس لئے ہمارا ایمان صحیح نہیں اور ہماری زندگی میں عمل صالح کی جگہ عمل طالح ہے خدا کی بات سچی ہے نقص ہے تو ہم میں اس لئے ہمیں خدا و مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ایمان درست کر کے ضابطہ کائنات قرآن کے مطابق عمل کرنا ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم غالب رہیں تو اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہمارے علماء ہمارے مشائخ ہمارے دانشور ہمارے سیاستدان ہمارے وکلاء ہمارے تاجر کارخانہ دار ہمارے سرمایہ دار ہمارے جاگیردار ہمارے مزدور ہمارے طالب علم ہمارے معلم سب پر فرض ہے کہ کائنات کی فلاح اور بہتری کے لئے اپنا ایمان درست کریں اور خالق کائنات کے مجوز اور پسندیدہ نظام خلافت اسلامیہ کی بحالی اور نفاذ دستور اسلام کے لئے جدوجہد کریں کیونکہ حصول آزادی کا مقصد بھی اسی نظام کے تحت زندگی گزارنا تھا اسی میں سب کی بھلائی اور خیر خواہی ہے ورنہ ہر نظام تباہی ہے۔ آپ نے قرآن حکیم کے سب سے پہلے سبق الم کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا یہ بہت اہم سبق ہے یہی سارے قرآن حکیم کا متن ہے اسی لئے قرآن حکیم نے اسے بار بار دہرایا ہے آپ نے فرمایا تین حروف سے تین بنیادی حقیقتیں مراد ہیں یعنی الف اللہ خالق و مالک بادشاہ اور معبود کائنات لام اسلام لاریب ضابطہ کائنات میم معلم مقصود کائنات ﷺ ہیں اور یہی تین بنیادی سوال قبر میں ہوں گے من ربک مادینک ماکنت تقول فی حق

Marfat.com

ھـذا الـرجل جس نے سبق پڑھا ہوگا ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگیا۔تقریر کے آخر میں آپ نے خلافت اسلامیہ کی بحالی کے لئے دعا فرمائی۔ (نشری تقریر کل جماعتی قرآن حکیم کانفرنس کراچی)

اس تقریر میں آپ نے عالمانہ عارفانہ ودانشورانہ کلام علماء ومشائخ اور وکلاء پروفیسرز اور دانشوروں قراؤں کے سامنے ضابطہ کائنات کے متعلق واضح الفاظ سے بیان فرمایا کہ ہماری زندگی کی خوشحالی کا دارومدار صرف اور صرف خلافت اسلامیہ کی بحالی میں ہے اگر ہم دنیا میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو اس ضابطہ کائنات جو قرآن حکیم ہے پر عمل پیرا ہوکر اپنی کھوئی ہوئی طاقت پھر واپس لے سکتے ہیں اور ہم امن کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکتے ہیں۔آپ نے قرآن مقدس کی دوسری سورۃ البقرۃ کے ابتدائی کلمات جو حروف مقطعات ہیں بیان فرمائے کہ قرآن حکیم کا ابتدائی سبق الم ہے اگر ہم نے اس سبق کو یاد کیا تو ہمارے لئے نجات ہے الف سے مراد اللہ خالق ومالک وبادشاہ ہیں جو تمام کائنات کا معبود برحق ہے کام سے مراد لاریب ضابطہ کائنات یعنی اسلام ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کو خالق ومالک ومعبود مانتے ہیں تو پھر اس کے مجوزہ اور پسندیدہ قانون کو بھی تسلیم کریں گے ہماری نجات صرف اس قانون پر چلنے میں ہے مخلوق کے بنائے ہوئے قانون ہمارے لئے قطعاً مفید نہیں آپ نہیں دیکھتے کہ غیر مسلم دانشور اور قانون دان مل بیٹھ کر قانون بناتے ہیں اور وہ قانون تھوڑے دنوں کے لئے بھی نہیں چلتے اس لئے کہ وہ محدود علم وعقل والے انسانوں کا بنایا ہوا ناقص قانون ہے انسان اگر عالم ہے تو وہ عالم کو پہچان سکتا ہے غیر عالم کی پہچان میں اس کو کچھ ادراک نہیں ہوتا عالم عالم کو

Marfat.com

پہنچاتا ہے اگر وہ قانون بنائے گا بھی تو صرف عالم کے لئے ہوگا۔ پھر دنیا میں بہت سے طبقے آباد ہیں کوئی پاگل ہے کوئی مرد ہے اور کوئی عورت کی فطرت سے کما حقہ واقف نہیں ہوسکتا اور اگر عورت ہے تو وہ مرد کی فطرت سے کما حقہ واقف نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی جوان ہے تو اس کو ضعیف یا بوڑھے کی ضروریات کا ادراک نہیں ہوسکتا اس لئے وہ ان لوگوں کے لئے کوئی قانون نہیں بنا سکتا۔ اگر ان تمام لوگوں کے لئے قانون تجویز کرسکتا ہے تو وہ صرف خالق کائنات ہی ہے وہ پاگلوں کا بھی خالق ہے ان کو پہچانتے ہیں اور مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی چھوٹوں اور بڑوں کو بھی جوان اور بوڑھوں کی پہچان اللہ کو حاصل ہے اس لئے کہ ان تمام کو وہی پیدا کرنے والا ہے اور ان تمام طبقوں کے قانون سے خبردار ہے اس لئے وہ جو قانون مقرر کرے گا وہ ان تمام طبقوں کے لئے مفید ہوگا اور قیامت تک اس قانون میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ تبدیلی سے مبرا ہے تو آپ کے بنائے ہوئے قانون میں بھی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ لاتبدیل لکلمات اللہ اللہ تعالیٰ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اس لئے ضابطہ کائنات یعنی قرآن مقدس میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی اور اس نظام کو جو قرآنی نظام ہے قانون الٰہی کہتے ہیں اس نظام کا نام نظام خلافت ہے اور اس نظام کے چلانے والے اور نافذ کرنے والے انبیاء علیہم السلام تھے اور جتنے رسل دنیا میں تشریف لائے تھے تمام نے یہی نظام خلافت قائم کیا تھا ہمارے پیارے حبیب معلم و مقصود کائنات ﷺ بھی خلیفہ تھے بلکہ آپ خلیفہ اعظم یا نائب خدا تھے ہر نبی خلیفہ تھا اور ہر رسول بھی خلیفہ تھا تمام انبیاء علیہم السلام اور رسل علیہم السلام حضور انور معلم و مقصود

Marfat.com

کائنات ﷺ کے خلفاء تھے اور حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ وعدہ فرمایا کہ میں تمہیں ضرور خلافت عطا کروں گا۔ حکیم وفقیہ و مفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دانشورانہ خطاب صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی بلائی گئی مشائخ کانفرنس اسلام آباد میں فرمایا۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کا خیال تھا کہ مشائخ کرام کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے اور ان تمام سے گفت وشنید ہو جائے کہ ان مشائخ کرام کا خیال کیا ہے اور ان کے خیالات سے مجھے واقفیت ہو جائے تب جنرل صاحب نے اپنے مشیروں سے مشورہ لیا اور اسلام آباد میں مشائخ کرام کانفرنس منعقد کی اس کانفرنس میں مشائخ کرام نے بھی خطاب کئے لیکن جو خطاب حکیم وفقیہ و مفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے فرمایا تمام مشائخ کو حیران کر دیا اور خود جنرل محمد ضیاء الحق حیران وششدر رہ گئے وہ خطاب قارئین کے لئے درج کیا جاتا ہے اس خطاب سے قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ جو دانشورانہ نکات آپ نے بیان فرمائی اور جنرل محمد ضیاء الحق کی توجہ ان نکات کی طرف مبذول فرمائی وہ بھی سنہری حروف سے لکھنے کے لائق ہیں آپ نے خطاب کے ابتداء میں خطبہ ارشاد فرمایا وہ خطبہ یہ ہے: **الحمد للہ و کفی والصلوا ۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی سیدنا و سندنا و حبیب ربنا خلیفۃ اللہ الاعظم محمد رسول اللہ** ﷺ **رب الشرح لی صدر لی ویسرلی امری و احلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی.**

Marfat.com

صدر مملکت ومشائخ کرام:

فقیر نے آپ حضرات کی خدمت میں وقت کی قلت واہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند الفاظ کہنے ہیں جو کچھ جن حضرات نے اخلاص ومحبت کے ساتھ بیان فرمایا آپ نے سماعت فرمایا فقیر ان پر چند پھول نچھاور کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور خدا سے دعا ہے کہ ان لمحات کو کسی کام کے بتانے میں صرف کرے اور فضول الفاظ سے میرے دل ودماغ کو محفوظ رکھے۔ حضرات! یہ اجتماع ایک مدت کے بعد پھر ہوا ہے اور دو حکومتیں درمیان میں گزر چکی ہیں ایک بار پہلے ہوا تھا اس وقت ٦ ستمبر کا دن تھا اس میں بھی کچھ مشائخ کرام کے ساتھ جن میں حضرت تونسویؒ بھی موجود تھے حضرت پیر دیول شریف صاحب مجھے لے گئے تھے اور اس وقت بھی ایک مشائخ کا مختصر سا اجتماع تھا مگر اس وقت ملک پر بمباری ہو رہی تھی بہت ہی اختصار کے ساتھ گفتگو ہوئی تھی۔

حضرات کرام! اس وقت بھی ہمیں بلایا گیا تو حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے اور مخدوم الملک صاحب نے اور دوسرے حضرات نے اس فقیر کو ہی بوڑھا سمجھ کر آگے کر دیا کہ آپ جواب دیں محترم حضرات اللہ تعالیٰ آپ پر زیادہ برکات فرمائے۔ آپ کو مشائخ کے نام سے بلایا گیا ہے تو آپ حضرات جن پاک ہستیوں کے جانشیں ہیں آپ کے شایان شان یہ نہیں کہ آپ بہت لمبے چوڑے الفاظ سے صدر مملکت کو بہلائیں اس سے ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ آپ کے وقار میں فرق آئے گا اگر آپ واقعی مشائخ کرام کی طرف سے آئے ہیں تو آپ مشائخ کا تصور لے کر غوث پاک کی

Marfat.com

برکات لے کر صحیح مشورہ دیں اور اپنے صدر مملکت کو جو ایک مجاہد ہیں ان کو خدائی توفیق کے ساتھ ایسا جوانمرد ہمت والا غازی بنا دیں اگر ان کے ہاتھ ایسے قائم ہو جو آپ کے لئے فخر اور تعریف کے لئے سنہرے نقوش ہوں۔ تعریفیں کرنے سے کام نہیں بنتا تنقیدیں کرنے سے بھی کام نہیں بنتا کہانیاں قصے بیان کرنے سے بھی پورا کام نہیں بنتا بلکہ وقت ضائع ہوتا ہے حضرات کرام مجھے چھ سات مرتبہ جب یاد فرمایا گیا تب حاضر ہوا اور اس وقت جو چیز میں لایا تھا خالصتاً عرض کرتا ہوں۔ (مشائخ کانفرنس اسلام آباد)

حکیم وفقیہ ومفتی ودانشور پیر سید محمود شاہ صب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور مندرجہ بالا حصہ خطاب کا ایک حصہ تھا اس میں آپ نے فرمایا کہ آپ مشائخ کے نمائندے ہو کر یہاں تشریف لائے ہیں تو مشائخ کا یہ کام نہیں کہ وہ صدر مملکت کے سامنے ان کی تعریف شروع کریں اس میں صدر صاحب کے لئے کوئی فائدہ نہیں اور نہ تمہارا وقار بڑھتا ہے بلکہ تمہارا وقار اس سے گھٹے گا اس لئے تمہیں چاہئے کہ ایسی باتیں صدر صاحب کے سامنے کہیں جو ملک وقوم کے لئے بہتر ہوں اگر آپ تعریف کریں یا تنقید یا قصے کہانیاں بیان کرنا شروع کریں تو اس سے کوئی کام نہیں چلے گا بلکہ اوقات کی تضیع ہوگی اس لئے کام کی باتیں ضروری ہیں اور اس کام کی نشان دہی ضروری ہے جو ملک وملت کے لئے فائدہ مند ہو پھر آپ نے ایک اپیل کے انداز میں علماء ومشائخ اور سیاسی دانشوروں کو مخاطب کر کے فرمایا ''ملک وملت اور قوم کے خیر خواہوں سے بروقت اپیل علماء اور مشائخ اور سیاسی دانشوروں سے ملت' ملک اور قوم کے زخمی پہلوؤں کی زبانی رحم کی اپیل۔ بیت المقدس مسجد اقصیٰ پر ناحق یہودی قبضہ اور مداخلت

Marfat.com

فلسطین پر کفار یہود اور نصاریٰ کا ناحق دلیرانہ تسلط اور مسلمانوں کو اپنے وطن سے بے وطن کرنا' روسی ترکستان کی مسلم ریاستوں کے مسلمانوں کو جبراً اپنے اسلامی اعتقادات وعمل سے باز رکھنے کی جسارت' کشمیر میں کفار ہند کا غیر آئینی تسلط فلپائن پر کفار کا ناجائز تسلط عید کے دن خنزیروں کو چھوڑ دیا گیا جبکہ مسلمانوں کو انہوں نے شہید کیا افغانستان پر دھریہ کفار کا ناحق تسلط وظلم حیدرآباد دکن پر صدیوں سے مسلم ملک پر کفار کا ناحق تسلط وظلم یونہی جوناگڑھ بھوپال وغیرہ پر کفار کے ظلم وستم کی داستانیں معلوم کر کے سوچیں قوم اور ملت کے زخمی پہلو آپ سے اپیل کرتے ہیں' باطل کی ستم ظریفیاں آپ کو دعوت دیتی ہیں کہ مسلم ملک میں کفری نظاموں کی تجویزوں کا وقت نہیں بلکہ باطل کی بے انصاف طاقتوں پر ملی طاقت کا ایک کامیاب دھماکہ یعنی کسی ملک میں خلافت کا قیام اور مکمل دستور اسلام کا نفاذ ہے یہی ایک کفر کی طاقت پر وہ دھماکہ ہے جو کہ آپ کے پاس سب سے بڑا ایٹم بم ہے۔ (مشائخ کانفرنس اسلام آباد)

حکیم ملت نے صدر صاحب اور مشائخ کرام کو وہ باتیں بتادیں جو مسلمانان عالم کے لئے نہایت ضروری تھیں آپ نے صدر صاحب کو یہ بتایا کہ یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کی ملی اور اتحادی طاقت کو ختم کیا ہے اور ناحق مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اگر آپ فلسطین کی طرف دیکھیں تو یہودیوں کی ظلم کی داستان تمہیں یاد دلائیں گے کہ انہوں نے ناحق فلسطینیوں پر ظلم کیا ہے اور ناحق بیت المقدس پر قبضہ کیا ہے اور انہوں نے یہ دلیرانہ ظالمانہ اقدام اٹھایا ہے کہ ان کو اپنے وطن سے جلا وطن کیا روس نے ترکستانی ریاستوں کو اپنے قبضہ میں لیا ہے اور مسلمانوں کو اپنے اسلامی اعتقادات وعمل

Marfat.com

سے باز رکھتے ہیں' ہندوستان کی طرف دیکھوانہوں نے کشمیر پر کتنا بڑا ظلم کیا ہے انہوں نے غیر آئینی تسلط کو طاقت کے ذریعے کشمیر پر جمایا ہے اور اگر تم فلپائن کی طرف نظر دوڑاؤ گے تو کافروں نے وہاں بھی ناجائز تسلط قائم کر رکھا ہے اس طرح قبرص پر بھی کافروں کا بے جا تسلط ہے اور ہندوستان میں جو اقلیتی مسلمان رہتے ہیں ان پر کتنا ظلم ہو رہا ہے بھارت نے عید کے دنوں میں خنزیروں کو آزاد کیا اور اس مقدس دن کتنے مسلمان انہوں نے شہید کر ڈالے ایسے ہی جونا گڑھ اور بھوپال کی طرف خیال کرو آپ کو کافروں کے ظلم وستم کی داستانیں نظر آئیں گی اب مسلم ممالک کے لئے ضروری ہے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑیں اور وہ یہ ہے کہ تمام مسلمان ممالک اپنا دستور اسلامی بنائیں اور اپنے ممالک میں خلافت کا نظام رائج کریں اور سربراہ کو خلیفہ بنائیں خدا اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے قانون پر چلیں تو یہ کفر کی طاقت پر ایک عظیم دھماکہ ہوگا جس سے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ واقع ہوگا اور یہ ایک عظیم ایٹم بم ہے جس سے کافروں کو خوف ہے اس لئے یہود ونصاریٰ یہ نہیں چاہتے کہ کسی اسلامی ملک میں خلافت کا نظام قائم ہو۔ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ زرین ارشادات اپنے خطاب میں بیان کئے اس تمہید کے بعد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خطاب مزید جاری رکھا آپ نے فرمایا کہ ''ہر باطل طاقت کا اندیشہ ہے کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ ماہ کامل نہ بن جائے آپ کو اس پر اپنے صدر مملکت کو اور دیگر وزراء کو یہ مشورہ دینا ہے دعا کرنی ہے اور راہنمائی کرنی ہے یہ جو صوفیاء کرام آئے ہیں کچھ تو ماڈرن علوم سے روشناس ہیں کچھ نہیں ہیں مگر انہیں جو تعلیم دی گئی ہے تاریک حجروں میں بیٹھ کر جس دم کی یا ذکر جہر کی یا اللہ تعالیٰ کے ولیوں

Marfat.com

کے بتائے ہوئے مراقبوں کی تو ہم اس سے پورے آشنا ہیں اور ملک کا بھاری طبقہ ان کے ساتھ عقیدت سے ہاتھ ملا رہا ہے ان کو نہ تو یہ فخر ہے کہ ہم نے صدر صاحب کی بے شمار تعریفیں کر کے جو کچھ کرنا تھا کر لیا۔ نہیں بہت کچھ کام باقی ہے ہم نے ان کا دست و بازو بن کر ان کی ہمت کو بندھانا ہے ان کی کمر ہمت کو مضبوط کرنا ہے پیارے صاحبو! کل کی بات نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں جس وقت کہ پاکستان بننے کا منصوبہ ہو رہا تھا بنا نہیں تھا اس وقت آپ کا یہ نیاز مند ادنیٰ خادم ملت مخلص صدی کے قریب کی عمر کا نہیں تھا اس سے کم تھا اور اب صدی کو چھو رہا ہے اس وقت میرے قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ چاروں سلسلوں میں مجاز تھے انہوں نے اور حضرت رہبر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے بروقت جناح صاحب کی پیٹھ ٹھونکی اور جس وقت وہ مایوس تھے کہ علماء ان کو کافر اعظم کہہ رہے ہیں اور ان کی تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں اس وقت آپ تشریف لے گئے سری نگر میں اور میں بھی وہاں حضرت صاحب کے ساتھ موجود تھا تو جناح صاحب نے آ کر کہا حضرت صاحب! مجھے لوگ کافر اعظم کہتے ہیں اور مسلم لیگ کی مخالفت کرتے ہیں میں انہیں کس طرح سمجھاؤں وہ بڑے غدار دشمن کے نرغے میں ہیں ایک انگریز اور ایک ہندو ان کے درمیان یہ ان پڑھ سادہ مسلمان گھرا ہوا ہے وہ اس کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتے ہیں اب انگریز ملک سے جانا چاہتا ہے مگر اس کے بعد ہم ایک دوسری قوم جو غیر مسلم نے غلام بنائے جائیں گے اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے میں کیا کروں۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا درویش اگرچہ بظاہر سیاست میں آگے آگے نہیں ہوتے مگر بہت دانائے راز ہوتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں خدا کی تجویز سے کرتے ہیں اور وہ جو چیز کرتے ہیں اس کے

Marfat.com

ساتھ خدا کی تائید ہوتی ہے آپ نے دو جھنڈے بنائے اور مجھے فرمایا جلدی تیاری کرو ایک سبز اور ایک سرخ آپ نے بڑا اجتماع کیا جس میں لاکھوں لوگ سری نگر میں آئے اور حضرت صاحب نے اس وقت تقریر فرمائی گاندھی کا ایک بیان آیا تھا کہ مسلمان یا عرب کا رخ کرے یا افغانستان کا یا ایران کا یا کسی اور ملک کا یہ ملک ہندوستان ہندوؤں کا ہے اس وقت حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ اس پر تم کچھ بیان کرو تو جو میں نے سری نگر میں تقریر کی اس وقت حضرت صاحب کے فرمان سے جو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا سوئچ لگا ہوا تھا یہ اولیاء اللہ جس پر توجہ کرتے ہیں تو پتھر سے انسان کا کام لیتے ہیں یہ خدا تو نہیں ہوتے مگر باخدا ہوتے ہیں میں نے اس وقت جو تقریر کی اس کا نہایت خلاصہ یہ ہے کہ میں نے کہا کہ اے گاندھی صاحب آپ ہم کو کہتے ہیں اس ملک سے نکل جاؤ یہ ملک ہندوؤں کا ہے بڑی بات آپ کو بتادوں آپ بڑے پڑھے لکھے آدمی ہیں لیکن آپ کا جو خدا ہے وہ مسلمانوں کی غذا ہے آپ گائے کو پوجتے ہیں اور ہم اس کو کھاتے ہیں اس لئے آپ کا اور ہمارا مقابلہ نہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا ملک ہے غریب سے غریب مسلمان جب مرتا ہے تو تین گز زمین اس کی قبر کی جگہ بنتی ہے بڑے بڑے ساہوکار جب مرتے ہیں تو اسے آگ میں جلا کر گنگا میں آپ اس کی ہڈیاں بہادیتے ہیں تو کلمہ گو مسلمان جو رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا ہے وہ مر کر بھی تین گز زمین لیا کرتا ہے تم ہمیں کہاں باہر کرتے ہو۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ حضرت صاحب نے یہ دو جھنڈے بنائے ہیں ایک کفر کا جھنڈا ہے اور ایک اسلام کا یہ سبز جھنڈا اسلام کا ہے اور یہ دوسرا کفر کا جھنڈا ہے کیا تم کفار کا ساتھ دو گے؟ سب نے کہا کہ ہم سب سبز جھنڈے کے ساتھ ہیں تو اس طرح سے تھوڑی سی فضا سازگار ہوئی

Marfat.com

پھر ایک مسئلہ پیش آیا کہ سرحد جو مسلمانوں کا اکثریت کا صوبہ ہے وہاں کے مسلمان گاندھی کے فریب میں آئے ہوئے تھے اور گاندھی انہیں کہتا تھا کہ یہ خدائی خدمت گار ہیں تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں سرحد کو کس طرح پاکستان کے لئے سازگار کروں؟ میں نے کہا کہ حضرت صاحب! پیر مانکی شریف میرے شاگرد ہیں۔ قرآن کریم انہوں نے تھوڑا سا مجھ سے پشاور میں پڑھا۔ پٹھان استاد کی بڑی قدر کرتے ہیں میں جاتا ہوں آپ دعا فرمائیں میں انشاء اللہ ماحول سازگار کردوں گا تاکہ پاکستان کے لئے سارے سرحد کے لوگ اٹھ کھڑے ہوں۔ مختصر یہ کہ میں نے پیر مانکی صاحب سے کہا کہ حضرت میں ایک عمر رسیدہ آدمی ہوں اور آپ کا استاد ہوں آپ کے بزرگوں کی قبروں پر ایک داغ ہے کہ انگریز جس وقت آئے تھے تو اس وقت انگریز آپ کے مقابلہ میں تھا تو کس طرح انگریز کی حمایت آپ کے بزرگوں سے ہوگئی تھی آپ کے ان بزرگوں کے کفن پر ابھی تک کفار کی حمایت کے داغ پڑے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے اب پھر ایسا وقت آیا ہے کہ اپنے بزرگوں کے کفن آپ صاف کرسکتے ہیں آپ میرے شاگرد ہیں جب تک آپ میری بات نہ مانیں گے آپ کی کوئی تواضع قبول نہ کروں گا اس گفت وشنید کے بعد پیر صاحب تیار ہوگئے۔ اس اللہ کے بندے پیر صاحب کے پاؤں پر چھالے پڑے اور سارے سرحد کو پاکستان کے حق میں ریفرنڈم میں تیار کیا۔ یہ تھا پیر مانکی صاحب کا کردار۔ جب میں واپس آیا تو حضرت صاحب نے مجھے ایک ہار ڈالا۔ حضرات! ہماری خدمات اس لئے نہیں تھیں کہ اخبارات میں ہمارا نام آئے اس لئے نہیں تھیں کہ ہم نام حاصل کریں' اس لئے نہیں کہ ہم اس کے لئے پیسے لیں یہ خالص ملت کے لئے تھیں۔ فقراء کرام' مشائخ

Marfat.com

عظام نے کبھی ملت کی خدمت سے منہ نہیں موڑا اور نہ آج موڑتے ہیں اور نہ آئندہ موڑیں گے۔ لیکن ایک بات ضروری ہے حضرات! آپ کا یہ فرض ہے کہ اپنے اس مجاہد کو مضبوط بنائیں نہ اسے متکبر بنائیں نہ اسے دھوکہ میں ڈالیں صرف یہ کہیں کہ ہم ایسا کریں گے نہیں بلکہ ہم نہیں کرتے' کرے گا خدا اور اس کے رسول ﷺ کی برکت سے ہوگا ہمارا کام یہ ہے کہ انہیں صحیح مشورہ دیں اس وقت جو مشکل مسائل ہیں انہوں نے آپ کے سامنے جو کچھ رکھا ہے اس پر توجہ دیں اور سارے حضرات اسی پر بولیں چاہے تھوڑا یا زیادہ مگر صرف اسی پر کہ جو ہمارے موجودہ مسائل ہیں ان کو کیسے حل کیا جائے۔'' (کل جماعتی مشائخ کانفرنس اسلام آباد)

مندرجہ بالا خطاب کے اس حصہ سے معلوم ہوا کہ حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے تمام مشائخ کرام اور صدر مملکت کو یہ واضح کیا کہ ہم درویش ہیں لیکن اس فقیری درویشی کے ساتھ ہم نے ملت اسلامیہ کے لئے وہی خدمات سرانجام دی ہیں جو ابھی تک کوئی بڑے سے بڑا سیاسی شخص بھی نہیں کرسکتا پاکستان بننے میں جو کردار مشائخ نے سرانجام دیا ہے اور خصوصاً صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کے لئے جو حالات سازگار ہوئے تھے وہ بھی مشائخ کے ذریعہ سے ہوئے تھے اگر حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نہ فرماتے اور حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ پیر صاحب مانکی شریف کے پاس تشریف نہ لے جاتے تو پھر صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کس طرح ممکن تھا یہاں تو لوگ گاندھی کے گیت گا رہے تھے اور اب ہندوستان میں جو حال ہے وہ تمام دنیا کے سامنے ہے کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے ہر جگہ بھارت میں مسلم کش فسادات روز

Marfat.com

بروز بڑھتے جاتے ہیں اور مسلمانوں پر جو تکالیف ڈھائی جاتی ہیں وہ بھی دنیائے عالم کے سامنے ہیں۔ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تھی جو خدمات انہوں نے سرانجام دیں وہ دنیائے اسلام کے سامنے ہیں اور خصوصاً صوبہ سرحد میں تو مسلم لیگ کا نام لیوا بھی نہیں تھا یہ تو پیر صاحب آف مانکی شریف کی برکات تھیں کہ انہوں نے رات دن ایک کر کے صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کے لئے کام کیا اور بے دریغ دولت خرچ کر ڈالی ہر جگہ پیدل اور سواری میں دور دراز سفر کئے اور مسلم لیگ کے لئے ایک مقام پیدا کیا۔ خطاب کے آخری حصہ میں پیر صاحب نے مشائخ کرام کو یہ بھی واضح کیا کہ آپ جو کچھ بولنا چاہتے ہیں اسی پر بولیں اور صدر مملکت کو صحیح مشورہ دیں اور موجودہ مسائل کا حل واضح کر دیں اگر آپ نے صدر مملکت کو بھی دھوکے میں ڈال دیا تو پھر تمام مشائخ کرام کی بدنامی ہوگی اس لئے موجودہ مسائل جو ہمارے مسلمانوں کو درپیش ہیں ان تمام مسائل کے حل کے لئے اپنے زرین مشوروں سے نوازیں۔ ہم اس پر بسم اللہ کریں گے اور کرنے والا خداوند تعالیٰ ہے وہ حضور انور ﷺ کی برکت سے یہ تمام مسائل حل کرائے گا جو ہمارے لئے اور تمام دنیائے اسلام کے لئے بہتر ہوگا۔ آگے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی نے اپنا خطاب جاری رکھا اور فرمانے لگے ''ان مسائل میں کامیابی کے لئے سب سے پہلی تجویز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ کامیاب طریقہ تمہارا یہ ہے کہ اطیعو االلہ و اطیعواالرسول و اولی الامر منکم اطاعتیں تین ہیں بالذات اور بالعرض ایک بالعرض اور دوسری دو اطاعت خدا اور رسول بالذات ہیں اور مسلمان خلیفہ کی اطاعت اللہ اور رسول کی اطاعت کے لئے ہے۔ حضور ﷺ کی

Marfat.com

حدیث صحیح ہے کسی مخلوق کے فرد کی چاہے وہ کتنا بڑا کیوں نہ ہو اس کی اطاعت نہیں جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں نہ ہو معصیت الٰہی میں کسی فرد کی اطاعت نہیں اسی واسطے اولی الامر منکم کا ارشاد ہے اب ہم کو یہ سوچنا ہے حضرات! کہ اس وقت ہماری پوزیشن بڑی دردناک ہے۔ میں سرحد سے آ رہا ہوں اور وہاں میں نے اپنے بھائی افغانوں کو دیکھا ہے سو سال صدی کے قریب کا ایک نیاز مند مخلص خادم اسلام ہے میں نے اس کے جو حالات سنے ہیں وہ آپ سب کے گوش گزار نہیں ہوئے ہیں نہ اخبارات میں وہ آئے ہیں کیا ہوا ہے ہم نے ایک نادانی کی ہے ہمارے افغانوں کو کل تک گاندھی' نہرو اور اندرا الٹی پٹی پڑھاتے رہے اور وہ پاکستان کے خلاف گاتے رہے لیکن اگر اس وقت پاکستان نہ ہوتا تو آج ان کی بھیڑ بکریاں کہاں باندھی جاتیں وہ ہمارے بھائی ہیں ان کا صدمہ ہمارا ہے ان کا دکھ ہمارا ہے ان کے ساتھ کیا ظلم ہوا۔ بات مختصر ہے لیکن دل کے زخموں کے ساتھ کہتا ہوں یہ کہ انہوں نے بڑی غلطی کی اور قرآن وسنت پڑھانے کے بجائے اپنے افغان نوجوانوں کو روس بھیجا اور وہاں سے جا کر وہ گریجویٹ بن کر بلکہ گریجویٹ کافر بن کر آئے دھریے ہو کر آئے روس کیا کہتا ہے؟ کہاں ہے خدا؟ خدا کوئی نہیں ہے جب وہاں بچے بھیجے وہاں سے وہ ویسے ہی دھریے بن کر آئے آ کر انہوں نے اٹیکنٹی کی اور وہ روس کی فوج کو لائے آج وہاں کیا ہوا ہے رونا آتا ہے روس کی فوج نے اندر گھس کر ان غیور پٹھانوں اور صوفیوں کی داڑھی مونڈی ان کی تسبیح پگڑی اور جبہ لے کر جلایا اور ان کی آبرو لوٹی دکھا دکھا کر اور اس کے بعد کہا نکل جاؤ یہاں سے Where is God? ۔کدھر ہے خدا تمہارا وہ خدا جس کو تم یاد کرتے ہو بات یہ ہے کہ طاقت مہیا کرو طاقت کی بڑی ضرورت ہے

Marfat.com

ہر طرف آپ کے دشمن لگے ہوئے ہیں یہ خوش فہمیوں کا وقت نہیں ہے اپنے مجاہد کو بڑی دلیری کے ساتھ کہو ؎

اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے　　پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

ہم آپ کے ساتھ ہیں ہمارے مریدین اور متعلقین آپ کے ساتھ ہیں ہماری دلی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں مگر اس وقت جس وقت آپ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ ہیں قرآن پاک نے فرمایا ان الحکم الا للہ حکومت کا حق کسی کو نہیں سوا اللہ کے۔ ایک نکتہ توحید کا جو ہے جس سے ہمارے علماء غافل ہیں یہ ہے کہ سب سے بڑی توحید یہ ہے کہ خدا کے لئے دو حق تسلیم کر لئے جائیں ایک حکومت کا حق صرف اللہ کو ہے کسی اور کو نہیں ہے دوسرے قانون اور دستور کا حق صرف اللہ کو ہے اس کے سوا کسی کو نہیں کیونکہ جس کی مخلوق ہے وہی اس کا قانون دان ہے اور وہی اس کا دستور ساز ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذالک دین القیم ۔ یہ قرآن وسنت جو ہے یہ دین ہے ایسا دین ایسا دستور جو خود قائم ہے جو اسے مانے گا اسے قائم کرے گا۔ پیارے صاحبو! اپنی عقل کی رائے کوئی چیز نہیں ہوتی خدا کی باتیں کرو خدا کی باتیں مضبوط ہیں اور ان میں کوئی ریب وشک نہیں ہم بڑے سے بڑے انسان ہی کیوں نہ ہوں بزرگ فرماتے ہیں۔ وما سمی الانسان الانسیہ ولا القلب الا انہ یتقلب . انسان کا نام انسان ہوا ہی اس واسطے ہے کہ وہ بھول جاتا ہے قلب کا نام قلب اسی واسطے ہے کہ یہ بدل جانے والا ہے اس لئے انسان کا قانون قانون نہیں' قانون خدا ہے شان اس کی یہ ہے لاریب فیہ O

حضرات! اسلام سچا دین ہے سب سے پہلی جو تجویز ہماری ہے اپنی تجویزوں کو کامیاب

Marfat.com

بنانے کے لئے ہم درویشوں کا اور ہم قادری، چشتی، سہروردی اور نقش بندیوں کا ایک ہی مشورہ ہے آپ کے لئے جرنیل صاحب! وہ یہ ہے کہ یقین محکم پیدا کرنا چاہئے ساری قوم کے تمام افراد اور ہر طبقہ کے لوگوں کو یقین محکم ہو اور اس کے ساتھ اپنے دین کو سچا سمجھ لیں کہ یہی یقین محکم ہو اور اس کے ساتھ اپنے دین کو سچا سمجھ لیں کہ یہی یقین محکم ہے اقبال صاحب کہتے ہیں ؎

ہے بے دینی سے بدتر بے یقینی

تمام کفار بے دین ہیں مگر ہم مسلمان چودہ سو برس سے بے یقین ہیں ہم کو اپنے دین پر یقین نہیں رہا اس واسطے ہم کبھی تو ابراہیم لنکن کی رائے کو کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں جمہوری نظام ہونا چاہئے اور کبھی ہم صدارتی اور کبھی پارلیمانی نظام چاہتے ہیں لیکن ان نظاموں نے ہمارا ستیاناس کر دیا ہے ہم اپنے گزرے ہوئے بھائیوں کے لئے دعا ضرور کریں گے ان کے چھوڑے ہوئے نقوش کو ضرور اس نظر تحقیر کے ساتھ دیکھیں گے کہ وہ ناکامیاب رہے ہیں دس سال میرے پڑوسی صدر صاحب کے نظام نے کامیابی نہیں کی اس کے بعد چھ سال کا عرصہ جو آپ نے دیکھا اور جو کچھ گزرا وہ آپ کے سامنے ہے دہرانے کی ضرورت نہیں اس لئے پھر اس طرف واپس آنا ہے کہ اسلام نے ہمیں کیا بتایا۔ میرے پیارے صاحبو! جزوی طور پر مسلمان بننے سے کبھی کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا بتاؤ حق ہے کہ نہیں ہے کیا فرماتا ہے اسلام۔ یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ۲/۹۰ سورۃ بقرہ اے مسلمان کہلانے والو! پورے پورے اسلام میں آ جاؤ خدا کا اسلام ایسا نہیں کہ اس کا ایک حصہ تو قابل قبول ہے اور دوسرا قابل تردید ہے نہیں

Marfat.com

پورا اسلام برحق ہے۔" (مشائخ کانفرنس اسلام آباد)

حکیم وفقیہ ومفتی ودانشور ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے اپنے خطاب میں یہ فرمایا کہ ہماری کامیابی اور نجات کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے برحق رسول ﷺ کی اطاعت اور خلیفہ برحق کی اطاعت کرنے میں ہے۔ تین چیزیں حکیم ملت نے واضح فرمائیں ایک اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور دوسری چیز اس کے پیارے حبیب معلم ومقصود کائنات ﷺ کی اطاعت اور تیسری چیز خلیفہ برحق کی اطاعت جو اولی الامر ہے اصل میں اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے خلیفہ برحق کی اطاعت اللہ اور رسول کی اطاعت کے لئے ہے خود کوئی اطاعت نہیں اگر ہم خلیفہ کی اطاعت کریں گے تو وہ ہمیں اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیں گے اس کا اپنا حکم کوئی معنی نہیں رکھتا۔ حکیم ملت نے اس کے بعد صوبہ سرحد اور اپنے افغان بھائیوں کی داستان پیش کی کہ سرحد میں لوگ گاندھی اور نہرو کے قصیدے پڑھتے ہیں اور کافروں پر اعتماد کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا پھر جب روسی نواز افغانوں نے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے روس بھیجا اور جب وہ گریجویٹ بنے تو وہ دھریے بن کر دھریت میں گریجویٹ ہوئے اور جب وہ واپس آئے تو اپنے اسلاف کے دین کو پس پشت ڈال دیا اور روسی افواج کو افغانستان میں داخل کرایا انہوں نے ان غیور پٹھانوں اور صوفیوں کی داڑھیوں کو مونڈ دیا اور ان کی تسبیح پگڑیاں اور جبے جلائے اور ان کی خوب توہین کی اور پھر یہ بھی ان کو کہہ دیا گیا کہ یہاں سے نکل جاؤ آپ کا خدا کہاں ہے۔ اس حقیقت واضح کرنے کے بعد حکیم ملت نے دانشورانہ بیان جاری رکھا اور فرمایا کہ ہم اور ہمارے معتقدین ومریدین آپ کے ساتھ ہیں اور جنرل

Marfat.com

صاحب کے ساتھ اس وقت ساتھ دیں گے جب جنرل صاحب خدا اور اس کے رسول کے ساتھ ہوں گے اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ کسی دوسرے کا حکم نہیں ہے۔ قرآن مقدس کا صاف فیصلہ ہے ان الحکم الا للہ اور پھر اس نکتے کی طرف ان کا دھیان مبذول کرایا کہ توحید کے نکتے سے ہمارے گریجویٹ اور دانشور اور عوام و خواص غافل ہیں وہ نکتہ توحید یہ ہے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ وہ دو حق تسلیم کرے ایک یہ ہے کہ ایک حکومت کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور دوسرا حق اللہ کے بنائے ہوئے دستور حق کا ہے اللہ کے سوا کسی کو کوئی حق نہیں کہ وہ قانون بنائے اس لئے کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ان کے لئے قانون بھی وہی مقرر کر سکتے ہیں وہی اس کا قانون دان ہے اور وہی اس کا دستور ساز ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ذالک دین القیم. یہی مضبوط دین ہے اس دین و دستور میں کوئی شک نہیں قرآن مقدس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذالک الکتاب لاریب فیه یہ وہی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ہاں انسان خود غفلت میں ہیں اور ان تمام باتوں کو بھلا چکے ہیں کہ انسان خطا اور نسیان کا پتلا ہے تو معلوم ہوا کہ انسان کا قانون بھی قانون نہیں ہے قانون صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اب تجویز یہ ہے کہ ہم یہاں پر آئے ہوئے تمام مشائخ خواہ وہ قادری ہوں یا چشتی ہوں یا سہروردی یا نقش بندی کی طرف سے یہ تجویز ہے جنرل صاحب کو چاہئے کہ وہ یقین محکم پیدا کرے اور اپنے دین کو سچا سمجھے کہ یہی یقین محکم ہے علامہ اقبال کے شعر کا ایک مصرعہ پیش فرمایا کہ ؎

ہے بے دینی سے بدتر بے یقینی

اور تمام کفار بے یقین ہیں اب اگر ہم ابراہیم لنکن کی طرف دیکھیں کہ اس نے کیا

Marfat.com

قانون بنایا کوئی دوسرے قانون دان کوتو پھر ہم صدارتی اور پارلیمانی نظام کی باتیں شروع کرتے ہیں اوران تمام نظاموں نے ہمارے مسلمانوں کا ستیاناس کر دیا ہے ہم اگر جزوی طور پر بھی قرآن مقدس کو اپنا دستور بنالیں تو اس سے بھی کبھی ہم کامیاب نہیں ہوسکتے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مقدس میں صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ کیونکہ اسلام میں ایسا کوئی حکم نہیں کہ ایک حصہ کو مانو اور دوسرے حصہ کو چھوڑ دو پورا اسلام برحق ہے۔اس کانفرنس میں آپ نے صدر مملکت اور مشائخ کرام کو وضاحت سے فرمایا ''حضرت عبداللہ بن سلامؓ جس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے تو انہوں نے ایک چھوٹی سی تجویز پیش کی آپ تفسیروں کو پڑھتے ہیں جانتے ہیں گریجویٹ حضرات تشریف فرما ہیں انہوں نے کہا کہ یہودی مذہب میں اونٹ کا گوشت ٹھیک نہیں تھا ممنوع تھا اب مسلمان ہونے کی صورت میں اونٹ کا گوشت کھانا تو فرض ہے نہیں تو یہ بہتر ہے کہ اس سے اجتناب کرے اس مذہب پر بھی عمل ہوگا اور اس میں کوئی بدعملی نہیں ہوتی تو ان کے بارے میں آیا کہ اسلام میں پورے پورے آجاؤ معلوم ہوا کہ ایک بھی پتی اگر کم ہو تو وہ گل ہی نہیں۔

اے پیارے صاحبو! ڈرنے کا کوئی مقام نہیں میں نے کہا تھا اس وقت بھی اور اب بھی داتا صاحب کے دربار میں بھی کہا تھا اب پھر کہتا ہوں کہ اے ہمارے مجاہد صاحب! آپ کے لئے سب سے اچھا لقب نہ صدر ہے نہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر یہ آپ کے لئے سب سے عظیم اور سنہری لقب ہے مجاہد اسلام آؤ جہاد کے لئے آؤ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اپنے رسول کو جاھد المشرکین مشرکوں سے جہاد کرو منافقین سے جہاد کرو اور وہ تم میں شدت پائیں تو اللہ کے رسول کو اللہ نے مجاہد کہہ کر پکارا ہے اور پھر ہمیں فرماتا

Marfat.com

ہے جاھدوا فی سبیل اللہ . اللہ کی راہ میں جہاد کرو تو ہمارا طرہ امتیاز ہے اور حضور کی صحیح حدیث میں الجھاد ماضی الی یوم القیامۃ جہاد کبھی بھی ختم نہیں ہوتا جیسا کہ مرزا صاحب نے کہہ دیا تھا کہ یہ ختم ہے قلمی جہاد کرو۔ نہیں جب تک ہم مسلمان زندہ ہیں جہاد میں رہیں گے اور یہ جہاد ہر وقت ہے قلم سے جہاد' زبان سے جہاد اور دولت اور مال سے جہاد یہ ملک آپ لوگوں کا اور آپ کے بزرگوں کا دیا ہوا ہے یہ آپ کے خون سے حاصل ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن یاد رہے کہ آپ کے بزرگوں نے اس کے حاصل کرنے میں بھی پہل کی سیاست دان تو محمد علی اور شوکت علی یہ کہتے تھے کہ یہ ملک کسی طرح آزاد ہو جائے مگر نہ ہو سکا۔ جس کے سر خدا چاہے پگڑی بندھا دیتا ہے۔ جناح صاحب آئے ان کو خط لکھا تھا اقبال نے' میں صدی کا آدمی ہوں صدی کی باتیں کرتا ہوں ان کو لکھا تھا انگلینڈ میں کہ اے جناح صاحب آپ کے سوا کوئی شخص اس قوم کی قیادت نہیں کر سکتا وہ جس وقت آئے تو انہوں نے کام کیا وہ نہ حافظ تھے نہ صوفی تھے نہ سید صاحب تھے نہ قادری تھے نہ چشتی تھے نہ سہروردی تھے مگر اتفاق سے ہوا کیا کہ اللہ کی بے نیازی نے یہ کیا کہ تمام قادری چشتی' سہروردی اور نقش بندی بزرگوں نے ان کی پیٹھ ٹھونک دی۔ (مشائخ کانفرنس اسلام آباد)

حکیم وفقیہ' مفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے صدر سے یہ بھی فرمایا کہ اسلام میں اگر ہم پورے داخل ہوئے تو یہ ہمارے لئے کامیابی کا واحد علاج ہے اگر کوئی یہ کہے کہ چلو ہم پورے اسلام پر عمل نہیں کر سکتے تو جس پر ہم کر سکتے ہیں اس پر کریں گے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ کا واقعہ ارشاد فرمایا کہ جب وہ مسلمان ہوئے انہوں نے ایک تجویز پیش کر دی اور وہ یہ کہ اونٹ کا گوشت

Marfat.com

یہودی مذہب میں حرام ہے اور اسلام میں بھی اس گوشت کے نہ کھانے میں کوئی گناہ نہیں تو اگر میں اونٹ کا گوشت ترک کردوں تو دونوں مذہبوں پر عمل ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ کی تجویز مسترد ہوئی اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر ہم بھی یہ کہیں تو یہی حکم ہمارے لئے بھی ہے پھر آگے صدر مملکت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارا وقار اس لقب میں نہیں کہ لوگ آپ کو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کہیں یا صدر مملکت کہیں بلکہ تمہارا اچھا لقب مجاہد اسلام ہے اور مسلمانوں کے لئے ہر وقت جہاد میں رہنے کا حکم ہے حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاھد المشرکین مشرکوں کے ساتھ جہاد کرو اور منافقین کے ساتھ بھی جہاد کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مجاہد کے نام سے پکارا اور ہمیں بھی فرمایا گیا کہ جاھدوا فی سبیل اللہ کی راہ میں مجاہد رہو اور یہی جہاد کا حکم قیامت تک ہے اس کے بعد مشائخ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے مشائخ کرام نے اس ملک کو آزاد کرایا ہے اور حاصل کیا ہے اور انہوں نے کوشش کی کہ ہمارا ملک آزاد مملکت مسلم مملکت بن جائے جس کی بدولت پاکستان دنیا کے نشہ پر نمودار ہوا۔ پھر علامہ اقبال کا حوالہ دے کر فرمایا کہ علامہ محمد اقبال نے محمد علی جناح کو خط لکھا تھا جس وقت وہ انگلینڈ میں تھے آپ نے لکھا کہ یہاں کوئی شخص مسلمانوں کی قیادت نہیں کر سکتا اور آپ مسلمانوں کی قیادت کی صلاحیت رکھتے ہیں آپ آئے اور مسلمانوں کی قیادت سنبھالی۔ آپ تمام حضرات کو بخوبی علم ہے کہ محمد علی جناح نہ صوفی اور پیر تھے نہ عالم و فاضل اور نہ سید تھے بلکہ اس نے وہ کام کر کے دکھایا جو ابھی تک کسی نے نہیں کیا۔ آگے یہی محدث ہزاروی فرماتے ہیں کہ ''اللہ کے اس بندے نے بھی ان کا ساتھ دیا اور تمام

Marfat.com

مشائخ خواہ سہروردی تھے یا قادری وچشتی یا نقش بندی تمام نے محمد علی جناح کا ساتھ دیا یعنی اس میں آپ نے اشارہ اپنی اور اپنے پیرومرشد پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ کی طرف کیا۔ آگے آپ نے خطاب میں فرمایا اللہ کے اس بندے نے بھی ان کا ساتھ دیا اور ان کی پہلی تقریر آپ کو یاد ہوگی جس وقت کہ یہاں سرحد میں اورنگزیب وزیر اعلیٰ تھے انہوں نے کہا تھا کہ مجھے ہندوستان کے صوفیوں میں سے ایک بڑے صوفی نے تار بھیجا ہے کہ آپ کامیاب ہوں گے پاکستان بن جائے گا اس سے مراد امیر ملت سید جماعت علی شاہ تھے خدا نے جناح سے کام کرایا اور صوفیائے کرام ساتھ ہو گئے۔ اے پیارے صاحبو اور بزرگو! اے اللہ والو! اب وقت اس وقت سے زیادہ مشکل ہے کوئی ملک بنانا بھی مشکل ہوتا ہے مگر بنانے کے بعد اس کا سنبھالنا اور قائم رکھنا اس سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اس وقت جب مانکی صاحب کے پاس جناح صاحب پشاور میں آئے تو شبیر صاحب ان کے ساتھ تھے مجھے مانکی صاحب نے کہا حضرت صاحب! مجھ سے یہ سارا کام آپ نے کرایا ہے آپ میرے استاد ہیں مجھے جناح صاحب سے بلاشرط ایک وعدہ لے دو کہ یہاں اسلام کا قانون ہوگا تو میں نے مانکی صاحب سے عرض کیا کہ پیر صاحب! یہ طریقہ نہیں ہے قران کریم ہمارے لئے نمونہ ہے وہ بتاتا یہ ہے پہلے خلافت کا اعلان پھر دستور ہوتا ہے کیونکہ رب نے فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ اور پھر پیغمبر بھیجے اور ان پر کتابیں دستور کی نازل فرمائیں میں نے پشاور میں جناح صاحب سے کہا تو انہوں نے کہا پیر صاحب! آپ دہلی میں موجود نہیں تھے؟ جب گاندھی نہرو حسین احمد' ابوالکلام آزاد اور ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ یہ بات ہوئی تھی کہ اگر پاکستان تم نے بنایا تو اس میں قانون کیا ہوگا تو میں نے جواب

Marfat.com

دیا تھا میں نے کہا جناح صاحب! آپ کا جواب یہ تھا کہ ہمارا قانون ۱۳۰۰ برس پہلے خدا نے آسمان سے نازل کیا ہوا ہے یہ کتنا پیارا جواب تھا اب اس جواب کو ہر وقت ہم یاد رکھیں بانی پاکستان کے یہ الفاظ سنہری ہیں ہمارے دل و دماغ پر رہنے چاہئیں۔

پیارے صاحبو! تنقید کا وقت نہیں ہے شکوے کا وقت نہیں ہے کمیاں ہم میں بھی ہیں دوسروں میں بھی ہیں اور ہو سکتی ہیں ہر انسان میں کمی ہو سکتی ہے انسان کے اندر غلطیاں بھی ہوتی ہیں اور خوبیاں بھی ہوتی ہیں کل میں ایک کتاب دیکھ رہا تھا اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز جو ۹۹ ھ میں خلیفہ بنے اور انہوں نے خلافت کے ٹوٹے ہوئے سلسلے کو پھر بحال کیا وہ فرماتے ہیں کہ اگر ساری دنیا کے لوگ اپنے خبیثوں کو لے کر آئیں اور ہمارے مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کریں تو ایک حجاج بن یوسف کے ساتھ ہم ان پر فتح پالیں گے یعنی وہ ایسا برا شخص ہے کہ تمام دنیا کے خبیثوں سے بدتر ہے مگر اس میں بھی کچھ نیکیاں ہیں قرآن مجید پر اعراب اس نے لگائے سندھ کو اس نے فتح کیا مگر ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک شخص کی ساری دنیا کی نیکیاں ایک طرف ہوں مگر کسی مسلمان کا ایک ناحق قتل اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

تو اے صاحبو! انسان میں کمیاں ہوتی ہیں تنقید اعتراض یہ چھوڑ دینا چاہئے سچے دل کے ساتھ سب لوگ اسلام کو اپنا سچا مذہب سمجھیں مشائخ سے لے کر اپنے مریدوں اور عالم لوگوں تک سب سے میں نے کہا کہ اس وقت تک کوئی مسلمان ملک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اس میں خلافت قائم نہیں ہوتی؟ اور اقبال صاحب کہتے ہیں کہ اگر ساری کافر طاقتوں کو ڈر ہے تو یہی کہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے۔ (مشائخ کانفرنس اسلام آباد)

Marfat.com

حکیم وفقیہ ومفتی ودانشور ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے اپنے مذکورہ بالا حصہ خطاب میں فرمایا کہ جناح صاحب جب پشاور آئے تھے تو انہوں نے اپنی زبان ترجمان سے کہا تھا کہ جب میں انگلینڈ میں تھا تو پنجاب کے بہت بڑے صوفی پیر صاحب نے مجھے تار بھیجا تھا اس سے مراد حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ تھے حضرت صاحب کی مراد یہ تھی کہ پاکستان بننے میں پیران طریقت نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے اور خصوصاً پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری اور پیر صاحب آف مانکی شریف اور خود حکیم ملت محدث ہزاروی رحمھم اللہ اجمعین نے قیام پاکستان کے لئے بڑا کام سرانجام دیا ہے پھر پیر صاحب نے یہ بھی واضح فرمایا کہ ہمارے تمام ساتھیوں کی وجہ سے پاکستان بنا۔ بننا آسان ہے لیکن اس کا سنبھالنا زیادہ مشکل ہے اور پھر اس کو قائم رکھنا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔ صدر صاحب اور مشائخ کرام کے سامنے یہ بات واضح کی کہ جب جناح صاحب پشاور تشریف لائے اور پیر صاحب آف مانکی شریف نے مجھ سے یہ کہا کہ آپ کی وجہ سے میں نے یہ قربانیاں دی ہیں اب پاکستان بنا تو آپ جناح صاحب کو کہہ دیجئے کہ وہ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ میں پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کروں گا پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے اسے کہا کہ سب سے پہلے خلافت کا اعلان کرے اور بعد میں اسلامی دستور نافذ کرے جب میں نے جناح صاحب سے یہ کہا تو اس نے جواب میں کہا کہ دہلی میں جب گاندھی اور نہرو حسین احمد اور ابوالکلام آزاد اور ماؤنٹ بیٹن تمام موجود تھے ماؤنٹ بیٹن نے کہا کہ پاکستان تم نے بنایا ہے بتاؤ اس میں کون سا قانون ہوگا اس کے جواب میں محمد علی جناح نے کہا کہ آج سے تیرہ سو سال

Marfat.com

پہلے جو قانون تھا وہی قانون ہوگا۔ معلوم ہوا کہ پاکستان اس وجہ سے بنا ہے کہ اس میں اسلامی قانون ہوگا اور اسلامی قانون خدا کا قانون ہوتا ہے جو پائیدار قانون ہے اس قانون میں کوئی ترمیم نہیں ہوسکتی اور یہ خلافت و دستور اسلام ہے جو خدا اور رسول کا قانون ہے۔ اس کے بعد پیر صاحب نے فرمایا کہ اب وقت تنقید کا نہیں ہے کہ لوگ تنقیدیں کریں ہر انسان میں نیکیاں بھی ہوتی ہیں اور برائیاں بھی اس کی مثال آپ نے حجاج بن یوسف کی دی کہ اس نے سندھ کو فتح کیا ہے اور قرآن مقدس پر اعراب لگائے ہیں یہ باتیں تو اچھی ہیں لیکن کسی کو ناحق قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ انسان میں بہت کمیاں ہیں ان کمیوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ یہ ضروری ہے کہ ان برائیوں سے اس کو آگاہ کرنا اچھا کام ہے اور مسلمانوں کی کامیابی خلافت و دستور اسلام میں ہے طاغوتی طاقتوں کو اس سے ڈر ہے کہ بقول اقبال کہ کبھی یہ ٹوٹا ہوا تارا ماہ کامل نہ بن جائے۔ اللہ کرے کہ اس خلافت کا پھر دور دورہ ہو اور مسلمانوں پر خلافت کا نظام رائج ہو اور یہ بات ممکن ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو پھر خلافت دے گا جس طرح پہلے لوگوں کو دی گئی تھی۔ قرب قیامت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی خلافت قائم کریں گے اور تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوگا کفر ٹوٹ جائے گا اور طاغوتی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اسلام کا بول بالا ہوگا۔ اس خطاب میں حکیم ملت نے دانشورانہ انداز میں مزید فرمایا ''اے صاحبو! انسان کا قانون ناقص اور انسان خود ناقص ہے مگر اللہ تعالیٰ ناقص نہیں وہ کامل ہے اس کا قانون بھی کامل ہے وہ فرماتا ہے **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا**۔ تو جس چیز کی طرف پہل کی ہے آپ کے مجاہد نے خداوند تعالیٰ

Marfat.com

سے ہم دعا کریں گے کیونکہ اس کے حضور دعا ہی ہماری ان کی تعریف ہے۔ اے جرنیل! خداوند تعالیٰ نے تجھ سے یہ کام کرایا ہے تو خدا تجھے یہ توفیق دے کہ تو اس کی تشکیل بھی کر سکے۔ (آمین)

ہمیں تعریفیں کر کے ان کو غافل کرنے کے بجائے ان کو صحیح مشورہ دینا چاہئے اب قوم اس طرح کامیاب ہوسکتی ہے کہ تمام علماء اور مشائخ ان کے ساتھ تعاون کریں ان کے دست و بازو بن جائیں اور قوم کو سمجھائیں کہ ہم آہستہ آہستہ سب کام کریں گے قوم میں یہ اعتراض ہو رہے ہیں کہ یہ کیا ہے ایک یا دو احکام پر عمل ہے اور کوئی نہیں ہے تو کیا اس طرح اسلام نافذ ہوسکتا ہے کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ طریقہ غلط ہے کچھ اور کہتا ہے اعتراض کرنا تو بڑا آسان ہے لیکن کام کرنا بہادری ہوتا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو اس کام میں نیکی کی توفیق دے اور ان سے ایسے کام ہوں جن سے ان کی تاریخ اور اس ملک کی تاریخ بن جائے اور آپ مشائخ کا آنا ان کے لئے ایک فال نیک ہو جائے ہمیں نہ اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہم ان کی اچھی پُر تکلف روٹیاں کھائیں نہ اس کی کہ ہم ان سے آنے جانے کے اخراجات لیں بلکہ اس چیز کی ضرورت ہے کہ جو نیک کام انہوں نے شروع کیا ہے ہم دعا کریں کہ خدا اس میں ان کو کامیاب بنائے اور اس ملک میں خدا کا قانون رائج ہو جائے۔

صاحبو! ہر چیز کا اپنا ایک محل ہوتا ہے اگر کوئی شخص ٹوپی پاؤں پر رکھے تو وہ بے محل ہے کوئی جوتی سر پر رکھے تو بے محل ہے قانون کا محل خلافت ہے مگر اس کے لئے فوری رائے بے سوچے سمجھے نہیں ہے بلکہ اس کے لئے کچھ شرائط اور طریقے ہیں آج کے دن میں دعا کروں اور آپ جو اللہ کے ولیوں کی اولاد یہاں بیٹھے ہوئے علماء اور مشائخ

Marfat.com

ہیں آپ میرے ساتھ کہیں کہ اے اللہ ہمیں خلافت عطا فرما اے اللہ ہمیں خلیفہ عطا فرما اے اللہ ہمیں اسلام کا دستور عطا فرما اے اللہ ہم پر سے کفار کا یہ طعنہ دور کر دے کہ یہ مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے اپنے ملک میں اسلامی قانون نہیں۔ آمین

اے پیارے صاحبو! سب سے بڑا اہم کام یہ ہے کہ ہم اپنے معاشرے کو خود درست کریں ہم کیا کرتے ہیں کہ کسی کا ہاضمہ خراب ہے تو وہ کہتا ہے کہ پاکستان کی وجہ سے میرا ہاضمہ خراب ہے بھئی ہاضمے میں پاکستان کا کیا دخل ہے سمگلنگ خود کرتے ہو گراں فروشی خود کرتے ہو ذخیرہ اندوزی خود کرتے ہو قتل و غارت خود کرتے ہو اور گلہ پاکستان سے کرتے ہو۔ میں اتنا کبھی نہیں بیٹھ سکتا ہوں سو سال کے قریب کا آدمی ہوں مگر میں اپنے اس مجاہد کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں وہ جو کہا گیا ہے کہ کس طرح ہم کامیاب ہو سکتے ہیں صرف اس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں کہ اسلام پر یقین کریں اور اس طرح اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اختیار کریں انہوں نے اپنی گزشتہ تجاویز میں کہا تھا کہ فلاں چیز اچھی نہیں ہے جیسا کہ فیض الحسن صاحب نے اور دوسرے حضرات نے اور پیر کرم شاہ صاحب نے فرمایا تھا واقعی ایک بنیادی بات ہے وہ کسی پر تنقید نہیں مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جس کا انکار آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی نہیں کر سکتا خدا نے اپنے ضابطہ کائنات قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ گناہ بخشے جاتے ہیں حتیٰ کہ کفر بھی بخشا جاتا ہے مگر ایک گناہ ایسا ہے جس کا قرآن نے ضابطہ دیا ہے کہ وہ ہرگز نہیں بخشا جاتا وہ کون سا گناہ ہے اس سے اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو بچانا چاہئے وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کو نہیں

Marfat.com

بخشا۔قرآن میں یہ آیت ہے فلن یغفر اللہ لھم الخ ۔جنہوں نے آپ کی گستاخی کی ہے ہرگز اللہ ان کو نہیں بخشے گا تو ہم اپنے بڑے بھائیوں کو بھائی سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ توہین رسول اللہ ﷺ کو قابل دست اندازی پولیس قرار دیا جائے مگر اللہ ہمارے بھائیوں کو اس سے بچائے توہین رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی توہین بھی ہے اگر یہ بات اس طرح لیں کہ اگر صحابہ کی تعظیم ہے تو ان صحابہ کے آقا کی بھی تعظیم ہے اگر اہل بیت کی تعظیم ہے تو ان کے خالق و مالک کی بھی تعظیم ہے اس لئے اللہ اور رسول کی توہین سے اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو بھی بچائے اور ہم کو بھی بچائے یہ تمام جرائم سے بڑا جرم ہے۔ اور اس کی وضاحت کرنی چاہیے تا کہ لوگوں کی تنقید کم ہو جائے۔

اس کے بعد دوسری چیز یہ کہ اے پیارے صاحبو کس طرح یہ تجاویز کارآمد اور آگے چل کر مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان پر ہم خود عمل کریں اور اپنے مریدوں سے عمل کرائیں۔اپنے حلقہ اثر میں، معاشرے میں اپنے خطبات جمعہ میں جماعتوں میں اور اپنے اجتماعات میں سب کو کہیں۔ایک اور بات ضروری کہوں گا۔کہ آپ صمیم قلب سے اس مجاہد کے لیے دعاء کریں۔کہ اے پروردگار معصوم تو یہ نہیں معصوم ہم بھی نہیں۔ معصوم تو اللہ کا نبی ہے۔اے اللہ تو اسے توفیق عطا فرما کہ جس طرح نیک بات کی طرف اس نے رخ کیا ہے۔ اے اللہ تو اسے کامیابی عطا فرما جب ہماری ہمدردیاں ہوں قرآن کریم نے ایک ضابطہ بیان کیا ہے۔تعاونو اعلی البر والتقویٰ تعاون کرو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور اتقویٰ پر ولا تعاونو اعلی الاثم والعدوان گناہ اور دشمنی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو یہ ہمارے لئے ایک روشن

Marfat.com

ضابطہ ہے۔ اور یہ تجویز ہے۔ تمام مشائخ کی طرف سے میں اپنے اس مجاہد پاکستانؒ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ ہم کو اتحاد کی ضرورت، ہے مگر اتحاد ایمان پر ہی ہوسکتا ہے۔ کفر پر اتحاد نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ ہم سب کو کفر سے بچائے سب کو نفاق سے بچائے سب کو افتراق سے بچائے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ایک عجیب ضابطہ کائنات بنایا ہے۔ یہ جو کل قرآن مجید کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔ ان میں سے جناح صاحب نے صرف ایک آیت پر عمل کیا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا اللہ کے دین کے رشتے کو مل کر تھام لو اور آپس میں تفرقے میں نہ پڑو تو معلوم ہوا اسلام میں تفرقے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ سب ہمارے بھائی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھو ایک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر اور ان کی تعظیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وتعزروہ وتوقروہ دونوں باب تفعیل کے صیغے ہیں۔ اور تکرار کے ساتھ ہیں۔ انتہائے مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی ہر طرح ان کی تعظیم کرو تو معلوم ہوا کہ کسی طرح بھی ان کی توہین جائز نہیں۔ اور قرآن نے فرمایا ہے۔ کہ جس نے توہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگر تو بھی شفاعت کرنے آئے سارے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھی ساتھ لے کر آئے ولی بھی ساتھ آئیں سارے فرشتے بھی آئیں فلن یغفر اللہ لھم ہرگز اللہ ان کو نہ بخشے گا تو خدا نے اپنی بخشش کا انکار اس تاکید سے کسی بات پر نہیں کیا۔ جو توہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اللہ ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو اس جرم عظیم سے بچائے۔ آپ حضرات ارزانی بھی کریں یہ جو شکایتیں ہیں۔ گرانی کی اس میں ہمارا ہاتھ بھی ہے سارا کام

Marfat.com

حکومت کا نہیں اس میں ہمارا بہت دخل ہے گرانی کے سلسلے میں علماء تقریریں کریں۔ اور عوام کو سمجھائیں کہ یہ آپ حضرات کا ملک ہے اس کا نفع اور نقصان آپ کا اپنا نفع ہے آپ اس ملک کے مالک ہیں کسی گھر کا مالک اپنے ہی گھر میں بددیانتی سے کوئی چیز چراتا یا ضائع نہیں کرتا جب ملک کا معاملہ ہو تو پورے ملک کو ایک گھر کی طرح سمجھیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ چوری اور بددیانتی نہیں ہوگی۔ حضرات میں بوڑھا آدمی ہو سو سال کے قریب میری عمر ہے۔ معاف رکھنا اس سے زیادہ وقت میں لینا نہیں چاہتا یہ کام کی باتیں ہیں آپ کو ایک اور نیک ہونا چاہیئے۔ (مشائخ کانفرنس اسلام آباد)

قارئین کے لئے یہ عرض ہے کہ ایسی ہی کانفرس ۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء میں اسلام آباد میں جنرل محمد ضیاء الحق نے مشائخ کانفرس منعقد کی تھی اور حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کو بھی اس کانفرس میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ آپ نے یہ دعوت قبول فرمائی اور ۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء کو آپ اسلام آباد تشریف لے گئے۔ آپ نے کرسی صدارت پر بیٹھ کر پچیس منٹ یہ عارفانہ عالمانہ دانشورانہ خطاب فرمایا۔ حاکم وقت کے سامنے حقائق بیان کئے اور کسی کی بھی پرواہ نہ کی۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور تمام دانشور اور مشائخ کرام بھی موجود تھے۔ ان کو بھی نصیحت کی کہ اگر آپ دین کے لئے کچھ کام کرنا چاہتے ہو۔ تو صرف یہی ہے کہ خلافت اور دستور اسلام کے لئے کام کرو۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت مؤرخ

تاریخ ہمارے مسلمانوں میں ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے اسلاف میں بھی تاریخ دانی عروج پر تھی اگر تابعین کی طرف دیکھیں۔ یا تبع تابعین صحابہ کرام کی طرف نظر کریں تو ہمیں تاریخ کے اہمیت معلوم ہوگی۔ تاریخ کے ماہرین کو تاریخ دان کہتے ہیں یا مورخین آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ احادیث نبویہ جن حضرات سے نقل کی گئی ہیں۔ اور جنھوں نے روایت کی ہیں علماء ومشائخ ان تمام راویوں کے متعلق معلومات حاصل کر کے ان کی تاریخ مرتب کی ہے۔ مثلاً علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے تہذیب التھذیب لکھی ہے۔ یہ اسماء الرجال بڑے پائے کی کتاب ہے محدثین نے اس کتاب سے بہت کچھ اخذ کیا ہے۔ اس طرح تقریب التھذیب یا میزان الاعتدال یا الجرح والتعدیل کتابیں ہیں اس طرح صاحب مشکوٰۃ نے اسماء الرجال کی بھی کتاب لکھی ہے اور آپ کی لکھی ہوئی کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے آخر میں وہ کتاب منسلک ہے اس طرح تاریخ میں حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنھایہ تالیف کی ہے جو کہ تاریخ کی کتابوں میں بہت اہمیت والی کتاب ہے۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب تاریخ کبیرؒ اور تاریخ مکہ اور تاریخ مدینہ تاریخ شام تاریخ فرشتہ اور سفر نامہ ابن بطوطہ تاریخ ابن ہشام وغیرہ مشہور ہیں۔ سیرت کی کتابیں بھی تاریخ میں شامل ہیں۔ پیر محمد کرم شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات جلدوں میں لکھی ہے اس طرح پروفیسر محمد طاہر القادری نے تاریخ سیرت الرسول ۱۰ جلدوں میں لکھی ہے۔ جو کہ مسلمانوں کے

Marfat.com

لئے ایک انمول تحفہ سے کم نہیں۔ بزرگان دین پر لکھی ہوئی کتابیں بھی تاریخ میں مشہور ہیں مثلاً تذکرۃ الاولیاء بابا فرید الدین عطاء رحمتہ اللہ علیہ یا نفحات الانس یا روحانی رابطہ تذکرہ علماء ومشائخ سرحد وغیرہ کتابیں بھی تاریخ میں شامل ہیں۔ مفتی غلام سرور لاھوری کی کتاب خزینۃ الاصفیاء بھی تاریخ میں شامل ہے۔ ہمارے پیرومرشد چونکہ جامع العلوم تھے۔اس لئے آپ بھی اس صنف میں کسی سے پیچھے نہیں۔آپ نے اپنی مشہور تالیف جامع الخیرات شریف کے آخر میں بزرگان دین کی تاریخ میں باب مرتب کیا ہے۔ جواس کتاب میں آپ کے آباءواجداد کے بیان میں وہ حوالے درج ہو چکے ہیں۔اس طرح اگر آپ صحیفہ تحقیقات مطالعہ کریں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ حضرت محدث ہزاروی نے اس سلسلہ میں بہت کچھ لکھا ہے ۔ نجدیوں خارجیوں ناصبیوں کی تاریخ عوام اور خواص کے سامنے پیش کی ہے۔سفرنامہ محمودی بھی آپ پر لکھی ہوئی تاریخی کتاب ہے۔ پڑھنے کے قابل ہے۔اب ان تاریخی کتابوں سے قارئین کے لئے بطور نمونہ چند اقتباسات پیش کئے جائیں گے۔امید واثق ہے کہ قارئین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہونگے۔صحیفہ تحقیقات میں ابن تیمیہ جو فرقہ خوارج کے گروہ کا سرغنہ تسلیم کیا جاتا ہے کے متعلق حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ نے جو تحریر کیا ہے۔وہ درج کیا جاتا ہے۔وہ لکھتے ہیں۔

مسئلہ شفاعت حقہ سے منکر ہونے والے مسلم منکرین سے پہلا شخص ابن تیمیہ ہے جو ۶۶۱ھ/۱۲۶۲ء میں پیدا ہو کر ۷۲۸ھ/۱۳۲۷ء میں بہت سے مسلمانوں کے عقائد میں خلل وفتور ڈال کر خوفناک اور عبرتناک انجام سے فوت ہوا پہلے صحیح عقیدہ علماء سے کچھ علم پڑھا ان کے جوتوں کا صدقہ بعض مضامین یا رسائل اچھے اس سے ظہور میں آئے

Marfat.com

مگر فطرت غالب آئے بغیر نہیں رہتی آخر اس نے خوارج کے درسوں اور مجلسوں میں رہنا سہنا اختیار کیا ان کا رنگ اتنا غالب آیا کہ انبیاء اولیاء کی دشمنی واہانت پر کمر بندھی ان کے ماننے والوں کو مشرک وکافر بتانا شروع کیا حتی کہ تمام نیک بندوں اور دین اسلام کی مخالفت اس کے رگ وپے میں سرایت کر گئی حتی کہ چاروں مذاہب حق اہل سنت جماعت کی تردید ناحق کرنا اس نے اپنا دین وایمان ٹھان لیا کتاب التوحید لکھی مسئلہ شفاعت سے منکر ہوکر کتاب الوسیلہ لکھی کفار اور بتوں کے حق میں جو آیات آئی ہیں وہ مؤمنین پر اور انبیاء کرام پر چسپاں کرتا۔ غرض اس کی تکفیر کا دائرہ اتنا وسیع ہوا کہ تمام صالحین مؤمنین حتیٰ کہ ملائکہ تک کو کافر مشرک کہہ دیا۔ (معاذ اللہ) آخر مصر کے قاضی القضاہ شیخ برہان الدین اور حضرت امام تقی الدین سبکی وغیرہ علماء ومشائخ اسلام نے اس کی ایسی تردید کی کہ لاجواب محض رہا مگر بدعقیدگی سے باز نہ آیا قاضی القضاہ و تقی الدین وغیرہ علماء اسلام نے اسے شاہی حکم سے دربار کے مجمع عام میں لاکر پوچھا تب اس کے باطل عقیدے سب پر ظاہر ہوگئے اسی وجہ سے کئی بار قید و بند میں رہا مگر وہ اپنے غیر اسلامی عقیدوں سے باز نہ آیا بلکہ صاف کہہ دیا جو شخص حضور نبی پاک ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کو جاوے کافر ہے۔ (معاذ اللہ) قاضی القضاہ نے پارہ ۵ النساء آیت ۶۴ پڑھ کر پھر حدیث پڑھی کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جو مومن زیارت کرے میری قبر کی واجب ہوئی اس کے واسطے میری شفاعت مگر اس نے کہا بے شک یہ سب کچھ ہے مگر میرا عقیدہ ہے کہ وہ مشرک اور کافر ہے۔ (معاذ اللہ) تب قاضی القضاہ نے وہ حدیث پڑھی کہ جس میں ہے ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام تازہ بتازہ مزار اقدس پر آتے رہتے ہیں۔ ابن

Marfat.com

تیمیہ نے سنتے ہی کہا وہ بھی سب کافر ہیں۔(معاذ اللہ) غرض ایسے ایسے غیر مسلمانہ ناپاک کفری عقیدوں سے باز نہ آنے پر قاضی القضاہ نے اس کے قتل کا حکم علماء اسلام کے اتفاق کے ساتھ صادر فرمایا۔نہایت ذلت اور عبرت ناک موت سے مارا گیا بغیر جنازہ اور بغیر کفن دفن نعش اس کی پڑی رہی یہ پہلا شخص ہے جس نے خوارج بلکہ ان سے بھی بدترین قسم کے غیر مسلمانہ عقائد وخیالات کو مسلمانوں میں تقریراً تحریراً پھیلایا اور نہایت دور اندیشی سے اس مہم کو سرانجام دیا غیر مسلموں کا وہ مسلم نما گروہ جو اوائل اسلام سے ساتویں صدی کے نصف آخر تک اس منصوبہ پر کہ جس طرح بن پڑے امت مسلمہ کی وحدت واتحاد کو قائم نہ رہنے دیا جائے عمل پیرا رہا اس مسلم نما دشمن اسلام گروہ کا مجتہد مجدد وامام ومقنن ابن تیمیہ ہے امت مسلمہ کی وحدت اور اخوت واتحاد کا سب سے بڑا موجب وہ اعتقادات وہ اسلامیہ تھے جو ادلہ اربعہ پر مبنی ہیں ابن تیمیہ نے ان میں انتشار وفساد وفتنہ ڈالنے کے لئے آیات واحادیث میں اس قسم کا تصرف و دخل دیا کہ آئندہ چل کر سینکڑوں فرقے امت میں بن جائیں۔اور علمی اختلافات کے پردہ میں ملت بیضا بآسانی تتر بتر کی جاسکے۔(معاذ اللہ) چنانچہ آج سوائے اہل سنت وجماعت صوفیاء کرام کے باقی جتنے بھی فرقے ہیں مسلم نمائی کے پردہ میں اسلام کے دشمن ہیں وہ سب اسی کے مرہون منت وتلمیذ وپیرومقلد ہیں اور یہ سب اسی کی ڈالی ہوئی داغ بیل ہے مسلم نما فرقوں کے اس مجدد اور دشمنان اسلام کے اس مجتہد ابن تیمیہ نے اصل الاصول یہ مقرر کیا ہے کہ ظاہر قیامت پر ایمان اور توحید واسلام کے دعوے واعلان کا نقاب وحجاب ہرگز اوپر سے نہ اتارنا ورنہ اصلیت کھل کر فوراً راز نفاق سب پر آشکارہ ہوجائے گا اس نمائشی دعوے کے پردہ میں توحید کے نام سے انبیاء و

Marfat.com

اولیاء سے مسلمانوں کوایسا متنفر کردو کہ ان کی تعظیم اور ماننے کو بدعت سے شروع کر کے خالص شرک وکفر بتا کر چھوڑو۔ اسلام وتوحید کے اس نمائشی دعوے سے یہ فائدہ ہوگا کہ سادہ لوح بے تحقیق مان جائیں گے جو کچھ ان کو اس دعویٰ ونمائش کے ساتھ بتایا بقاعدہ کلمة حق اُریدبه الباطل پھر اگر کوئی علماء اسلام سے ہماری تردید ومقابلہ پر کمر باندھے گا تو اسے یوں تفرقہ باز وبدعت وشرک کا حامی کہہ کر بدنام کیا جاسکے گا اور اس نقاب توحید واسلام میں ہمارا مقابلہ دشوار تر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابن تیمیہ کے پیرواسی کی طرح جس ملک میں ہوں اس ملک کے باشندوں کے نقاب ورویہ کے اندر چھپ کر اپنے عقائد کے جراثیم سے ان کے ایمان و مذہب کی صحت کو علیل بناتے بناتے آخر ختم کر کے دم لیتے ہیں حرمین شریفین میں ان کے پیرونجدیوں نے جو کچھ گمراہیاں زلازل وفتن برپا کئے ہیں وہ فلسطین' جاوا' انڈونیشیا' سکھ شاہی میں پنجاب' سرحد اور ہندوشاہی میں بہار اور جونا گڑھ حیدرآباد اور کشمیر وغیرہ میں مسلمانوں پر جو مظالم کئے گئے ہیں ان سے کسی طرح کم نہیں چنانچہ ان کے حالات اور تفصیل اجمال کی صورت میں متعدد اور معتبر کتب میں لکھے ہیں امام ابن حجر اور امام تقی الدین سبکی اور دیگر علماء حرمین شریفین نے متعدد کتب ورسائل میں اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں مثلاً الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ اور ہدیۃ مکیہ شریفہ اور شفاء السقام اور فتاویٰ ابن حجر مکی اور سیف چشتیائی اور عمران القلوب اور انوار الٰہیہ اور وسیلہ جلیلہ' زاد اللبیب فی ذکر الحبیب اور روح التفاسیر اور فتاوی درد المختار شامی اور قرن الشیطان تاریخ وہابیہ' کتاب المارقین من الدین' شمول الوہابیہ فی سلک النجدیہ' حبل متین وغیرہ (صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۴۰) حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے وہابی مسلک

Marfat.com

کے بانی ابن تیمیہ کی تاریخ اور عقائد مسلمانوں کے سامنے تاریخی لحاظ سے پیش کئے اور یہ بتایا کہ اسلام میں رخنہ اندازی ابن تیمیہ نے ڈالی اور عوام کے ذہنوں میں شکوک اور شبہات کے جراثیم ڈال دیئے۔ آپ نے اس کتاب میں وہابیوں کی تاریخ مرتب کی اور فرمایا کہ اس فرقہ کا سب سے پہلا بانی ابن تیمیہ ہے اور یہ شخص ۱۲۶۲ء ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۱۳۲۷ء ۷۲۸ھ میں فوت ہوا۔ اس وقت کے علماء حق نے اس کے ساتھ مناظرے کئے اور اس کو مبہوط کیا اس نے توبہ کی لیکن پھر اپنے بدعقیدے کا پرچار شروع کیا یہاں تک کہ مصر کے قاضی القضاہ نے اس کے قتل کرنے کا فتویٰ صادر کیا۔ امام سبکی نے شفاء السقام نامی کتاب ابن تیمیہ کے رد میں لکھی۔ مورخ اسلام حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ اس فرقہ کے متعلق تاریخی شواہد لکھ کر فرماتے ہیں ابن تیمیہ کے بعد قاضی شوکانی اس کا قائم مقام نکلا پھر ابن تیمیہ کا شاگرد ابن قیم اپنے استاد کا جانشین بنا اسی اصول وقاعدہ کے مطابق اپنے اصلی مذہب کی نشر واشاعت کے لئے کئی ایک بظاہر اچھی لگنے والی باتیں بھی کر کے اپنے عقائد کو فروغ دیتے رہے تا آنکہ متعدد اسلامی ممالک میں انواع واقسام سے ایسے عقائد خارجیہ کو تقریر تحریر میں داخل کرلیا گیا اور بڑے حیلے اور بندوبست کئے گئے مگر تمام مقاموں سے نجد کی زمین نے اس مذہب وعقیدہ کی ہر چیز کو اس طرح اپنایا کہ گویا وہ اسی جسم کی روح تھی یا اس بدن کی جان چنانچہ ۱۶۹۱ء میں بمقام عین نجد میں ابن عبدالوہاب پیدا ہوا وہی ابن تیمیہ والی نمائش تقلید میں حنبلی کہلاتے والد نے اس مذہب خاص کی بڑے اہتمام سے تعلیم دلوائی استاد اتفاق سے ایسے ہاتھ لگے کہ ابن تیمیہ کی زبان آنکھیں دل ودماغ پائے ہوئے تھے جنہوں نے اس مذہب کے بانی اول ابن تیمیہ کے فکر ونظر واعتقاد عمل کا بانی

Marfat.com

ثانی یا مجدد دوم اسے بنایا۔ آئمہ اسلام کی تحقیقات کو بدعت شرک کفر وغیرہ سے موسوم کر کے جو اپنے خیال میں آتا وہی دین بن جاتا اس روش وخیال والوں کی قسمت کے دن پھرے تھے کہ غول کے غول اطراف وجوانب سے پہنچ کر ایک اس مذہب کا تبلیغی گروہ بن گیا رئیس شہر نے اس کو ایک نیا فتنہ جان کر زجر وتنبیہ کی ابن عبدالوہاب نجدی کو شہر چھوڑنا پڑا صریحہ میں اپنے ہم عقیدہ محمد بن سعد کے پاس پناہ لی آخر اس نے اپنی لڑکی سے اس کی شادی کردی اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبدالعزیز رکھا اس نے بھی اس مذہب کو باپ سے بھی عمدہ مانا ابن عبدالوہاب کی تعلیم وتربیت ہی ابن تیمیہ کے خود ساختہ اصولوں اور تجویز کے عین مطابق ہوئی تھی لہذا وہ کتاب وسنت کا دلدادہ ہونے کا اظہار کر کے عوام مومنین اہل اسلام کو بات بات میں مشرک کافر کہتا حتیٰ کہ ائمہ مجتہدین اہل سنت پر بھی ایسے ہی فتوے اور الزام دھرے نیز ابن سعد کے رشتہ سے اسے کافی قوت حاصل ہوگئی اس کے لڑکے نے تو اپنے مذہب وہابی نجدی کا نام عوام اہل اسلام کے ورغلانے اور اپنے عقائد خارجیہ کو فروغ دینے کے لئے محمدی مذہب رکھا تا کہ لوگ جانیں کہ حضور نبی علیہ السلام کی نسبت ہے اور حالانکہ یہ نسبت محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی جانب تھی۔ ۱۷۶۵ء عبدالعزیز نے اپنے تسلط کو جزیرہ نمائے عرب شریف میں کافی بڑھایا محبوبان خدا کی حسن عقیدت ہی کو شرک وکفر ٹھہرا کر اہل ایمان پر عرصہ حیات تنگ کیا جاتا انبیاء اولیاء کی تعظیم ونسبت کے سوا گویا شرک وکفر کسی اور چیز کا نام ہی نہ تھا بدعقیدگی کو جدید لذیذ اور ہر باطل کو اہل باطل سے ایک فطری نسبت وعلاقہ ہوتا ہے کہ معمول سے ہی اس نئے مذہب کا شیوع ایسی فطرت والوں میں ظاہر ہے کہ کیسا کچھ تیزی اور سرعت سے ہوتا ہے طرفہ برایں جب کہ اسے

Marfat.com

ہوا دینے میں حکومت وسلطنت بھی چوٹی ایڑی کا زور لگا رہی ہو بس کیا تھا کہ یہ تخیل ہی توحید اور مذہب واسلام ودین زعم کرلیا گیا باقی اہل اسلام وایمان واجب القتل قرار پائے جان و مال آبرو بچانا ان کے لئے ممکن نہ رہا مقامات مقدسہ اور بزرگان دین کے مزارات ومقابر وغیرہ شعائر اللہ کو اوثان اور اصنام سے بدترین بتا کر ان کو نیست و نابود کرنا تو ان کے دین و مذہب کی اصل بنیاد مانی گئی تھی بالآخر ۱۸۰۳ء میں عبدالعزیز مارا گیا۔ (صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۵۶) اس فرقہ وہابیہ کی ترویج اور توسیع میں جن لوگوں نے اہم کردار ادا کیا ہے مورخ اسلام حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اس تاریخی کتاب میں ان کے متعلق مزید وضاحت کر کے لکھتے ہیں ''عبدالعزیز کا جانشین اس کا بڑا لڑکا سعد ہوا یہ سب سے زیادہ اس وہابی خارجی مذہب کا دلدادہ اور حمایتی نکلا جس مذہب کا نام دور اندیشی سے محمدی مذہب سے ظاہر کیا جاتا اس کی بداعتقادی اور حکومت کے زور سے عرب کے بہت سے لوگ ان کے ساتھ مل گئے فوج اور قوت بنا کر ترکوں سے لڑائیاں لڑیں اسلام کے نام سے کافی فروغ میسر آیا پاؤں جمتے ہی کربلا معلیٰ پر لشکر کشی کی اس فرقہ کا اصول متفقہ ومسلمہ قاعدہ اور بنیادی عقیدہ ہے کہ انبیاء اولیاء کی عزت ادب محبت والی ساری باتیں بدعت شرک' کفر وضلالت ہے حتیٰ کہ اگر چہ وہ امر کتاب وسنت اجماع وقیاس سے ثابت ہو (معاذ اللہ) اور یہ عقیدہ واصول ان کے ہر ایک فرد میں گویا اس کی فطرت اور پیدائشی طبعیت ہے۔''
(صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۵۶) یہی مورخ اسلام مزید تحریر فرماتے ہیں ''الغرض سعد نے ان تمام مقامات مقدسہ کی تخریب وانہدام اور برباد کر ڈالنے کا مصمم ارادہ کرلیا جن میں انبیاء اولیاء کے متعلق کوئی اکرام عزت کی بات ہو اور ان ساری نسبت والی باتوں اور

Marfat.com

جگہوں کو بھی تخت وتاراج کرنا اور ان یادگار آثاروں کو نیست و نابود کر ڈالنا اپنے مذہب اور مملکت کا نصب العین اور مقصد واحد قرار دیا ترکوں کے ساتھ لڑائیاں لڑیں پھر کربلا معلیٰ پر قبضہ کر کے وہاں کے مزارات وغیرہ مقامات مقدسہ کی وہ بے حرمتی کہ جو کسی مسلمان سے متوقع نہیں ہوسکتی سب سامان جلایا گیا عمارات منہدم کردی گئی وہاں کے رہنے والوں کے مال وجان آبرو کچھ بھی محفوظ نہ تھے۔ ۱۸۰۳ء میں سعد مکہ معظمہ آیا یہاں بھی اپنے مذہب وعقائد کے موافق اہل اسلام پر بات بات پر شرک کفر تھوپ کر ان سے کافرانہ سلوک کئے گئے یہ ۱۲۱۸ھ کے وقائع سے ہے پھر ۱۸۰۳ء میں مدینہ طیبہ پر لشکر کشی کی تمام مقامات مقدسہ کے علاوہ وہ خود حرم اقدس کو معاذ اللہ نیست ونابود کرنا اپنے دین ومذہب کا فرض اولین قرار دیا اہل اسلام کو جان مال آبرو کی تباہی میں وہابی فوج کو اذن عام تھا وہ کچھ ہوا جو کہنے سننے کا نہیں سالہا سال کی امنگوں کے نکالنے پر پورا کرنے کا وقت پایا تھا لہذا دل کے زہر اگلنے کا وقت تھا اپنے مذہبی جوش کے ظاہر کرنے کا موقع ملا پھر کیا تھا کوئی مقبرہ گرائے بغیر نہ چھوڑا آثار و یادگاروں پر ان کی تخت وتاراج سکھا شاہی کی آئینہ دار تھی تو انبیاء اولیاء سے نسبت وتعلق رکھنے والے مومنین پر تاتاری چنگیزی اور ہلاکو اور ہندوؤں کے مظالم کا مظاہرہ کر رہے تھے اس اپنے خودساختہ ابن تیمیہ کے پرواختہ مذہب کا نام نجدیہ نے محمدی مذہب رکھا جس کی نسبت ابن عبدالوہاب نجدی سے ہے نہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے۔ (صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۶۰) مورخ اسلام اس فرقہ کی تاریخ کے متعلق مزید لکھتے ہیں ''الغرض مسلمانوں کے صدہا سالوں کے اجماعی اور متفقہ قطعی الثبوت عقائد میں تفرقہ ڈال کر ملت اسلامیہ کے معاشرہ کو دینی وسیاسی تباہی کا موجب بن رہے ہیں اسلئے سلطان ترکی

Marfat.com

نے ان کی سرکوبی کی مہم کو اپنے ہاتھ میں لیا۔علی پاشا ترکی فوج لے کر وہابیہ نجدیہ کی سرکوبی کو نکلا دو تین خون ریز جنگوں کے بعد مکہ شریف اور مدینہ طیبہ کو وہابیہ نجدیہ کے بے پناہ مظالم سے چھڑا لیا اور حرمین طیبین کی پھر سب خدمات اپنے ذمہ لے لیں۔ سعد مر گیا ۱۸۱۴ء اس کا بیٹا عبداللہ نجدی بقیہ حکومت کا والی بنا اور متفرق فوج کو پھر جمع کر کے ابراہیم پاشا ترکی افسر سے مزاحمت کی عین میدان جنگ میں گرفتار کر لیا گیا اور قسطنطنیہ میں بھیجا گیا وہاں اس سے اس کے عقائد وہابیہ کے اقرار پر ۱۸۱۸ء میں ۱۹ دسمبر کو مسجد صوفیہ میں اس کی گردن اڑا دی گئی۔عبداللہ وہابی نجدی کے بعد اس کا بیٹا ادھر ادھر مارا پھرا آخر ریاض میں پکڑا گیا دریافت پر وہی ابن تیمیہ کے اتباع وہابیہ نجدیہ کے پشتینی غیر اسلامی عقائد کا اقرار کیا اور باغی اسلام قرار دے کر قتل کیا گیا۔پھر عبداللہ کا پوتا فضل ۱۸۳۰ء میں وہابی نجدی حکومت کا متولی بنا اور ریاض کو اپنے باپ کی قتل گاہ کو اپنی نجدی وہابی حکومت کا دارالخلافہ بنایا جہاں تک ہاتھ پہنچ پایا اسلامی یادگاروں کو دینی مقامات مقدسہ کو منہدم کراتا رہا انگریزوں سے خوب ساز باز کیا۔ ۱۸۸۶ء میں فضل وہابی نجدی مر گیا اور اس کا جانشین عبداللہ نامی اس کا بیٹا ہوا اب تمام عالم اہل اسلام کو اتحاد چاہئے۔ (صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۶۸) آگے یہی مورخ اسلام ہندوستان میں وہابی مذہب کے متعلق تحریر کرتے ہیں ''ملا اسماعیل نے اپنے آپ کو سید احمد بریلوی کا مرید ظاہر کیا اور دوسروں کو بھی اسی نام ونسبت سے اپنے فرقہ میں ملا کر اپنے عقائد سے آلودہ کیا اس نے اپنے امیر کی یا بظاہر پیر کی اتباع و پیروی وتعمیل میں متعدد کتابیں اور رسالے لکھے اس وہابی تحریک کا نام جس طرح نجد میں محمدی مذہب رکھا گیا تھا ہند میں جہاد رکھا گیا شامل ہونے والوں کو مجاہدین کہا جاتا کیونکہ یہاں کے

Marfat.com

ماحول کے پیش نظر یہی نام مقدس خیال کیا جا سکتا تھا شمال ہند میں اس وہابی تحریک کو تحریک جہاد کے نام سے اٹھایا گیا عام لوگوں پر یہ ظاہر کیا گیا کہ پنجاب اور سرحد میں سکھوں نے مسلمانوں پر جو مظالم روا رکھے ہوئے ہیں جن سے کہ ملک کا طول وعرض آشنا ہے ان مظالم سے مسلمانوں کو نجات دلانا ہمارا مقصود ہے اور ہماری تحریک تحریک جہاد ہے اور کہیں یہ ظاہر کیا گیا کہ سکھوں اور انگریزوں سے ملک کو آزاد کرانا ہمارا مقصد اصلی ہے اس نام سے مسلمانوں نے دل کھول کر مالی جانی امداد دینا شروع کی کیوں کہ سکھوں کے مظالم ایسی درندگی بربریت کے مظاہرے تھے جو کہ ایک انتہائے ستم شعار اور ظلم کش درندہ حکومت میں ہو سکتے ہیں ملا اسماعیل دہلوی کا ابتداء سے آخر تک ہمیشہ یہی فتویٰ علی الاعلان رہا کہ انگریز حکومت سے ہمیں کچھ اختلاف نہیں نہ ان کے کسی امر سے ہم کو اختلاف ہے بلکہ مذہبی طور پر بھی ان کے خلاف جہاد ہم پر واجب نہیں'' (دیکھو حیات طیبہ از مرزا حیرت دہلوی) آگے تحریر فرماتے ہیں'' حکومت و امارت کی خوابوں کی تعبیر سوچ کر دو مہریں تیار کرائی گئیں سید احمد کی مہر پر کنندہ تھا اسمہ احمد ملا اسماعیل دہلوی کی مہر پر کنندہ تھا واذکر فی الکتاب اسماعیل یہ بھی اسی اصول پر نبوت کے دعویٰ کی بنیاد تھی اور ایک آیت کا ٹکڑا لے کر قطع و برید کی مگر تقدیر کا لکھا پیش آیا۔ حدود پشاور وغیرہ میں وہابی مجاہدین نے اہل اسلام کے ساتھ وہ کچھ کیا جس کے بعد اہل اسلام نے سب سے اول انہی کا خاتمہ کر ڈالا۔'' (صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۲۴) یہی مورخ اسلام ملا اسماعیل کے عقائد کے متعلق لکھتے ہیں'' بعد نماز بمقام بالا کوٹ ۱۸۳۱ء کو ملا اسماعیل وہابی دہلوی نے اسلام کے نام پر جان و مال نثار کرنے والے سچے مخلص مسلمانوں کے ایثار و جذبہ کی یہ قدر کی کہ ان کے سامنے وعظ توحید کے نام سے

Marfat.com

تقریر کی ابن تیمیہ کی کتاب التوحید اور اس کے شاگرد ابن قیم کے اور شوکانی و عبدالوہاب نجدی کے بیٹے کی خلاصہ کتاب التوحید وغیرہ کے اہل اسلام کو ناحق مشرک کافر بنانے والے وہابیت خارجیت کے مضامین کو خوب رنگ دے کر بیان کیا اور دنیائے اسلام کے پہلے پچھلے سب اسلام ایمان والوں کو انبیاء اولیاء کی عقیدت و تعظیم و ادب کی وجہ سے صاف مشرک و کافر کہا اور ان کے اسلام ایمان کو بدترین شرک و کفر قرار دیا خوارج وہابیہ کی ساری کتابوں کے خلاصے اپنی تصنیفات کے رنگ میں ظاہر کئے مثلاً تقویت الایمان' منصب امامت' یک روزی' صراط مستقیم وغیرہ جب تمام عالم کے مسلمانوں کو علماء و مشائخ و بزرگان دین کو علی الاعلان مغلظ گالیاں دینے کے علاوہ صاف وصریح مشرک و کافر ٹھہرانا ملا اسماعیل دہلوی وہابی کا سب مسلمانوں نے سنا اور سمجھا تو اپنے قاضی القضاہ سے پوچھا جو بہت بڑا عالم فاضل شخص تھا اور پہلے بھی کئی بار عوام کو اس نے بتایا تھا کہ جہاد کفار و مشرکین کے خلاف بہترین عبادت اور حسنہ ہے مگر ہند کے بڑے بڑے محققین علماء و مشائخ نے اس فرقہ کو وہابیت خارجیت سے ملقب کیا ہے اور ان کے عقائد کو ابن تیمیہ و ابن عبدالوہاب نجدی کے خارجی وہابی عقیدوں کا نچوڑ اور خلاصہ بتایا ہے قاضی القضاہ نے ملا اسماعیل وہابی دہلوی کی بات بات پر مسلمانوں کو کافر مشرک بنانے پر پوچھا آپ کس کام کو آئے ہیں بولا کفار کو مسلمان بنانے قاضی القضاہ نے پوچھا تو ہم اہل اسلام کو کافر مشرک بنانے کا مشغلہ برسر ممبر اور اپنی کتب و رسائل میں کیا معنی رکھتا ہے؟ ملا اسماعیل نے کہا خاموش رہو وہ کفار جن کو ہم نے مسلمان بنانا ہے نہ یہودی ہیں نہ نصرانی نہ ہندو ہیں نہ سکھ بلکہ وہ تم انبیاء کے معجزات و اولیاء کی کرامات ماننے والے مشرک کافر ہو اس پر قاضی القضاہ نے معتبر

Marfat.com

تفاسیر قرآن کریم اور کتب احادیث شریف وعقائد وفقہ سے معجزات انبیاء کرامات اولیاء کے حق اور ثابت ہونے کو بیان کرنے کے واسطے کتابوں کی گھڑی اٹھا کر اس کے سامنے لا کر رکھ دی کہ ان سے ثبوت دیتا ہوں ملا اسماعیل دہلوی نے غصہ سے اس گھڑی کو اٹھا کر پیشاب اور دیگر ناپاک پانی کے نالے میں پھینک دیا کہ یہ سب کفر و شرک کی پوتھیاں ہیں (معاذ اللہ) ان میں ضلالت بھری ہے۔ ہدایت مجھ سے پاؤ گے کتاب وسنت وعقائد وفقہ کی دینی مذہبی کتب مقدسہ کی کفری الفاظ سے اور یوں توہین دیکھ کر قاضی القضاہ نے اہل اسلام کو حکم دیا کہ یہ واجب القتل ہے مار دو اس پر ان اہل اسلام نے ملا اسماعیل دہلوی کو قتل کر ڈالا اور سید احمد بھی اسی گھمسان میں نابود کر دیا گیا کہ نعش تک نہ پائی گئی باقی بھی وہابی عقیدہ والے ہمراہی مارے گئے جو بھاگ کر بچے انہوں نے آ کر مشہور کر دیا کہ دونوں سکھوں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ تعجب کی بات ہے کہ وہی وہابیہ جو انبیاء اولیاء کی مقابر مقدسہ کا بنانا ان کی زیارت کو جانا شرک اکبر اور سب سے بڑا کفر کہتے ہیں انہوں نے ہی ملا اسماعیل وہابی دہلوی کی بالاکوٹ ہزارہ میں قبر بنائی اور اس کے دیکھنے کو دور دور سے قصد اور شد رحال کر کے جاتے ہیں اور اس کو اسماعیل شہید کا لقب دیا گیا ہے

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ

و ان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید اور ذبیح کا

وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ قتیل تیغ خیار ہے

(صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۷۹)

Marfat.com

آ ئے یہی مورخ اسلام حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ موجودہ دور کے وہابیوں کی ایک مشہور شاخ جماعت اسلامی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں ''ابن تیمیہ کی تحریک اور اس کے اتباع وہابیہ کی تحریک کو فروغ دینے کے لئے آج کل ایک مستقل پارٹی نکلی ہے جس نے جماعت اسلامی کا نام اپنے واسطے تجویز کیا ہے تمام وہی عقائد جو جو ابن تیمیہ وغیرہ خوارج وہابیہ کے تھے یہ لوگ بھی رکھتے ہیں البتہ اپنے بڑوں کی درگت اور برا حشر دیکھ کر چوکنے اور ہوشیار ہو گئے ہیں موقع کا انتظار کرتے ہیں بیچوں بیچ اہل اسلام کے عوام اور سادہ لوح لوگوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے میں سر دھڑ کی بازی لڑاتے ہیں جن وہابیہ خارجیہ کا کسی قدر تفصیل سے اوپر ذکر آ چکا ہے وہ اس بظاہر جماعت اسلامی کے دراصل مجتہد و آمر و حاکم مطلق ہیں مگر برائے مصلحت وقت و حال کم از کم مجدد تو ضرور ہیں جیسا کہ ان کی کتب سے ظاہر ہے ماہوار رسالہ ترجمان القرآن' تجدید احیاء دین وغیرہ رسائل اس پر شاہد ہیں۔ (صحیفہ تحقیقات صفحہ ۱۸۰) مؤرخ اسلام حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے مذہب وہابیہ کی تاریخ جس انداز سے پیش کی ہے وہ ایک دیانت دار مؤرخ کا حصہ ہے آپ نے کسی اہل باطل کا لحاظ نہ رکھا اور حقائق کو واضح کر کے عوام کے سامنے پیش کیا یہ تو صرف ایک کتاب صحیفہ تحقیقات سے اقتباسات تاریخی لحاظ سے پیش کئے گئے اس کے علاوہ آپ نے جامع الخیرات شریف میں تذکرہ سلسلہ سادات حسینی لکھ کر مؤرخیت کا حق ادا کیا ہے۔ اس کتاب جامع الخیرات میں تذکرہ سادات حسینی میں سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ

Marfat.com

السلام کا تذکرہ نقل کیا ہے آپ اس تذکرہ کے ابتداء میں یوں تحریر کرتے ہیں ''حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام آپ ۵ شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں متولد ہوئے۔ (ینابیع مطبوع مصر صفحہ ۲۷۰) امام ابی الطفیل حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سے مرفوعاً یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ فرمایا **الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقى الله وهو يود نادخل الجنت بشفاعتنا**۔ اے بندگان خدا ہمارے اہل بیت کی دوستی واتباع اختیار کرو اور لازم جانو کیوں کہ جو اللہ کے حضور پیش ہوا اور ہم سے آداب ومحبت کا تعلق رکھتا ہو وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔'' (جامع الخیرات) حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے متعلق یہی مورخ اسلام حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ''مسلمان نما دشمنان اسلام و ایمان بدترین اہل کفر و نفاق یزید کی فوج کے ساتھ سے بروز عاشورہ ۱۰ محرم الحرام ۶۰ھ کو میدان کربلا زمین طف میں پائی **اللهم صل على حبيبك محمد واله عترته وسلم**'' (جامع الخیرات شریف) حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد کے متعلق لکھتے ہیں ''حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی نرینہ اولاد کی تعداد ۶ مذکور ہے حضرت سید علی اکبر' سید علی اصغر' سید عبداللہ' سید محمد' سید جعفر اول و دوم وسوم ہر سہ شہدائے کربلا معلیٰ ہیں چہارم وپنجم پر دو والدین کریمین کے حین حیات انتقال فرما گئے تھے ششم فرزند پاک حضرت سیدنا امام زین العابدین علی ہیں واقعہ کربلا میں آپ کی عمر شریف ۲۳ سال لکھی ہے ولادت ۳۸ھ ہے وفات ۹۵ھ حسینی سادات اولاد رسول انبی

Marfat.com

سے چلی ہے آپ کی اولاد چھ فرزندوں سے عالم میں باقی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت سید امام محمد باقر' سید عبداللہ باہر' سید زید شہید' سید عمر الاشرف سید حسین اصغر' سید علی اصغر' حضرت سید عبداللہ الباہر بن سید امام زین العابدین کی نسل حضرت سید محمد الارقط سے چلی ان کے ایک ہی بیٹا سید اسماعیل تھا اور سید اسماعیل کے دو بیٹے سید حسین اور سید محمد تھے جن کی نسل سے سادات حسینی رے' قم' جرجان وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ (جامع الخیرات شریف) یہاں تذکرہ اس لئے زیادہ نہیں لکھا گیا کہ کتاب کے ابتداء میں حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے شجرہ نسب کے متعلق اظہار خیال کیا گیا تھا اس لئے یہاں دوبارہ تذکرہ کرنا کتاب کی زیب و زینت پر حرف آنے کے مترادف تھا اس لئے اس کو ترک کیا گیا صرف یہاں یہ اظہار کرنا تھا کہ حضرت مورخ اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک اعلیٰ پائے کے مورخین اسلام سے تھے بطور نمونہ مختصراً زیر قلم کیا گیا۔ تذکرہ شجرہ سلسلہ نسب تحریر کیا گیا تھا حضرت صاحب کے برادر محترم عبد قاضی شاہ رحمۃ اللہ کے متعلق اظہار خیال کم سطور سے کیا گیا تھا اب ہمارے پیر و مرشد مورخ اسلام حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنے برادر محترم عبد قاضی شاہ صاحب کے متعلق جو بیان زیر قلم لائے ہیں وہ یہاں لکھا جاتا ہے آپ جامع الخیرات شریف میں لکھتے ہیں ''حضرت قبلہ مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا سے چار فرزند ہوئے اول فرزند اعلیٰ حضرت سید ابو نعیم عبد قاضی شاہ صاحب مشہدی کاظمی زینی قادری نقش بندی چشتی سنی حنفی محدث ہزاروی

Marfat.com

رضی اللہ عنہ وقدس سرہ العزیز

مختصر احوال: مولد قریہ سوہان علاقہ تناول ہزارہ مدفن خانقاہ محبوب آباد متصل ریلوے اسٹیشن حویلیاں ضلع ہزارہ ہے آپ کی ولادت سے قبل خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ وحضرت امام حسین ومولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم وحضور اکرم ﷺ کی جانب سے اور دیگر اولیاء کرام کی جانب سے قبلہ والدین کریمین کو بشارت دی گئی اور انعامات و بشارات گوناگوں ہوئیں آپ کی ولادت سے قبل حضور اعلیٰ حضرت باجی صاحب رضی اللہ عنہ کو متعدد نام مبارک الہام ہوئے یہ نام مبارک عبد قاضی آخری الہامی نام ہے آپ قبلہ والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے مثل فرمانبردار اور جانثار محبوب فرزند ہوئے ہر شب کو پائے اقدس دباتے تا وفات ناغہ نہ فرمایا والدین کے حضور نظر تک کبھی نہ اٹھائی شرم حیا سخاوت وایثار وجود رات بھر جاگنا اور اپنی نفلی طاعت وعبادت کو بکمال اہتمام خلق سے چھپانا نمود ریا سے بچ کر اعلیٰ درجہ کے تقویٰ وطہارت پر رہنا آپ پر ختم تھا خویش اور بے گانے آپ کی اعلیٰ سیرت کے اور بزرگی کے معترف تھے حضرت قبلہ والدین رضی اللہ عنہما آپ سے بہت ہی راضی تھے اور رو کر یوں دعا فرمایا کرتے الٰہی محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ، رسالت کا دائرہ تمام ہو چکا آپ کے بعد اور نبی تو کوئی نہ بنایا جائے گا بعد نبوت ، رسالت وپیغمبری کے جو درجہ تیرے حضور سب سے اعلیٰ ہو ولایت کا وہ اس ہمارے اور اپنے فرمانبردار کو عطا فرما۔ آپ جمیع سلاسل تصوف وفقر میں عموماً اور بہ سہ طریقہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ میں خصوصاً خلیفہ مجاز ہوئے خواجہ میروی خواجہ چھوری خواجہ علی

Marfat.com

پوری سے آپ نے خلافت واہ جازت عامہ پائی ہندوستان پاکستان کے طول وعرض میں ہزار ہا لوگ آپ سے بیعت ہوئے علوم وفنون ضروریہ دینیہ میں آپ متبحر عالم و پیشوائے خلق ہوئے مگر خواجہ چھوروی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کا یہ خاص اثر تھا کہ اپنے تفوق علمی وکمال فنی کے اظہار کو سخت ناروا خیال فرماتے عہد شباب میں علوم وفنون کی تدریس نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ایک مدت تک فرمائی مگر بعد کو نجیال شہرت علمی وکثرت دیگر مشاغل متروک ہوگیا البتہ کتاب وسنت کا درس مرغوب خاطر تھا شغل درس کے زمانہ میں اپنے فاضل طلباء کو اپنی جانب انتساب سے منع فرما کر نسبت فراغ کسی دینی درسگاہ سے کر لینے کی ہدایت فرمائی جاتی سادات کرام کی عملی اصلاح ونسبی فلاح پر ایک جامع کتاب ایک مشوش زمانہ میں لکھی بنام حبل متین جس پر اکابر علماء اہل سنت و بزرگان اسلام سے تقاریظ لی گئیں ہنوز محتاج تبیض ہے کچھ حصہ اس کا باہم مل کر کوہاٹ مرتب کر کے لکھنا شروع کیا ہی تھا کہ آپ واپس خانقاہ شریف گئے پھر دورہ فرمایا کشمیر گجرات پنجاب کا اور بیمار واپس آئے اول مرض کا ذکر مجھ سے نہ فرمایا کہ مشوش ہو جائے پھر لکھا کہ جان برادر فقیر نے جس عہد میں کچھ قلم اٹھایا تھا کتابوں کا ذخیرہ ہی زیادہ کچھ نہ تھا بڑی جانفشانی سے ادھر ادھر سے عاریتاً لکھا اب تم نے توقعے باہر کتب مصر حرمین شریفین وغیرہ بلاد اسلامیہ سے منگائیں اور منگا رہے ہو حتیٰ کہ اب تمہارا کتب خانہ اہم ترین کتب نادرہ کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے اب تک تم سے اظہار نہ کیا تھا کہ تم فکر مند ہو جاؤ گے مگر اب بتاتا ہوں کہ فقیر کو ایک مرض لاحق ہوا تھا اور اہل بیت اطہار کے خداداد خاصہ علوم کے پیش نظر غالباً یہی مرض فقیر کو اپنے اسلاف کرام سے ملانے کا موجب ہوگا واللہ ورسول اعلم جان برادر فکر مند نہ ہونا مومن قضا سے برضا

Marfat.com

ورغبت پیش آتا ہے۔لہذا زمان سلامت ومعیت ظاہر یہ ابدی تو ہے نہیں حبل متین کی بابت میرا تو یہی ارادہ تھا کہ تمہاری تصانیف مبارکہ نے سب ضروریات کو پورا کیا ہے لہذا اسے چھاپنا کچھ ضروری نہیں مگر تمہارا اصرار ہے کہ ضرور چھپے لہذا اگر زندگی وفا کرتی تو حسب تجویز معیت میں اسے مرتب کر کے تبیض کرتے اور طبع کراتے جب تو ملت وقوم کی مقبول خدمت ہوسکتی سو موقع پانے پر تصانیف طبع کراؤ خصوصاً تمہاری انیس تصانیف سے احیاء مقامع تفسیر روح دیکھنے میں آجاتی تو مگر ؎

مـــالا یـــکـــون فـــلا یـــکـــون مـــجـــیـــلةً

ابـــداً ومـــا هـــو کـــائـــن سیـــکـــون

پھر تو طبع ظہیر فقیر پر جو گزری سو گزری ہزارہ کوہاٹ' شاہ پور' سرگودھا' میانوالی' راولپنڈی' لاہور میو ہسپتال تک گوناگوں معالجات پر طوق بشری بھر جان توڑ کوشش کی قریباً ڈیڑھ سوا سال کا زمانہ قیامت خیز بسر کیا اور اس اثناء میں اطراف وجوانب سے تشنگان فیض ونسبتاً آ کر سیراب ہوتے رہے مال وجان کا ایثار کرنے کا پورا موقع پایا وللہ الحمد کہ سب کچھ کیا مگر ہونا وہی تھا جو مولائے کائنات کے کلام بلاغت نظام میں آپ نے ادا فرمایا ۹ محرم ۱۳۷۲ھ کی شب کو ڈیڑھ سالہ علاج کرا کے تھکے ماندے مسافر ان اہلبیت کی حیات مستعار کے چند روزہ مسافر خانہ خانقاہ محبوب آباد کو مراجعت طے پائی شب کو فقیر نے عرض کیا در بارہ وصیت تو ارشاد فرمایا اوصیکم اللہ ورسولہ اللہ ورسول کا فرمان میری وصیت ہے ہری پور سٹیشن پر خواجہ چھوروی رحمۃ اللہ کی یاد دلائی فقیر نے کچھ کھانے کو عرض کیا دودھ کے حق مناسب جانا لایا گیا اس سے نہایت قلیل قدر لیا یہ

Marfat.com

آخری طعام تھا پھر آپ کی اور اپنی طرف سے خواجہ چھوروی رحمۃ اللہ علیہ کو سلام و فاتحہ عرض کیا خاص آیات کا نظارہ ہوا حویلیاں اسٹیشن پر پہنچے تو میں نے خانقاہ شریف سامنے آنے کا عرض کیا آپ کی اور اپنی جانب سے سلام و فاتحہ عرض کیا آپ سارا راستہ ذکر پاس انفاس شریف فرماتے رہے کمرہ میں فقیر آپ کے پاس رہا یہ آخیری شب ساری شب خدمت میں گزری اسٹیشن پر لوگ جمع ہو گئے اٹھا کر لائے سب سلام کرتے آپ نہایت اطمینان سے نگاہوں سے دیکھ لیتے مگر ذکر پاس انفاس کے سوا اسٹیشن سے اتر کر کلام نہ فرمایا جب خانقاہ شریف کے پاس پہنچے تو اعلیٰ حضرت حضور قبلہ باجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مزار اقدس کے بالکل متصل اتار کر رکھا تو فقیر نے عرض کیا حضرت ساری عمر جن کے پاؤں چومتے اور آنکھوں سے لگایا کرتے تھے ان والدین کریمین کے مرقد شریف پر آ گئے ہیں نہایت شوق و محبت کی نظروں سے آخری دیدار فرمایا پھر فقیر نے حضور کی اور اپنی جانب سے سلام و فاتحہ عرض کیا منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے برحمتک یا ارحم الراحمین پر ذکر پاس انفاس شریف نمایاں طور کرتے ہوئے بعمر تقریباً ستر ۷۰ سالہ روز دوشنبہ صبح ساڑھے سات بجے ۹ محرم ۱۳۷۲ھ واصل بحق ہوئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) (جامع الخیرات شریف)

مورخ اسلام حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ کی دو تصانیف صحیفہ تحقیقات اور جامع الخیرات شریف سے چند نمونے پیش کئے گئے جو تاریخی لحاظ سے آپ نے مرتب کئے تھے اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ حضرت حکیم ملت جس طرح فقیہ اور مفتی تھے اور جس طرح محدث تھے اسی طرح آپ مورخ اسلام بھی تھے۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت طبیب

علماء لکھتے ہیں کہ العلم علمان علم الشرائع والابدان علم کی دو اقسام ہیں ایک علم شریعت ہے اور دوسرا علم ابدان ہے علم شریعت کے متعلق حکیم ملت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی کہ حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت محدث اور فقیہ و مفتی و مورخ کے متعلق اظہار خیال کیا گیا لیکن چونکہ آپ جامع العلوم تھے اس لئے علم کی ایک مشہور شاخ طبابت بھی ہے پہلے زمانے میں درس نظامی میں علم طب بھی پڑھا جاتا تھا چونکہ اب علم کی کئی شاخیں درس نظامی سے کٹ چکی ہیں مثلاً علم التصوف میں فصوص الحکم' فتوحات مکیہ اور لوائح جامی پڑھے جاتے تھے اب درس نظامی سے یہ شاخ کٹ گئی ہے اس لئے علماء میں اب تقویٰ اور صفائے باطن کا عنصر مفقود ہو گیا ہے اس کے علاوہ نظم میں پنج گنج تحفۃ النصائح گلستان' بوستان' مثنوی شریف اور دیوان حافظ بھی درس نظامی میں شامل تھیں اب وہ کٹ چکی ہیں اس طرح درس نظامی سے طبابت کی شاخ بھی کٹ گئی ہے پہلے زمانے میں جب ایک عالم دین درس نظامی سے فارغ ہوتا تو وہ صوفی بھی ہوتا اور حکیم بھی ہوتا علاقہ میں وہ لوگوں کی بیماریوں کا علاج بھی کرتا لیکن اب اگر کوئی مولوی درس نظامی سے فارغ ہو جائے تو نہ وہ صوفی ہوتا ہے اور نہ حکیم یا طبیب کیونکہ یہ مشہور شاخ اب بالکل کٹ چکی ہے لہذا نہ وہ اپنا علاج کر سکتا ہے نہ دوسروں کا۔ درس نظامی میں داخل نصاب کتب طبابت قانون بوعلی سینا' میزان الطب' طب اکبر' اکثیر اعظم' محیط اعظم' ذخیرہ خوارزم شاہی وغیرہ کتب پڑھی

Marfat.com

جاتی تھیں۔آج کل تو طب میں بہت ترقی ہوئی ہے علماء اطباء نے بہت سی نادر کتب لکھی ہیں اور یہ کتابیں ہر زبان میں ہیں' عربی کتابوں میں المعتمد فی الادویہ جس کا مصنف الملک المظفر یوسف بن عمر بن علی بن رسول الغسانی اترکمانی ہے۔طب النبوی' مفردات مخزن خزائن الادویہ المعرف بہ طبی انسائیکلو پیڈیا اذالة المحن عن اکسیر البدن' اکثیر لمولانا عبدالعزیز پرہاروی' بیاض اکبر' بیاض کبیر' تسہیل الطب' تشریح الاسباب' تفریق الامراض' چشمہ صحت' خواص الادویہ' رسالہ حفظان صحت' رموز الطب رہنمائے صحت' تعریف الامراض الزمر دالا خضر' حاذق' الفوائد الشریفیہ' قرابادین' مجربات جیلانی' علم الادویہ سدیدی مفتاح العلاج' یاقوت احمر' ندیم الاطباء مونس الاطباء' نخبۃ البحرین وغیرہ جس طرح ہمارے پیر و مرشد حکیم ملت وفقیہ ملت اسلامیہ اور مفتی اسلام اور مورخ تھے اس طرح وہ علم طب میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے آپ جس طرح روحانی حکیم تھے اسی طرح آپ جسمانی حکیم بھی تھے آپ نے طبابت میں مختلف امراض کے اپنے مریدین اور معتقدین کے لئے کئی یونانی نسخے بھی لکھے ہیں اب چند نسخہ جات آپ کی تالیف انیف جامع الخیرات شریف سے نقل کرتا ہوں امید ہے کہ قارئین کرام ان نسخہ جات سے مستفید ہوں گے جامع الخیرات شریف میں علم طب میں ایک الگ باب تحریر کیا ہے اس کا نام کتاب معمولات رکھا ہے اس کی ابتداء میں وہ تحریر کرتے ہیں ضروریات و حاجات انسانی میں نہایت کارآمد عملیات اور ہنروں کے بیان میں ؎

کچھ سیکھ لے ہنر کہ جہاں میں عزیز ہو
ہوتا ہے بے ہنر وہی جو بے تمیز ہو

Marfat.com

(۱) **ذات الجنب** (نمونیا) پھٹکڑی سفید توے پر پھل کر کے اسی جگہ توے پر ایک نوجوان مرغ کا خون اس میں ملا کر خشک کرلیں اور سرمہ کر کے شیشی میں رکھ لیں۔

فوائد: جب کوئی اور علاج کارگر نہ ہو تو اس مرض سے مریض کو بقدر ۳ رتی گرم دودھ یا چائے میں یا زردی بیضہ و شیر آمیختہ سے دن میں چند بار کھلائیں اکسیر ہے ۶ ماہ سے کم عمر بچہ کو نہ دیں۔

(۲) **ذات الجنب دیگر**۔ ذات الصدر، ذات اریہ کے لئے نوشادر ایک تولہ، شورہ قلمی ایک تولہ شیر مدار چار تولہ میں ملا کر رکھیں جب خشک ہو جائے پیس کر پھر تر کریں اور نرم آنچ پر پکائیں اور باریک پیس کر نگاہ رکھیں شیشی میں بند رہے۔ (قائم النار ہے)

فوائد عامہ: قولنج کے لئے ۲ رتی ہمراہ شکر تری کے کھلائیں ہر قسم تپ کے لئے ۲ رتی کھلائیں اوپر دو گھونٹ گرم پانی پلائیں مذکورہ بالا امراض کے لئے ۳ رتی شکر تری سے۔

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی نے ذات الجنب جیسی موذی اور مہلک بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے دو آسان نسخے

Marfat.com

لکھے ہیں ذات الجنب نمونیا ہے جو بہت خطرناک بیماری ہے۔

(۳) **آنکھوں سے پانی بہنا:** افیون ۴/۱ حصہ پھٹکڑی سفید ۴ حصہ ملا کر توے پر پھل کر کے سرمہ بنا کر رکھے۔

فوائد: آنکھوں سے پانی جانے کے لئے اس کی ایک ایک سلائی صبح شام یا وقت ضرورت دن میں دو بار یا دن رات میں ۳ بار لگائیں چند دن کے اندر بعون اللہ تعالیٰ شفا ہوگی مجرب ہے۔

(۴) **ناڑ کے درد کی دوا:** فلفل دراز، فلفل سیاہ چھکنی ہر ایک تولہ نکہ تولہ نوشادر ۶ ماشہ باریک پیس کر شہد میں گولیاں نخودی بنا کر صبح کھایا کریں۔

(۵) **دردناف کی دوا:** جن کو عام ناف کے درد کی شکایت رہتی ہو سند، مولی کے بیج اجوائن، چھکنی ہر ایک تین ماشہ نکہ شہد خورد میں سب کو الگ پیس کر چٹنی بنالو صبح شام ایک انگلی بھر چاٹنا ہے۔

(۶) **دانتوں کا درد:** دانتوں کا درد اور ہلنا اور گندہ ہونا دور ہو۔ دنداسے کے چھلکے کا سفوف، پھٹکڑی، نمک لاہوری ہر ایک مساوی الوزن لے کر سفوف کر لیں۔ صبح و شام دانتوں پر ملا کریں مجرب ہے۔

Marfat.com

(۷) **ماسخورہ کے لئے:** مردارسنگ، پھٹکڑی، مرچ سیاہ ہرایک تولہ تولہ ماجوایک دانہ نیلا طوتیا ۶ ماشہ سب کوسرمہ بنالیں تیار ہے۔ رات کو سوتے وقت ایک انگلی دانتوں پرملیں اور منہ چھوڑ دیں کہ پانی نیچے گرے چندروز کریں۔ مجرب ہے۔

(۸) **بچوں کی دق:** بچوں کی دق یا سوکڑا بچے سوکھ جاتے ہیں گائے کی اگلی ٹانگوں کی نلیاں ۴ عدد گوشت سے صاف کرکے ان کوٹکڑے کرلو مٹی کے برتن میں ۲۵ سیر اپلوں میں آگ دے کر شگفتہ سفید کرلو سرد ہونے پر نکال دو اور سرمہ بناؤ۔

فوائد: سوکھے ہوئے بچوں کو اس سے نصف رتی دودھ سے روزانہ کھلاؤ۔ شیرخوار ہے۔ تو ماں کے دودھ سے کھلاؤ صبح یا شام روزانہ کھلاؤ ایک ایک وقت دو تین ہفتہ تک بچہ بالکل تندرست ہوگا۔ باذن اللہ تعالیٰ مجرب ہے۔

(۹) **اکسیراعظم:** برائے ہر درد دہو یا ہوا مکھن ۲/ ا پاؤ امرت دھارا ۶ ماشہ کف دریا یعنی سمندر جھاگ ۲ تولہ کافور خالص ۶ ماشہ اول کافور کو سحق یعنی کھرل بلیغ کرلیں پھر امرت دھارا ملا کر برتن کو دھوپ پر یا حرارت کے

Marfat.com

نزدیک رکھیں پھر الگ مسحوق مثل سرمہ کف دریا مکھن میں ملالیں اور لوہے یا دھات کے سوا کسی اور شے سے سب کو ملالو اور بند رکھو۔

فوائد: دردسر اور درد گردہ، قولنج، درد مفاصل ہر قسم درد کے مقام پر مالش کر کے جذب کراؤ مجرب المجرب ہے۔

(۱۰) **گل قند بنانا:** گل قند بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پھولوں کے مربہ کو گل قند کہتے ہیں جن پھولوں کا گل قند بنانا ہو ان سے ڈنڈی اور پتے وغیرہ صاف الگ کر کے ان کے وزن سے دوچند چینی یا شہد ملا کر ان کو آپس میں خوب ملیں کہ پھول کی پتی کا کوئی حصہ مالیدہ ہوئے بغیر نہ رہ جائے پھر مرتبان میں بھر رکھیں جس قدر پرانا ہوگا مفید ہوگا اور زیادہ موثر ہوگا۔

(۱۱) **اکسیر امراض:** ست پودینہ ۴ ماشہ ست اجوائن ایک تولہ کافور ماشہ روغن پیپر منٹ ۶ ماشہ روغن سونف اور روغن الائچی ۳ ماشہ سب کو صاف بوتل میں ملا دو ذرا حرارت دو تیل ہو جائے گا ایک پاؤ چینی یا مصری کا سفوف گیری یا ہر پچی ۶ ماشہ کا سفوف ملا کر خوب مخلوط کر لو بند منہ والی بوتل میں یا مرتبان میں رکھو تیار ہے۔

فوائد: اس کا لقب گھر کا طبیب ہے یا خانگی کا ڈاکٹر بھی کہتے ہیں ہیضہ،

Marfat.com

طاعون' دردشکم' بدہضمی' قے' متلی وغیرہ پر پانی سے ایک ماشہ بھر کھلا دو گرمی کے بخاروں میں تین ماشہ بکری کے دودھ کی کچی لسی سے کھلاؤ پیچش کے لئے عرق سونف گلاب یا سادہ پانی سے یا دہی سے کھلا دو' بدہضمی پر بعد طعام ایک ماشہ کھالو بادی امراض کو بالخصوص نافع ہے درد کے مقام پر لیپ کر دو اور اندر کھلا دو۔

(۱۲) بال سیاہ کرنے کا خوردنی نسخہ: ہلیلہ' بلیلہ' آملہ ہر

ایک تولہ تولہ پیپل گلوہر ایک چھ ماشہ یہ ایک خوراک ہے ان سب کو سفوف بنا کر ۲/۱ پاؤ پانی میں رات کو بھگو رکھیں صبح اس کا نتراہوا پانی پی لیا کریں گیارہ دن تک روزانہ ایسا ہی کریں غذا ہلکی زود ہضم اور سادہ کھلائیں منشی اور ترش و گرم اشیاء سے پرہیز کریں دودھ گھی عمدہ اگر ہضم کر سکیں تو خوب کھائیں اور ناریل کا تیل خالص سر میں لگائیں/ بال سیاہ ہو جائیں گے بعض دفعہ دو سہ بار عمل کرنا پڑتا ہے مگر کثرت جماع سخت مضر ہے۔ (جامع الخیرات)

(۱۳) دوا سے بواسیر کے مسے گرانا اور خون بند کرنا:

اسے اکسیر بواسیر کہتے ہیں بے ضرر ہے کافور رسکپور ریماب' مردار سنگ الائچی خورد' الائچی کلاں ہر ایک چھ ماشہ سب کو کھرل کر کے مسکہ ۸ تولہ کو ۲۵ بار پانی سے دھو کر ادویہ اس میں ملا کر مرہم بنالو اور مقعد کے اندر باہر دن رات لگانا چاہئے صرف چند یوم میں مسے لٹک کر باہر آ جاتے ہیں اور مردہ

Marfat.com

ہوکر آخر گر جاتے ہیں۔(جامع الخیرات شریف)

(۱۴) **خونی بواسیر کا علاج**: رسوت ۷ ماشہ منقیٰ مع تخم ۱۴ ماشہ کتیرا دو درم سب کو باریک پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالو صبح وشام ایک ایک گولی کھلانا مفید ہے۔

(۱۵) **عورتوں کا سیلان رحم**: سفید وزرد رطوبت کے لئے آسان اور عمدہ نسخہ چھوٹے انار ترش کے پھل کے چھلکے باریک پیس کر سفوف کر رکھو اس کا حلوہ پکا کر ہفتہ تک کھلاؤ ہفتہ کی ضرورت نہیں پڑتی اکثر دو چار دن میں صحت ہوتی ہے۔

حضرت قبلہ والدی ومرشدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ کے مجربات کاملہ سے برائے دق وغیرہ امراض بلغمی پوست بیخ مدار دس تولہ پوست درخت آخروٹ دس تولہ پوست بیخ کوکنار دشتی دس تولہ بنات دیسی ۳ پاؤ ہر سہ پوستوں کو الگ الگ کوٹ کر ایک رات پانی میں بھگو رکھیں صبح خوب مل کر دو چند پانی میں نرم آگ پر پکاؤ منہ بند رہے جب سیر پانی رہ جائے اتار کر جامہ بیز کرو خوب اچھی طرح پھر کھانڈ دیسی ملاؤ اور قوام پکا کر اتار لو بوتل میں محفوظ رکھو اکسیر ہے۔ صبح تولہ بھر اس سے کھانا ہے بلا بدرقہ کم از کم ایک ماہ تو ضرور استعمال کریں بلکہ تین ماہ تک پرہیز تمام روغنیات و مرغن اشیاء سے اور بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے یا جو جو اس مرض اور

Marfat.com

مریض کو عام طور پر مضر ہے اسے کسے۔

(۱۶) دماغ ونظر کو قوت دینے والا نسخہ: سونف ۱/۲

آدھا سیر کوٹ کر باریک کریں کہ پوست دور ہو کر مغز رہ جائے مغز بادام مقشر آدھ سیر کوٹ کر باریک کر رکھیں اس سے بقدر ۶ ماشہ گرم دودھ بقدر پاؤ زائد سے صبح وشام کھانا ہے چالیس دن میں قبض اور بلغم کو دفع کر دے دماغ اور نظر کو بہت قوت دے مجرب ہے۔ (جامع الخیرات شریف)

حضرت محدث ہزاروی نے طبی نسخہ جات پر ایک مفصل تصنیف بزبان فارسی تحریر فرمائی ہے جس کا اردو ترجمہ قارئین کے استفادہ کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت روحانی معالج

دنیا میں جتنے لوگوں میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی شفا کے لئے نباتات اور جمادات اور حیوانات میں ادویہ بھی پیدا کی ہیں ایسی کوئی بیماری نہیں جس کا علاج ممکن نہ ہو تو ہر بیماری کے لئے علاج ضرور ہے اطباء نباضی کا کام کر کے ان کے لئے علاج بتاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ہاتھوں سے شفا دیتے ہیں اس طرح ہر بیماری کا روحانی علاج بھی ہے جس کے ذریعہ وہ بیماری سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے روحانی معالج اللہ تعالیٰ کے کلام سے یا اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ سے وہ تمام تکالیف دور کر سکتے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فقر میں ایک ایسا مقام یا منزل بھی ہے کہ سالک جب اس مقام تک پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو علم اکسیر اور علم تکسیر سکھاتے ہیں علم اکسیر تو ظاہری علاج ہے جو دوائیوں کے ذریعہ سے حکیم اور طبیب لوگ بھی کرتے ہیں اور علم تکسیر وہ علم ہے جس کی وجہ سے معالج روحانی طریقہ سے علاج کرتے ہیں اور وہ روحانی علاج کیا ہے اس کو ہم اپنی اصطلاح میں دم، تعویز اور ورد کہتے ہیں اور علم نقوش بھی اس علم کی ایک شاخ ہے۔ دم سے ہو یا درود یا تعویز سے ان علوم میں سے ایک علم جفر بھی ہے جو حضرت سلطان الاولیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے یہ علم بہت کم لوگوں کے پاس ہوتا ہے۔ علم تعویزات ایک مشکل ترین علم ہے اس کے بھی قواعد ہیں عامل اگر کسی کے لئے کوئی نقش بنانا چاہتا ہے تو وہ یا مثلث نقش بنائے گا یا مربع یا مخمس یا

Marfat.com

مسدس ہر نقش کے لئے بھی الگ الگ طریقے ہیں مثلث نقش اگر کوئی بنانا چاہتا ہے تو چار طبیعتیں ہیں آتشی' بادی' آبی اور خاکی۔اب اگر کوئی شخص آجائے اور وہ کسی مقصد میں اپنے لئے نقش بنانا چاہے تو اگر اس کی طبعیت آتشی ہے تو آتشی چال سے وہ نقش شروع کرے گا اور اگر بادی ہے تو بادی چال سے وہ نقش پُر کرے گا اور اگر آبی ہے تو آبی چال سے شروع کرنا ہوگا اور اگر خاکی طبعیت کا مالک ہے تو اس کے لئے خاکی چال سے نقش کو پُر کیا جاتا ہے۔اس طرح قاعدہ مربع نقش کا بھی ہے آتشی چال مثلث کا طریقہ یہ ہے کہ نقش کرنے والے کا نام بمع اس کی والدہ کے حروف ابجد میں تبدیل کرو اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم ملا دو مثلاً اگر کوئی جائز محبت کے لئے نقش کرنا چاہتا ہے اس کے نام کے اعداد کا حساب لگاؤ پھر اس کی والدہ کے نام کے اعداد کا حساب اس کے ساتھ جمع کر دو اور اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی میں سے مثلاً ودود ہے اس کے سات جمع کر دو اور تمام کا حاصل جمع سے بارہ ہندسہ کو تفریق کرو باقی کو تین پر تقسیم کرو جو خارج قسمت ہوگا اس سے نقش پُر کیا جاتا ہے اگر دو باقی ہو جائے تو خانہ چہارم میں ایک کا اضافہ کرو اور اگر ایک باقی رہ جائے تو خانہ ہفتم میں اضافہ کرنا ضروری ہوگا مثلاً علی بن حمیدہ کے لئے محبت کا نقش پُر کرنا ہے تو اس طریقہ سے پُر کیا جائے گا علی کے اعداد حروف ابجد میں مجموعہ ۱۱۰ ہے اور حمیدہ کے اعداد حروف کا مجموعہ ۵۷ ہے دونوں کو جمع کیا ۵۷+۱۱۰=۱۶۷' اب اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی میں ودود کے اعداد کا مجموعہ ۲۰ جمع کیا جائے گا ۱۶۷+۲۰=۱۸۷ اب اس سے ۱۲ قانون کے نفی کیا جائے گا ۱۷۵ ہوگا اب اس کو ۳ پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۵۸ آیا اور ایک باقی بچا تو آپ ساتویں خانہ میں ایک اضافہ کریں وہ نقش اس طرح ہوگا

Marfat.com

۶۶	۵۸	۶۳
۶۰	۶۲	۶۵
۶۱	۶۷	۵۹

اس علم کو علم الآثار بھی کہا جاتا ہے۔ ان عملیات کے متعلق ہمارے اکابرین صوفیاء میں سے اکثر نے بہت سی تالیفات لکھی ہیں مثلاً حضرت امام بُونی رحمۃ اللہ علیہ نے چار جلدوں میں شمس المعارف کبریٰ لکھی ہے امام جلال الدین سیوطیؒ نے کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ لکھی ہے اور شاہ محمد غوث گوالیاریؒ نے جواہر خمسہ نامی کتاب لکھی ہے۔

اس طرح کنز الحسین، شمع

شبستان رضا اقبال احمد نوری نے لکھی ہے۔ نقش سلیمان چار حصوں میں بھی اس عملیات کے متعلق ہے اور ایک کتاب نافع الخلائق بھی ہے جو عوام میں بہت مقبول ہے۔ مجربات دیربی بھی اس سلسلہ میں ایک مفید کتاب ہے علامہ مغربی تلمسانی نے شموس الانوار لکھی ہے۔ اس میں بھی عملیات درج ہیں۔ امام غزالی رحمۃ الہ علیہ نے الاوفاق نامی کتاب بھی اس فن میں تالیف کی ہے اور بوعلی سینا کی ایک کتاب بھی اس سلسلہ میں ہے۔ غرض یہ کہ مختلف علماء وصوفیاء نے عملیات کا ایک ذخیرہ ہمارے لئے جامع الخیرات شریف میں درج کیا ہے اور اگر معتقدین ومریدین کو کوئی مشکل کام درپیش ہو جائے تو اس کے لئے آپ نے مختلف عملیات اور نقوش اس مستند کتاب میں درج کئے ہیں اور اس کتاب میں آپ نے پورا باب بنام کتاب مجربات محمودیہ درج کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں ''کتاب الدعوات مشکلات میں نہایت کارآمد دعاؤں کے بیان

Marfat.com

میں اولین گزارش ہر اس برادر دینی اور ایمانی کے لئے فقیر سے اجازت ہے برعایت احکام شرع شریف عمل کرے جس نے دین واسلام میں از خود اعتقادی عملی آمیزش نہ کی ہو اور وہ اللہ رسول کے ادب وعشق کے طریق پر گامزن ہو فقیر کو بھی دعائے مغفرت سے یاد کرے۔

(۱) **سلامتی ایمان کی مقدس دعاء:** امام ابوعیسیٰ ترمذی صاحب سنن جو صحاح ستہ اہل سنت و جماعت میں ہے نے حق سبحانہ وتعالیٰ کو خواب میں دیکھا تو سوال کیا مجھے ہدایت فرمائی جائے تا کہ میرا ایمان سلامت رہے اور ایمان ہی پر خاتمہ ہو۔ ابوعیسیٰ لکھتے ھیں مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فجر کی سنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے یہ دعا پڑھا کرو۔ **الھی بحرمة الحسن واخیه وجده و نبیه و امه و ابیه** ۔اے میرے اللہ باعث حرمت و بزرگی امام حسن اور امام حسین کے اور ان کے جد پاک محمد رسول اللہ اور ان کی اولاد و سادات کے اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ اور والد ماجد علی کے۔ **نجنی من الغم الذی انا فیه** ۔نجات دے مجھ کو ہر اس غم واندوہ سے جس میں مبتلا ہوں یا **حیّ یا قیّوم یا ذالجلال و الاکرام** ۔اے حی وقیوم خدا اے کمال بڑائی عزت والے اللہ اسئلک ان تحی قلبی بنور معرفتک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ زندہ فرمادے میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے۔ **یا اللّٰه یا اللّٰه یا اللّٰه یا اللّٰه یا ارحم الراحمین** O اے اللہ اے سب سے بہتر رحم کرنے والے امام ترمذی یہ ہمیشہ بلا ناغہ پڑھا کرتے تھے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان

Marfat.com

اور اپنے تمام شاگردوں دوستوں کو اس کی تعلیم و ہدایت و تاکید کیا کرتے اور اس پر انہیں خوب رغبت اور شوق دلاتے کہ ہمیشہ اسے پڑھا کرو۔ (خلاصۃ الکلام و مجمع الاحباب و عمران القلوب والارواح صفحہ ۱۳)

(۲) **ہر مشکل حاجت شرعی کے لئے نماز اور دعاؑ:** سب سے پہلے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں خوب غور کرے کہ میرے ذمہ کچھ واجب تو نہیں اگر ہو تو بشرط وسعت و توفیق اسے ادا کرے اور بلا وجہ تاخیر کی بابت سچے دل سے توبہ و استغفار کرے پھر تین یا پانچ یا سات روز تک بعد عشاء دو نفل یوں کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین بار قل شریف پڑھے بعد سلام کمال عاجزی اور ادب سے اپنے آپ کو حضور سراپا نور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پاک میں تصور کر کے اول و آخر تین بار یہ درود شریف کمال ادب سے پڑھے۔

اللھم صل علی سیدنا و حبیبنا محمد النبی الامی واله وعترته الطاهرین صلوٰة تنجینا بها من جمیع الاهوال والافات و تقضی لنا بها جمیع الحاجات و تطهرنا بها عندک اعلی الدرجات و تبلغنا بها عندک اعلیٰ الدرجات و تبلغنا بها اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة و بعد الممات انک علی کل شئی قدیر و بالا جابة جدید ولا حول ولاقوة الا بالله العلی العظیم ۔پھر تین بار یہ پڑھے **سبحان الله و بحمده سبحان الله العظیم و بحمده استغفر الله.** پھر ایک بار یہ دعا پڑھے **اللھم یا حی**

Marfat.com

یا قیوم یا ذالجلال والاکرام یا حنان یا منان والغنیمة من کل برو العصمة من کل ذنب والسلامة من کل اثم لاتدع لی ذنباً الاغفرته ولاهما الافرجته ولاحاجة هی لک رضا الاقضیتها اللهم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة الصلوا ة والسلام علیک ایها النبی رحمة الله و برکاته یا رسول الله یا نبی الله یا حبیب الله انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لیقضی لی اللهم فشفعه فی فهو و سیلتی الیک فی الحوائج والامور کلها یا حی یا قیوم بحق لا اله الا انت سبحان انی کنت من الظالمین فاستجنا و نجیناه من الغم و کذالک ننجی المومنین O ہر دینی دنیاوی جائز شرعی حاجت کے لئے اس طرح دعا کرو مجرب ہے۔ (جامع الخیرات شریف)

(۳) امام حاکم بروایت ابن مسعودؓ راوی کہ حضور ھادی عالم ﷺ نے فرمایا بارہ رکعت نماز دن یا رات کو پڑھو ہر دو رکعت بعد تشہد پڑھو آخری تشہد کے بعد کہو ثناء اور درود اور سجدہ کرو اور سات بار یہ نیت دعا فاتحہ پڑھو پھر سات بار آیت الکرسی پھر دس بار کہو لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر ۔ پھر یوں کہو اللهم انی اسئلک بمعا قد العزمن عرشک و منتهیٰ الرحمٰن من کتابک و اسمک الاعظم و جدک الاعلیٰ و کلماتک التامة پھر اپنی حاجت کا سوال خوب رو کر کرو اور کمینوں (یعنی ناعاقبت

Marfat.com

اندیش بدکلام) کو یہ مت سکھاو کہیں وہ خلاف شروع دعائیں اس سے نہ کرکے قبول کرائیں (رواہ حاکم) مجرب ہے۔

(۴) نماز حل مشکلات واسم اعظم پر مشتمل آیات فقیر کو اس کی اپنے بزرگوں سے اجازت ہے اور صحیح العقیدہ برادر اسلام کو بشرط اجازت حکم شرع وخوف خدا اجازت ہے چار رکعت نماز ایک سلام سے یوں پڑھے کہ اول رکعت میں بعد فاتحہ سو بار آیت کریمہ لا الہ الا انت سے مؤمنین تک دوسری میں بعد فاتحہ پ ۱۷ لانبیاء مسنی الضر وانت ارحم الراحمین O سو بار پڑھے تیسری رکعت میں بعد فاتحہ پ ۲۴ مومن آیت ۴۴ سے اوفوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد O سو بار پڑھے چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے پ ۴ العمران آیت ۱۷۳ میں حسبنا اللہ و نعم الوکیل سو بار پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی جائز شرعی حاجت طلب کرے یقیناً قبول ہوگی مجرب ومعمول ہے۔ (جامع الخیرات)

(۵) کشائش رزق کا مجرب عمل: ہر روز علاوہ پنج گانہ نماز وظائف سلسلہ کے بوقت چاشت (ضحیٰ) دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ دس بار آیت الکرسی عظیم تک دوسری رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار اخلاص شریف بعد سلام سجدہ میں سر رکھ کر سات بار اسم یا وھاب پڑھے بہت مجرم ہے و معمول مشائخ ہے دونوں جہان کی برکتوں کا موجب ہے اور بعد عصر ختم معصومیہ بھی عجیب الاثر ہے۔

Marfat.com

(۶) بے اولاد کے لئے پڑھنے کے ایک عمدہ دعا: بے اولاد میاں بیوی فجر کی سنتوں اور فرضوں کے تشہد کے آخر پارہ ۱۷ سورۃ انبیاء کی آیت ۸۹ سے رب لاتذرنی فردا و انت خیر الوارثین O پڑھ کر سلام پھیرا کریں یہ اجازت مدینہ طیبہ سے ہے محترم پیر بھائی حضرت بخشی صاحب کے واسطہ سے فقیر کو پہنچی مجرب ہے نیز پارہ ۱۹ فرقان کی آیت ۷۴ سے ربنا سے اماماً تک پڑھنا اسی قسم کا فائدہ رکھتا ہے مال اور اولاد کی کثرت و برکت کی دعاء پارہ ۱۹ شعراء آیت ۱۳۲ تا ۱۳۴ کا بکثرت اور بلا تعداد پڑھنا عجیب الاثر ہے۔ اول و آخر درود شریف و استغفار ایک یا تین بار پڑھنا چاہئے۔ یہ عمل بارہا آزمایا گیا ہے جو مجرب ہے اور سریع الاثر ہے۔ (جامع الخیرات)

(۷) نماز عصر و مغرب کے درمیان دوگانہ نماز ادا کر کے ایک سو ایک بار تسخیر خلائق کے لئے بشرط پاکی نیت و مقصد کسی کامل یا اپنے شیخ سے اجازت لے کر پڑھے انیست سبحان اللہ خلائق یا مردماں بحبت و اطاعت خوبان من کن الحمد للہ زبان جملہ خلائق یا مردمان بحبت و اطاعت گویائے من کن واللہ اکبر گوش و ہوش جملہ خلائق یا مردمان بحبت و اطاعت شنوائے من کن ولا حول ولا قوۃ الا اللہ العلی العظیم. جملہ خلائق یا مردمان را بحبت و اطاعت من مسخر کن کہ کوئی کسی کے لئے پڑھنا چاہتا ہو تو اس کا مع اس کی والدہ کے نام کے کہنا ہوگا فلاں بن فلاں را باقی عبارت وہی مذکورہ بالا ہوتا کہ کامیابی روز از معمول رہے۔ مجرب و معمول بعض معتمدین ہے مگر خلاف شرع مقصد کے

Marfat.com

لئے اجازت نہیں اگر کرے تو نقصان اٹھائے گا۔اس لئے اس عمل کے کرنے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔(جامع الخیرات)

(۸) تخریب یا ہلاکت ظالم مستحق کے لئے

اسم یا قابض روزانہ ۹۴ بار پڑھنا مؤثر ہے خلاف شرع نہ کرے۔

(۹) عورت یا گائے یا بھینس وغیرہ کے دودھ کی زیادتی کے لئے۔ پ ۱۳ رعد کی آیت ۹،۸ لکھ کر عورت

کے گلے میں باندھے جانور کو آٹے پر دم کر کے یا پانی پر دم کر کے کسی چیز پر کھلا دے۔(جامع الخیرات)

(۱۰) نرینہ اولاد کے لئے زن و مرد نماز پنج گانہ پابندی

سے پڑھنا شروع کر دیں اور شوہر ہر قربت سے قبل داہنے ہاتھ کو بیوی کی ناف پر رکھ کر باوضو سورۃ قدر کو سات بار پڑھ کر دم کر کے قربت میں مشغول ہو بفضلہٖ تعالیٰ فرزند نرینہ روزی ہوگا۔(جامع الخیرات)

(۱۱) بانجھ عورت (عقیمہ) کے لئے سوموار کو بیوی خاوند روزہ

رکھیں افطار کے لئے سورۃ مزمل سات بار پڑھ کر دودھ پر دم کریں اسی سے

Marfat.com

افطار کریں ہضم ہوگیا تو انشاءاللہ بچہ ہوگا اگر قے ہوگئی تو سات بار تک ایسا ہی کریں اکثر دوسری تیسری بار ہی کامیابی ہوئی ہے۔

(۱۲) حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی زیارت و ملاقات کے لئے ہر نماز کے بعد چالیس بار یہ تسبیح پڑھا کرے سبحان رب الارض و رب السمآء یا حی لیکن غیر شرعی مقصد کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کو تکلیف دینا سخت خطرناک ہے۔ (جامع الخیرات شریف)

(۱۳) گمی ہوئی شے یا گمشدہ شخص کے لئے:

گم ہونے کی خبر پر فوراً وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر دو رکعت نماز پڑھ کر قبلہ رو بیٹھے پ ۲۱ لقمان کی ۱۷ آیت ۱۲۱ بار پڑھے پھر یا حفیظ ۱۲۱ بار اور پھر درود شریف ۷ بار پڑھ کر اپنے داہنے کھلے ہوئے ہاتھ کو اپنے برہنہ سر پر سات دفعہ سر سے لگا کر گھمائے اور تصور بالیقین کرے کہ شے گمشدہ یا شخص پر اللہ تعالیٰ کی زمین باوجود فراخی کے تنگ کر دی ہے حتیٰ کہ اسے سوائے میرے پاس آنے کے کوئی چارہ نہ رہا انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد مل جائے گا ایک بار ہی کافی ہے ورنہ تین دن نہایت سات روز تک کرے۔ (جامع الخیرات شریف)

(۱۴) امام غزالی وغیرہ علماء لکھتے ہیں کہ جو شخص بادشاہ یا ظالم حاکم افسر سے خائف ہو تو اس سے ملاقات یا پیشی کے وقت کہتا ہوا جائے یا قدیم الاحسان باحسانک القدیم امن میں رہے۔

Marfat.com

(۱۵) ظالموں، مفسدوں اور ناحق بد اندیشوں کی جماعت کو متفرق کرنے کے لئے لکھتے

ہیں کہ چند جو کے دانے لے کر چار بار یہ کلمات پڑھ کر دم کرے اور ان کے مکان یا محل اجتماع میں ڈال دے پھر اللہ تعالیٰ کے کام کو دیکھے کیا کرتا ہے ھا طاش نا طاش ھطا شینہ والقینابینھم العداوۃ البغضاء الی یوم القیامۃ ۔(جامع الخیرات شریف)

(۱۶) دو مفسدوں ظالموں میں تفریق مقصود ہو تو

ایک انڈے پر لکھے اور پھر پھونک کر ان کو کھلا دو وفرقنا ھم کل ممزق وحیل بینھم قطعا بغضا فلان بن فلانۃ و فلان بن فلانۃ ۔(جامع الخیرات شریف)

(۱۷) صلواۃ منجیہ کاملہ عارفین اصحاب دعوات مستجابہ لکھتے ہیں جو اس

صلواۃ منجیہ کاملہ کو لوہے کی پاک صاف تختی پر مع نقش کے لکھے اور آفتاب کے سامنے دھوپ پر لٹکائے اور ۹۹ بار اس صلوات منجیہ کاملہ کو صدق دل سے پڑھے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے کل عالمین پر شاہد (حاضر و ناظر) بنا کر بھیجا یوں تصور کرے کہ میں ان کا غلام ان کے حضور پڑھ رہا ہوں بعونہ تعالیٰ اپنی

Marfat.com

مشکلات ومہمات میں عجیب امداد الٰہی غیبی پائے اور برکت محسوس کرے گا اور اگر کاغذ پر لکھ کر صلواۃ مع نقش پاس رکھے تو امور ومہمات ومشکلات میں آسانی وسہولت ملاحظہ کرے اور دفع بلا وغلبہ براعداء وقبول فی الوریٰ وشفاء امراض وغیرہا میں سریع الاثر پائے یا روزانہ ۷ یا ۱۱ یا ۴۱ یا ۱۰۱ اسی طرح طاق عدد زائد کر کے پڑھے تو ہر حاجت جائز وخیر کے لئے تریاق واکسیر ہے صلواۃ منجیہ کاملہ مذکورہ بالا یہ ہے کہ اللھم صل صلواۃ کاملۃ و سلاماً تاماً علی سیدنا محمد ن الذی تنجینا به من جمیع الاھوال و الافات و تقضی لنا به جمیع الحاجات و تطھرنا به من جمیع السیات و ترفعنا به اعلی الدرجات و تبلغنا به اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیواۃ و بعد الممات و اله بعدد کل معلوم لک

نقش یہ ہے:

۱۵۵۲	۱۵۵۵	۱۵۵۸	۱۵۴۵
۱۵۵۷	۱۵۴۶	۱۵۵۱	۱۵۵۶
۱۵۴۷	۱۵۶۰	۱۵۵۳	۱۵۵۰
۱۵۵۴	۱۵۴۹	۱۵۴۸	۱۵۵۹

Marfat.com

(۱۸) سحر جادو کوڑے یا گڈے وغیرہ ناپاک عمل کے دفع

کرنے کا طریقہ ہے کہ گل ٹیسو جو زرد رنگ پھول پنساری سے مل سکتا ہے بقدر آدھا پاؤ لا کر شیر گرم پانی میں ڈال کر اس کا رنگ لے لیں مریض کو پاس بٹھا کر اس پر فاتحہ آیت الکرسی سورۃ جن کی پہلی پانچ آیات پڑھ کر دم کر لیں اور سورۃ الطارق اول داہنی آنکھ پھر بائیں پھر داہنے کان پر بائیں پھر داہنے سوراخ بینی پھر بائیں پھر منہ پر پھر تمام بدن پر ایک ایک بار پڑھ کر پھونکیں آخر چار قل پڑھ کر دم کر لیں اور گل ٹیسوں کے ابلے ہوئے ملون رنگدار پانی سے جو کہ شیر گرم ہو مریض کو ایسی جگہ نہلائیں جہاں نہ ہوا تیز چلتی ہو نہ ٹھنڈک فوری ہو بلکہ اگر دھوپ ہو یا ہوا سے بچاؤ کی جگہ ہو یہ عمل چند بار کرنا مجرب و مفید ہے۔

(۱۹) دفع سحر کے واسطے کورے مٹی کے گھڑے میں شنبہ کو دریا یا نہر یا

چشمے کا پانی بھر کر سامنے رکھے اور باوضو اول حصار کر کے پھر چار قل پڑھے اور کاغذ پر لکھے پھر پ ۹ اعراف کی آیت ۱۲۲/ ۱۸ افوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون لے کر ھارون تک پ ۹ انفال آیت ۸ پھر پ ۱۱ یونس آیت ۸۱ تا ۸۲ پھر پ ۱۲ ھود آیت ۱۶ پھر پ ۱۶ طٰہٰ آیت ۶۹ سے انما صنعوا سے آخر تک پڑھے بھی اور کاغذ پر لکھے پانی پر دم کر کے پھر اس مریض اور گھڑے کو دریا یا نہر کے کنارے لے جا کر اول مریض کو گل ٹیسوں

Marfat.com

کے نیم گرم پانی سے نہلا کر وہ پانی نہر یا دریا میں ملا دو پھر وہ لکھا ہوا گھڑے کے پانی میں ڈال دیں جب وہ گھل جائے تو اول اس سے اس مریض مسحور کو کچھ پلائیں اور ہاتھ منہ پر ڈالیں پھر پاک کپڑے پہنائیں بڑے ٹب میں بٹھا کر کپڑوں پر سے اس پانی کے ساتھ اسے خوب تر بتر کر دیں کہ تمام بدن اور کپڑے تر ہو جائیں یہ ٹب یا بڑے کنال میں کیا جائے تا کہ وہ پانی زمین پر نہ گرنے پائے بعدہ وہ کپڑے اگر صاحب توفیق ہے تو کسی غریب کو فی سبیل اللہ خیرات کر دے ورنہ دوسرے کپڑے پہن کر ان کو سکھا کر پھر پہنے یہ عمل ہفتے ہفتے کو چند بار کریں یقیناً مفید ہے اور مجرب بھی ہے ٹب سے وہ پانی آخر زمین میں ایسی جگہ دفن کر دو کہ کسی کا پاؤں عموماً اوپر نہ آوے اور مریض کو حصار صبح و شام کیا جائے خواہ خود کرے یا دوسرے سے حصار کراوے۔ (جامع الخیرات شریف)

(۲۰) بچوں کے رونے ڈرنے وغیرہ کے لئے

یہ نقش لکھ کر گلے میں باندھ دیں مجرب ہے۔

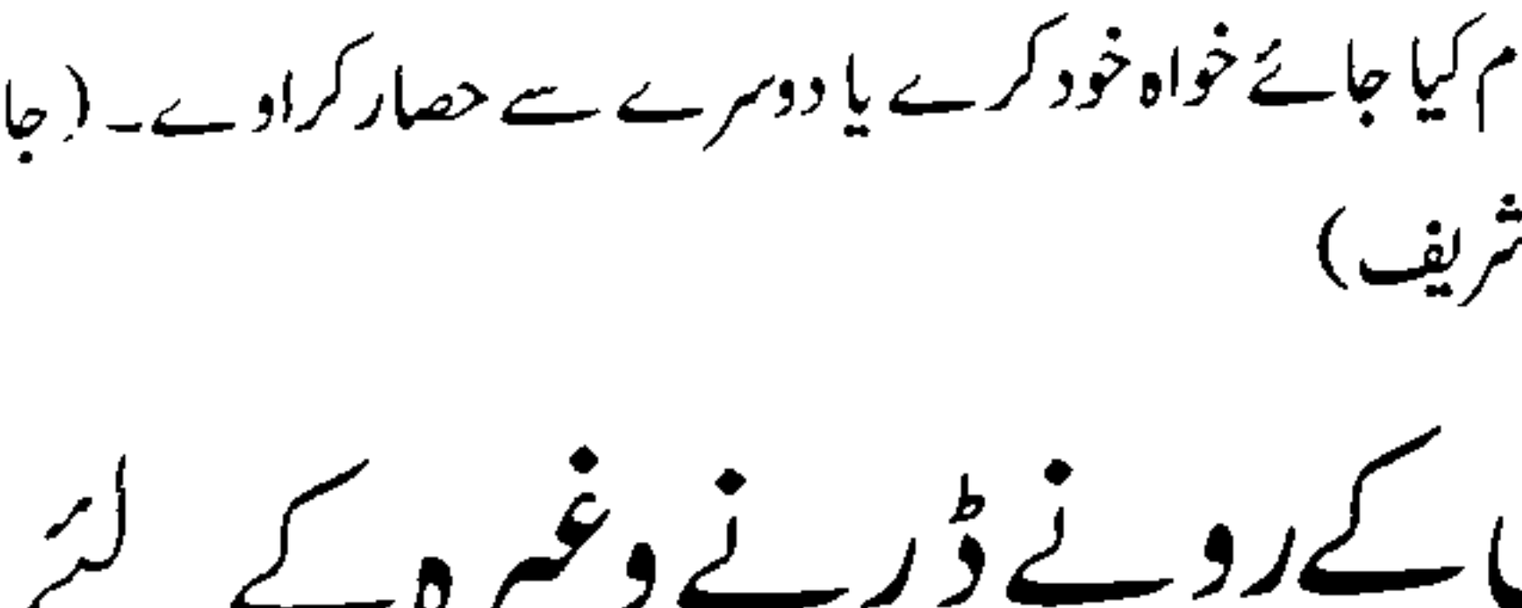

(جامع الخیرات شریف)

حکیم وفقیہ و مفتی و مورخ اسلام حضرت سید پیر محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ نے عالم اسلام کے لئے اپنے مجربات نسخے اور عملیات ونقوش لکھ کر عوام اور خواص پر احسان عظیم کیا ہے۔ یہ مشت نمونہ پیش خدمت کئے گئے تا کہ قارئین کو یہ بھی پتہ چلے کہ ہمارے پیر ومرشد صرف عالم نہ تھے بلکہ وہ جامع العلوم تھے یہاں چند مجربات پر اکتفا کیا گیا۔

حکیم ملت بحیثیت مناظر

ہمارے ہندو پاکستان میں قادیانی' منکر حدیث یعنی پرویزی' وہابی' رافضی' چکڑالوی' آغا خانی وغیرہ فرقے یہ کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور اپنے خود ساختہ عقائد لوگوں کے ذہنوں میں داخل کراتے ہیں تا کہ وہ ان کے جال میں پھنس جائیں۔ اگر تم ان فرقوں کے متعلق تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہو تو علامہ نجم الغنی رامپوری کی کتاب مذاہب الاسلام کا مطالعہ کرو اور یا ائمہ تلبیس کا مطالعہ کر سکتے ہو یا عربی کتاب الملل والنحل بھی مطالعہ کر سکتے ہو۔ عرب میں محمد ابن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا اور وہ ابن تیمیہ کے عقائد کا پرچار کرنے والا تھا تمام عرب ممالک کو انہوں نے وہابی بنایا اور وہاں وہابی حکومت کا آغاز کیا ابھی یہ فرقہ عروج پر

Marfat.com

ب ہمارے ہندوستان میں بھی اس گروہ کی بہت سی شاخیں ہیں مثلاً تبلیغی جماعت جو رائے ونڈی کہلاتے ہیں پرویزی جماعت اسلامی' اہل حدیث یعنی غیر مقلدین لشکر جھنگوی' سپاہ صحابہ' اشاعت التوحید والسنّت' احرار یا خاکسار یہ تمام کے تمام وہابی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں سیاست میں جمعیت العلماء اسلام اور جمعیت اہل حدیث' جماعت اسلامی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں ان تمام کے عقائد ایک جیسے ہیں منکر حدیث یا پرویزی دونوں کا ایک نام ہے وہ تو احادیث نبویہ کے ماننے کے لئے بھی تیار نہیں اہل حق علماء نے وقتاً فوقتاً ان فرقوں کے علماء سے مناظرے بھی کئے ہیں اور بات مجادلوں تک بھی گئی ہے دیوبندی اور بریلوی حضرات کے درمیان بھی مناظرے ہو چکے ہیں جن کی تفصیل مناظرہ بریلی یا مناظرہ جنگ یا مقیاس مناظرہ میں دیکھ سکتے ہو ہمارے صوبہ سرحد میں حضرت العلامہ مولانا شائستہ گل متہ مردان نے بھی وہابیوں کے ساتھ کئی مناظرے کئے ہیں اس طرح صاحب عبدالمنان شہباز گڑھی مردان اور چار باغ مولوی صاحب اور گھڑی کپورہ صاحب حق نے باطل فرقوں کے علماء کے ساتھ مناظرے کئے ہیں اور ان تمام مناظروں سے عوام اور خواص واقف ہیں۔ حضرت العلامہ مولانا حمداللہ صاحب ڈاگئی نے السیف المبیر علی اتباع ملا فتجفیر نامی کتاب میں وہ تمام مناظرے جمع کئے ہیں جو اہل سنت و جماعت کے علماء اور ملا طاہر فتفجری کے درمیان ہوئے تھے یہاں تک کہ اس نے حرم شریف میں اس کو نہیں چھوڑا اس تمہید کے بعد آپ پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ ہمارے پیر و مرشد مفسر قرآن اور فقیہ و مفتی و حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے اہل باطل سے بھی مناظرے کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل باطل ہار گئے اور اہل حق جیت گئے جس طرح قرآن

Marfat.com

مقدس میں ہے قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ط فرما دیجئے اے میرے محبوب کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل جانے والا ہے ہمارے پیر و مرشد کے دست اقدس پر لاتعداد باطل فرقوں کے عوام اور خواص علماء اور دانشور تائب ہو چکے ہیں۔ حضرت قاری خوشی محمد الازھری کا توبہ نامہ مقیاس لاہور اور ماہنامہ سالک راولپنڈی میں چھپ چکا تھا اور اپنے دیوبندیت سے تائب ہو کر سنی حنفی مسلک کو آپ کے دست اقدس پر قبول کیا تھا اس کی تفصیل حفظ الاحناف میں بھی درج ہے۔ آپ اس میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں ہمارے ہندو پاکستان میں قادیانیت کا جال پھیلا ہوا تھا اور لوگ جوق در جوق قادیانی مذہب میں شامل ہو رہے تھے قادیانی دجال ربوہ مرزا طاہر احمد کے عقل و حواس کو اتنا بے حواس کیا کہ وہ میدان مناظرہ چھوڑ کر بھاگ نکلا اس مناظرے کی روئیداد کچھ اس طرح ہے کہ ۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء بمطابق رجب ۱۴۰۴ھ جمعرات کو عوام الناس دنیا دنیٰ میں مصروف اور علماء کہلانے والے حضرات خواب غفلت میں پڑے ہوئے تھے اس وقت دجال ربوہ عوام الناس کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے راولپنڈی پہنچا ادھر ۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء شام تقریباً ساڑھے پانچ بجے ایک مرد مجاھد نے بذریعہ فون حکیم ملت مفسر قرآن داعی اتحاد و خلافت حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ کو اطلاع دی کہ قادیانیوں کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد منصوبہ ارتداد کے تحت فلیشمین ہوٹل راولپنڈی صدر میں موجود ہے اس کا آج رات آٹھ بجے مذکورہ ہوٹل میں خطاب ہوگا لہذا آپ بروقت پہنچ کر دور جدید کے مسلمانوں کو ارتداد سے بچا کر مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت

Marfat.com

فرمادیں۔اس قادیانی تبلیغی اجتماع میں پورے حفاظتی انتظام اور کڑی نگرانی میں فوج و سول کے اعلیٰ افسروں کو مع لواحقین کافی تعداد میں سوال و جواب کی اجازت دے کر گمراہ بنانے کے لئے مدعو کیا ہے اس وقت آپ ہی ایسی ہستی ہیں جو اس دجال لعین کے دجل وفریب کو خاک میں ملا سکتے ہیں یہ کسی عالم یا جاہل صوفی کے بس کا روگ نہیں جب آپ کو یہ اطلاع ملی اس وقت حضرت حکیم ملت مفسر قرآن محدث ہزارویؒ کے گھر میں یہ حال تھا کہ صاحبزادہ سید عبدالواجد شاہ محبوب مدظلہ العالیٰ شدید بیماری کی حالت میں ہے اور اس کو ایبٹ آباد لے جانے کی تیاری ہورہی ہے اور ساتھ ہی جمعۃ المبارک کے روز آپ کی ہمشیرہ کے چہلم کے سلسلہ میں احباب و متعلقین کی آمد کا سلسلہ بھی شروع تھا بعض احباب میں سے کچھ ایسے لوگ بھی تھے کہ جنہوں نے آپ کو یہ مشورہ بھی دیا کہ آپ راولپنڈی نہ جائیں کیونکہ ایسی حالت میں آپ کے لئے تشریف لے جانا مناسب نہیں تو ان کے جواب میں حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے فرمایا کہ پیارے صاحبو! ہم اہل بیت کے لوگوں پر ایسے امتحانات آتے رہتے ہیں میرے جد امجد حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام نے تو باطل کے رد میں دستور حق کی حفاظت کے لئے سارا کنبہ تک شہید کرڈالا فقیر اپنے اہل وعیال اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے آپ احباب سے معذرت کے ساتھ راولپنڈی جائے گا آپ یہاں دعا ونوافل میں مشغول رہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ آج قادیانیت کا قطعی حل ہے اور یہ وہی حل ہے جو خلافت راشدہ معلم ومقصود کائنات ﷺ کے محبوب رفیق غار خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدعی نبوت مسلیمہ کذاب و منکرین زکواۃ کے لئے تجویز کیا تھا اس بیان حق کے بعد امیر تحریک خلافت مفکر اسلام

Marfat.com

حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے اپنے ایک عقیدت مند حاجی غلام علی قادری محمودی ٹاؤن شب لاہور کے ہمراہ بذریعہ کار چھ بجے شام راولپنڈی روانہ ہوئے رات ٹھیک سوا آٹھ بجے فلیشمین ہوٹل کے سامنے جا پہنچے کڑی نگرانی و پہرہ تھا آپ اندر داخل ہونے لگے تو پہرہ دار نے روکنا چاہا اور پوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں اس پر آپ کے عقیدت مند نے کہا کہ یہ محدث ہزارویؒ ہیں اور میں غلام علی ہوں پہلے دیر ہو چکی ہے اور تم مزید ہمیں دیر کروا رہے ہو یہ کہہ کر دونوں حضرات ہوٹل کے اندر گئے تو ہال میں متعین نگران نے بغیر پوچھے و بغیر شناخت کئے اگلی صف سے دو فوجی افسران کو اٹھا کر انہیں وہاں بٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور غوث پاکؒ کی کرامت سے ان پہرے داروں کو اتنی سمجھ نہ آئی کہ جب یہ حضرات مدعو ہیں تو ہم ان سے شناختی و دعوتی کارڈ ہی طلب کر کے شناخت کر لیں جب یہ حضرات اگلی صف پر بیٹھے تو اس وقت سربراہ قادیانیت مرزا طاہر احمد بیان کر رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت اللعالمین ہیں لہذا ہمیں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنا چاہئے ایک دوسرے کو کافر نہ کہیں اس کے فوراً بعد مرزا طاہر نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم (مائدہ) پڑھی اور ترجمہ کیا آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

ضرب قلندرانہ: مرزا طاہر احمد نے مذکورہ آیت بہکانے کو پڑھی اور ترجمہ کیا آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تو مرد قلندر مشعل قادریت نے فوراً برمحل ایک چٹ پر عارفانہ سوال لکھ کر مرزا طاہر احمد کی طرف بھیج دی اور سب کے سامنے اسے کہا کہ پہلے فقیر کے سوال کا جواب دو۔ عارفانہ سوال لئے ہوئے کاغذ کا یہ پرزہ محض ایک چٹ نہ تھی بلکہ یہ ایک ایسی ضرب قلندرانہ تھی جس نے دجال ربوہ کے قلب

Marfat.com

وذہن کو ماؤف کر کے رکھ دیا چنانچہ دجال ربوہ نے چٹ پڑھ کر مٹھی میں دبا کر جواب نہ دینے کی ٹھانی اور بیان جاری رکھنا چاہا تو مشعل قادریت قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے سوال کا معقول جواب دو۔ اس پر مرزا طاہر نے بدحواسی کے عالم میں کہا کہ سب کے سامنے پڑھ کر سناؤں چنانچہ مرتا کیا نہ کرتا اس نے پڑھ کر سنایا۔ لکھا تھا کہ تم نے جو آیت پڑھی ہے اس پر تمہارا ایمان ویقین بھی ہے یا نہیں اگر تمہارا جواب نفی میں ہے تو تم مرتد ہوئے اور اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر بتاؤ کہ دین اسلام میں تکمیل نبوت کے متعلق حتمی فیصلہ ہے اور جو اس حتمی فیصلہ کو نہ مانے وہ مسلمان کس طرح ہوا قرآن اور سنت میں فیصلہ ضرور ہے جیسا خاتم النبین اور لا نبی بعدی سے ظاہر ہے دستور حق کا یہ فیصلہ مسلمانی کے ناحق دعویداروں کو کیوں قبول نہیں اور اس پر فیصلہ نہ کر کے آپ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔

غیر سنجیدہ جواب: جب اس نے یہ سوال پڑھا تو ناچار اجتماع میں کہا کہ فیصلہ و جواب تو ضرور ہے لیکن میں نے ان کو یعنی دعوت دینے والے منتظمین کو ایسے اختلافی مسائل پیش کرنے کی اجازت نہ دی تھی اس مرد مجاہد مشعل راہ قادریت حضرت مفسر قرآن محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ توحید و نبوت کے اس دینی سوال کو کوئی مسلمان اختلافی نہیں کہہ سکتا دین کامل اسلام میں اس کا حتمی فیصلہ موجود و محفوظ ہے اور پوری ملت اسلامیہ کا معلم کائنات ﷺ کے خاتم النبین ہونے پر مکمل اتفاق ہے۔ فاتح قادیانیت امیر تحریک خلافت مفسر قرآن حضرت محدث ہزارویؒ کے اس عارفانہ سوال و جواب میں دجال ربوہ نے بالآخر یہ غیر سنجیدہ جواب دیا کہ مسئلہ ختم نبوت کا فیصلہ تو

Marfat.com

قرآن وسنت میں ہے مگر میں ربوہ جا کر اس کا سنجیدہ جواب دوں گا یہ کہہ کر مرزا طاہر احمد نے اجتماع برخاست کر کے سامعین کو خورد ونوش میں مشغول ہونے کی تلقین کی اور خود بھی روٹی کھانے چل دیئے۔

زمین اور آسمان: اجتماع کے برخاست ہونے کے بعد حضرت محدث ہزاروی قدس سرہ العزیز ہوٹل سے نکلے تو مرزا صاحب کے مخصوص لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا مقام کہاں ہے ہمارا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پتہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ فقیر کا پتہ آسمانوں میں ہے لہذا زمین وآسمان جہاں چاہو تلاش کرو فقیر کو تردید باطل کے لئے ہر جگہ موجود پاؤ گے مومن مسلمان ہر جگہ سنجیدہ ہوتا ہے اور سنجیدہ گفتگو کرتا ہے پوری ملت اسلامیہ کو مرزا طاہر کے سنجیدہ جواب کا انتظار رہے گا اگر چہ فقیر کو ان سے کسی سنجیدہ جواب کی کوئی توقع نہیں یونکہ ان کے دادا نے بھی زندگی بھر کوئی سنجیدہ گفتگو نہ کی اور نہ کوئی معقول دعویٰ کیا۔

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز اور دیگر علماء حق سے شکست کھانے کے بعد ان کی ہجو میں جو قصیدہ دجال قادیانی نے لاجواب ہو کر لکھا اس کے ان اشعار کا ترجمہ درس عبرت کے لئے آپ کی پیش خدمت ہے۔ ''پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعونوں کے سبب سے معلون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی اس فرومایہ نے کمینہ لوگوں کی طرح گالی کے ساتھ بات کی ہے اور ہر ایک آدمی خصومت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ (اعجاز احمدی ۷۵۔۷۶) پھر علمائے کرام کی خدمت میں یوں گل فشانی کی۔ اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو

Marfat.com

چھپاؤ گے کب وہ دن آئے گا کہ تم یہودانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالمو مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۱)

قیاس کن ز گلستان او بہار درا　　قیاس کن زخرفات اور مراق درا

اس کے بعد امیر تحریک خلافت مفکر اسلام حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے تشریف لے گئے ہوٹل کے باہر آپ کے معتقدین منتظر کھڑے تھے اور آپ کو اپنے گھر لے گئے رات دو بجے تک محفل علم وعرفان جاری رہی پھر اس کے بعد آپ فجر تک خانقاہ محبوب آباد شریف پہنچ گئے۔ یہ تاریخی واقعہ ہوا اس کا مختصر بیان نوائے وقت ۲۲ اپریل ۱۹۸۴ء جنگ لاہور ۲۳ اپریل ۱۹۸۴ء اس عنوان سے شائع ہوا۔

میں اس سوال کا جواب سنجیدگی سے دونگا

راولپنڈی ۲۱ اپریل نمائندہ خصوصی قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد گزشتہ روز ایک مقامی ہوٹل میں قادیانیوں سے خطاب کیا اگرچہ اس میں کڑی نگرانی کی گئی کہ دعوت نامے کے بغیر کوئی شخص داخل نہ ہوتا ہم تحریک خلافت کے امیر محدث ہزارویؒ وہاں پہنچ گئے اور جب مرزا طاہر نے یہ پڑھا الیوم اکملت لکم دینکم تو محدث ہزاروی نے ایک چٹ بھیجی جس پر لکھا تھا جب اسلام کامل دین ہے تو اس میں ہر تنازعہ کا فیصلہ ہونا ظاہر ہے اگر نبوت کی تکمیل کا فیصلہ نہیں ہے تو اسلام کیسے کامل ہوا۔

Marfat.com

اگر ہے تو وہ اسلام کے دعویداروں کو کیوں قبول نہیں مرزا طاہر نے یہ سوال مجمع میں پڑھ کر تو سنایا مگر یہ کہہ کر جلسہ برخاست کر دیا کہ میں اس سوال کا جواب سنجیدگی سے دوں گا۔ مزید تفصیل جاننے کے لئے آپ کی کتاب ضرب قلندرانہ کا مطالعہ فرماویں۔ یہ مناظرہ آپ نے پڑھ لیا ایک قادیانی تو نہیں کہ آپ نے اس کو مبہوط کر دیا بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہیں اور وہ تمام کے تمام لاجواب ہوئے ہیں ان میں سے ہمارے پیر بھائی اور حضرت حکیم ملت کے خلیفہ مجاز مولانا محمود احمد قادری نوشہرہ صوبہ سرحد والے بھی تھے آپ کے تمام خاندان والے قادیانی تھے اور آپ کا دل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حق کی طرف پھیر دیا اور پیر طریقت کے فیضان سے وہ مسلمان ہوئے اور پھر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے بھی مشرف ہوئے اور آپ نے بہت زیادہ مشکلات اس راستے میں اٹھائیں آخر آپ خلافت مجاز سے بھی سرفراز ہوئے۔ فقیر کا محمود احمد قادری صاحب کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور سال میں کئی بار آپ سے ملتا۔ ہم دونوں ملاقات سے مسرور ہو جاتے۔ اب وہ اس دار فانی میں موجود نہیں جب آپ کا وصال ہوا ہے تو فقیر نماز جنازہ کے لئے بھی گیا تھا آپ کی قبر نوشہرہ روڈ کے پل کے قریب مشرق کی طرف قبرستان میں ہے ایک ہفتہ بعد اس کی بیوی بھی دار مفارقت میں دنیا سے چل بسی فقیر جب اس طرف سے بس یا فلائنگ کوچ میں گزرتا ہے تو ان دونوں کو دعائے مغفرت اور خیر سے یاد کرتا ہے۔

روزنامہ نوائے وقت ۲۲ اپریل ۱۹۸۴ء راولپنڈی اور لاہور نے جب یہ مختصر نشریہ نشر کیا تو علامہ قربان نظامی شاعر پاکستان نے اس واقعہ کو منظوم شکل دی انہوں نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا:

Marfat.com

خضر راہ خدا ہیں محدث ہزاروی　　ایک پیر باصفا ہیں محدث ہزاروی
غوث الوریٰ کے آپ خلیفہ ہیں دہر میں　　سرخیل اولیاء ہیں محدث ہزاروی
فرزند مصطفیٰ ہیں محدث ہزاروی　　دلبند مرتضیٰ ہیں محدث ہزاروی
عرب وعجم میں آج وہ حق کے نقیب　　ملت کے ناخدا ہیں محدث ہزاروی
کرتے ہیں وہ بات سنت قرآن سے　　دانائے مدعا ہیں محدث ہزاروی
طاعت خدا رسول کی ہے اُن کی پیروی　　بے شبہ حق نما ہیں محدث ہزاروی
بے شک ہیں شہر علم لدنی کے در علی　　اور اس کا دریچہ ہیں محدث ہزاروی
افسوس آج حق کے عنادل خموش ہیں　　نغمہ سرا سرا ہیں محدث ہزاروی
زاغ وزغن ہیں ہر سرا اگرچہ خلد تک　　عازم سفر بپا ہیں محدث ہزاروی
طاہر کا منہ بند کیا ان کے ہجوم میں　　وہ شیر کبریاء ہیں محدث ہزاروی
ٹھہرا نہ جس کے سامنے دجال قادیان　　وہ شیر ببر نما ہیں محدث ہزاروی
مرتد کا بند کر دیا منہ سب کے سامنے　　وہ قہر کبریا ہیں محدث ہزاروی
سچ کہہ رہا ہوں جھوٹ کی عادت نہیں مجھے　　آئینہ خدا ہیں محدث ہزاروی
جانا اور آنا بھی تو کرامت سے کم نہیں　　آثار انبیاء ہیں محدث ہزاروی
ناشر نوائے وقت ہے گرچہ برائے وقت　　کیا پہنچے برملا ہیں محدث ہزاروی
قربان قادیانی کئے جس نے لاجواب　　وہ ایک باخدا ہیں محدث ہزاروی

محترم قربان نظامی صاحب ایک فاضل شخصیت کے مالک ہیں اور آپ ایک قومی شاعر بھی ہیں اور حکیم ملت مناظر اسلام مفسر قرآن حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب کے خلیفہ اور ماذون بھی ہیں۔

Marfat.com

انگریز فلسفی برنارڈ شا کے ساتھ علمی مناظرہ

برنارڈ شا ایک انگریز فلسفی دانشور تھے۔ بہت سے لوگ آپ کے نام سے واقف ہیں اور وہ علمی مباحثوں میں حصہ لینا بہت پسند کرتے تھے ایک دفعہ برنارڈ شا نے ضابطہ کائنات قرآن پاک کے حروف مقطعات کے متعلق مسلمان علماء ومشائخ و دانشوروں سے کچھ سوالات کئے جب انہوں نے جواب دیئے تو آپ نے ان جوابات کو تسلی بخش نہ سمجھا اور بہت مایوس ہوئے پھر انہوں نے اپنی طرف سے ایک فتویٰ بنام علماء لکھا اور اس میں یہ خدشہ بھی ظاہر کیا کہ جب ان کے پاس کوئی شافی جواب نہیں تو پھر خدانخواستہ حضور انور ﷺ بھی نہ جانتے ہوں گے ورنہ وہ ان مسلمانوں کو بتا دیتے۔ مفکر اسلام حضرت العلامہ پیر سید محمود شاہ صاحبؒ کو یہ انداز گستاخانہ پسند نہ آیا اور آپ کو یہ لہجہ توہین آمیز محسوس ہوا آپ نے برنارڈ شا سے رابطہ قائم کر کے کہا کہ فقیر سے رابطہ کرو۔ اس کے براہ راست دریافت کرنے پر آپ نے الم حروف مقطعات کی تشریح اس طرح فرمائی (الف) اللہ خالق و مالک کائنات (ل) اسلام لاریب ضابطہ کائنات یعنی بے شبہ دستور کائنات (میم) معلم ومقصود کائنات ﷺ۔ آپ نے فرمایا یہ پورے دستور حق کا اجمالی سبق ہے دستور کی تفصیل کو تین حرفوں میں خالق کائنات نے سمیٹ دیا اور انہی تین ضروری مضامین کا قبر میں امتحان وسوال ہوگا جیسا سورۃ العنکبوت کی ابتدائی آیات سے ظاہر ہے بالآخر برنارڈ شا نے حضرت حکیم ملت مفسر قرآن پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی کے تبحر علمی اور قوت استدلال کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے حق کو تسلیم کئے بغیر اس کو کوئی چارہ کار نظر

Marfat.com

نہیں آتا تھا اور لکھ دیا کہ برصغیر میں ایک ایسا عالم و عارف حق موجود ہے جو کلام خداوندی کو اس کے صحیح معنوں اور موقع محل کے مطابق جانتا ہے۔ قارئین کرام دنیائے فلسفہ کے ماہر برنارڈ شاہ جو صرف ایک فلسفی ہی نہ تھے بلکہ اپنے زمانہ کے یگانہ روزگار علمی شخصیت بھی تھے ان کے فلسفیانہ اقوال سے تمام دنیا خبردار ہے اور پھر اس نے تمام دنیا کے علماء اسلام کو ایک قسم چیلنج بھی کیا اور جنہوں نے جو جوابات دیئے ان کو اس نے تسلی بخش قرار نہ دیا لیکن جب یہ بات حکیم ملت حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ کے کانوں تک پہنچی اور آپ نے اسی وقت اُن سوالات کے جوابات دیئے تو اس کو اقرار حق بھی کرنا پڑا اور اس نے آپ کے تبحر علمی کو تسلیم بھی کیا۔

بغداد شریف میں ایک محدّث کے ساتھ علمی مناظرہ

حضرت حکیم ملت مفسر قرآن اور فقیہ ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ جب حجاز کی طرف بغرض حج تشریف لے گئے تو آپ اپنے ساتھیوں سمیت بغداد شریف پہنچے وہاں بغداد شریف میں ایک محدث آپ کی ملاقات کے لئے آئے اور حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ سے عربی و فارسی میں بات چیت ہوئی۔ وہاں حضرت مفسر قرآن حکیم ملت کا فارسی کلام بھی پڑھا گیا اور عربی زبان میں جو رجز آپ نے لکھے تھے وہ بھی پڑھے گئے جو اسرائیل کے ساتھ جنگ کے موقع پر اردن بھجوائے گئے تھے۔ تمام حاضرین نے جب یہ رجز اور کلام سنا تو

Marfat.com

وہ بے حد محظوظ ہوئے۔ اس اثناء میں اس محدث صاحب نے کہا کہ پاکستان میں اسلام برائے نام ہے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے اس کے جواب میں برجستہ فرمایا کہ محدث صاحب آپ یہاں کے محدث ہیں کتاب و سنت میں داڑھی تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور خصوصاً ہمارے پیارے حبیب معلم و مقصود کائنات صلی اللہ وآلہ وسلم کی سنت عظیم ہے پھر حضور انور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ آپ کے اہل بیت اطہار اور آپ کے پیارے صحابہ کرام اور تمام آئمہ مجتہدین کی داڑھیاں تھیں اور یہ ان کی سنت ہے آپ کس بناء پر اس عظیم سنت سے محروم ہیں تو وہ محدث صاحب اس طرح نادم اور شرمندہ ہوئے کہ شرم سے پسینہ پسینہ ہوئے پھر آپ نے ان کی نکٹائی پر عالمانہ انداز پر گفتگو فرمائی کہ یہ نکٹائی خدا ارر سول قرآن مقدس و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر محسوس انکار ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھانے کی یادگار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ یھود انہیں قتل نہ کر سکے نہ سولی دے سکے لیکن انہیں شبہ میں ڈال دیا گیا فرمایا بل رفعہ اللہ الیہ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف آسمان میں اٹھا لیا جو زندہ موجود ہیں قبل قیامت اتریں گے لہذا معلوم ہوا کہ نکٹائی خدا اور رسول کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے اور آپ محدث ہو کر اسے کیوں باندھتے ہیں اور جو آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں اسلام برائے نام ہے تو یہ کس طرح آپ کو اس کا پتہ چلا اس پر وہ بے حد شرمندہ اور شرمسار ہوئے اور معافی چاہی اور دیر تک وہ اپنے بیٹے کے ساتھ اس محفل میں بیٹھے رہے اور خاموش رہے جس طرح منہ زخم کا نشان بن کر رہ گیا

Marfat.com

ہو۔ حکیم ملت مفسر قرآن پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے خداداد قابلیت سے نوازا تھا اور حدیث نبوی ﷺ کے مطابق کلموا علیٰ قدر عقولھم یعنی ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔ (تاکہ سامع اس کی بات کو سمجھ سکے) اور اس کی سمجھ سے بالاتر نہ ہو عالم دین کے سامنے علمی بات اور دانشور کے سامنے دانشورانہ کلام کو جو ان کی عقلوں کے مطابق ہو یہ ملکہ بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے فقیر ایک دفعہ دربار محبوب آباد شریف میں حاضر تھا ایک شیعہ عالم لاہور سے آئے تھے وہ عشاء تک کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے آخر اس نے مناظرانہ انداز شروع کیا اور پیر صاحب سے کہنے لگا کہ قرآن مجید میں شیعہ کا لفظ آیا ہے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے فرمایا کہ شیعہ کا معنیٰ گروہ ہے نہ کہ مذہب کیونکہ قرآن مقدس میں ہے ان الدین عند اللہ الاسلام اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے اس میں یہ نہیں فرمایا کہ شیعہ دین پسندیدہ ہے بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام پسندیدہ دین ہے پھر حضرت صاحب نے فقیر کو فرمایا کہ بچہ جاؤ اور وہاں وہ سامنے والی کتاب جامع الکرامات امام یوسف نبھانیؒ کی لاؤ میں نے وہ کتاب اٹھا کر سامنے رکھ دی آپ نے اس شیعہ عالم دین سے کہا کہ یہاں سے پڑھو چونکہ عربی زبان میں اسکو مہارت نہ تھی اس لئے عبارت صحیح انداز میں پڑھ نہ سکے پھر فقیر کو آپ نے حکم دیا کہ تم یہاں سے پڑھو فقیر نے وہ عبارت پڑھ لیں پھر آپ نے فرمایا اس کا ترجمہ کرو فقیر نے ترجمہ بھی کیا جب وہ شیعہ عالم اپنی ضد پر قائم رہا تب آپ نے فرمایا کہ دیکھو تم تو صحیح عبارت بھی نہیں پڑھ سکتے اور میرے اس بچے نے عبارت بھی پڑھی

Marfat.com

اور ترجمہ بھی کیا یہ تمہارے لئے شرم کی بات نہ تھی۔ صبح اس نے مجھ سے کہا کہ حضرت صاحب کو عرض کرو کہ مجھے بیعت سے نوازیں جب فقیر نے درخواست کی تو حضرت صاحب نے اس کو بیعت نہیں کیا اور فرمایا جاؤ اپنے گھر اور سوچو اور اپنے گمراہ عقائد سے توبہ کرو پھر دوبارہ آؤ اگر تم میں بیعت کی اہلیت موجود ہوئی تو تب تمہیں بیعت سے نوازیں گے۔ وہ اسی حالت میں نامراد واپس لاہور گیا۔ حکیم ملت مفسر قرآن حضرت محدث ہزارویؒ نے تمام زندگی درس وتدریس اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں گزاری۔ آپ کے مجمع میں ہزاروں لوگ موجود ہوتے ان میں علماء' صوفیاء اور دانشور اور گریجویٹ ہر طبقہ کے لوگ موجود ہوتے کسی کی کیا مجال تھی کہ آپ کسی مسئلہ پر گفتگو فرماتے اور وہ تشنہ لب رہ جاتے ہر مکتبہ فکر کے لوگ اس مسئلہ کے متعلق سمجھ جاتے۔ آپ کی مجلس علم وعرفان میں شاعر اور ادیب لوگ بھی تشریف لاتے اور آپ کے علم کے سمندر سے وہ اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیتے۔ ایک دفعہ فقیر دربار شریف میں موجود تھا کہ شاعر سرحد امیر حمزہ خان شنواری بھی تشریف فرما ہوئے اور اس وقت ہمارے پیارے پیر بھائی محمد طفیل قادری کوہاٹ والے ان کے ساتھ تھے امیر حمزہ خان شنواری صاحب جن کو صوبہ سرحد میں پشتو کا علامہ اقبال تصور کیا جاتا ہے اور پشاور یونیورسٹی میں آپ کا بڑا مقام ہے افغانستان میں بھی آپ شاعر ملت سے پہچانے جاتے تھے بہت سی کتب کے مؤلف بھی ہیں مثلاً وجود وشہود تجلیات محمدیہ' کلیات امیر حمزہ خان شنواری اور اسلامی فلسفہ زندگی' انا اور علم اور اب سرکاری طور پر صوبہ سرحد کی حکومت نے آپ کی قبر پر گنبد بنانے کی منظوری دی ہے حضرت امیر حمزہ خان شنواری

Marfat.com

نے حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب سے ام کلثوم جس کی نسبت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین کی بیٹی تھی اور پھر کتابوں میں بھی آیا ہے کہ آپ نے اس کی شادی امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ کی کیا یہ صحیح نہیں آپ نے بڑے عالمانہ اور فاضلانہ انداز سے اس واقعہ کی تردید فرمائی اور کتابوں سے یہ واضح فرمایا کہ شیعہ لوگوں نے کافی اور اوصول کافی میں اس فرضی واقعہ کو نقل کیا اور ہمارے سنی علماء نے بھی بغیر تحقیق بے دھڑک اس واقعہ کو نقل کیا کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ نے اہل بیت کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنا چاہتے تھے اس لئے اس لڑکی سے نکاح کیا۔ یہ واقعہ شیعہ حضرات نے اصحاب ثلاثہ پر تبراء کے لئے من گھڑت بنایا اور اپنی کتابوں میں درج کیا۔ امیر حمزہ خان شنواری کو اس بات پر مطمئن کیا فقیر بھی اس وقت موجود تھا اگر کسی کو اس واقعہ کی تفصیل درکار ہو تو حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ کی کتاب مقامع السعیہ کو پڑھنا چاہئے اس میں تاریخی اور سنی' شیعہ کتب سے اس بات کی تردید بڑی عالمانہ انداز سے درج ہے۔ اللہ کے اس فقیر محدث ہزارویؒ نے امیر حمزہ شنواری کی عزت افزائی فرمائی اور ایک جانماز بھی اس کو عنایت فرمائی۔ اس وقت ریل حویلیاں سے پشاور چلتی تھی ہم تینوں یعنی محمد طفیل قادری اور امیر حمزہ خان شنواری اور فقیر اسی ریل کار میں سوار تھے اور پھر پشاور صدر سٹیشن پر اُترے۔ فقیر کے علم میں یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے مسلکوں سے تائب ہو کر مسلک حق اسلام میں شامل ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بہت سے بدعقیدہ لوگوں سے توبہ نامے بھی لکھوائے تھے

Marfat.com

اوراس وقت جو سنی رسالے چھپتے ان میں کبھی کبھار وہ چھاپ دیتے مثلاً حضرت قاری خوشی محمد الازھری کا توبہ نامہ مقیاس لاہور اور ماہنامہ سالک راولپنڈی میں شائع ہوا تھا اور پیر فیض الحسن صاحب آزاد کشمیر کا توبہ نامہ بھی مقیاس لاہور اور حفظ الاحناف میں شائع ہوا ہے اور وہ اپنے تمام تیئس ہزار مریدوں سمیت محدث ہزارویؒ کے دست اقدس پر تائب ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کی کہاں تک ذکر کروں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کام کے لئے چنا تھا اور وہ کام آپ سے کرایا کہ اس سے قبل بھی اور بعد بھی اپنے ہم زمانہ علماء نہ کر سکے۔ تقریر اور تحریر، درس و تدریس، مناظرہ اور مباحثہ خطابت اور سیاست میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے ساری عمر کبھی عملاً سیاست کی دلدل میں اپنے دامن کو آلودہ نہ کیا۔ البتہ تمام سیاسیوں کو اپنے زیر قدم رکھ کر بحالی خلافت کی دعوت دیتے رہے۔ آپ نے خلافت کی آواز اٹھائی اور خلافت کی بحالی میں آپ نے بمع اپنے مریدین اور معتقدین کے سر بکف کوشش کی اور خانقاہ سے اس آواز کو نکال کر حکام بالا تک پہنچایا انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پاکستان میں خلافت اور دستور اسلام نافذ ہوگا بلکہ پاکستان کے علاوہ بھی تمام دنیائے اسلام میں خلافت قائم ہوگی اور قانون دستور اسلام ہوگا وہ دن دور نہیں کہ ہم اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کریں گے۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت نعت گو

نعت شریف حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کی تعریف اور توصیف کو کہا جاتا ہے۔ ہر شاعر نعت گو نہیں ہوتا بلکہ بعض ایسے شعراء ہوتے ہیں جو تلامیذ رحمان ہوتے ہیں جس طرح حدیث شریف میں ہے کہ **الشعراء تلامیذ الرحمان** شعراء اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں ایسے شعراء بہت کم ہیں ان شعراء کو عارفین کہا جاتا ہے مثلاً عارف کامل حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے تمام کی تمام علم و عرفان اور لدنی علم سے بھرپور ہے۔ علامہ اقبال اپنے آپ کو پیر رومی کا مرید سمجھتے ہیں اپنا پیر و مرشد مولانا جلال الدین رومی کو ٹھہراتے ہیں اس طرح حافظ شیرازی بھی عارفانہ کلام کے مالک تھے ہمارے ہندوستان میں مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی بھی اس مقام میں بہت بلند مرتبہ نعت گو شاعر تھے۔ حدائق بخشش آپ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ مولانا نظامی بھی کسی سے کم نہ تھے اور شیخ سعدی بابا نے تو گلستان اور بستان میں حضور انور ﷺ کے متعلق جو نعت گوئی فرمائی ہے وہ بھی کسی سے کم نہیں۔ اس نعت گوئی پر بہت سے لوگوں نے تشریحات و مقالہ جات لکھے ہیں اور بعض نے تو اس موضوع پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ کر ڈاکٹری کی ڈگری وصول کی ہیں۔ میرے پیارے دوست محترم ڈاکٹر قاری محمد اسلام گوہر جو پشاور یونیورسٹی میں پشتو اکیڈمی میں پروفیسر ہیں نے صوبہ سرحد میں نعت گوئی کے موضوع پر مقالہ لکھا اور پھر آپ نے اس موضوع پر ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی اس طرح شعراء،

Marfat.com

میں حضرت عبدالرحمان باباؒ کا کلام بھی عارفانہ کلام ہے انداز واسلوب سادہ ہے لیکن مطلب انتہائی عارفانہ ہے۔شاعر کے لئے حمد لکھنا آسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے کچھ حدود نہیں یہ ایسا بحر ہے جس کا کنارہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء تو شاعر جب تعریف کرنے لگتا ہے اس کے لئے تعریف کرنا آسان ہوتا ہے لیکن نعت گوئی میں یہ بات نہیں آپ کی نعت کے کہنے کے لئے حدود مقرر ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ عبدیت ورسالت کے حدود کو کراس کر کے الوہیت میں چلے جائیں اور یا اتنا گھٹا دیں کہ عام آدمی کے برابر کر دیں یعنی ایسا لحاظ رکھیں کہ الوہیت کی تنقیص بھی نہ ہو اور رسالت کی تنقیص بھی نہ ہو اپنی زبان کو اور دل ودماغ کو قابو میں رکھنا ہوگا ایسے نعت گو شعراء بہت کم ہیں کہ انہوں نے تمام زندگی حب مصطفیٰ اور نعت گوئی میں بسر کی ہو۔مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور انور ﷺ کی نعت میں یہ فرمایا ہے کہ جب آپ حج پر تشریف لے گئے اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے اور حضور انور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دینے لگے تو آپ نے مکمل نعت شریف سنائی۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

اور نعت شریف کے آخر میں جو شعر آپ نے بیان فرمایا وہ بھی سننے کے قابل ہے۔

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

اسد اللہ خان غالب المعروف مرزا غالب نے تو حد کمال کیا ہے آپ نے نعت گوئی کے متعلق فرمایا۔

Marfat.com

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
آں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

یعنی اے اسداللہ خان غالب حضور انور ﷺ کی تعریف ونعت گوئی کو ہم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ ذات پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کا مرتبہ جانتا ہے ہم کون ہیں کہ ان کو جانیں اور ان کے مرتبہ کو پہچانیں اور حضرت علامہ اقبال نے بھی حضور انور ﷺ کی نعت گوئی جو فرمائی ہے وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

بمصطفیٰ برسان کہ دین ہمہ اوست اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

اسی طرح امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے حضور انور ﷺ کی نعت میں اپنا ایک شعر فرمایا ہے۔

در مصحف روئے او نظر کن خسر و غزل و کتاب تا کے

یہی امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ کی نعت گوئی فرماتے ہیں۔

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم
رقیباں گوش بر آواز او در ناز و من ترسان
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکان خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب نعت گوئی فرمائی ہے

Marfat.com

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ　　صلوا علیہ وآلہ

یعنی حضور انور ﷺ اپنے کمال سے اس بلند مقام تک پہنچے ہوئے ہیں اور آپ کے جمال سے اندھیرا ختم ہوا ہے آپ کے تمام اخلاق اچھے ہیں آپ پر درود ہو اور آپ کے آل پر درود ہو۔ مولانا عبدالرحمان جامی بھی نعت گوئی میں سب سے آگے تھے اور ایک عاشق رسول نے تو یہاں تک فرمایا۔

ہزار بار بشویم دھن بہ مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اگر میں اپنے منہ کو ہزار بار مشک اور گلاب سے دھوڈالوں مگر اب بھی تمہارا نام لوں تو یہ کمال درجہ کی بے ادبی ہے۔ ہمارے پیر و مرشد حضرت محدث ہزارویؒ نے بھی اپنے منظوم کلام میں قرآن و حدیث کو سامنے رکھ کر نعت گوئی فرمائی ہے اصل میں آپ کی نعت گوئی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے۔ آپ نے عربی و فارسی اردو، پنجابی میں نعت گوئی فرمائی ہے آپ کا منظوم کلام یادحبیب، مناجات محمود، راہ صفا، رفیق محمود، زاد محمود، زاداللبیب محفل محبوب، ذکر حبیب، مثلث حالی، خواتین ملت کا زیور اور قصیدہ باغ و بہار وغیرہ کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ اب نعت گوئی کے چند نمونے آپ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کروں گا امید ہے کہ آپ بھی اس سے محظوظ ہوں گے۔ رفیق محمود میں آپ نے حضور انور ﷺ کی شان میں جو نعت گوئی

Marfat.com

فرمائی ہے اس کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے۔

خزانہ غیب کو جلوہ دکھانے کا خیال آیا
محمد مصطفیٰ کو شیشہ بنانے کا خیال آیا

بنا کر نور کو شکل بشر میں پہلے پہل ان کو
مکان ولا مکان سب کچھ بنانے کا خیال آیا

ہے نور مصطفیٰ مخلوق اول فیض باری سے
تو پھر سب نور کے صدقے بنانے کا خیال آیا

کرایا سیر قدرت نے انہیں غیب و شہادت کا
نذیر عالمین جن کو بنانے کا خیال آیا

لگا کر خیمہ افلاک زینت ناک تاروں سے
زمین کا فرش زیر پا بچھانے کا خیال آیا

جہالت اور باطل کی گھٹاؤں میں زمانہ تھا
انہیں پیغام حق سب کو سنانے کا خیال آیا

انہیں شاہد بنا کر رحمۃ للعالمین بھیجا
انہیں شربت ہدایت پھر پلانے کا خیال آیا

زمانہ کب بھلا سکتا ہے اس احسان فرما کو
جسے بگڑی زمانے کی بنانے کا خیال آیا

ٹلی آفت بلا نام خدا حاجت روا اس کی

Marfat.com

جسے مشکل کے وقت اس آستانے کا خیال آیا
امام الانبیاء محراب طاعۃ میں شب اسریٰ
یہ کس کی اقتداء میں سر جھکانے کا خیال آیا
دنیٰ سے آگے لے جا کر جو پیارے کی رضا پوچھی
تو ان کو اپنی اُمت بخشوانے کا خیال آیا
مقام مصطفیٰ اللہ اکبر کتنا عالی ہے
جہاں دشمن کو بھی رستہ دکھانے کا خیال آیا
زہے لطف و کرم محمود ہے ثقلین کی کشتی
جہاں پر قافلہ کے ڈوب جانے کا خیال آیا

تشریح اشعار: حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کنت کنزاً مخفیاً فاحبت ان اعرف فخلقت الخلق. میں پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد ﷺ کو پیدا کیا اور حضور انور ﷺ آئینہ حق ہیں تو سب سے پہلے حضور انور ﷺ کا نور مبارک پیدا فرمایا۔ جب کچھ نہ تھا تو اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اس وقت وہ کنز مخفی میں تھا اور جب چاہا کہ کائنات کو بناؤں تو کائنات کے لئے تخم بنایا بلا تشبیہ حضور انور ﷺ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور پھر آپ کے نور مبارک سے تمام کائنات کو پیدا کیا۔ اس پہلی حالت کو صوفیاء کرام احدیت سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کو لاتعین سے پہچانا جاتا ہے غیب الغیوب۔ ذات ساذج اور جب ارادہ فرمایا کہ کائنات کو پیدا کروں تو حضور انور ﷺ کے نور مبارک کو پیدا فرمایا صوفیائے

Marfat.com

کرام اس کو تعین اول سے تعبیر کرتے ہیں یا مقام وادنیٰ یا حقیقت محمدی کہتے ہیں اور جب حضور انور ﷺ کے نور سے تمام کائنات کو پیدا فرمایا اس کو صوفیائے کرام تعین ثانی یا معدن الکثرت یا اسماء والصفات سے تعبیر کرتے ہیں ہمارے مرشد پاک نے ان تمام واقعات اور دلائل کو سمیٹ کر صرف ایک شعر میں بیان کر دیا ہے

خزانہ غیب کو جلوہ دکھانے کا خیال آیا محمد مصطفیٰ شیشہ بنانے کا خیال آیا

اس شعر کے بعد حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے دوسرے شعر میں حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کی نورانیت کے متعلق اظہار خیال فرمایا کہ اصل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے آپ کا نور پیدا فرمایا اور پھر یہی نور ان کے آباؤ اجداد میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ کا ظہور لباس بشری میں ہوا اور آپ کے نور سے پھر مکان اور لا مکان بنانے کا خیال آیا۔

بنا کر نور کو شکل بشر میں پہلے پہل ان کو
مکان و لا مکان سب کچھ بنانے کا خیال آیا

آگے اس عارف کامل نے اس حدیث شریف کی طرف اشارہ فرمایا کہ اول ما خلق اللہ نوری اور اس کو اصطلاح تصوف میں تعین اول یا حقیقت محمدیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور آپ کے نور سے تمام کائنات کو بنایا گیا۔

ہے نور مصطفیٰ مخلوق اول فیض باری سے
تو پھر سب نور کے صدقے بنانے کا خیال آیا

اس بیان کے بعد عارف کامل نے مزید اس بات کی وضاحت فرمائی کہ معراج شریف میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی کائنات کی سیر کرائی اور غیب و شہادت کے راز آپ پر

Marfat.com

کھل گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام عالمین کے لئے نذیر بنایا اور بشیر و نذیر دونوں حضور ﷺ کی صفات ہیں۔

کرایا سیر قدرت نے انہیں غیب و شہادت کا
نذیر عالمین جن کو بنانے کا خیال آیا

اس کے بعد زمین و آسمان کا یہ سماں جو بنایا گیا ہے یہ حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کے آسمان کو سورج اور چاند سے سجایا گیا اور تاروں سے زینت دے دی اور زمین کو حیوانات کے لئے بچھایا گیا اسی تخیل کو آپ نے اپنے الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے

لگا کر خیمہ افلاک زینت ناک تاروں سے
زمین کا فرش زیر پا بچھانے کا خیال آیا

تمام دنیا میں جہالت کا دور دورہ تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی معرفت سے حضور انور ﷺ کے ذریعے سے توحید کا پیغام سنایا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کو پہچانا تھا اور آپ کو فرمایا قل ھو اللہ احد

جہالت اور باطل کی گھٹاؤں میں زمانہ تھا
انہیں پیغام حق سب کو سنانے کا خیال آیا

جب کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت کے لئے مختص فرمایا تو آپ کو صفت شاہد اور رحمۃ للعالمین دونوں صفات سے متصف فرما کر اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا

انہیں شاہد بنا کر رحمۃ للعالمین بھیجا
انہیں شربت ہدایت پھر پلانے کا خیال آیا

Marfat.com

مندرجہ بالا شعر میں انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا کی طرف اشارہ ہے اور پھر اس آیت کریمہ کی طرف کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کے لئے فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ○ اے میرے محبوب ہم نے تمہیں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ آگے عارف کامل نے پھر اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کی طرف توجہ دلائی لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ احسان کیا ہے کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا اور اس کی وجہ سے تمام کائنات کی ویرانی آبادی میں تبدیل ہوگئی۔

زمانہ کب بھلا سکتا ہے اس احسان فرما کو
جسے بگڑی زمانے کی بنانے کا خیال آیا

اور مسلمانوں پر جب بھی مشکل وقت آیا تو آپ ہی کی وجہ سے مشکل وقت ٹل گیا اس اگلے شعر میں ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فستغفرو اللہ والستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا الرحیما ○ اور اگر یہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں اور پھر آپ کے پاس آجائیں اور آپ کے دربار اقدس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور حضور انور ﷺ بھی ان کے لئے سفارش فرمادیں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے اس حقیقت کو عارف کامل نے ان الفاظ سے یوں بیان فرمایا۔

ٹلی آفت بلا نام خدا' حاجت روا اس کی
جسے مشکل کے وقت اس آستانے کا خیال آیا

پھر اس مرد حق آگاہ عارف کامل نے آپؐ کے در اقدس پر حاضری کی سعادت کو اپنے

Marfat.com

تصور میں لا کر ان الفاظ سے اس نے اپنے قلب کو تسلی دینی شروع کی۔ فرماتے ہیں۔

تصور میں میری روح اڑ چلی پھر شہر طیبہ کو
در اقدس پہ جب پگڑی بنانے کا خیال آیا

حضور انور ﷺ جب معراج شریف کے لئے تشریف لے گئے تو مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور ان تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ کی اقتداء میں بحضور الٰہی اپنے سروں کو جھکایا۔

امام الانبیاء محراب طاعت ہیں شب اسریٰ
یہ کس کی اقتداء میں سر جھکانے کا خیال آیا

اور جب آپ اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب ہوئے جیسے دو کمان جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نجم میں بیان فرمایا ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ پھر اس کو اتنا قریب کر دیا جیسے دو کمان یا اس سے بھی زیادہ قریب اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کی رضا چاہی تو اس وقت آپؐ نے امت کی بخشش کروانے کے لئے اللہ سے عرض کی تو اللہ نے آپ کی امت کو بخشنے کا وعدہ فرمایا عارف کامل نے ان الفاظ سے اس راز کو بیان کیا۔

دنیٰ سے آگے لے جا کر جو پیارے کی رضا پوچھی
تو ان کو اپنی امت بخشوانے کا خیال آیا

عارف کامل نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہوئے مقام مصطفیٰ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آپ اس قدر خلق عظیم کے مالک ہیں کہ جان کے دشمنوں کو بھی راہ حق سے روشناس کرایا۔ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

مقام مصطفیٰ اللہ اکبر کتنا عالی ہے
جہاں دشمن کو بھی رستہ دکھانے کا خیال آیا

سب سے آخر میں آپ نے حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ کے لطف وکرم کو تصور میں لاکر اس بات کی وضاحت کی کہ دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف جاتے ہوئے متلاشیان حق آپ ہی کی نگاہ عنایت وتوجہ سے قرآن وسنت اور دامن ثقلین تھام کر بچ جاتے ہیں۔

زہے لطف و کرم محمود ہے ثقلین کی کشتی
جہاں پر قافلہ کے ڈوب جانے کا خیال آیا

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار قرآن و حدیث کے عین مطابق ہوتے ہیں آپ نے زادمحمود دریادِ محبوب کے مقدمہ میں فرمایا ہے کہ ناظرین کرام سے نہ داد کا طالب ہوں اور نہ مستحق' واردات قلبی کو جس قدر قلم بند کیا جاسکا کردیا اور اگر کوئی صاحب عروض وشعر کے میزان پر یا بازار سخن میں فقیر کے کلام کو پرکھنا چاہئے تو تکلیف ہی نہ فرمائیں پہلے ہی کامل قصور انقص کا کامل اعتراف ہے حضرت عارف شیرازی رحمۃ اللہ کے فرمودہ کے مطابق حال خود پیش کرتا ہوں

سعدی افتادہ است و آزادہ کس نیاید بجنگ اُفتادہ

حضرت علامہ محقق سید نعیم الدین صاحب قدس سرہ مراد آبادی کو کچھ حصہ بغرض اصلاح سنایا تھا انہوں نے بچشم گریاں وسینہ بریان سنا اور فرمایا کہ بعد از قبول لکھا تو اب اصلاح کی کیسے جرات وللّٰہیت پر مدار ہے دوسرے شعراء جو علوم دینیہ سے اجنبی ہیں وہ اصلاح فرمائیں تو مضامین ومصالح مندرجہ کا ہضم وانہدام جو مقصود خاص ہے

Marfat.com

وہ لازم آتا ہے چنانچہ حضرت نے دیکھ کر اصلاح اسی نقص کے باعث نہ فرمائی اب اہل محبت کے اصرار نے محتاج اصلاح ہی کی طبع پر مجبور کر دیا قلب نے اس لئے مان لیا کہ نفس کے کچلنے اور رسوا کرنے کی زرین صورت ہے۔ اہل سخن و ارباب فن عروض سے معروض آں کہ کثرت مشاغل یا نقص تساہل سے کہیے تو لوازمات و رسوم فن پر ادنیٰ توجہ کر سکنے سے بے گانہ ہوں اور کمال بے کمالی کا بجا طور پر معترف و مقر۔ ایک صاحب کے جواب میں ایک دن عرض کیا تھا

عیب چین اہل دل نہیں ہوتے اہل دل عیب چین نہیں ہوتے
ان کی الفت سے ہیں رفو سب چاک چاک ہیں جو رفو نہیں ہوتے

(زادِ محمود صفحہ ۲۱)

اس کے بعد حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو اسحاق اسفرائینی کے متعلق لکھتے ہیں حضرت امام ابو اسحاق اسفرائینی قدس سرہ اہل علم و معارف میں بلند رتبہ رکھتے ہیں جب ان کو اپنے زمانہ کے بد مذہب لوگوں کی اطلاع ہوئی تو ان کی بدعقیدگیوں کی اصلاح پر متوجہ ہوئے اور پہاڑوں میں جو اکابر علماء کرام دنیا و مافیہا کو ترک کر کے ذکر و عبادت میں مصروف تھے ان کے پاس پہنچے اور فرمایا **اکلة الحشیش انتم هاهنا و امة محمد صلی الله علیه و آله وسلم فی الفتن** ۔اے گھاس کھانے والو! تم یہاں ہو اور حضور علیہ السلام کی امت بد مذہبوں کے فتنوں میں مبتلا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اے امام آپ ہی اس کام کے لئے موزوں ہیں ہم سے ہو نہیں سکتا وہاں سے واپس آ کر احقاق حق اور ابطال باطل میں تحقیقات کے دریا بہا دیئے۔ حافظ الحدیث امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ایک

Marfat.com

عالم صاحب نے وفات پائی کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا میری مغفرت ہوئی اور مجھے جنت عطا فرمائی گئی مگر علم یا کسی اور سبب سے نہیں بلکہ اس نسبت کے سبب جو ریوڑ میں کتے کو اپنے مالک کے ساتھ ہوتی ہے کہ مالک کے ریوڑ کی حفاظت ونگہبانی میں بھیڑ بکریوں کو گاہ بگاہ چلا چلا کر بھیڑیے وغیرہ دونوں سے خبردار کرتا رہتا ہے یونہی میں نے امت محمدیہ کو بدمذہبوں سے ان کے بدعقیدوں کی تردید کر کے حفاظت وخدمت کی اسی کے سبب میری نجات اور مغفرت فرمائی گئی۔ سو اہل اسلام یاد رکھیں کہ اہل معرفت وتحقیق کے نزدیک تمام صالح اور مقبول اعمال کا باپ اور اصل الاصول حضور محمد رسول اللہ ﷺ کا ادب وعشق ہے پس جس کے ظاہر و باطن پر حضور کا ادب وعشق چھایا ہو ممکن نہیں کہ اللہ کا محبوب نہ ہو جائے۔

یونہی تمام برائیوں اور کفریات کی ماں حضور سراپا نور محمد رسول ﷺ کی بے ادبی اہانت اور ایذا ہے سو جس کے ظاہر و باطن میں پائی جائے ممکن نہیں کہ وہ اللہ کا مردود نہ ہو جائے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب لبیب ﷺ کے مجھ کو اور تمام اہل اسلام کو اپنا اور اپنے حبیب پاک کا سچا اور ابدی عشق وادب عطا فرماوے۔ آمین (زاد محمود در یاد محبوب حصہ اول مقدمہ کتاب صفحہ ۲۳)

اس کتاب کے باب اول میں در مدحت وتعظیم حضور سید عالم مع متعلقین بمجد و مکارم ﷺ کے تحت آغاز کتاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کر کے فرماتے ہیں۔

تعظیم ہے فرض ان کی محبان محمد ﷺ

اونچا کیا اللہ نے خود شان محمد ﷺ

Marfat.com

ہیں باعث ایجاد و بقا سید عالم
دارین ہیں تشریح مقام محمد ﷺ

یاں خلقت و بعثت سے وہاں بعث و نشر سے
معبود کو مقصود ہے اعلان محمد ﷺ

ہے خلق کی رونق ہی اسی ذات کی خاطر
یہ شمس و قمر بھی ہیں سرا جان محمد ﷺ

معلوم ہو کیا ان کے مقامات کا پایا
جب صاحب مخدع ہوئے پسران محمد ﷺ

خدام بھی جنات میں جب تخت نشیں ہیں
کیا جانے کوئی نشان خطیبان محمد ﷺ

اُس عرش ہدایت کے اصحاب ہیں تارے
ہاں کشتی منجی تو ہیں خویشانِ محمد ﷺ

تو توقیر آل پاک اور اصحاب کی عزت
لازم ہے کہ ہیں یہ گل و ریحان محمد ﷺ

عالم کی حکومت انہیں اللہ نے بخشی
اشراف ملائک ہیں وزیرانِ محمد ﷺ

افضل تہہ و بالا ہیں اُسی نور کے غازی
جن انس ملک باد ہیں حیشان محمد ﷺ

وہ نور کے ہیں نور ہی گو شکل بشر میں

Marfat.com

پورے متمثل ہوئے روحان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب شان طفیلی کا ہی لفظوں میں نہ آیا

کب لفظ کا مقدور ہے میزان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ما احسن خلقاً و به اجمل خُلقاً ما اصدق اِذبالغَ حسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمود نہ کیوں بڑھتے چلیں ان کے ثناء خواں ہر آن بڑھاتا ہے خدا شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشریح اشعار مذکورہ بالا: زاد محمود در یاد محبوب کی ابتداء میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے متعلق فرمایا گیا کہ آپ کی تعظیم ان کے محبان پر فرض عین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں حکیم فرمایا ہے وتعزروہ وتوقروہ اس عظیم نبی کی تعظیم وتوقیر کرو یہ حکم تمام مومنین کے لئے ہے تو پھر جو محبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ان پر تو زیادہ فرض عین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی شان کو اونچا کیا ہے۔

تعلیم ہے فرض ان کی محبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اونچا کیا اللہ نے خود شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے ورفعنا لک ذکرک ہم نے آپ کا ذکر آپ کے لئے اونچا کیا ہے۔ پھر آگے آپ کے اصل ونسب کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ نقص سے پاک ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل ونسب کے لئے ہر فضل وشرافت نصیب ہیں۔ حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے تمام اجداد تمام کے تمام عیوب ونقائص سے پاک ہیں آپ کا شجرہ نسب مبارک پاک ہے اس لئے آپ کے والدین ماجدین سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تمام

Marfat.com

اجداد و امہات مومنین موحدین تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الحاوی للفتاویٰ میں بعنوان مسالک الحنفاء فی والد المصطفیٰ میں اس پر تفصیلی بحث کی ہیں کہ آپ کے والدین کریمین سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تمام شجرہ نسب پاک ہے اور وہ مومن موحد تھے اس سلسلہ میں آپ نے مزید پانچ رسالے لکھے ہیں اللہ تعالیٰ شیخ جلال الدین سیوطیؒ کو اس کا اجر عظیم عنایت فرماویں۔ یہ بات تفسیر روح البیان اور روح المعانی' صاوی' حجۃ اللہ علی العالمین امام یوسف نبھانی کی ہے اور تقریباً اکثر محدثین وفقہاء کرام رحمھم اللہ نے اس کی تابعداری کی ہے حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔

ہے نقص سے پاک اصل و نسب ان کا لیکن
ہر فضل و شرافت ہے نصیبان محمد ﷺ

اس کے بعد حکیم ملتؒ نے حضور انور ﷺ کے متعلق فرمایا ہے کہ آپ کائنات کی بقاء و ایجاد کا اصل سبب ہیں اور یہ دونوں جہاں اس بات کی تشریح ہیں حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **لو لا محمد ما خلقتک** اے آدم اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو آپ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ تمام دنیا سے قبل اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کو پیدا فرمایا اور آپ کے نور سے تمام عالم کو جلوہ بنایا۔ اس کے متعلق مولانا احمد رضا خان بریلوی نے فرمایا ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے تو جہاں ہے جان نہیں تو جہاں نہیں

حکیم ملت عاشق رسولؐ نے اپنی نعت گوئی میں اس شعر کو یوں بیان فرمایا ہے

Marfat.com

ہیں باعث ایجاد و بقا سید عالم
دارین ہیں تشریح مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آگے دوسرے شعر میں فرماتے ہیں کہ آپ کی خلقت اور بعثت سے خالق کائنات کو یہ مقصود ہے کہ آپ اعلان فرمادیں میری الوہیت کا اور اپنی رسالت کا۔ فرمایا۔

یاں خلقت و بعثت سے وہاں بعث و نشر سے
معبود کو مقصود ہے اعلان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات جو بنائی یہ آپ کے لئے ہے خواہ وہ سورج ہے یا چند چونکہ آپ مقصود کائنات ہیں اس لئے اللہ تعالیٰنے آپ کے لئے ہی یہ رونق سجائی ہے اور یہ بزم آپ کے لئے قائم کی۔

ہے خلق کی رونق ہی اس ذات کی خاطر
یہ شمس و قمر بھی ہیں سرا جان محمد

آپ کے مقام کو کون جان سکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب مخدع یعنی غوث پاکؓ کو آپ کی اولاد میں پیدا کیا ہے۔

معلوم ہو کیا اُن کے مقامات کا پایا
جب صاحب مخدع ہوئے پسران محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام بھی جنتوں میں تخت نشین ہیں تو پھر کون جان سکتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیبوں کی شان کس قدر بلند ہے۔

خدام بھی جنات میں جب تخت نشین ہیں
کیا جانے کوئی شان خطیبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ کے اصحاب تاروں کی طرح ہیں اور اہل بیت اطہار کشتی نوح کی طرح ہیں تو جوکوئی اس کشتی میں آ گیا نجات پا گیا۔

اُس عرش ہدایات کے اصحاب ہیں تارے
ہاں کشتی منجی تو ہیں خویشانِ محمد ﷺ

جب صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں اور کشتی نوح کی مانند اہل بیت اطہار ہیں تو ان آل واصحاب مصطفیٰ کی بھی عزت اور توقیر لازم ہے کیونکہ وہ مانندِ پھول وخوشبو ہیں ۔

توقیر آل پاک اور اصحاب کی عزت
لازم ہے کہ ہیں یہ گل و ریحان محمد ﷺ

تمام عالم کی حکومت اللہ پاک نے حضور انور ﷺ کو بخشی اس لئے کہ آپ اللہ کے نائب خلیفہ اعظم ہیں اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے چار وزیر ہیں دو آسمان ہیں اور دو زمین میں تو جو آسمان میں ملائک وزیر ہیں وہ تمام ملائک سے اشرف ہیں ۔

عالم کی حکومت انہیں اللہ نے بخشی
اشرف ملائک ہیں وزیران محمد ﷺ

حضور ﷺ کے غازی خواہ وہ آسمانوں میں ہیں یا زمین میں وہ باقی تمام مخلوقات سے افضل ہیں خواہ وہ جن یا انسان یا ملائک ہوں وہ تمام حضور انور ﷺ کے لشکروں میں شامل ہیں ۔

افضل تہہ و بالا ہیں اُسی نور کے غازی
جن و انس ملک باد ہیں جیشان محمد ﷺ

حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے نور

Marfat.com

پیدا ہوتے ہیں اگر چہ وہ بشر کی شکل میں ہیں اور آپ کے نواسے حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کے خوشبودار پھول ہیں۔

وہ نور کے ہیں نور ہی گو شکل بشر میں
پورے متمثل ہوئے روحان محمد ﷺ

حضور انور ﷺ کی وجہ سے ان کی شان لفظوں میں کما حقہ بیان نہیں ہو سکتی تو کس طرح ترازو میں ان الفاظ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

جب شان طفیلی کا بھی لفظوں میں نہ آیا
کب لفظ کا مقدور ہے میزان محمد ﷺ

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں حضور انور ﷺ کے لئے فرمایا کہ

مـا احسنک مـا اجملک مـا اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء

تو حکیم ملت نے بھی فرمایا کہ کس طرح آپ کی پیدائش ہے اور کیا اچھے آپ کے اخلاق ہیں۔ اور آپ سے زیادہ کوئی سچا نہ تھا جب کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت مصطفیٰ ﷺ کے لئے مبالغہ فرمایا

مـا احسـن خـلـقـا و بـه اجـمـل خـلـقـا
مـا اصـدقَ اِذ بـالـغ حسـان مـحـمـدکان ﷺ

اور اے سید محمود شاہ آپ تم حضور انور ﷺ کی ثناء خوانی میں کیوں آگے بڑھے ہو جب کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب ﷺ کی شان بڑھاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ولـلاخـرة خیـر لک من الاولیٰ اور ورفعنالک

Marfat.com

ذکر ک دونوں اوصاف آپ کے حق میں وارد ہیں۔

محمود نہ کیوں بڑھتے چلیں ان کے ثناخواں
ہر آن بڑھاتا ہے خدا شان محمد ﷺ

یہ چند اشعار زادِ محمود دریادِ محبوب سے نقل کئے گئے اب وہ مقالہ بستم جو ۲۱/۹/۴۲ کو آپ نے بمقام کوہاٹ تحریر فرمایا تھا وہ عاشقان رسول کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

لب پر ہو ذکر دل میں خیال حبیب ہو
ہم بھی ہوں قافلہ میں مدینہ قریب ہو

جس دل میں ہو نہ الفت محبوب کبریاء
ویرانہ ہے ملے اسے جو بد نصیب ہو

پڑ جائے جس پر ان کی نگاہ کرم کہیں
خاطی ہوگر ہزار وہ فوراً مصیب ہو

رخصت کی گھاٹیوں سے مدینہ کی جانیں
لو آ گیا ہے روضہ صدائے نقیب ہو

مشکواۃ روضہ پاک پہ مصباح نور پر
پروانے ہوں نثار سماں کچھ عجیب ہو

یہ بارگاہ حق میں ہے محمود کی دعاء
داتا کے در پر مانگتا کچھ یہ غریب ہو

ان اشعار میں حضور انور ﷺ کے ساتھ عقیدت کا اظہار فرمایا ہے کہ ہمارے لبوں پر آپ کا ذکر ہو اور خیال میں حبیب پاک ہو اور ہم بھی اُس قافلہ میں شامل ہوں جو

Marfat.com

مدینہ طیبہ کے قریب ہو۔ (مقالات محمود صفحہ ۳۴)

جس دل میں محبت رسول نہیں تو وہ بدنصیب ہے اس کا دل محبت کے بغیر ویران ہے اور اگر آپ کی نگاہ کرم جس پر پڑ جائے وہ ہزار گناہ گار ہو لیکن اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ حکیم ملت فرماتے ہیں کہ مدینہ کی جانب سے بوقت روانگی رخصت کی گھاٹیوں سے یہ صدا سنائی دے کہ لو روضہ رسول آ گیا ہے۔ حضور انور ﷺ کے روضہ انور کے مشکواۃ میں نور کا مصباح ہو اور پروانے اس نور پر نثار ہو رہے ہوں اور یہ عجیب سماں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حکیم ملت کی یہ دعا ہے کہ وہ وقت جلد آئے کہ جب دینے والے کے در پر یہ غریب بھی کچھ مانگ رہا ہو۔ زاد محمود در یار محبوب کے مقالہ سی و پنجم جو ۱۳۶۳ھ کو ہاٹ سگنل میں تحریر کیا گیا قارئین کی خدمت میں پیش خدمت ہے۔

سب سے قریب راہ محبت کی راہ ہے
دل خوش نصیب ہے وہ جسے ان کی چاہ ہے
ان کی ولا میں مٹکے ہم اہل بقا بنے
مقصود ہم کو ایسی الٰہی فناہ ہے
اللہ کی عطاء ہے تو قسمت ہے ان کے ہاتھ
بھیک اُن سے جس کو مل گئی عالم کا شاہ ہے

آخر میں حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

گو تیرے پاس ٹھیک سے محمود عمل نہیں
صد شکر دل خدائے حبیب الہ ہے

Marfat.com

حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کے متعلق فرماتے ہیں۔

نور اصل و فرع کل نوری گھرانا نور کا
نور نے پھر نور سے گھر گھر بسایا نور کا

عبدالصمد صارم الازھری و فاضل دیوبند نے شرح قصیدہ باغ و بہار کے اس شعر کے تحت لکھا ہے۔ ناظم کا مقصود یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل بیت کی اصل ہیں اور وہ سراپا نور ہیں لہذا ان کی فرع یعنی اولاد بھی نوری ہیں پھر یہ انوار رسالت جس گھر میں بھی گئے انہوں نے وہاں نور پھیلا دیا اور وہاں ان کے دم قدم سے ہر مسلمان کا گھر بس گیا۔ پھر اس قصیدہ باغ و بہار میں حکیم ملت محدث ہزاروی فرماتے ہیں۔

کیوں نہ پھر ان کو پکاریں امداد کو
حاجتوں کا در خدا نے خود بتایا نور کا

اس شعر کے تحت علامہ عبدالصمد صارم الازھری لکھتے ہیں ''ناظم کا مقصود یہ ہے کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر انسان انہیں حاجت روائی کے لئے کیوں نہ پکاریں۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کے دروازے کو حاجت روائی کا در بتایا ہے کوئی انسانوں نے تھوڑا ہی بتایا ہے۔'' آگے مزید فرماتے ہیں۔

اہل عالم کا وسیلہ رحمۃ للعالمین
انا صاحب الوسیلہ خود بتایا نور کا

ناظم کا مقصود یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے میں صاحب وسیلہ و شفاعت ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وابتغوا الیہ الوسیلہ ۔ اس کی طرف وسیلہ پکڑو تو ہم انہیں اپنا

Marfat.com

وسیلہ کیوں نہ بنائیں کیونکہ وہ رحمت عالم ہیں اور وسیلہ اہل عالم ہیں ۔

ہم پہ لازم کی خدا نے خود وسیلہ کی تلاش

وابتغوا الیہ الوسیلۃ حکم آیا نور کا

ناظم کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بصیغہ امر و ابتغوا الیہ الوسیلۃ فرمایا ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ تک رسائی کے لئے وسیلہ کی تلاش کریں اور وہ معلم و مقصود کائنات ہی ہیں۔ (شرح قصیدہ باغ و بہار صفحہ ۶۰) آگے فرماتے ہیں

علمک مالم تکن تعلم ہوا کوثر عطا

کوئی معطی کے سوا جانے نہ پایا نور کا

ناظم کا مقصود یہ ہے کہ قرآن مقدس میں آتا ہے کہ ہم نے تمہیں وہ علوم سکھائے جو آپ نہ جانتے تھے سکھانے والے اور دینے والے کے سوا پھر کون جان سکتا ہے کہ کیا سکھایا اور کیا دیا۔ اس نور کے مرتبہ کو کون پہچان سکتا ہے اور اس کے علم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ (قصیدہ باغ و بہار صفحہ ۹۶)

حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

اللہ اللہ شان محمد لام مشدّد میم مشدّد

مظہر سے حق دیکھ دکھالو جاگو جاگو سونے والو

جانو کہو تو عبدہٗ مانو دیکھو ھو ہو

من یطع الرسول سے پالو جاگو جاگو سونے والو

مرلز محیط وہ پیمبری کے طاقت حق کے بتائے طریقے

ان سے رشد ہدایت پالو جاگو جاگو سونے والو

Marfat.com

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ پاک کی فضا کے متعلق یوں اظہار فرمایا ہے۔

نبی کے حرم کی فضا دیدنی ہے　　در مصطفیٰ کی ضیاء دیدنی ہے
وہاں کے ہر اک ذرے میں جان و دل ہے　　جہاں دلرباء ہو وہ جا دیدنی ہے
شفا لا دواء کی غبارِ مدینہ　　مقدر سے یہ کیمیا دیدنی ہے
خدا کا پتہ ہے در مصطفیٰ　　مقام ان کا بہر خدا دیدنی ہے
جس پہ غیب و شہادت برابر کھلے　　وہ محمود مشکل کشا دیدنی ہے

(رفیق محمود)

یہ چند نمونے نعت گوئی میں حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پیش خدمت ہوئے۔ فقیر نے پہلے تحریر کیا تھا کہ حمد کہنا آسان ہے لیکن نعت کہنا آسان نہیں اور شعراء میں نعت گو شعراء بہت کم ہیں ہمارے پیر و مرشد کی تمام زندگی حب نبی اور عشق رسول میں گزری تھی اس لئے آپ گفتار اور عمل میں حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کا نمونہ تھے لہذا آپ کا منظوم کلام بھی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے۔ فارسی زبان میں آپ نے راہ صفا نامی کتاب منظوم لکھی ہے اس میں آپ نے حضور انور ﷺ کے اسم گرامی کو اسم اعظم بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بدان اسم اعظم محمد محمد　　بخوان اسم اعظم محمد محمد
عیان اسم اعظم محمد محمد　　نہان اسم اعظم محمد محمد

یہ الگ موضوع ہے کہ اسم اعظم کیا ہے اور لوگ اسم اعظم کو کیوں تلاش کرتے ہیں اس لئے یہاں اتنا بتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور تمام صفات اسم اعظم

Marfat.com

ہیں ان میں اصغر اور اوسط کوئی نہیں۔ ہم نماز میں اللہ اکبر کہتے ہیں اور رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے ہیں اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی میں تمام اکبر اعلیٰ اور اعظم ہیں۔ بات اس طرح ہے کہ مخلوق میں کون سا ایسا اسم اعظم ہے جس کے وسیلہ سے اللہ سے مانگو اور وہ رد نہ فرمائے وہ صرف محمد ﷺ کا اسم مبارک ہے۔ نعت گوئی میں ہر شاعر کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے اور ان کے اشعار شوکت الفاظ معنویت' کیف واثر اور شجر علمی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نعت بہت مشہور ہے

ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرے نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں یہ راز تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیرے خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقاء کی قسم

یہ ان کا انداز خیال تھا جو پرواز کرتا کرتا ان الفاظ پر ختم ہوا فقیر حکیم ملت محدث ہزاروی کا کلام جو اس باب کے ابتداء میں نقل کر چکا ہوں یہاں کی مناسبت سے دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔

مـا احسـن خـلقاً و بـه اجـملَ خُـلقاً
مـا اصـدق اِذ بـالـغ حسـان مـحمد ﷺ

Marfat.com

حضرت علامہ اقبال کی نعت گوئی بھی بے مثال ہے ان کے مست اور اشعاروں میں سے چند یہ بھی ہیں

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰس وہی طٰہٰ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نعت گوئی میں جو مقام حاصل کیا تھا وہ قابل تقلید ہے آپ کا ایک شعر یہ ہے

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء

حضور سے بڑھ کر حسین وجمیل چہرہ میری آنکھوں نے نہیں دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر انسان دنیا کی کسی عورت نے کبھی نہیں جنا۔ نظام گنجوی فرماتے ہیں ۔

سرد سرہنگ میدان و فارا
سپہ سالار خیل انبیاء را

اور کسی نے کیا خوب فرمایا ہے جو دل پر نقش ہونے کے قابل ہے ۔

گرچہ بصورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبران
اما بہ معنی بود سرخیل جملہ انبیاء

یہ حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ کی آواز تھی اب حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بھی سن لیجئے ۔

Marfat.com

ما طالب خدائم بر دین مصطفائم
بردر گہش گدائم سلطان ما محمد

جلال الدین رومی جو عارف کامل تھے وہ نعت گوئی میں سب سے آگے تھے ایک شعر ملاحظہ ہو

سید و سرور محمد نور جان
بہتر و مہتر شفیع مذنبان

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی کا ذکر کیا گیا ہے ایک اور شعر ملاحظہ کیجئے ؎

یک جان چہ کند سعدی مسکین کہ دو صد جان
سازیم فدائے سگ دربان محمد

اور حضرت بوعلی قلندرؒ نے بھی نعت گوئی میں اہم کردار ادا کیا ہے ان کا ایک شعر ملاحظہ کیجئے ؎

لک کف خاک از در پُر نور او ہست مارا بہتر از تاج ونگین

حضرت سلطان الاولیاء نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تو کمال کیا ہے ان کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے ؎

صبا سوئے مدینہ رو کن ازین دعا گو سلام بر خوان
بگرد شاہ مدینہ گردد بصد تضرع پیام برخواں

جان محمد قدسی نے بھی نعت گوئی میں یوں حصہ لیا ہے آپ کے یہ چند اشعار تو تمام دنیا میں مشہور ہیں

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان بادفدائت چہ عجب خوش لقبی

Marfat.com

ماہمہ تشنہ لبانیم و توی آب حیات
لطف فرما کہ زِ حَد می گزرد تشنہ لبی

نسبت خود بہ سگت کردم وبس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی

سردار عبدالرب نشتر نے کیا خوب فرمایا ہے وہ بھی لکھنے کے قابل ہے ۔

شب و روز مصروف صل علیٰ ہوں
میں وہ چاکر خاتم انبیاء ہوں

حکیم ملت مورخ اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے انمول عرفانی تحفے منظوم شکل میں ہم کو عطا کئے وہ تحفے عربی' فارسی' اردو' پنجابی وغیرہ زبانوں میں ہمارے لئے لازوال ورثہ ہیں تمام منظوم کلام میں منکرین حق کو تنبیہ اور مسلمانوں کے لئے نصیحت اور خواص کے لئے معرفت اور عاشقوں کے لئے حقیقت محمدیہ کے گلدستے پیش کئے ہیں جس طرح حکیم ملت ہر علم وفن میں ید طولیٰ رکھتے ہیں تو اسی طرح نعت گوئی میں بھی آپ نے عرفان حق پر مبنی ایسے اشعار تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری روحیں جب وہ سنتی ہیں تو ہم روحانی سرور میں مست ہو جاتے ہیں اور یہی تو مومن کی روح کی غذا ہے کسی نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

عشق محبوبِ جس کو حاصل نہیں
لاکھ عالم ہو مگر کبھی وہ مومن نہیں

حکیم ملت رحمۃ اللہ علیہ نے مقام ابراہیم پر مطاف کے سامنے جس روحانی کیفیت کا

Marfat.com

اظہار فرمایا وہ بھی سننے کے قابل تو الگ بات ہے دل میں نقش کرنا ضروری ہے۔

عشق رسول پاک نے فرزانہ کردیا
بے فکر با خبر مجھے دیوانہ کردیا
اے وجہ کاف و نون ترے خلق عظیم نے
یوسف کو تیرے مصر کا پروانہ کردیا
بجھنے کو چشم و قلب ہیں تیار زیرپا!
یامال جن کے حسن نے بت خانہ کردیا!
قرنوں سے مخفی حسن ازل جلوہ نما ہے
حکمت نے اپنے راز کو افسانہ کردیا
سمجھا تھا جس کو دور وہ نکلا قریب تر
غفلت نے ہم کنار سے بے گانہ کردیا
محمود سبق سیکھ کسی باخدا سے تو
تشنہ کو اک نگاہ نے پیمانہ کردیا

اس باب میں سردست بس اتنا کافی ہے اور حق تلاش قارئین کے لئے یہ ایک بیش بہا خزانہ معرفت ہوگا۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت مؤلف

دنیا میں علماء وفضلاء بہت گزرے ہیں اور موجود بھی ہیں اور آئندہ بھی آئیں گے مگران میں سے ہر عالم وفاضل میں الگ الگ ملکہ ہوتا ہے اوراس ملکہ میں وہ دوسروں سے منفرد ہوتا ہے مثلاً اگر کسی عالم وفاضل میں تدریس کا ملکہ ہوتا ہے تو وہ دوسرے مدرسین سے منفرد ہوتا ہے طلباء اس مدرس سے خاص فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اس کی تدریس ان کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے مثلاً ایک مدرس شیخ الحدیث ہے اور دوسرے مدرسین بھی شیخ الحدیث کے عہدہ پر کام کرتے ہوں گے لیکن جس مدرس میں ملکہ زیادہ ہوتا ہے وہ دوسرے مدرسین کی بنسبت زیادہ مشہور ہوتا ہے اور طلباء دور دور سے اس سے دورہ حدیث پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور اس سے سند حدیث کو اپنے لئے ایک اعزاز تصور کرتے ہیں اس طرح بعض مدرسین میں بعض علوم میں سے کسی ایک علم کے پڑھانے کا ملکہ ہوتا ہے طلباء اس سے وہ علم سیکھتے ہیں ہمارے ضلع سوات میں دو ایسے علماء تھے کہ طلباء ان سے علم نحو میں کافیہ پڑھتے تھے ان میں ایک صاحب تحریر سنبٹ ہے جو کافیہ کی شرح ہے اور سنبٹ مٹہ سوات کے قریب قصبہ ہے یہ عالم دین سیدو بابا علیہ الرحمۃ کا مرید تھا جس کا ذکر اس نے تحریر سنبٹ کی ابتداء میں کیا ہے اور دوسری علمی شخصیت لاخار کی مولانا عبدالمنان صاحب تھے جو لاخار بابا کے نام سے مشہور ہے طلباء اس سے کافیہ پڑھتے تھے اس نے بھی کافیہ کی شرح لکھی ہے جس کا نام خادمۃ الکافیۃ ہے چکیسر کے مولوی صاحبان منطق پڑھانے میں مشہور تھے اور طلباء ان

Marfat.com

سے منطق کے پڑھنے کے لئے سوات چکیسر جاتے تھے بخشالی کا ٹلنگ مردان میں دورہ میراث مشہور ہے اور طلباء علم میراث کے پڑھنے کے لئے وہاں جاتے تھے۔ صوبہ پنجاب میں منطق کے لئے مولانا عطاء محمد بندیالوی زیادہ مشہور ہیں اور دورہ تفسیر کے لئے طلباء وزیر آباد میں مولانا عبدالغفور ہزاروی کے پاس جاتے یہ خداداد ملکہ ہوتا ہے اس طرح حدیث کے لئے حضرت العلامہ مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ مشہور تھے بڑے بڑے علماء ان کے شاگرد ہیں اس طرح حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ہر فن میں کامل دست گاہ رکھتے تھے دوسرے علوم کا ذکر کیا گیا اب تصنیف و تالیف کا ذکر باقی ہے اب حکیم ملت کا ذکر بحیثیت مؤلف کیا جاتا ہے تصنیف و تالیف میں یہ فرق ہے کہ تصنیف مصنف کے اپنے خیالات ہوتے ہیں جو قلم کے ذریعے لوگوں کو پہنچائے جاتے ہیں مثلاً مورخین بھی بعض مصنفین میں شمار ہوتے ہیں اور بعض مولفین میں اس طرح ناول' افسانے اور ڈرامے' کہانیاں' قصے یا کسی فن میں ماہر استاد جب کوئی کتاب لکھتا ہے تو اس کے لکھنے والے کو مصنف کہا جاتا ہے اور اگر دوسری کتابوں سے اخذ کر کے کوئی کتاب لکھے تو وہ لکھنے والا مؤلف ہوتا ہے دین میں تصنیف منع ہے اور تالیف جائز ہے کیونکہ وہ دین میں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھ سکتا بلکہ قرآن وسنت سے اخذ کر کے لکھ سکتا ہے اور اس کے چار بنیادی اصول ہیں قرآن و سنت و اجماع امت اور قیاس تو ان چاروں میں سے دو اصل ہیں اور باقی دو اس کے فرع ہیں۔ اس لئے فقیر نے مصنف کی جگہ مؤلف کا عنوان رکھا ہے اب اگر کوئی مؤلف کتاب لکھنا چاہتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس مضمون پر اس کی کامل دسترس ہو اور قرآن وسنت و اجماع امت اور قیاس پر

Marfat.com

اس کو کامل عبور حاصل ہو تب وہ اس کے متعلق کتاب لکھ سکتا ہے ورنہ وہ اس کے متعلق کچھ لکھنے کا حقدار نہیں۔ ہمارے مرشد برحق حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے تین سو سے زائد کتب تالیف کی ہیں اور وہ کتب مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں تفاسیر میں روح التفاسیر اور ترجمہ میں دستور حق ہیں اور اس طرح مختلف فیہ مسائل میں بھی آپ کی بے شمار کتب ہیں آپ نے ایک کتاب سلام کی لکھی ہے اور دوسری کتاب اس کی شرح ہے جس کا نام نظام المقصود شرح سلام محمود ہے' نسب میں آپ نے احیاء الادب لکھی ہے اس طرح الجہاد' الدولۃ القادریہ' اسوہ حسنہ' انوار قادریہ' اربعین نبویہ' کلمۃ الاتحاد والجہاد' مقامع السنیہ' تحقیق خیر' ملفوظ محمود' جامع الخیرات' سیف المسلول' شرافت سادات' حفظ الاحناف' راہ صفا' رفیق محمود' زاد المحمود در یاد محبوب' یاد حبیب' مثلث حالی' محفل محبوب' عرفان محمود' صحیفہ تحقیقات حفظ دین وایمان خلاصہ ترجمہ کیدانی فتویٰ ذکر بالجہر' الافازہ' جواز الصراط حیلۃ الاسقاط' قصیدہ باغ و بہار' جنتی زیور وغیرہ۔ اب چند کتب پر فقیر تبصرہ کرے گا تاکہ قارئین کرام ان کتب کی افادیت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جامع الخیرات

جامع الخیرات ایک ایسی کتاب ہے جس میں بہت سی خوبیاں نمایاں ہیں اس کتاب میں عقائد حقہ اسلامیہ کی وضاحت ہے اور باطل فرقوں کا مکمل رد ہے اور سادات کا جائز مقام بیان فرمایا ہے اور اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ غیر سید کے ساتھ سید

Marfat.com

زادی کا نکاح باطل مردود ہے آخر میں بعض نسخے جو مجربات میں سے تھے وہ لکھے ہیں اورادو یہ کے بعد تعویزات بھی ہیں جو مریدین کی رہنمائی کے لئے ایک انمول تحفہ سے کم نہیں کتاب کی ابتداء میں سلاسل اربعہ طریقت درج ہیں اور ان سلاسل طریقت کے درج کرنے کے بعد اس پر حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے محققانہ بحث فرمائی۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ شجرہ ہائے طریقت بزرگان دین میں کیوں مشہور ہیں اور قرون اولیٰ سے لے کر ابھی تک یہ مشائخ میں کیوں رائج ہیں اس کا عام فہم اور آسان جواب یہ ہے کہ علماء کرام میں بھی تدریس کے لئے سند کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اپنی سندات میں اپنے اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں کہ میں نے فلاں سے یہ احادیث پڑھی ہیں اور اس نے اپنے استاد سے اور پھر یہ سلسلہ صحابہ کرام تک پہنچتا ہے اور پھر اس کا اختتام حضور انور و مقصود کائنات ﷺ تک پہنچتا ہے اور اسی طرح ہر حدیث کی سند ہوتی ہے اور حدیث میں بھی ہے کہ **الاسناد من الدین ولو لاالاسناد لقال من شاء ماشاء** رواہ مسلم۔ ترجمہ: اسناد دین سے ہیں اگر اسناد نہ ہوتیں تو جو کچھ کوئی کہتا کہہ سکتا تھا۔ اس لئے حدیث کی ابتداء میں کچھ راویوں کے نام ہوتے ہیں مروی کہتا ہے کہ یہ حدیث میں نے فلاں سے سنی اور اس نے فلاں سے سنی ہے۔ یہاں تک کہ سند حضور انور ﷺ تک پہنچاتا ہے۔ اب اگر راویوں میں بعض راوی ضعیف ہوں تو پھر اس پر جرح محدثین کرتے ہیں اور ضعف کی وجہ بھی کم تقویٰ اور پرہیز گاری میں کمی کا سبب ہوتا ہے کوئی حدیث بغیر سند کے نہیں ہو سکتی جس طرح ظاہری علوم کے لئے اسناد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح باطنی علوم کے لئے بھی سلسلہ کا ہونا بہت ضروری ہے اس لئے جو سلاسل اربعہ

Marfat.com

میں اپنے سلاسل کے بزرگوں کے نام لکھتے ہیں وہ تمام کے تمام متقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں دین کے عالم ہوتے ہیں حضور انور ﷺ کے عاشق صادق ہوتے ہیں حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان شجرات پر تحقیق فرمائی ہے اب وہ تحقیق انیق عوام اور خواص کے لئے پیش کی جاتی ہے تاکہ قارئین کرام اس سے پورا فائدہ اٹھا کر مستفید ہوسکیں۔ آپ نے ابتداء میں یوں نقل فرمایا ہے۔

شجرہ طیبہ پر سخنہائے گفتنی

(۱) **شجرہ کی ضرورت وحکمت:** جس طرح اہل علم وفہم کے نزدیک اہم اور ضروری امور میں نسبت وسند لازمی ہے مثلاً روایات دینیہ کی سند عین اسی طرح طریقت واصلاح باطن (تصوف) میں سلسلہ نسبت وسند بزرگان دین لازمی ہے اور اس کو شجرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۲) پھر جس طرح روایات دینیہ کی اسناد کا باقی رکھنا اور معلوم ہونا ان روایات سے متعلق احکام میں ازبس لازمی ہے بلکہ اس پر انحصار ومدار ہے تو اس طرح شجرہ طریقت کا باقی رکھنا ودیگر متعدد امور کے واسطے ازبس لازمی ہے۔

(۳) تصوف سے قلب وباطن کی صفائی ہوکر درویش کمال بندگی کی منزلیں طے کرتا ہوا وہاں پہنچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مقدسہ کا پرتو اور عکس اس کے آئینے

Marfat.com

میں ظہور پاتا ہے جسے صوفیاء کرام کی اصطلاح میں متخلق باخلاق اللہ یا متصف باوصاف اللہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کا فرمان ہے فاذکروانی اذکر کم تم میرا ذکر کرتے رہو میں تمہارا ذکر کرتا رہوں گا تو جو بزرگان دین باصفا بندگان خدا کہ شجرہ وسلسلہ مبارکہ میں ہیں ان کا ذکر و یاد بھی ضرور اس کا موجب ہے کہ وہ بھی اپنی شان وصفت خداداد سے اپنے متوسل ونسبتی (شجرہ پڑھنے والے کو) یاد فرماویں اور اس پر کرم عنایت ودعا سے توجہ فرما کر اس کی جھولی مرادوں سے بھرادیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے تب ہی تو تصوف کے سارے سلسلوں میں تجرہ شریف کا پڑھنا معمول ہوا ہے اور ہر زمانے کے صلحاء وبزرگوں نے اسے مقبول ومندوب قرار دیا ہے۔

(۴) اسی طرح فاتحہ دینا دلانا صدقات خیرات کرنا کرانا مختلف وقتوں اور دنوں اور حالتوں میں اسی قسم کے جلیل القدر منافع اور فوائد کا موجب اور برکتوں کا باعث ہے ہم اپنی توفیق وحال کے مطابق ان کو یاد کریں اور ایصال ثواب کریں وہ اپنی خداداد شان وشوکت وعظمت وجاہت کے مطابق ہمارے حق دعائے خیر فرماویں اور دین ودنیا کی نعمتیں اپنے پیارے مالک ومولا تعالیٰ سے دلا دیں اور ایسا ہی ہوتا ہے اسی لئے تمام دنیائے اہل اسلام میں ہر زمانہ میں ذکر وظیفہ صدقات' خیرات' گیارہویں' میلاد عرس اہل اسلام میں متوارث و قدیمی معمول ہے مسلم نما منکر (خوارج) اس سے ہی کیا ہر خیر وبرکت کی بات سے منکر ہیں اور انہیں ہونا بھی چاہئے مگر اہل اسلام ان کے انکار کو خاطر میں نہیں لاتے گزشتہ بلکہ آواز سگ دخوک سے کہیں بدتر جانتے ہیں اور اپنے

Marfat.com

اسلامی معمولات کو بجالاتے رہتے ہیں۔

(۵) شجرہ شریف کا اور ختم خواجگان سلسلہ کا پڑھنا بڑی برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہے اور روشنی قلب وحل مشکلات میں تریاق اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس عالم میں اولیاء کرام کی عموماً دو حالتیں اس امر میں اعتبار کی گئی ہیں۔

حالت اول: مقام مریدیت سے متعلق ہے یعنی جب حضور سید العالمین محبوب خدا جو کہ اللہ کی ذات وصفات اسماء افعال احکام کے مظہر اتم و نائب اعظم ہیں ﷺ سب اہل عالم پر ہر احسان وعطا وکرم انہی کی سرکار سے ہوتا ہے باقی اولیاء، وگزشتہ انبیاء سب حضور کے مظہر وعکس ہیں سو جب حضور کی عبودیت کی تجلی ان پر پڑتی ہے تو ان پر تسلیم ورضاء کا یہ کیف وعالم ہوتا ہے ؎

ہر چہ از دوست می رسد نیکو ست

حالت دوم: مقام مرادیت سے متعلق ہے جب محبوبان خدا میں سے کسی پاک بندہ خدا پر حضور نبی اکرم حبیب مکرم ﷺ کی محبوبیت ومحمدیت مقدسہ کی تجلی پڑتی ہے تو اس پر انوار الوہیت کا فیضان پڑتا ہے اور محبوب ٹھہرتا ہے اور مراد کہلاتا ہے اس حال میں جو چاہے جو کہہ دے ہو کر رہے اس کو کن فیکون شان کے پرتو سے نوازا جاتا ہے ایسے ہی مرد سے کہا گیا **بسم اللہ منک بمنزلۃ کن منہ** اور شجرہ پڑھنے میں سب بزرگان سلسلہ مذکورہ ہو کر جو حالت مرادیت و مقام محبوبیت سے مشرف ہوں گے وہ جو چاہیں گے اور عرض کریں گے وہی ہوگا اور قبول ہو کر رہے گا سو اس میں بڑی بشارت ہے حل مشکلات کی پس شجرہ کا پڑھنا لازمی امر ہے جو لوگ ان حکمتوں اور خوبیوں سے ناواقف ہوتے ہیں

Marfat.com

وہ شجرہ کا پڑھنا ضروری نہیں جانتے یا سستی کرتے ہیں یاران سلسلہ کو اس سے آگاہ رہنا چاہئے۔

وتـــذکـــار الاحبة خیـــر زادٍ ط

(۶) شجرہ بزرگان سلسلہ میں ایک بڑی حکمت اور جلیل القدر راز ہے کہ مخلوق خدا میں سے جس کا نام لیں تو لازماً نام لینے اور ذکر سے اس مسمیٰ کا خیال اور تصور پیدا ہوتا ہے اور وہ یاد ہو جاتا ہے پھر وہ اخلاق علم اور سیرت کے درجہ میں جتنا بلند اور خدا کا پیارا ہوگا اس کے تصور اور خیال سے تصور اور خیال کرنے والے کو اس جیسی سیرت و مرتبہ پر پہنچنے کی توجہ اور ہمت ہوتی ہے اور اس کی یاد کے مقابل وہ مذکور بھی اسے یاد کرے گا تو اس کی روحانیت اور باطن میں اس کے ساتھ ایک رابطہ اور علاقہ پیدا ہو جاتا ہے اسی کو معیت صادقین کہتے ہیں ایمان اور تقویٰ کے بعد بھی اس کی ضرورت اور اہمیت ہے اور بندہ باوجود مومن اور متقی ہو جانے کے بھی اس کا مامور ہے اور یہی مراقبہ کی اصل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یـــاایھـــا الـذیـن امـنـوا اتـقـوا اللـه و کونوا مع الصادقین ○ ترجمہ: پڑھو تفسیر خزائن العرفان سے چونکہ مشائخ اور بزرگان سلسلہ انوار و برکات روحانی سے بھرپور ہوتے ہیں لہذا ان کا ذکر استحضار مراقبہ تصور خیال ان کی معیت باطنیہ کا موجب ہو کر بندہ کے ظاہر اور باطن پر ان کی نورانیت اور برکات کا ظہور ہوتا ہے اس کو اقتباس نور یا التماس نور کہتے ہیں جیسا کہ پارہ ۲۷ سورۃ حدید کی آیت ۱۳ میں منافقین اہل ایمان سے اقتباس

Marfat.com

نور کرنے کو کہنے لگے اور ان کا جواب ارشاد فرمایا یوم یقول المنافقون والمنافقات للذین امنوا انظرو نا نقتبس من نورکم قیل ارجعوا ورائکم فالتمسوا نورا جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے حصہ لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو۔

فائدہ: منافق چونکہ منکر وسیلہ ہیں لہذا دونوں جہاں میں محروم رہتے ہیں نیز اس سے صاف معلوم ہوا کہ اہل ایمان ومعرفت کی توجہ اور ان کے مراقبہ وتصور سے نور کا حصہ ملتا ہے بشرط یہ کہ لینے والا منافق یا کافر نہ ہو بلکہ مومن مسلمان ہو یعنی جمیع ضروریات دین کا معتقد ہو اور وسیلہ کا ڈھونڈنا پکڑنا بھی ضروریات دین سے ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ محبوبان خدا کے تصور وخیال مراقبہ اور توسل سے انکار کرتے روکتے ہیں یا اسے شرک اور بدعت کفر وغیرہ کہتے ہیں جیسے دہلوی وہابی کی صراط مستقیم میں لکھا ہے معاذ اللہ تو یہ کتاب وسنت سے جہالت وانکار ہے اور علم وایمان سے محرومی کی دلیل ہے۔

(۷) شجرہ کا حفظ یا ساتھ رکھنا حکمت اور برکت سے خالی نہیں اسرار التصوف میں ہے کہ انتصاح میں ہے کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کے واسطے درخواست کی اس پر یہ دو شعر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھوا دیئے گئے وہ دو شعر یہ ہیں۔

Marfat.com

وفدت الی الکرم بغیر زادٍ من الحسنات والقلب السلیم
فان الزاد قبح من قبیح اذا کان الوفودُ الی الکریم

خلاصہ مطلب: میں بغیر کسی زائد توشہ وسرمایہ کے فقط صحت عقائد وعمل اور قلب سلیم لے کر کریم کے حضور پہنچا ہوں۔ مزید توشہ وزاد نہ ہو تو قباحت ہی کیا ہے جبکہ حضرت کریم کے حضور حاضری ہے۔ (جامع الخیرات شریف صفحہ ۲)

مندرجہ بالا جامع تحقیق شجرہ ہائے سلاسل طریقت آپ کے سامنے پیش کی گئی مزید اس پر کوئی کیا مزید حاشیہ آرائی کر سکتا ہے۔

بیعت

تصوف میں بیعت ایک اہم رکن ہے اور یہ بیعت بغیر مرشد کامل کے نہیں ہوسکتی سالک کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی پیر کامل کا دامن پکڑ لے اور اس سے ہر چار سلاسل میں سے کسی ایک میں بیعت کر لے اور یہ بیعت حضور انور ﷺ سے ثابت ہے اور قرآن مقدس میں بھی اس کا ذکر ہے حضرت شاہ ولی اللہ نے القول الجمیل اور امام شعرانیؒ نے انوار قدسیہ فی معرفۃ القواعد الصوفیہ میں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ **جاء علی الی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ دلنی علی اقرب طرق الی اللہ واسہلہا لعبادہ فقال علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال یا رسول اللہ کیف اذکر یا**

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم فقال غمض عینیک واسمع منی فالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات و علی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجھہ لا الہ الا اللہ فالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع ثلاث مرات ثم لقن علی کرم اللہ وجھہ الی حسن بصری ھا کذا حتی و صل الینا ۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور انور ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے ذکر کی تلقین کیجئے اللہ کے ساتھ اس کا رتبہ زیادہ ہو اور بندوں پر اس کا کرنا آسان آپ نے فرمایا کہ اکیلے بیٹھ کر ذکر کو لازم جانو آپ نے عرض کیا کہ کس طرح میں ذکر کروں پس حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کر کے مجھے سنو پس حضور انور ﷺ نے لا الہ الا اللہ تین بار یہ کلمہ شریف پڑھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کو سنا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین بار کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی تلقین کی یہاں تک کہ ہم تک یہ سلسلہ ذکر پہنچا تمام بزرگان دین نے بیعت کی ہے مثلاً حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی ہے اور حضرت جابر ابن حیان نے بھی امام جعفر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی ہے اس طرح غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد سے بیعت کی ہے اور خواجہ خواجگان سید معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی تھی اسی طرح سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی ہے اور صوبہ سرحد میں

Marfat.com

حضرت سید علی ترمذی حضرت اخون درویزہ بابا اور حضرت اخون پنجو بابا اور حضرت میاں محمد عمر چمکنی اور حضرت شیخ یحییٰ اٹک والے اور خواجہ حضرت عبدالغفور سیدو شریف سوات والے باباجی نے بیعت کی تھی بغیر مرشد اور بیعت کے روحانی منازل طے کرنا کوئی آسان کام نہیں کہ بس ایک آدمی مسجد میں بیٹھ کر بغیر علم اور مرشد کے وہ ان تمام منازل سلوک کو طے کرے گا تو بیعت کرنا مرشد سے یہ سنت طریقہ ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ حضرت سیدی و مرشدی حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بیعت کے متعلق جامع الخیرات شریف میں بڑے عارفانہ انداز سے اس پر تحقیق کی ہے آپ لکھتے ہیں ''پارہ ۲۶ سورۃ فتح پہلا رکوع آیت ۱۰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ و من اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ○ (الفتح) اے پیارے محبوب وہ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا تو اس نے اپنے نفس پر عہد شکنی کا وبال کیا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو عنقریب اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح طاعت اور کلام حضور کی اللہ کی ہے اسی طرح بیعت حضور کی اللہ کی بیعت ہے اس کا نام معیت ہے حلول نہیں جیسا کہ حلولیہ نے زعم باطل کرلیا بس اللہ کے محبوب کے ساتھ معاملہ اللہ کے ساتھ ہے اسے یاد رکھنا چاہئے

Marfat.com

اللہ کی اطاعت وعبادت الٰہی سے بندہ قرب ومعیت کے اس مقام پر فائز ہوتا ہے جس کا بیان حدیث قدسی شریف میں یوں ہے۔ **عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ان الله تعالىٰ قال من عادى لى وليا فقدا ذنة بالحرب و ما تقرب الى عبدى بشئى احب الى مما افترضة عليه ولا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه فاذا احبه كنت سمعه الذى يسمع به و بصره الذى يبصر به ويده التى يبطش بها ورجله التى يمشى بها ولئن سالنى لاعطينه ولئن استعاذنى لا عيذنه** روا البخاری ۔ ترجمہ: ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے ولی سے عداوت کی میں نے اس سے جنگ کا اعلان کر دیا ہے اور میرے بندہ نے فرض سے بڑھ کر کسی پیارے امر سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے نوافل سے حتیٰ کہ میرا پیارا بن جاتا ہے تو جب وہ میرا پیارا بن جاتا ہے تو اسے وہ معیت حاصل ہوتی ہے گویا میں ہی کان ہوں جن سے سنتا ہے اور اس کی آنکھیں جن سے دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ جن سے پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں جن سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے طلب کرے تو ضرور اسے دیتا ہوں اگر پناہ پکڑے تو اسے ضرور بچاتا ہوں۔ (بخاری شریف)

پس اہل قرب بندوں کا سننا دیکھنا تصرف اور رفتار عام بشر کی سی نہیں رہ جاتی بلکہ معیت الٰہیہ کے باعث وہ قوتیں اس بندہ مقرب کی طوق بشر سے بالاتر ہوتی ہیں۔

از معیت مردہ را صد جان دہد　　آنچہ در وہمت نیاید آں دہد

Marfat.com

سو یہ معیت معیت والوں کو معیت سے ہی میسر آتی ہے اور اس معیت کی اصل اور بنیاد بیعت سے ہوتی ہے۔

فائدہ دوم: جس طرح اللہ کی بیعت کا مظہر اور شیشہ بیعت رسول ہے اسی طرح بیعت رسول کا مظہر و آئینہ پیر برحق و مرشد کی بیعت ہے اللہ کا رسول چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفتوں کا مظہر آئینہ ہے اس لئے ان کی اطاعت و اتباع عین اللہ کی اطاعت واتباع ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پارہ پنجم سورۃ النساء آیت ۸۰ **من یطع الرسول فقد اطاع الله** اور جس نے اس آخری رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی سو بزرگان دین بوجہ کمال و ادب و عشق رسول کے اطاعت و اتباع رسول میں کمال کا مرتبہ پاتے ہیں تو حضور کے فیض و کرم سے حضور کے ایک گونہ مظہر و نائب ہو جاتے ہیں لہذا ان کی اطاعت و اتباع بزرگان سلسلہ سے بندہ اللہ کا پیارا بن جاتا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے پارہ سوم سورۃ العمران آیت ۳۱۔ **قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم** ○ اے محبوب آپ فرما دیجئے کہ اے بندو تم اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور وہ ہے بہت بخشنے والا خاص مہربان۔ پارہ ۶ سورۃ مائدہ دسواں رکوع آیت ۳۵۔ **یاایها الذین امنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون** ○ اے ایمان والو! اللہ سے تقویٰ کرو اور تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ اور اس کی راہ

Marfat.com

میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ فائدہ وہ وسیلہ اول نبی علیہ اسلام پھر قرآن اور اہل بیت ہیں اور ان کے ماتحت پیر و مرشد پارہ پنجم سورۃ انساء آیت ۵۹ **یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم الایہ**۔ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اس آخری رسول کا اور ان کا جو اولئ امر ہوں تم میں سے ہی۔

فائدہ: اس سے فرقہ چکڑالویہ جو اپنے آپ کو باطل طور پر اہل قرآن کہتے ہیں ان کا مذہب باطل ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس میں اطاعات ثلاثہ اللہ رسول اور اہل ایمان والئ امر کی اطاعت کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔

دوم: بس ہر سہ مطاع ہیں اپنی شان اور صفت کے ساتھ اللہ اور رسول کی اطاعت تو ظاہر ہے اطاعت اللہ کی یہ کہ اس کے رسول کو مان لیں اطاعت رسول یہ کہ رسول کے لائے ہوئے دین حق کو پورا پورا قبول کرلیں اور اسے حق اعتقاد کر کے اس کے مطابق عمل کریں اولی الامر سے مراد علم ظاہر والوں کے نزدیک علماء حق وسلاطین اہل اسلام ہیں اور علماء باطن کے نزدیک اس سے مراد اولیاء اللہ ہیں جو امر ظاہر و باطن کے والی ہوتے ہیں پس اس اعتبار سے اولی الامر مرشد کامل ہے اور یہ والی یا امام یا مرشد کہلاتا ہے اس کی اطاعت فرض ہے۔

چوں گرفتی پیر بیں تسلیم شو
ہم چوں موسیٰ زیر حکم خضراو

Marfat.com

سوم: بس اللہ کے مقبول اور مقرب عارف کامل سے بیعت کرنے سے اطاعت حقہ میسر آتی ہے اور اطاعت حقہ سے اللہ و رسول کی معیت سے نوازا جاتا ہے کہ واصل ہو کر مقام بقاء تک رسائی پاتا ہے۔ (جامع الخیرات شریف)

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے بیعت کے مطلب اور مقصود کے متعلق جو وضاحت فرمائی ہے وہ بھی قابل مطالعہ ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک مرد صالح باشرائط کو اصلاح و بندوبست کے واسطے مقرر کرلیں سو اگر وہ ظاہری دنیاوی بندوبست وانتظام کی خاطر ہی ہو تو اسے امیر اور امام سے تعبیر کرتے ہیں اور اگر باطن کی اصلاح و درستی کے واسطے ہو تو اسے شیخ و مرشد کہتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ جب تک ظاہری دنیاوی بندوبست نہ ہو تمدن و معاش پُرامن اور خوش حال بنانا ممکن نہیں ہوتا لہذا اس کا اہتمام بذمہ امیر یا امام مانا گیا ہے لیکن علم و عقل اور تجربات واقعات کی متفقہ شہادت ہے کہ جب تک باطن کی اصلاح و درستی ایک ضروری اور لازمی حد تک نہ ہو جائے مقصد آفرینش اور حکمت خلق کی طرف کوئی کامیاب قدم نہیں اٹھایا جا سکتا اور جب تک اصلاح باطن بقدر کفایت نہ ہو لے کامل اصلاح ظاہر کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی یہی وجہ ہے کہ سیاست باطن کے بغیر سیاست ظاہر ہمیشہ ناکام رہی ہے۔

علم را بر تن زنی مارے بود
علم را بر دل زنی یارے بود
اک علم سے آتی ہے انسان میں شیطانی
اک علم سے ہوتی ہے یہ خاک بھی نورانی

Marfat.com

چنانچہ اللہ کے پسندیدہ سچے اور آخری دین اسلام میں درستی باطن کو روح اور درستی ظاہر کو جسم کا مرتبہ دیا گیا ہے اور ہمیشہ دونوں کی سلامتی اور بہتری کی کوشش کی گئی ہے خلافت کو جسم کا مرتبہ دیا گیا ہے اور ہمیشہ دونوں کی سلامتی اور ترقی کی کوشش کی گئی ہے خلافت راشدہ حقہ اس کی کھلی دلیل ہے جو اسلام اور اہل اسلام کے ظاہری باطنی عروج و بلندی کا موجب ہوا ہے اور اس کے برعکس خلافت غاصبہ باطلہ نے اسلام اور اہل اسلام کے شیرازہ کو منتشر اور تتر بتر کر دیا لہذا علماء تصوف اور سلوک کے پیشواؤں نے ظاہر و باطن کی صلاحیت والوں کے سوا کسی کو امامت و پیشوائی کا مستحق و اہل نہیں مانا اور علماء محققین نے اصلاح ظاہر کے واسطے اصلاح باطن کو بنیاد اور اصل قرار دیا ہے اور جب ھادی عالم حضور پیغمبر آخر زمان ﷺ سے بیعت ہونے والوں میں اصلاح ظاہر و باطن قطعاً ثابت و متحقق ہے تو دونوں قسم کی اصلاح کے واسطے بیعت ہونا لازمی و ضروری ہے اور جس سے بیعت ہوں اگر وہ شرائط کا جامع ہے تو وہی امام اور مرشد ہے اس کی اطاعت و پیروی فرض ہے۔ (جامع الخیرات شریف)

یہی حکیمِ ملت آگے مزید لکھتے ہیں ''غرض کتاب و سنت و آثار و عقل و نقل کے اتفاق سے بیعت کا شرعاً ثابت ہونا اور ضروری و نافع ہونا بلا شک و شبہ ثابت ہے بچوں بڑوں مرد و عورتوں سب کے لئے مفید اور ضروری ہے عارف رومی نے فرمایا

علم باطن ہم چو مکہ علم ظاہر ہم چو شیر
کے شود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

اور بے شک ان دلائل کے بعد یقین ہو جاتا ہے کہ امام و پیشوا حق کی بیعت سے محروم مرنا جاہلیت اور غیر اسلامی موت مرنا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسلام کی زندگی اور

Marfat.com

وفات نصیب فرماویں آمین۔

چوں تو ذات پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذا تشس آمد ہم رسول
پیر کو جب کرلیا تو نے قبول
ہوگئے مقبول بس اللہ رسول

آخر میں ولایت کا مختصر بیان انہوں نے جس انداز سے تحریر کیا ہے وہ بھی قابل توجہ ہے وہ لکھتے ہیں ''تصوف سے ولایت کے مرتبہ تک پہنچتے ہیں یاد رہے کہ یہ ولایت ایمان اور تقویٰ کا نتیجہ و حاصل ہے سب سے اول درستی وصحت عقائد پھر اصلاح اعمال و اخلاق وتہذیب وتزکیہ نفس کرتا ہوا بندہ جب بندگی کی منزلیں طے کرتا ہے تو وہ اللہ کا پیارا بن جاتا ہے اور اس کا نام ولی رکھا جاتا ہے کتاب وسنت میں اولیاء کی بہت تعریف ہے۔ پ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۶۲، ۶۳۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون O الذین امنوا و کانوا یتقون لھم البشری فی الحیواۃ الدنیا و فی الاخرۃ ط لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھوا الفوز العظیم۔ ترجمہ: اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم وہ جو ایمان لائے اور تقویٰ کرتے ہیں ان کے لئے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی اور آخرت میں اللہ کی باتوں کو تبدیل ہونا نہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۱) اس میں ولایت والوں کی بزرگی وعظمت کا بیان فرما کر اس کے حاصل کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔

Marfat.com

(۲) اولیاء اللہ کی خاص صفات درستی عقائد (ایمان) اور ظاہر و باطن کا اللہ اور رسول کے منشاء و اصول کے مطابق ہونا (تقویٰ) کو بیان کرنے میں ولایت کی اصل بنیاد اور اس کے مدار پر توجہ دلائی گئی ہے کہ ولایت کی اصل و بنا ایمان وتقویٰ ہے۔

(۳) تو جس درجہ کا ایمان وتقویٰ ہوگا اسی درجہ کی ولایت ہوگی اور جس میں ایمان وتقویٰ اصلاً نہ ہو اس کو ولایت بھی حاصل بالکل نہ ہوگی۔

(۴) ادنیٰ درجہ ولایت ہر مومن متقی کو حاصل ہے اسے ولایت عامہ کہتے ہیں اعلیٰ درجہ ایمان وتقویٰ والوں کو ولایت خاصہ ہوتی ہے اور اس ولایت والے شخص کو ولی اللہ کہتے ہیں۔

(۵) ولایت کے لئے اصلاح ظاہر کی طرح بلکہ اس سے زائد اصلاح باطن کی ضرورت ہے بندہ کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن پس بندہ کے ظاہر کی اصلاح اور درستی کے صحیح اور یقینی طریق کا نام شریعت ہے یعنی بندہ کے تمام ظاہری امور کا اللہ و رسول کی منشاء و اصول کے مطابق ہو جانے کی پوری سعی کا مکمل بندوبست۔ اسی طرح بندہ کے باطن کے تمام امور و معاملات کا اللہ و رسول کی منشاء اور اصول کے مطابق کر دینے کے مکمل اہتمام کا اور صحیح اور یقینی طریق کا نام طریق یا تصوف ہے پس درستی عقائد و اعمال و احوال و معاملات ظاہر کی طرح تہذیب و درستی و اصلاح نفس و باطن کے لئے انفاس خیالات تصورات و فکر و اندیشہ و نیات و عزائم و ارادات کا تزکیہ و پاکیزگی بھی فرض ہے اس مہم کا بندوبست سلسلہ تصوف ہی میں ہے۔

Marfat.com

(جامع الخیرات)

حکیم ملت ومفتی وفقیہ اسلام حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے بیعت وولایت کے متعلق جو تحقیق بیان فرمائی وہ آپ کے سامنے نقل کی گئی یہ جامع الخیرات شریف سے شجرہ طریقت اور بیعت کے متعلق بیان واضح کیا گیا بس اتنا تعارف اس کتاب کے متعلق کافی تھا۔اب حضرت صاحب کی دوسری کتاب تحقیق خیر کے متعلق ہے۔یہ کتاب تقریباً چھیانویں صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے صفحات تو زیادہ نہیں لیکن مضامین کے لحاظ سے عنوانات زیادہ ہیں اور تمام کتاب معمولات خیرات حسنات کی تحقیق پر ہے پہلی کتاب کا تعارف جو بیان ہوا وہ جامع الخیرات یعنی خیر ونیکیوں کی جامع کتاب اوراب اس کتاب میں خیر کی تحقیق کی گئی ہے تا کہ قاری کے لئے جو خیرات کا جامع ہوتو ضروری ہے کہ وہ خیر کو کتاب وسنت کی روشنی میں پہنچائے۔تب ہی وہ خیر کو جمع کر سکے گا اب اس کتاب کے متعلق تعارف ملاحظہ کیجئے۔

تحقیق خیر

کتاب کے ٹائیٹل پر یہ آیات کریمہ **وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون O فاستبقو االخیرات** کے حصے تحریر ہیں اور دو شعر بھی جو ان آیات کا مطلب واضح کرتے ہیں۔

ہر خیر کیجئے بات کتاب و خبر کی ہے
اور جان لو یہ راہ فلاح و ظفر کی ہے

Marfat.com

خیار اہل خیر ہیں اشرار اہل شر
کچھ کیجئے تمیز پہ جا خیر و شر کی ہے

پھر اس ٹائیٹل پر مزید یوں چند جملے تحریر ہیں ملی وقومی خیر وخیرات کے امور اور یادگاروں کے شرع میں جائز اور مفید ہونے کا ثبوت اور اس پر ناحق انکار کرنے والوں کا مدلل جواب کتاب کے شروع میں بسم اللہ شریف کے بعد عنوان پہلی گزارش ہے اس کے تحت وہ تحریر فرماتے ہیں برادران ملت مغربی تہذیب وتمدن اور اثر ورسوخ نے آنے والی نسلوں کے حق میں بلا مبالغہ ایک وبائی صورت اختیار کرلی ہے افراد ملک و ملت کی اکثریت اس سیلاب کی زد میں آنے سے بچ نہ سکی غیر مسلم طاقت کی فرمانروائی کے تاثرات افراد کی ذہنیت دل ودماغ کی دنیا پر اپنے بادل اس طرح چھوڑ چکے ہیں کہ ایک خالی الذہن ہمدرد اسلام اس کیفیت کو پاکر مجسمہ حیرت بن کر رہ جاتا ہے۔ عادت وعمل سے لے کر اعتقاد ویقین تک میں فساد کی ہی نوبت پائی جاتی ہے اور اچھے اچھے اس فتنہ میں مبتلا ہیں حتیٰ کہ اب یہ حال ہے کہ ایک سیدھے سادھے مسلمان کو اگر یہ شوق ہو کہ میں فساد وفتنہ سے محفوظ طور پر اپنی ملت اپنے دین کا علم حاصل کروں تو وہ اس مقصد میں ہی اکثر ناکام رہتا ہے پھر شاذ ونادر اگر خوش قسمتی سے اسے فتنہ وفساد سے محفوظ طور پر دینی معلومات حاصل کرنے کا موقعہ بھی مل جائے تو اب وہ ایسے ماحول میں اپنے آپ کو پاتا ہے کہ عادت وعمل بلکہ تخیل واعتقاد وتصورات تک فساد و فتنہ سے خالی نہیں لہذا یہ اپنے صحیح علم کے مطابق بسر کرنے میں جگہ جگہ دقتیں محسوس کرے گا اور یہ دقتیں رکاوٹیں معاملات کی پوری دنیا میں ہر جگہ موجود پائے گا اور شہری زندگی میں نسبتاً زیادہ مجبور ہو کر رہ جائے گا مثلاً از روئے دین وایمان کتاب وسنت

Marfat.com

اصل اعلیٰ ہیں لیکن اگر ایک آدمی رسول اور قول رسول کریم ﷺ سے عقیدت مندی کے ساتھ پیش آئے اور اس کے مطابق عمل کرے اور اس کی تبلیغ واشاعت کرے تو اس ذہنیت والوں کے نزدیک باطل پرست مشرک وکافر ٹھہرے گا جن کے دین وایمان کی بنیاد اہل قرآن یا چکڑالویت کے چوہوں نے سربسر ویران وبرباد کر رکھی ہے اور اگر نماز روزہ وغیرہ ارکان خمسہ دینیہ کا معتقد ہو اور اس کی تبلیغ کرے تو چکڑالوی عنصر کے علاوہ مغربیت زدہ روشن خیالوں کی دنیا میں ملنٹا کہلائے اور اگر آئمہ مجتہدین علماء اسلام کی بے لوث اور سچی تحقیق کے مطابق کتاب وسنت کی خلاف ورزی سے بچ کر اعتقاد وعمل رکھے تو غیر مقلد واہل حدیث (وہابی) کہلانے والی پیدائش کے نزدیک بھی شرک وگمراہی والا ٹھہرے گا۔ یونہی اگر انبیاء اولیاء محبوبان خدا سے وہ اعتقاد رکھے جو ان کے خداداد منصب وشان کے لوازمات سے ہے تو ایک اور فقیہ گروہ ان سب گروہوں کا مادر وپدر اس کی مخالفت اور مقابلہ کو موجود وحاضر ہے۔

برادران ملک وملت سے مخلصانہ التماس ہے کہ یہ ملی وقومی مہلک امراض کے متعدی الضرر جراثیم ہیں جن سے ہر فرزند اسلام کے روزمرہ کے کام عادت و معمول سے لے کر اعتقاد وایمان تک میں تفرقہ ڈال کر اسے اعتقاد وعمل کی پاکیزگی و اتحاد کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور اپنی مقدس ملت اور پیاری قوم اور ملک کے لئے کوئی ٹھوس اور صحیح بے لوث خدمت کے قابل بننے سے محروم کیا جاتا ہے۔ آج دنیا میں مسلمان گوناگوں مصائب وتکلیفات کا شکار ہیں دیگر قوموں کی بہ نسبت باوجود زیادہ ہونے کے بھی اس میں انتشار ہے اور وہ اصل اطمینان اور سچی خوشحالی سے بے نصیب ہے آئے دن ملی اور قومی جرائم کی اطلاعات اور واقعات آپ سنتے رہتے ہیں ہمارا

Marfat.com

فرض ہے کہ تمام برادران اسلام کے لئے عموماً اور مسلمانان پاکستان کے لئے خصوصاً ان مصائب کا حل اور ان امراض کا علاج تلاش کریں وہ دین اسلام ہے جس میں صحیح اعتقاد و عمل کی تعلیم ہے اگر ہم نے ملی وقومی ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ اس کا تدارک نہ کیا تو خدانخواستہ ایک دن اس مکان کی چھت اور دیواریں گھن کیڑوں اور چوہوں کے ہاتھوں گر کر برباد ہو جانے کا قومی اندیشہ ہے پس سچے مجاہدین اسلام و بزرگان دین کی یاد قائم کریں مگر اس کے خلاف یہ کہا جاتا ہے کہ انبیاء اولیاء سے عقیدت مندی کے سلسلہ میں جو کام مسلمانوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے ان سے ان کی مقبولیت اور صحبت کا سلسلہ پھیلتا جا رہا ہے مثلاً میلاد شریف' عرس' گیارہویں' فاتحہ درود و ختم سوم چہلم عید میلاد النبی وغیرہ یہ قوم کی قوت و ترقی میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اس لئے بڑے بڑے مشہور ترقی پسند لوگ مسلمانوں کے ان معمولات کو شرک و بدعت سے تشبیہ دے کر ان سے منع کرتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ بھی آئے دن اس قسم کے معمولات اور کاموں سے منع کرنے میں ہر طرح سرگرم دکھائی دیتے ہیں چنانچہ اس سے قبل کروڑوں کی تعداد میں رسالے اور کتابیں اس مضمون پر لکھے اور تقسیم کئے جا چکے ہیں اور اس سال ایک گروہ کی طرف سے کراچی سے ایک رسالہ تحقیق گیارہویں کے نام سے دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر ملک میں بٹتا ہوا کوہاٹ پہنچا لہذا ہمیں اس پر ملی اور قومی ہمدردی کے ماتحت تحقیقی بحث کر کے ملت وقوم کے لوگوں کے سامنے ایک روشن فیصلہ رکھنا ہے اور سارے جہان کو پیدا کرنے والے پاک پروردگار سے دعا ہے کہ وہ ہمارے قلم کو سچائی اور ہدایت کی راہ پر مضبوط رکھے۔ آمین۔ (تحقیق خیر صفحہ ۷)

Marfat.com

اس گزارش کے بعد اب حکیم ملت نے حقیقت میلا دشریف اور عرس بزرگان دین کے متعلق پہلا عنوان مرتب کیا جو درج ذیل ہے۔

حقیقت میلا دشریف وعرس بزرگان دین

برادران اسلام تمام مذہبوں اور قوموں میں اپنے مذہبی اور قومی سرپرستوں اور راہ نماؤں اور مشہور کارکنوں کی یادگار قائم کرنے کا ایک عام معمول ودستور ہے جس سے ان کی زندگی کے حالات اور قومی کارنامے اور اہم پروگرام یا طریق کار کو پھر سے افراد قوم وملت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور کوئی ہمدرد ملت اور قوم اس کے مفید اور اہم ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ جیسا کہ آپ آئے دن اس کا مظاہرہ دیکھا ہی کرتے ہیں تو انبیاء اولیاء کرام جو اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ بندے ہیں جن کو خود قدرت نے مخلوق کا ہادی اور راہ نما اور ہدایت واصلاح کا ذمہ دار بنایا ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی یادگار کا اس لئے قائم کرنا کہ ان کی مقدس تعلیم اور ہدایت اور زندگی سیرت وحالات اور قبولیت وبزرگی کو افراد ملت وقوم کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ ملت وقوم کے افراد میں صحیح اعتقاد وعمل اور پاکیزہ سیرت وکردار کی روح پیدا ہو اور کارآمد قوتیں راہ راست کی طرف ترقی کرتی ہوئی گامزن ہوں اور غلط اعتقاد اور ناپاک اخلاق وعادات کے مہلک جراثیم معلوم ہو کر ان کا قلع قمع کیا جاسکے۔ بتایئے اس میں قباحت ہی کیا ہے اور اس کی ضرورت واہمیت سے کیوں کر انکار کیا جاسکتا ہے پس میلا دشریف وعرس وغیرہ میں انبیاء اولیاء بزرگان دین وملت کسی پاکیزہ سیرت و

Marfat.com

کردار اور اسوۂ حسنہ اور ہدایت ونمائندگی کا بیان ہوتا ہے اور دل ودماغ اعتقاد ذہنیت کو سیدھا راستہ جاتا ہے اور صحیح راست کی طرف دعوت دی جاتی ہے اور کتاب وسنت خود اس قسم کے لاتعداد نمونے اور اوصول ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں جیسا کہ خود کتاب وسنت میں انبیاء اولیاء کے ذکر اور حالات و بزرگیوں کو بیان فرمایا گیا ہے۔ (تحقیق خیر صفحہ ۹) یہی مؤلف حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ آگے تحریر کرتے ہیں۔ ایسے خیر وخیرات کے کاموں سے مقصود محبوبان خدا صالحین انبیاء اولیاء کرام کا ذکر ویاد کا ایک سلسلہ قائم اور جاری ہونا ہے سو یہ کوئی خلاف شرع امر ہرگز نہیں کہ اس سے روکا جاوے خود کتاب وسنت اس کے نظائر اور مثالوں سے بھرپور ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور سراپا نور محمد رسول ﷺ تک تمام انبیاء علیہم السلام کے طرح طرح سے ذکر ویاد کا سنت خدا اور رسول سے کسی کثرت سے ثبوت ملتا ہے ان کی پیدائش کا ذکر ہے جو انبیاء علیہم السلام کے میلاد شریف کی اصل ہے ان کی سیرت وعادات و اخلاق معجزات کمالات وفضائل بزرگیوں اقتدار اور تصوف مقبولیت اور محبوبیت اور حضور الٰہی میں وجیہہ ہونے کا ذکر وبیان ہے جو نعت شریف کی اصل وسند ہے اور ایسی مبارک محفل کا ایک رکن ہے یونہی اولیاء کرام کا مقدس ذکر اور ان کی کرامات و بزرگیوں کو بیان فرما کر ان پر اپنے خالص فضل وکرم ہونے کا ارشاد فرمایا دیکھئے عام مومنین سے خاص اور اخص اور اولیاء مقربین آئمہ دین وہدایت اہل علم وعرفان پھر اصحاب کرام پھر خلفاء راشدین پھر اہلبیت اطہار پھر انبیاء کرام پھر برگزیدہ رسولوں اور اولوالعزم پیغمبروں کا اور سب سے افضل واشرف بلند وبالا واعلیٰ بہترین خلائق حضرت محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر شریف اور محبوبیت مقبولیت کا ذکر شریف کتاب و

Marfat.com

سنت میں وحی جلی وخفی نے بیان فرمایا ہے اوراس کلام وحی نظام کو جس میں یہ کچھ بیان ہواذکر حکیم' حکمت' شفا نور' ہدایت بیان للناس موعظت' رحمت' نصیحت' احسن القصص قصص حق ذکر مبارک ہدی للعالمین ہدی للمتقین برہان مبین' ہادی حق' صراط مستقیم' راہ خدا' دین قیم' ملت حنیف' دین اسلام' احسن الحدیث وغیر ہا سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔اب واضح ہوجاتا ہے کہ ان امور سے روکنا اوران کو بدعت سے لے کر شرک وکفر تک بتانے والے لوگ کیا ہیں اوران کا مدعا کیا ہے ذرا ان صاحبوں سے دو باتیں پوچھی جائیں۔(۱) اللہ کے محبوب انبیاء ورسل کی ولادت زندگی فضیلت' قبولیت محبوبیت و تصرف ومعجزات ووجاہت کا ذکر وبیان جو کہ ایسی محفلوں میں ہوا کرتا ہے آیا یہ کتاب و سنت میں بھی ہے یا نہ یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ نہیں بلکہ مجبوراً کہیں گے کہ ضرور ہے تو تم اس کو بدعت شرک کفر کہہ کراوراس سے منع کر کے کیا ہوئے۔(۲) کیا اولیاء اللہ کا ذکر وبیان وفضیلت وکرامات اور قبولیت کا ذکر کتاب وسنت میں ہے یا نہ مثلاً اصحاب کھف کا ذکراوران کی خاطر طلوع وغروب میں سورج کا ان سے کترا کر گزر جانا مذکور ہے یا نہ اور یہ ان کی بارگاہ الٰہی میں کرامت ہے یا نہ اوران کا تین سو برس سے زائد تک سوکر اٹھنا وغیرہ یہ ان پر خدا کا فضل وکرم ہے یا نہ اگر ہے اور ضرور ہے تو تم ایسے بیان ذکر کی محفل کو بدعت شرک کفر کہہ کیا ہوئے دین والے یا بے دین ہدایت والے یا گمراہ۔(تحقیق خیر صفحہ ۲۵)

حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں پر جو خوان نعمت نازل ہونے کی دعا کو نقل کر کے تفسیر ابن عباسؓ کا حوالہ دیا کہ وہ دن جو خوان نعمت نازل ہوا تھا وہ اتوار کا دن تھا اس کے بعد وہ فائدہ نکال کر لکھتے ہیں ''اس سے صاف

Marfat.com

معلوم ہوا کہ جس دن میں اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص نعمت کسی مخلوق پر ہو وہ ایک قسم کی عید کا دن ہو جاتا ہے اور تخصیص سے اگلوں پچھلوں کے لئے وہ عید کہلاتا ہے تو جب ایک خوان نعمت کے نازل ہونے ملنے کا دن عید مائدہ ہوسکتا ہے تو دعائے خلیل اور نوید مسیحا اور امن و پناہ جہان باعث ایجاد و بقاء عالم حبیب خدا نور مجسم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہادی کل محبوب خدا ﷺ کے تشریف لانے کا دن اور سب سے بہترین نعمت الٰہی ملنے کا دن عید میلاد کیوں نہیں ہوسکتا بلکہ یہ تو تمام عیدوں سے بہترین عید اور سب خوشیوں سے بڑی خوشی کا دن ہے۔ (تحقیق خیر صفحہ ۴۱) اس کتاب کے آخر میں آخری عرض کے تحت لکھتے ہیں برادران اسلام ٹھنڈے دل سے غور کرو مسلمانوں میں کوئی بھی انبیاء اولیاء بزرگان دین کو نہ معبود جانتا ہے نہ ان کی ذات وصفات کو اللہ تعالیٰ معبود برحق کی طرح اعتقاد کرتا ہے نہ ان کی عبادت کرتا ہے بلکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ یہ شرک ہے جب سید الانبیا ﷺ کی نسبت کسی کا یہ اعتقاد نہیں تو دیگر انبیاء اولیاء کے متعلق یہ کب ممکن ہے۔ (تحقیق خیر صفحہ ۹۰)

حفظ دین وایمان

دین اور ایمان کی حفاظت کے لئے حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے جو پچانوے صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب میں دین کے لٹیروں کی پہچان کرائی گئی ہے

Marfat.com

کہ ان لٹیروں سے اپنے دین وایمان کو بچانا چاہئے آپ نے پنجابی میں ان دشمنان دین کے متعلق کچھ اشعار تحریر فرمائے ہیں اور پھر خود ہی ان اشعار کی تشریح کی ہے۔
کتاب کے ابتداء میں بسم اللہ شریف کے بعد کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ مرقوم ہے اس کے بعد مندرجہ ذیل اشعار اور تشریح درج ہے۔

کہ بسم اللہ تے کلمہ نماز پڑھیے　　او بول من نبی جنت جہاز چڑھیے
من یطع رسول تے دل لاونا!　　کدے رب تے رسول دانہ راہ بھلاونا
بچو خارجیاں توں خیری گھر جاؤنا

تشریح

(۱) الف اللہ با محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک کا اشارہ ہے کلام خدا کی ابتداء باء سے ہوئی کہ مرتبہ میں الف کے بعد اور ماننے میں اول کہ وہی واسطہ وسیلہ ہے دین وایمان میں۔

(۲) کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بنیاد دین وایمان ہے جس کے پڑھانے والے سارے جہان کے معلم محمد رسول اللہ ہیں مطلب یہ کہ معبود خدا تمام جہان کا وہ اکیلا خدا ہے جس کے آخری رسول محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اُس کی ذات وصفات اور احکام ماننے کا طریقہ انہوں نے ہی سکھایا ہے۔

(۳) نماز اللہ کے نائب اعظم ہادی عالم محمد رسول اللہ کی ہدایت میں نج گانہ نماز ہر بالغ طہارت والے مسلمان پر فرض ہے یوں ہی روزہ حج وزکواۃ بھی انہی کی ہدایت وتعلیم کے مطابق فرض ہے۔

Marfat.com

(۴) پہلے پارہ کے ۱۳رکوع کی پہلی آیت اور پارہ ۱۰ توبہ کی ۶۶'۷۴ آیت پارہ ۲۶ حجرات کی دوسری آیت سے ثابت ہے کہ نبی کی بے ادبی کفر ہے جس سے دین وایمان تباہ ہو جاتا ہے اور پارہ ۹ انفال کی ۲۴ پارہ ۲۶ فتح کی نویں آیت سے تعظیم رسول کا قطعی حکم ہے اور یہ دین کی اصل وبنیاد ہے۔

(۵) پارہ پانچ نساء کی اسی آیت میں ہے جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا پس خدا کی اطاعت کی اصل رسول کی اطاعت ہے اور ان کی اطاعت میں ہی خدا کی اطاعت ہے۔

(۶) یعنی اللہ ورسول کی اطاعت پر ہمیشہ قائم اور مضبوط رہنا کتاب وسنت میں اس کی اشد تاکید ہے ازاں جملہ پ ۵ النساء کی آیت ۶۹ پڑھو بس انبیاء صدیقین شہداء صالحین کے ساتھ رہنے میں ہدایت ونجات وکامیابی ہے اسے تولا کہتے ہیں۔

(۷) دین اسلام اور اہل اسلام کے مخالف دو قسم کے ہیں ایک بیرونی جسے غیر مسلم دوسرے اندرونی جو دین اسلام میں بظاہر مسلمانوں میں سے کہہ کر اسلام اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کو انبیاء اولیاء کے متعلق اعتقاد واعمال میں ادب ومحبت والے مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں چنانچہ پ ۱ کے دوسرے رکوع اور سورۃ توبہ ومنافقوں میں اور بے شمار جگہ قرآن کریم میں ان لوگوں کا ذکر ہے پ ۱۰ توبہ رکوع ۱۲ میں ہے ویحلفون باللہ انھم لَمِنْکم وما ھم منکم ولکن ھم قوم یفرقونO

Marfat.com

ترجمہ: اور وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں اور وہ تم میں سے نہیں۔

چنانچہ پ۶ ع۱۲ ومن یتولھم منکم فانه منھم یعنی بیرونی واندرونی دشمنان اسلام سے میل ملاپ آخر تمہیں بھی انہی جیسا کردے گا لہذا اس سے بچو بہت سی آیات میں دین وایمان کے ان اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے بچنے کی بابت ارشاد ہے مثلاً پ ۲۸ منافقوں میں ہے ھم العدو فاحذرھم وہ دشمن ہیں ان سے بچتے رہو۔ پ ۷ انعام میں ہے واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین O اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ایسے لوگوں کو دجال اور کذاب فرمایا گیا ہے اور ان سے دور رہنے ان کو اپنے سے دور رکھنے کا عام ارشاد فرمایا فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں پس اپنے دین وایمان کے ظاہری باطنی بیرونی اندرونی دشمنوں سے بچنے کی کتاب وسنت میں زبردست تاکید ہے اور یہ اس امت پر کمال احسان ہے کہ دین وایمان کے بیرونی یا اندرونی بدخواہوں سے رابطہ میل میلاپ یا ان سے تعاون ملت وقوم کی تباہی کا موجب ہے اور ان سے اجتناب میں ملت و ملک وقوم کی سلامتی وتقویت ہے۔ (حفظ دین وایمان صفحہ ۵) کتاب کی ابتداء میں جو اشعار اور تشریح حکیم ملت نے فرمائی کہ مسلمانوں کے دو قسم

Marfat.com

دشمن ہیں ایک بیرونی جو بظاہر دشمن کافر ہیں اور ایک قسم اندرونی ہے کہ لوگ ان کو بظاہر مسلمان سمجھتے ہیں اور ان سے میل ملاپ بھی کرتے ہیں حالانکہ وہ ان کے پکے دشمن ہیں قرآن مقدس اور احادیث نبویہ میں اس قسم کے لوگوں سے بچنے کی خاص تاکید فرمائی ہے کہ ایسے لوگوں سے بچتے رہنا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں مؤلف کتاب نے مزید وضاحت کی کہ یہ لوگ دین وایمان کے ڈاکو ہیں اور یہ لوگ پکے منافق ہیں۔

ڈاکو دین ایمان دے عام ہوئے　　وچ نفاق آئے کفروں ناکام ہوئے

وما ھو بمو نین نہ بھلاوَنا

تشریح: (۱) مال کے لٹیرے بھی خطرناک ہیں مگر ان کا ضرر مال وجان تک ہے بندہ مومن کا دین وایمان مال ودولت سے بڑھ کر پیارا سرمایہ ہے اس کے لٹیرے زیادہ خطرناک ہیں اور ان کا خیر ومال وجان سے بڑھ کر آدمی کے دین وایمان تک سب تباہ کردینے کا موجب ہے لہذا دین وایمان کے لٹیروں سے حفاظت اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ مال کے ڈاکو رات یا غفلت یا بے خبری کے موقع پر نقصان پہنچاتے ہیں مگر یہ تو دن دہاڑے سامنے سمٹ شاہد بن کر بھلائی دوست ہمدرد بن کر سب کچھ صاف کرجاتے ہیں چنانچہ حضور ہادی عالم ﷺ نے فرمایا شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے پکڑتا ہے اسی بکری کو جو اپنے گل سے علیحدہ رہنے والی ہو دور نکل جانے والی ہو ایسے ہی لوگوں کے دخل سے آج مسلمانوں کی روحانیت کمزور ہوکر ملی سیاسی طاقتیں بھی کمزور ہوگئیں اور غیر مسلموں پر سے رعب اٹھ

Marfat.com

گیا۔(۲)بدر وغیرہ کے معرکوں میں بھی ایمان کے ان دشمنوں نے کفر کے رنگ میں مقابلہ کر کے منہ کی کھائی اور ناکام ہوئے تو پھر کفر کا ایک ففتھ کالم بنایا اور مسلمانوں کے معتمد و معتبر قسم کے لوگوں کا رنگ لے کر عالم صوفی مجاہد بن کر دین و ایمان کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہو گئے اصل دشمن دین کا شیطان ہے پھر انسانوں میں سے جو اس کے مطیع و ہم مشرب ہیں پ ۱۳ فاطر ع ۱۳ میں ہے ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدواً بے شک تمہارا دشمن شیطان ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو پ ۲۸ منافقون میں ہے ھم العدو فاحذرھم وہ دشمن ہیں پس ان سے بچتے رہو۔(۳)پ ابقرہ کے دوسرے رکوع میں ان لوگوں کے حق ارشاد ربانی ہے کہ نہ ان میں ایمان ہے نہ شعور نہ وہ اصلاح کرنے والے ہیں نہ عقل مند ہیں بلکہ فسادی بے وقوف ہیں۔

لا کے جال توحید دا پھسا وندے نے　　الٹ آیتاں حدیثاں سنا وندے نے
آیت کافراں دی مومناں تے تھپ جاؤنا

تشریح:

(۱) دین و ایمان کے ان اندرونی دشمنوں کی ایک عام فہم نشانی یہ ہے کہ توحید اور شرک بیان کرنے کا موضوع ان کا بنیادی کام ہے اس کی آڑ لیتے ہیں اس لئے کہ توحید کی ضرورت اور شرک کی برائی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لہذا اس بہانے سے سننے لگیں گے تو اسی کے ضمن میں ان کو قابو کر کے دین و ایمان سے منحرف و محروم کر دیں گے تو اس جال میں پھنس کر آدمی ایسا بے دماغ بن جاتا ہے کہ نہیں خیال کرتا کہ اگر اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی توحید ایسے بے ادب بے محبت لوگ بیان کر سکتے تو پیغمبروں کو بھیجنے کی کوئی خاص ضرورت نہ ہوتی قرآن پاک انہی پر اترا ہوتا اور یہی اس کو بیان کر لیتے حالانکہ یہ شان صرف اسی ذات پاک کی ہے جس پر یہ اترا چنانچہ فرمایا اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ اور پ ۱۴ ع ۱۴ سورہ نحل کی آیت ۴۴' ۶۴ مریم کی آیت ۹۷ سے ثابت ہے کہ یہ قرآن حضور پر اتارا گیا آپ ہی اسے بیان فرمانے والے ہیں اور آپ کی زبان پاک سے اسے آسان بنایا اور اس سے بشارت دینا ڈر سنانا سب آپ کی خصوصی شان ہے تو پھر توحید و شرک کا بیان بھی انہی کی شان ہینہ کہ ہر دمہ کی۔ اس لئے فرمان ہوا قل ھو اللہ احد O اے محبوب آپ اللہ کی توحید کا اعلان فرما دیں اللہ تعالیٰ کے خاص طور سے توحید کے بیان و اعلان کے لئے صرف اپنے نبی کریم کو حکم فرمانے سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ یہ کام ہر کسی کا نہیں پھر توحید کا مقابل و ضد شرک ہے وہ بھی پیغمبر ہی بیان فرما سکتے ہیں نہ کہ ہر کوئی یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے اس منصب نبوت کے متعلق کام کو کسی فاسد غرض سے خود کیا تو وہ اپنی خیالی اور خود ساختہ توحید سے آپ ہی محروم ٹھہرے اور جو شرک تیار کیا وہ خود ان پر صادق آیا شرک کا جو خیال انہوں نے عام مسلمانوں کو انبیاء اولیاء سے متنفر اور بے زار کرنے کو لگایا اس میں خیر سے آپ ہی آ گئے حالانکہ توحید وہ ہے جسے کلمہ طیبہ نے ثابت کیا ہے کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کے سچے اور آخری رسول محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں۔ شرک وہ ہے جسے کلمہ طیبہ نے رد اور باطل ٹھہرایا اور وہ اللہ کی ذات و صفات جیسا بعینہ کسی کو ماننا ہے یعنی اس کی عبادت کرنا مستحق عبادت ماننا ہے۔

Marfat.com

(۳) اسلام اور مسلمانوں کے اندرونی دشمنوں کی دوسری خاص نشانی اور عادت یہ ہے چونکہ دین وایمان کی بنیاد کتاب وسنت پر ہے اس لئے وہ کتاب وسنت میں ہیر پھیر کر کے جو مضمون وحکم کفار مشرکین کے حق میں ہوا سے الٹ کر اور بدلا کر مسلمانوں پر چسپاں کر لیتے ہیں اور تبوں کا مضمون وحکم بدل کر انبیاء واولیاء پر لگانے میں بڑے دلیر اور ماہر ہوتے ہیں یہ ان کی پرانی نشانی ہے جس سے بخوبی پہچانے جاسکتے ہیں چنانچہ صحیح بخاری باب قتل خوارج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی شہادت ہے کہ جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئیں یہ لوگ ان کو مومن مسلمانوں پر لگاتے ہیں بخاری میں ہے یراھم شرار خلق اللہ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی اُن لوگوں کو بدترین خلق جانتے تھے یہ ان کی خاص علامت ہے آج کل بھی کتاب وسنت میں تحریف کرنے والے ایسا ہی کرتے ہیں۔ (حفظ دین وایمان صفحہ ۹) مزید حکیم ملت فرماتے ہیں ؎

ملا صوفی بن دینوں تلکا ونا اتے اپنے وڈیریاندے گیت گاونا
رب دے پیارے یاں تو خار کھاونا کدے رب تے رسول دانہ راہ بھلانا
بچو خارجیاں تو خیری گھر جاونا

تشریح: اس مقالہ کا حاصل یہ ہے کہ دین وایمان کے دشمن ابلیس لعین نے دیکھا کہ عوام کو دین ایمان پر مضبوط رکھنے والے دو قسم کے لوگ ہیں علمائے دین حق و فقرائے عارفین جو مجسمہ ادب عشق حق ہوتے ہیں اس نے انسانوں سے کچھ اپنے خاص کر کے ان دونوں قسم کے لوگوں کے نقال تیار کر کے عوام المسلمین کے دین ایمان کو خراب کرنے کے لئے ملا صوفی کی شکل میں بہکانے کو چھوڑ رکھے ہیں تا کہ لوگ عالم

Marfat.com

یا فقیر بزرگ سمجھ کر بھروسہ کریں اور اسی طرح اندر ہی اندر ان کے دین وایمان کو آیات اور حدیثوں کا غلط اور بناوٹی مطلب پیش کر کے ختم کر کے رکھ دیا جائے انبیاء اولیاء کی تعریف کوئی مسلمان کرے تو اسے بدعتی یا مشرک کافر ٹھہرائیں اور اپنے بڑوں کے قصیدے اور منقبت میں کتابیں اور دفتروں کے دفتر چھاپ کر شائع کریں اور ایسی ایسی ان کی تعریفیں کریں کہ اللہ ورسول سے بھی بڑھا دیں۔ معاذ اللہ۔ مگر کوئی مسلمان انبیاء اولیاء میں سے کسی کی تعریف منقبت کرے تو جلنے لگیں اپنی باطل خواہشات وظن سے جائز وناجائز اور حلال حرام بنا لینے میں نہایت دلیر اور ماہر ہوتے ہیں۔ (حفظ دین و ایمان صفحہ ٦٥)

آگے تحریر فرماتے ہیں ''معلوم ہوا کہ محکمہ کفر کا یہ خفیہ گروہ مسلمانوں میں شریعت و طریقت تبلیغ و جہاد وغیرہ خدمت اسلام کی دستاویزیں سندیں قسمیں اپنے اوپر اعتبار پیدا کرنے کو پیش کر کے اپنا کام کرتا رہتا ہے لیکن ضد وتعصب سے بالاتر رہ کر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ دین ایمان کا اندرونی دشمن گروہ ہے یقیناً اس گروہ کے ارادے ادب وعشق ایمان ودین کی بیخ کنی کے ہیں اور ضرور یہ مسلمانوں کے اور دین اسلام کے دشمن ہیں ناحق تفرقہ جھگڑا تنازعہ فساد ہرگز نہ چاہئے مگر ان سے اپنے دین ایمان کو بچاؤ اور ملت وملک کی حفاظت کرو کہ ذہنی واعتقادی فساد ہی ملت وملک اور قوم کے اتحاد وتنظیم اور قوت میں فساد کا موجب ہے اور یہ گروہ یہی چاہتا ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہے کہ یہی گروہ عالمی امن وخوشحالی کا بنیادی بدخواہ ہے۔'' (حفظ دین وایمان صفحہ ٦٨) کتاب کے آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ لہذا بعض صاحب غرض لوگوں نے ان امور کو بھی شرک ٹھہرانے کی عادت کر لی ہے جو دینیات میں سے ہیں یہ دیکھ کر ایک

Marfat.com

سیدھا سادھا مسلمان اسلام ہی سے متردد ہو جاتا ہے کہ بڑا مشکل ہے کہ کوئی حرکت ہوئی نہیں کہ شرک سر آیا کوئی بات منہ سے نکلی نہیں کہ شرک پلے پڑا اور یہ دیکھ کر اس کی حیرت اور بڑھ جاتی ہے کہ آخر شرک کا کوئی جامع مانع اصول تو ہونا چاہئے جس سے شرک توحید کی پہچان ہو سکے اور اگر ابھی تک یہ اصول ہی نہیں جس چیز کو چاہا شرک کہہ دیا یہ بلا آج کل بہت عام ہو رہی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رہے کہ شرک اور توحید کی جامع مانع اور مستند تعریف یہ ہے۔

شرک: وہ ہے جسے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے رد فرمایا یعنی غیر اللہ میں الوہیت کا اعتقاد توحید وہ جسے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے ثابت فرمایا یعنی یہ اعتقاد ہ معبود برحق اللہ ہی ہے دوسرا نہیں پس بعینہ ذات وصفات الٰہیہ کا اعتقاد غیر کے لئے کرنا شرک ہے اور بعینہ ذات وصفات الٰہیہ کا اعتقاد غیر اللہ کے لئے نہ کرنا بلکہ اللہ گواہ میں لاشریک ماننا توحید (حفظ دین وایمان ۹۵)

الدولۃ القادریہ فی حل ذبائح الاسلامیہ

کتاب کے سرورق پر یہ دو آیات کریمہ یاایھا الذین امنوا اتقوی اللہ وکونوا مع الصادقین اور کلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم مومنین ○ مرقوم ہیں اور پھر یہ بھی تحریر ہے سرورق پر کہ دینی دنیاوی مقاصد میں بنام خدا مسلمان کے ذبیحہ کے حلال ہونے اور اس پر اعتراضات کا مدلل جواب کتاب

Marfat.com

مستطاب حجت شرعیہ الدولۃ القادریہ فی حل ذبائح الاسلامیہ۔ یہ کتاب بھی چھیانوے صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب میں حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے کہ اگر ایک مسلمان کسی بزرگ کے ایصال ثواب کے لئے کوئی جانور ذبح کرے اور ذبح کرنے والا مسلمان ہو ذبیحہ حرام جانور نہ ہو اس پر بسم اللہ اللہ اکبر کہے اور گردن سے ذبح نہ کرے بلکہ گلے سے ذبح کرے اور چرمی یا دار پر ذبح کرے وہ جانور خواہ کسی بزرگ کے لئے ذبح کیا ہو یا اپنے رشتہ داروں کے لئے ذبح کیا ہو یا مہمانوں کے لئے یا گوشت فروخت کرنے کے لئے جیسے قصاب لوگ ہیں تو یہ جانور حلال ہے اور ذبیحہ نہ حرام نہ مردار ہوگا اس وقت بلاد اسلامیہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ ذبیحہ حرام یا مردار ہیں اور ذبح کرنے والا مشرک ہے اور یہ فعل حرام ہے۔ ہمارے مرشد برحق سے کسی نے اس مسئلہ کے متعلق شرعی حکم دریافت کیا تو آپ نے کافی شافی جواب مدلل بکتاب و سنت واجماع امت و قیاس سے لکھ کر کتاب بنام الدولۃ القادریہ فی ذبائح الاسلامیہ کے نام سے مرتب کیا وہ سوال مندرجہ ذیل ہے۔

سوال: کچھ لوگ علم وتصوف کی نسبت کے تحت بعض اہم بنیادی مسائل دینیہ میں سلف صالحین کے خلاف ایک نئی چیز پیدا کرنا چاہتے ہیں جس سے ملت وقوم میں ذہنی و اعتقادی تفرقہ پڑ رہا ہے مثلاً عوالم اسلامی میں معمول ہے کہ انبیاء اولیاء کے ایصال ثواب کے سلسلہ میں جو جانور بنام خدا ذبح کر کے کھلائے یا تقسیم کئے جاتے ہیں اور اس کا ثواب انہیں پہنچانے کا اہتمام کیا جاتا ہے اب کچھ لوگ دعویٰ مذہب علم وتصوف

Marfat.com

کے باوجود اسے بدعت' کفر' شرک وارتداد تک بتلاتے ہیں اور ایسا کرنے والے اہل اسلام کو بدعتی' کافر' مشرک اور مرتد ٹھہراتے ہیں بلکہ ان کی عورت کا نکاح دوسرے سے کرنا لازم کہتے ہیں۔ اور اس میں نہ وہ مسلمان کے ذبح کرنے کا کچھ لحاظ رکھتے ہیں نہ وقت ذبح کا نہ بسم اللہ۔ اللہ اکبر کا غیر اللہ کے نامزد ہو جانے سے ہی اس کا حرام ہو جانا بتلاتے ہیں اور ما اھل بہ لغیر اللہ کے معنی بھی ابھی بدل کر تیرہ صدی بعد غیر اللہ کے نامزد کرنا بنا لئے جاتے ہیں جو تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف ہے اور اس تحریف کو چلانے کے لئے مسلمان کے قصد وارادہ ونیت وعقیدہ کو خود اس اقرار واظہار کے برخلاف گھڑ کر بتلایا جاتا ہے دریافت طلب ہے کہ مذہبی انتساب واظہار کے باوجود ایسا کیوں کیا جاتا ہے اور نفس مسئلہ پر بقدر کفایت روشنی ڈال کر آگاہ فرمایا جائے تا کہ اعتقاد وعمل کی درستی اور تفرقہ انتشار سے نجات کا موجب ہو۔ اس کا جواب حکیم ملتؒ نے یوں دیا ہے جن کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

الجواب بعون اللہ الملک الوھاب الملھم للصدق والصواب

۔ واقعی کچھ لوگ حنفی سنی بن کر علم وتصوف سے نسبت ظاہر کر کے دین اسلام کے بعض بنیادی عقائد ومسائل ومعمولات میں مسلمانوں میں تفرقہ وانتشار کا باعث بنے ہوئے ہیں جس سے ملت اسلامیہ کے اتحاد واتفاق اور جمعیت وتنظیم کی روح کو مجروح کر کے ملی طاقت وقومی وحدت کو ختم کیا جاتا ہے یہ اسلام کی بدخواہ طاقتوں کا مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے جس سے ہر فرزند اسلام کو خبردار رہنا لازم ہے ارشاد ربانی ہے۔ پ۴ آل عمران ۱۰۲' ۱۰۳۔ یاایھا

Marfat.com

الـذيـن امـنـوا اتـقـوا الـلـه حـق تقاته ولا تموتن الا و انتم مسلمونO واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله عليكم اذ كـنـتـم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا ط و كنتم على شـفا حضرة من النار فانقذكم منها كذالک يبين الله لكم اياته لعلكم تهتـــدون O اے ایمان والواللہ سے ڈروجیسا اس سے ڈرنے کا حق ہےاور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لوسب مل کر آپس میں پھٹ نہ جانا اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اور تم غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا اللہ تم سے یونہی اپنی آیاتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ۔

(۱) یعنی اللہ کا تقویٰ حتی المقدور رکھو تقویٰ کا خلاصہ یہ کہ بندہ کا ظاہر و باطن اللہ و رسول کی منشاء کے مطابق ہونا۔ حق کو صحیح سمجھ کر پورا اختیار کرنا اور باطل کو صحیح پہچان کر بالکل ترک کر دینا۔

(۲) اہل ایمان کا فرض ہے کہ اعتقادی عملی طور پر پورا پورا اسلام اختیار کرے اور صحیح اسلام کے مطابق اعتقاد عمل پر اس کا خاتمہ ہو لہذا خاتمہ دین اسلام صراط مستقیم پر ہونے کا اعتبار ہے اور یہی مقصود ہے۔

(۳) حبل اللہ اللہ کی رسی صراط مستقیم حضور سراپا نور اور آپ کی کتاب و سنت و آل رسول اہل حق و صداقت' ادب و عشق حق والوں کا طریق' مذہب اسلام'

Marfat.com

محبوب خدا کا اسوہ حسنہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعتقاد یعنی جمیع ضروریات دین ومقتضیات ایمان پر استقامت ہے۔

(۴) جمیعاً سے اصلاح اعتقاد وعمل میں اتحاد و تنظیم کی اہمیت بتلائی گئی ہے۔

(۵) ولاتفرّقوا میں اعتقادی وعملی اصلاح میں انفرادی واجتماعی اتحاد ملی کو لازم فرمادیا گیا ہے یعنی دین اسلام تمہیں کتاب وسنت کے مجموعہ کے زیر ہدایت اندرونی و بیرونی اقتدار کی عملی طور پر متحد و منظّم رہنے کی اشد تاکید کرتا ہے لہذا ہر وہ طاقت، علم وعمل جو تمہاری اس ظاہری و باطنی وحدت ملی کو درہم برہم کرنے کا موجب بنے یاد رکھو وہ باطل ہے اور حق وہدایت کا مقابلہ ہے اور ابلیس لعین کا حربہ وہتھیار ہے جو تم پر کسی طرح اثر انداز نہ ہو ورنہ دین ایمان ہدایت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

(۶) واذکروا نعمت اللہ علیکم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس سب سے بڑے احسان سب سے عظیم نعمت کو یاد کرنے پر توجہ دلائی جس سے اہل دین وایمان تاریکی کفر وجہالت سے نکل کر نور اسلام سے مشرف ہوئے وہ نعمت ذات پاک سرور کائنات رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

جدی دشمن جو تھے بھائی بھائی بنے
حق تعالیٰ کی نعمت پہ لاکھوں سلام

پس نعمت الٰہی کا ذکر ورابطہ ہمیشہ قائم رہے اور جو امور ومعمولات اس ذکر ورابطہ کے قائم رکھنے کا موجب ہوں سب شرعاً مندوب ومحمود وجائز ہیں بلکہ مقصود للمقصود ہیں۔

Marfat.com

(۷) بین قلوبکم سے معلوم ہوا کہ اہل ایمان کے خالق و مالک و معبود کے حبیب اولی بالمومنین من انفسھم آقا و مولیٰ ﷺ کے واسطہ سے دلوں میں دینی ایمانی الفت و محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۸) افراد امت مسلمہ باہم دینی ایمانی بھائی ہیں اور حضور سب کے آقا و مولا والی۔ آپ کی نسبت والی پاک بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

(۹) اللہ نے حضور رحمۃ للعالمین ہادی عالم ﷺ کے صدقہ غار دوزخ سے بچا کر گلزار جنت کا مستحق بنایا اور حضور وسیلۃ للعالمین کا رابطہ و علاقہ ادب و عشق تو دین و ایمان کی جان ہے اگر کوئی جماعت کوئی علم کوئی عمل کوئی رشتہ آپ کے ادب و عشق کے رابطہ کو قطع کرنے کا موجب ہو تو بس جان لیں وہ دین و ایمان کے منافی ہے اور مسلمانوں میں پھوٹ تفرقہ و انتشار اور ان کی بنیادی تباہی و بربادی کا خطرناک منصوبہ ہے کسی دعویٰ علم و عمل اور نسبت و نمائش اسلامی کا اصلاً دھوکہ نہ کھایا جائے۔

(۱۰) محبوبان حق کے واسطہ سے جو رشد و ہدایت و نعمت برکت میسر آئے وہ نسبت و علاقہ ناقابل فراموش ہے کہ منجملہ آیات و عنایات الٰہیہ کے ہے جن کی یادداشت موجب رشد و ہدایت ہے پس کسی غیر فرقہ یا فرد سے سوال جواب مخاصمت اور تنازعہ کی بجائے اپنے دین و ایمان کی نگہداشت و حفاظت پر مستحکم رہنا لازم ہے اور بس۔

یہ تو دین و ایمان کی بنیادوں میں تغیر تبدل کرنے والے لوگوں کے دعویٰ اور سرگرمیوں کے استفسار کا جواب تھا اب اصل مسئلہ کا جواب اور دینی مسائل و دلائل ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

کچھ صاحب غرض دینی تعلیم ومعلومات ونسبت محض اس لئے حاصل کرتے ہیں کہ دینی اصولوں میں تغیر وتبدل بخوبی کرسکیں چنانچہ دین اسلام میں ہر تفرقہ ورخنہ ایسے ہی لوگوں کی کارکردگی کا نتیجہ رہا ہے لہذا ان سے ہوشیار رہنا لازم ہے اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت فرمادے۔آمین۔

حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اس تمہید کے بعد اصل مسئلہ وما اھل به لغیر الله کی وضاحت فرما کر لکھتے ہیں چنانچہ ما اھل به لغیر الله کا یہی مفہوم ہادی عالم علیہ السلام کے عہد مبارک سے متواتر تفسیروں میں حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک سے اب تک آرہا ہے کہ مراد اس سے جانور ہے جس کی ذبح کے وقت خدا کے نام کی تکبیر کے بجائے کسی اور کا نام لے کر اسے ذبح کیا جائے بلاشبہ وہ حرام ہے یہ زمانہ جاہلیت میں کفار کی ذبح کا عام طریقہ تھا بتوں کے نام سے ذبح کرتے تھے مثلاً کہتے بسم اللات یا بسم العزیٰ وغیرہ محرمات میں اسے لاکر زمانہ جاہلیت کے اس طریق ذبح کو وما اھل به لغیر الله اورما اھل لغیر الله به سے بیان فرما کر اس کا حرام ہونا بتلایا گیا۔

مسئلہ (۲): دین اسلام میں جانوروں کے حلال کرنے کو ذبح کا طریقہ یہ ہوا۔ (۱) جانوران جانوروں سے ہو جن سے حلال کرنے کے قابل شرع نے بتلایا۔ (۲) ذبح کرنے والا مسلمان ہو اور ذبح کرنا اسے جائز ہو۔ (۳) اس طرح ذبح کرے جیسا اسلام میں ذبح کرنا سکھایا گیا ہے۔ (۴) عین ذبح کرنے کے وقت ذبح کرنے والا بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے ایسے ذبیحہ کو ذکر اسم اللہ علیہ کہتے ہیں یعنی وہ جس پر اللہ کا

Marfat.com

نام لے کر حلال کیا گیا ہو حلال پاک ہے۔ جاہلیت وکفر میں ذبح کرنے کا معمول وہ تھا کہ بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جاتا وہ حرام ہے چاہے کسی نیت سے ہو ۔ین اسلام میں ذبح کرنے کا معمول یہ ہے کہ بوقت ذبح اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جاتا ہے یہ حلال ہے چاہے اپنے کھانے کے لئے ہو یا مہمان کے کھلانے کے لئے ہو یا عام فقراء ومساکین کے کھلانے کے لئے کسی اسلامی تقریب کے سلسلہ میں جیسے قربانی' عقیقہ وعظ' تبلیغ' عرس' میلاد' ختنہ' شادی' منگنی' جہاد یا اولیاء اللہ محبوبان خدا کے ایصال ثواب کے سلسلہ میں ہو یا اور دینی و دنیاوی کسی جائز مقصد کے لئے مثلاً فروخت کرنے کے لئے ہو جیسا قصاب وسوداگر کرتے ہیں۔ جانور حلال' ذبح کرنے والا مسلمان' ذبح کا مجاز ذبح وزکواۃ حسب ہدایت اسلام اور وقت ذبح ذابح اللہ کے نام سے ذبح کرے بلاشبہ حلال طیب ہے۔

مسئلہ (۳):ماااھل بہ لغیر اللہ کا معنی ومطلب پچھلے زمانے کے لوگوں نے دین اسلام ایمان اور تمام قدیم معتبر تفسیروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جو بدلانے کی جرات کی ہے کہ جو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا اور پھر طرح طرح کے اپنی طرف سے محض باطل بے اصل نیت تقرب وتعظیم غیر اللہ وغیرہ اضافے کئے کہ وہ ہم سے خوش ہوں گے ہماری کارروائی کر دیں گے جیسا اکثر عام جاہلوں کی عادت ہے اسی نیت سے بکرا مرغا وغیرہ مقرر کر دیتے ہیں وہ حرام ہو جاتا ہے اگر چہ ذبح کے وقت جانور پر اللہ کا نام لیا ہو البتہ اگر اس طرح نامزد کرنے کے بعد اس سے توبہ کر لے پھر وہ حلال ہو جاتا ہے اور کہیں لکھا کہ جیسے سور اور مردار ناپاک وحرام ہے ایسا ہی وہ جانور بھی

Marfat.com

ناپاک وحرام ہے اور آخر ایصال ثواب کے اسلامی دینی معمول کے سلسلہ میں اللہ کے نام سے جانور ذبح کر کے دینے والے کے متعلق خود ساختہ باطل فتویٰ دے دیا کہ ایسا شخص کافر و مرتد ہو گیا اس کی منکوحہ کا نکاح دوسرے سے کیا جائے۔ معاذ اللہ

اہل اسلام پر اس ناجائز تحکم و ناحق تشدد کے عوض سخت گیری و مقابلہ یا ان کی تذلیل وغیرہ سے ہمیں نہ غرض نہ اس کی ضرورت و فرصت بلکہ دعا ہے کہ اے مالک حقیقی! ضد سے بچا کر انہیں بھی اگر دین ایمان کا فہم اور اختیار کرنا نصیب ہو تو کیا اچھا ہو کہ دعویٰ دین و ایمان میں ہمارے بھائی ہیں اور دینی بھائیوں کو عاجزانہ گزارش ہے کہ نبائے نزاع ظاہر ہے اب بحث و تنازعہ میں قیمتی وقت ضائع نہ کریں ہاں نفس مقصد شرع کو سمجھ کر عمل کرنے کی ہمت و کوشش کریں۔ **وما اهل به لغير الله** کا یہ مطلب کتاب و سنت اور سلف صالحین اور آج تک کے اہل دین و ایمان کے خلاف اور مسلمانوں کے معمولات دینیہ اسلامیہ میں تخریب و تفرقہ پیدا کرنے کو بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو تمام قدیم معتبر و مشہور تفاسیر و کتب دینیہ کے خلاف ہے اور عقلاً و نقلاً محض باطل ہے اور معیت صادقین جو دین و ایمان کی سلامتی حفاظت تقویت کا سب سے اعلیٰ موجب ہے اور اہم مقاصد شرع مقدس سے اور علی الاطلاق مشروع و مامور بہ ہے اس سے مسلمانوں کو بدظن کرنے اور محروم بنانے کے لئے بلکہ معیت صادقین کا سد باب کر دینے کی فاسد و ناپاک غرض سے باوجود تمام قدیم و مفہوم مسلمانوں کے دین و ایمان میں تخریب و تفرقہ و اختلاف پیدا کرنے کو ایک گہرے منصوبہ کی بناء پر یہ بنایا گیا ہے اور دین اسلام میں ناحق تفرقہ اندازی کے اس گہرے منصوبہ کا بانی ابن تیمیہ کے اتباع سے ابن عبدالوہاب نجدی ہے پھر ابن تیمیہ حرانی و ابن عبدالوہاب نجدی کے

Marfat.com

اتباع یعنی پیروی کرنے والے ان کے عقیدہ والے لوگوں نے اس نجدی مذہب کو ہند میں علمی شہرت وتفوق کے پردہ میں ظاہر کیا اس منصوبہ کے پیش نظر کہ جب یہ وسوسہ اہل اسلام میں اثر کر گیا تو پھر معیت صادقین کی اس بڑی نعمت و دولت سے جو اعتقادی وذہنی وعملی اتحاد وتقویت کا موجب ہے پوری قوم کو محروم و بدظن بنا کر آپس میں ہی الجھا کر تباہ کیا جا سکتا ہے چنانچہ آج یہاں کے مسلمان شب و روز انہی مسائل میں الجھ کر رہ گئے ہیں علمی سلسلہ میں بعض شہرت یافتہ لوگوں کے سائل تصنیفات اور بیانات یہ تخریب دین کا موجب پاتے ہیں تو وہ اس لئے مبہوت وحیران رہ جاتے ہیں کہ ایک طرف ان کی وہ شہرت اور تقدس اور دوسری طرف انہی کی بعض تصانیف و بیانات میں بنیاد اسلام سے متصادم مفروضہ جس نے ابن تیمیہ کے خود ساختہ دین سوز ایمان کش توہمات سے صورت لے کر ابن عبدالوہاب نجدی کے ہاں گیارہویں صدی ہجری میں جنم پایا اور یہ مذہب خوارج کے بنیادی کارناموں سے ہے اور ان کے ہر عقیدہ وعمل کا مبداء ومعاد معیت صادقین سے بہکانے میں منحصر ہے چنانچہ کچھ ذکر فتاویٰ شامی وغیرہ میں ہے اور الدرر السنیہ' سیف چشتیائی اور مؤرخ بلطرون کے جغرافیہ عمومیہ جلد سوم اور صحیفہ تحقیقات (حکیم ملت) اور شمول الوہابیہ فی سلک النجدیہ و غیرھا میں ان کے بے پناہ مظالم کا ذکر ہے۔ (الدولۃ القادریہ صفحہ ۳۶) آگے تفسیروں کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں بیضاوی وغیرہ تفاسیر میں **ما اھل به لغیر الله** کی تفسیر ہے کہ وہ جانور جس کی ذبح کے وقت بت کا نام لیا جائے سو اس زمانے کے مشرکین کی عادت کی بناء پر ہے **ولذا لم یفرق فی التفاسیر القدیمۃ** اور اس واسطے تمام قدیم تفسیروں میں مفسرین نے یہ تفریق نہیں کی کہ غیر اللہ کے نام سے ذبح

Marfat.com

کئے جانیوالے جانور میں اس زمانہ میں زمانہ میں مشرکوں کا کفر خالص تھا تقریب لغیر اللہ کی ذبح میں اس غیر اللہ کا نام لیتے تھے بخلاف مسلمان مشرکوں کے کہ خلط کرتے ہیں کفر و اسلام میں تقرب غیر اللہ کا قصد کرتے ہیں اور ذبح خدا کے نام سے کرتے ہین پہلا صریح کفر ہے اور دوسرا اسلام کی صورت میں کفر ہے آگے اولیاء اللہ کے ایصال ثواب کے لئے جس جانور کو خدا کے نام سے ذبح کیا جائے اس کو بتوں کے نام اور تقرب کے لئے ذبح کئے ہوئے جانور کے برابر ٹھہرایا۔ معاذ اللہ

غرض اس سے صاف ثابت ہوا کہ یہ منصوبہ تخریب ملت کے لئے چودھویں صدی کی پیداوار ہے اس کی اصل قدیم بزرگان دین کی تفسیروں سے ہرگز ثابت نہیں یہ بعد کی ساخت ہے اب یہ فیصلہ ناظرین پر ہے کہ جو مذہب گیارہویں صدی میں پیدا ہوا بدعت ہے یا نہ اور اس کی رو سے گیارہ سو برس تک کے گزشتہ اور قیامت تک کے آئندہ مسلمان جو ایصال ثواب' مہمانی' فاتحہ' عرس' میلاد' گیارہویں' ولیمہ' عقیقہ' شادی' ختنہ غیر اللہ یہ فروخت کے سلسلہ میں ذبح کرنا یا کرانا ان سے صادر ہو رہا ہو چاہے اللہ کا نام لے کر رہی ہو وہ سب مشرک کافر ٹھہرتے ہیں۔ (معاذ اللہ) یہ مسلمانوں کے لئے قابل تسلیم علم ہے یا نہ اور تمام اہل اسلام کی یوں ناحق تکفیر ان کو مشرک کافر بنانا درست ہے یا نہ۔ (الدولۃ القادریہ صفحہ ۳۸) مزید تحریر کرتے ہیں تفسیر ابن عباس میں ہے **ما اھل به لغیر اللہ** یعنی ماذبح لغیر اسم اللہ عمداً للاصنام۔ جو بغیر اللہ کے نام کے بتوں کے نام سے ذبح کیا گیا تفسیر کبیر میں ہے **وکانو یقولون عند الذبح باسم اللات والعزیٰ فحرم اللہ ذالک** ۔اہل جاہلیت بوقت ذبح کہتے لات و عزیٰ کے نام سے بسم اللہ۔ اللہ اکبر نہ کہتے تو اسے اللہ نے حرام فرمایا ہے تفسیر خازن میں ہے

Marfat.com

ماذکر علی ذبحه غیر اسم الله و ذالک ان العرب فی الجاهلیة کانوا یذکرون اسماء اصنامهم عند الذبح محرم الله ذالک بهذه الایة و بقوله ولا تاکلوا ممالم یذکراسم الله علیه O وما اهل به لغیر الله سے مرادوہ جانور ہے کہ جس کی ذبح کے وقت میں غیر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا گیا یہ اس لئے کہ عرب جاہلیت میں ذبیحہ (جانور) پر اپنے بتوں کے نام لیا کرتے تھے ذبح کرتے وقت تو اسے اللہ نے تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ سے حرام فرمایا۔ تفسیر مدارک میں ہے۔ای ذبح لاصنام فذکر علیه غیر اسم الله ای رفع به الصوت للصنم و ذالک قول الجاهلیة باسم الات والعزیٰ یعنی وہ جانور اس سے حرام کیا گیا جو بوں کے لئے ذبح کیا گیا تو اس کی ذبح میں غیر خدا کا نام لیا گیا یعنی وہ بت کے نام سے (بجائے تکبیر کے) ذبح ہوا اور یہ جاہلیت کی بات ہے ذبح میں کہتے لات کے نام سے یا عزیٰ کے نام سے جیسا اب مسلمان ذبح کے وقت کہتے ہیں خدا کے نام سے بسم اللہ اللہ اکبر۔ ابن کثیر میں ہے وهو ما ذبح علی غیر اسمه تعالیٰ وہ جانور جو ذبح کیا گیا غیر اللہ کے نام سے بوقت ذبح اللہ کے نام کے بجائے کسی اور کے نام سے اسے ذبح کیا گیا۔ تفسیر ابن جریر میں ہے ۲/۴۸ ما اهل به لغیر الله ماذبح للالهة والاوثان یسمیٰ علیه بغیر اسمه (یہ کفار کا ذبیحہ ہے) جو معبودان باطلہ اور بتوں کی معبودیت والوہیت کے اظہار میں ذبح کیا گیا اس کی ذبح کے وقت اللہ کا نام اس پر نہیں لیا گیا غیر کے نام سے ذبح ہوا۔ تفسیر جلالین میں ہے اسی آیت کے تحت بان ذبح علی اسم غیره یوں کہ اس کی ذبح پر غیر اللہ کا نام بجائے تکبیر لیا گیا ہو۔ تفسیر احمدیہ میں اس کی تفسیر ہے معناه ماذبح به لاسم غیر الله مثل

Marfat.com

اللات والعزیٰ واسماء الانبیاء. معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ جانور ماا ھل بہ لغیر اللہ سے حرام کیا گیا جس کی ذبح میں غیر اللہ کا نام لیا گیا مثلاً کوئی یوں کہہ کر ذبح کرے باسم اللات یاباسم العزیٰ یا پیغمبر کے نام بجائے تکبیر بسم اللہ اللہ اکبر کے لے کر ذبح کرے۔ (الدولۃ القادریہ صفحہ ۴۵)

حکیم ملت محدث ہزارویؒ مزید اس مسئلہ کی وضاحت کر کے لکھتے ہیں علامہ امام احمد اپنے وقت کے علم اصول فقہ وتفسیر وغیرہ میں بے مثال پیشوا علماء وتفسیر احمدی ونور الانوار وغیرہ کے مصنف جو مذہب سنی حنفی میں حجت مانی ہوئی اور تمام دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی معتبر ومستند کتاب ہے تفسیر احمدی میں ماا ھل بہ لغیر اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے تیرہ صدی کے علم وتحقیق کا خلاصہ فیصلہ واضح فرماتے ہیں۔ ومن ھاھنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کماھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیھا وقت الذبح و ان کانوا ینذرونھا لہ اور اس جگہ (وما اھل بہ غیر اللہ کی تیرہ سو برس کی اعلیٰ تحقیق تفسیر) سے معلوم ہوا کہ گائے (بکرا' مرغا وغیرہ کی) جو اولیاء اللہ کے ایصال ثواب کے سلسلہ میں منت نذر کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رسم (معمول) ہے حلال طیب (پاک) ہے اس لئے کہ ماا ھل بہ لغیر اللہ کی خیر القرون سے آج تک کی کمال تحقیق وصحیح تفسیر سے ثابت اور واضح ہو گیا کہ اولیاء اللہ کے ایصال ثواب کے جانور پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا منت چاہے غیر اللہ کی کریں۔ (الدولۃ القادریہ صفحہ ۴۶) کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں متقدمین' متاخرین' سلف صالحین نے اسے اعتقاداً عملاً معمول اسلامی بنایا ہر زمانے کے اہل اسلام نے اسے روا رکھ کر استعمال میں لایا

Marfat.com

اور اب بھی تمام عوالم اسلامی میں یہی شرعاً حلال اور پاک تصور ہوکر استعمال میں لایا جارہا ہے چودہ سو برس ہونے کو ہیں کہ اس پر دین ایمان والوں کا متواتر اجماع ہے جسے اس میں اختلاف ہے وہ پورے دین ایمان کا مخالف ہے اور اللہ و رسول کا مقابل۔ (الدولۃ القادریہ صفحہ ۹۶) اس مسئلہ میں حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق انیق نہایت عالمانہ عارفانہ اور کتاب وسنت واجماع امت کے مطابق ہے۔

جہاد ملقب تحفہ مجاہدین

ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کیا اور پاکستان کے غیور مجاہدین نے ان کا بھرپور مقابلہ کر کے ہندوستان کا حملہ پسپا کر دیا۔ آپ نے یہ کتاب ستمبر ۱۹۶۵ء میں جنگ کے دوران صرف چار دنوں میں تالیف کی۔ کتابت اس وقت کاتب سے کروانا پڑتی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کمپیوٹر کے ذریعہ کتابت کی جاتی ہے اس وقت دو کاتب تھے جو حضرت صاحب کے قریب تھے ان میں ایک پتھری کا بیمار تھا وہ آٹھ روپے فی کاپی لینا چاہتا تھا اور دوسرے کاتب نے بارہ روپے فی کاپی لینے کا وعدہ کیا حضرت صاحب نے پہلے والے کاتب کے حوالہ کتاب کی اس نے رات کے وقت جب کتابت کا آغاز کیا تو ابتداء کی بسم اللہ میں اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ اگر واقعی یہ کتاب کسی ولی اللہ نے لکھی ہے تو میری بیماری ٹھیک کر کے شفاء کاملہ عطا کر اس نے کاپی بھی ختم نہیں کی تھی کہ اچانک اُس کے پیٹ میں درد شدید

Marfat.com

شروع ہوا اور اس نے مشکل سے ٹین کا ایک برتن رکھ کر اس میں پیشاب اور پاخانہ کیا پیشاب کرتے وقت اس کو یہ محسوس ہوا کہ میری پتھری پاخانہ یا پیشاب کے ذریعے نکل چکی ہے جب رات ختم ہوگئی اور دن نکل آیا تو وہ کاتب ایک ڈاکٹر کے پاس گیا اور ایکسرے نکالا جب ایکسرے کا معائنہ کیا گیا تو پتھری بالکل غائب تھی اس نے یہ واقعہ دوسرے کاتب کو بتایا اور دوسرا کاتب وہابی عقیدہ سے تعلق رکھتا تھا اس نے آدھی کتاب کتابت کے لئے پہلے والے کاتب سے لی اور کتابت رات کے وقت جب شروع کی تو کتاب کے آغاز بسم اللہ میں بھی اللہ سے دعا کی اس کی بیوی اس کے گھر سے چلی گئی تھی اس نے یہ دعا کی کہ اگر واقعی اس کتاب میں خیر و برکت ہے تو یا اللہ میری بیوی میرے گھر واپس آجائے اس نے ابھی کتابت کی کاپی ختم نہیں کی تھی کہ اچانک رات کے بارہ بجے کسی نے دروازہ پر دستک دی اس نے جب دروازہ کھولا اور دیکھا تو اس کی بیوی تھی وہ بھی بڑا خوش ہوا اس کتاب کی دو کاتبوں نے کتابت کی پھر جب یہ کتاب چھپ گئی تو حضرت صاحبؒ نے محاذ پر جا کر مجاہدین میں خود تقسیم کی اس کتاب کے چند نسخے انڈیا بھارت گئے اور وہاں کے فوجیوں نے جب اس کتاب کا مطالعہ شروع کیا تو جو پڑھتا وہ مسلمان ہو جاتا انڈیا حکومت کو جب یہ پتہ چلا کہ یہاں کوئی تحریک چلا رہا ہے کہ ہندو سپاہی روز بروز مسلمان ہو رہے ہیں تو تحقیق پر حکومت بھارت کو پتہ چلا کہ یہ اس کتاب کی وجہ سے مسلمان ہو رہے ہیں تو انڈیا حکومت نے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ کی کتاب جہاد کو ضبط کر لیا اور اس کتاب پر پابندی لگا دی ہمارے پاکستان کے مقامی اخباروں میں سے نوائے وقت' امروز اور پاکستان ٹائمز نے یہ خبر شائع کی کہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی کی کتاب

Marfat.com

بھارت حکومت نے ضبط کرالی ہے اس کتاب کا ترجمہ عربی زبان میں حضرت العلامہ عبدالصمد الصارم الازھری نے کیا اور فقیر راقم الحروف نے پشتو زبان میں اس کا ترجمہ کیا کتاب کی افادیت کا یہ عالم تھا کہ عرب ممالک میں بھی مقبول ہوئی اور پاکستان میں بھی مقبول ہوئی اب اصل کتاب کی طرف پھر واپس چلتے ہیں اس کتاب کا تعارف آپ کے سامنے ہوا۔ اب اس کتاب کے متعلق اتنا عرض ہے کہ یہ کتاب ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کے سرورق پر قرآن مقدس کی اس آیت کریمہ سے یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ○ اور پھر یہ بھی تحریر ہے کہ ہر طبقہ کے افراد ملت وملک کو اعتقاد وعمل کی خوبی دکھانے والے مومن مسلمان کو سچا مجاہد اسلام بنانے والی پہلی مستند وموثر کتاب جہاد پھر ایک شعر بھی درج ہے۔

مجاہد کا نکلنا کس قدر اللہ کو پیارا ہے
فرشتے بھیج دیتا ہے کہ اپنا چاند تارا ہے

ملتب بہ تحفہ مجاہدین اور جہادی ترانے ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء جارحیت کے فتنہ وظلم کو دبانے اور باطل مٹانے کے سلسلے میں فرضیت جہاد کے بنیادی دلائل ومسائل اور ہدایات وفضائل کا سرمایہ۔ اس کتاب کے بیانویں (۹۲) عنوانات ہیں اور کتاب کے آغاز سے پہلے ایک ترانہ درج ہے۔ وہ یہ ہے

غیرت جہان بھر کو دکھانے کا وقت ہے
کشتی بھنور سے پار لگانے کا وقت ہے
اے جانشین خالد و کرار اب تو جاگ

Marfat.com

خوابیدہ قوم کو بھی جگانے کا وقت ہے
اے ابن قاسم! آ یہاں ناموس لُٹ چکے
آج اپنی بگڑی آپ بنانے کا وقت ہے
ہوجائیں آج ایک جہان بھر کے کلمہ گو
باطل کو حق کے ہاتھ چکھانے کا وقت ہے
انسانیت کا ننگ یہ کفار ہند ہیں!
مٹ جائیں خود یا ان کو مٹانے کا وقت ہے
حمیت نہیں کمینہ ستمگر کو چھوڑنا!
باطل پہ حق کا سکہ بٹھانے کا وقت ہے
پھٹ جائیں اب تو قوم کے آتش فشاں پہاڑ
کفار ہند پھونک جانے کا وقت ہے
مجاہد جہاں میں نعرہ تکبیر سے نکل
محمود آج ایسے ترانے کا وقت ہے

جب انڈیا گورنمنٹ نے ان سے انٹرویو لیا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے تم کیوں مسلمان ہوئے ہو تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اس کتاب میں لکھا ہے کہ جب حق اور باطل کے درمیان جنگ ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حق کے لئے فرشتے سبز لباس میں امداد کے لئے بھیجتے ہیں اور وہ ہم نے لڑائی کے وقت دیکھے ہیں اور مسلمانوں نے وہ نہیں دیکھے۔ کتاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے کیا اس کے بعد کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نوشتہ ہے۔ پھر نیچے وہ تحریر کرتے ہیں

Marfat.com

ہمارے دین وایمان کی بنیاد اور اصل ہے (یعنی کلمہ شریف) جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں حضرت سیدنا محمد ﷺ اللہ کے سچے اور آخری پیغمبر ہیں۔ دین اسلام کی ہدایت وتعلیم کے مطابق ہمارا خدا معبود برحق بھی ایک اور دائرہ وسلسلہ نبوت ورسالت کے اول وآخر محمد رسول اللہ بھی ایک اور ہماری بنیادی ہدایت کی کتاب بھی اپنی بے لاگ تشریح سنت رسول کے ساتھ ایک ہے ہمارا قبلہ بھی ایک اور ہمارا ہمیشہ قائم رہنے والا ناقابل ترمیم دین اسلام بھی ایک اور تمام دنیا اسلام کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے والے مسلمان بھی دین وایمان میں ایک ہیں اور یہی دین وایمان اور اتحاد ہماری ملی بنیادی قوت اور طاقت ہے۔ تمام جہان کے کمال علم و حکمت والے خالق و مالک نے جہاں کے تغیر وانقلاب سے اس کا حادث فانی ہونا ظاہر فرمایا اور جہان کی چیزوں کی قیمت پہچان ان کے مقابلہ اور ٹکر سے ظاہر ہوتی ہے مخلوق میں بنی آدم (انسان) سب سے اعلیٰ واشرف ہے اسی مالک کا ارشاد ہے فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ اے بنی آدم! اللہ نے تم کو پیدا فرمایا تو تم میں اسی نے کافر اور مومن بنائے۔ اور کافر' مومن بھی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ کافر میں شیطان کی خاص صفت کفر بطور میراث پائی جاتی ہے اور مومن میں کفر کی ضد ایمان ہے شیطان ابلیس کی مرضی اور کوشش تمام تر یہی ہے کہ اپنی طرح انسان کو بھی کافر بے ایمان نافرمان عہد شکن ادب وامن کا دشمن بنا کر اپنے ساتھ جہنم دوزخ میں پہنچا دے اور یہ اللہ کو ہرگز پسند نہیں اس نے اپنے بندوں کو آخری اور سچے رسول ﷺ کے ذریعے اسلام وایمان کی تعلیم اور ہدایت مکمل فرمائی جس میں سب کی ظاہری باطنی سلامتی اور بھلائی ہے حتیٰ کہ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ امن ایمان سے سلامتی

Marfat.com

اسلام سے ہے یہی سبب ہے کہ کفر کے ہاتھوں تمدن مخدوش ہی رہا آئے دن انسانیت کا امن فتنہ فساد کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے کفر باطل ہے' اسلام حق ہے ان میں بنیادی اور قدیمی اختلاف اور ضد و مقابلہ رہا ہے اور دونوں کی ہمیشہ یہی منشاء رہتی ہے کہ جہاں میں وہ اپنا سکہ جمالیں لہذا کفر اپنے پھیلاؤ اور ترقی و اقتدار کے لئے جو سعی و ہمت کرے وہ اصولی اور واقعاتی طور پر فتنہ و فساد اور جنگ کہلاتا ہے اور اسلام اپنے پھیلاؤ اور ترقی و اقتدار کے سلسلہ میں جو سعی و اقدام کرے وہ بنیادی اصولی اور واقعاتی طور پر جہاد' اصلاح اور تبلیغ کہلاتا ہے یا یوں کہو کہ انسانیت کی تخریب کی بناء پر لڑائی ہے تو جنگ ہے اور تعمیر آدمیت' اصلاح کی خاطر باطل کا مقابلہ ہے تو جہاد ہے اسے خوب یاد رکھو۔ جہاد بہت ہی اعلیٰ عبادت اور انسانیت کا عظیم با مقصد کارنامہ ہے کہ اس سے شیطانی قوتیں اور منصوبے کچل کر ایمانی طاقتوں اور منصوبوں کو بروئے کار لانا مقصود ہوتا ہے جہاد خدا و مصطفیٰ کے حکم و ہدایت پر ہوتا ہے اور تمام جہان کی خیر خواہی و عالمی امن کا موجب ہے جہاد کا منصوبہ نہ ہوتا تو جہان فساد اور بدامنی سے تباہ ہو جاتا چنانچہ رب تعالیٰ نے اپنے اس بے نظیر محبوب آخری پیغمبر کو جسے رحمت للعالمین (تمام جہانوں کے لئے رحمت) بنا کر بھیجا اسے جہاد کے لئے مامور فرمایا۔ **یاایھا النبی جاھدوا الکفار والمنافقین واغلظ علیھم** ط اے نبی! وبعطائے الٰہی غیب بیان کرنے والے جہاد کر (حق کے) کھلے اور چھپے دشمنوں سے اور ان پر شدت کر۔ یہ کفار منافقین کے ساتھ جہاد کا عام حکم رحمت للعالمین ﷺ کو فرمایا گیا جو صاحب خلق عظیم ہیں معلوم ہوا کہ اہل کفر و فساد کے خلاف اہل اسلام پر جہاد فرض ہے اور یہ اللہ کو اس قدر

Marfat.com

محبوب ہے کہ اس کے خلق عظیم والے محبوب رحمت للعالمین کے خلق عظیم میں داخل ہے۔

زور باطل را بزور حق شکن جاھد الکفار حکم ذوالمنن

بے تعصب تحقیق سے ثابت ہے کہ دنیا بھر کے تمام دینوں اور مذہبوں میں سچا اور سب سے اعلیٰ مذہب اسلام ہے چنانچہ سچے معبود کا فرمان ہے ان الدین عند اللہ الاسلام بے شک نزد حق سچا دین اسلام ہے۔ اسلام ہی اپنے اندر عالمی امن اور سارے جہان کی بھلائی کا قطعی منصوبہ رکھتا ہے اور کسی قسم کے ظلم' جارحیت اور فساد کو روا نہیں رکھتا اور ہر بدامنی کا مؤثر اور با مقصد دفاع پیش کرتا ہے دین اسلام میں باطل کی جارحیت' بدامنی اور فساد کی سرکوبی کے لئے اہل حق کو ہمیشہ طاقتور اور مسلح ہو کر تیار رہنے کا ارشاد ہے۔ انفال ۸/۶۰ واعدوا لھم مااستعطتم من قوۃ و من رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم و آخرین من دونھم لا تعلمونھم اللہ یعلمھم و ما تنفقوا من شیئی فی سبیل اللہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون ○ اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت و طاقت تم سے ہو سکے ہر قسم ہتھیار' سامان' جہادی ضروریات و طریقے اور جہاد میں کارآمد گھوڑوں کے رباط مہیا رکھنے سے (یعنی بری' بحری اور فضائی قسم کے بیڑے) تیار رکھو اس سے ان کے دلوں پر دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے اور تمہارے دشمن ہیں تمام کفار اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں پر جنہیں تم نہیں جانتے (منافق' کفار کا ففتھ کالم) اور اللہ کی راہ (جہاد) میں جو کچھ تم خروچ کرو گے (جان و مال' علم و عقل) تمہیں (اس کا اجر' ثواب' بدلہ) پورا دیا جائے گا اور تم کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے۔

Marfat.com

اس میں ہر مومن مجاہد کو بتایا گیا ہے کہ ایمان اور تقویٰ کے ساتھ اولین فرض ہے کہ دین وایمان کے دشمن کے مقابلے اور روک تھام کے لئے اور ان میں تبلیغ دین ایمان کی خاطر ہر لحاظ سے موثر اور مکمل طاقت مہیا رہے جس سے کھلے چھپے دشمنوں پر ایسا دباؤ پڑے کہ سر نہ اٹھائیں پھر بتلایا کہ دشمن کی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ کہ اللہ ورسول کے ادب وعشق کے کھلے مخالف ومنکر ہیں یعنی کفار۔ دوسرے وہ کہ دین وایمان والے مجاہدین اسلام کے امن وسلامتی اور طاقت وقوت کی تباہی کا موجب ہیں یعنی اسلام کے ملی وسیاسی دشمن تیسرے وہ کہ جنہیں عام لوگ نہیں جانتے مگر اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے وہ منافق ہیں جو بظاہر مسلمان کہلا کر دشمن اسلام قوتوں اور طاقتوں کے جاسوس اور حمایت کرنے والے ہیں یہ تینوں قسم کے دشمنوں میں بدترین دشمن ہیں اور سب سے زیادہ نقصان اور ضرر پہنچانے والے یہی (منافق) ہیں اس لئے ان منافقین کا ٹھکانہ جہنم میں کافروں سے بھی بدتر اور گہرا ہے کہ ارشاد ہوا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجدلهم نصیر ا O بے شک منافق دوزخ میں سب نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

اس سے صاف معلوم ہوا جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اللہ ورسول کا بے ادب و منکر، مخالف وگستاخ ہو اور دین وایمان والوں کی مخالفت و بدخواہی کرے اور ان کو نقصان پہنچانے کو کفار کو راز بتلائے کفار کا ساتھ دے وہ ہرگز مسلمان ومومن نہیں بلکہ وہ کھلے کفار سے بھی بدتر اور زیادہ نقصان پہنچانے والا کافر ہے خصوصاً کفر اسلام کی ٹکر اور مقابلہ میں ایسا کرنے والا کسی بھی رعایت، معافی اور حمایت کا حقدار نہیں لہذا مسلمانوں کی جاسوسی کر کے کفار کو مدد دینے والا خدا ورسول اور اسلام اور مسلمانوں کا

Marfat.com

ایسا دشمن ہے جو گھر کا بھیدی ہے آگے اللہ تعالیٰ نے جہاد میں خرچ کرنے کی بابت خوش خبری اور ترغیب دی کہ اس کا بھرپور اجر تمہیں ملے گا اور اس طرح خرچ کرنے والوں کا حق نہ مارا جائے گا۔

حکیم ملت محدث ہزارویؒ جہاد پر ترغیب کے متعلق فرمان خداوندی پیش کر کے لکھتے ہیں انفال ۸/۶۵ یا ایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبون مائتین ج وان یکن منکم مائة یغلبوا الفامن الذین کفروا بانھم قوم لا یفقھون O ترجمہ: اے بعطاء الٰہی غیب بیان محبوب! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں سے بیس صبر والے ہوں گے تو دوسو پر غالب ہوں گے اور اگر تمہارے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔ بخاری میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا اپنے سے دس گنا کفار کا مقابلہ کریں ان کے مقابلہ سے جی نہ چرائیں پھر اس سے اگلی آیت نازل ہوئی، کہ اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف فرما دی اور اسے معلوم ہے تم میں ضعف ہے تو اگر تم میں صبر والے ہوئے تو دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ہزار سوئے تو دو ہزار پر غالب آئیں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ تب یہ اپنے سے دس گنا کا مقابلہ کرنے کی فرضیت منسوخ ہو کر دو گنا کا مقابلہ کرنا فرض رہا۔ سبحان اللہ یہ دین و ایمان کی برکت کہ ایک مسلمان مومن مجاہد کو اللہ تعالیٰ نے دس گنا اور دو گنا کفار پر غالب بنا کر جہاد کا حکم فرمایا ہے۔ آگے یہی حکیم ملت محدث ہزارویؒ فرماتے ہیں کہ جہاد خصوصاً فرض ہے جب کفار حملہ آور ہوں۔ لکھتے ہیں حج ۲۲/۳۹ اُذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا

Marfat.com

وان اللہ علیٰ نصر ھم لقدیر O جہاد کرنے کا اذن (حکم) دیا گیا اُن لوگوں کے لئے جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور پوری قدرت والا ہے اہل اسلام پر کفار مکہ ظلم وتشدد کرتے تھے صحابہ حضور ہادی عالم ﷺ سے عرض کرتے تو ارشاد ہوتا صبر کرو ابھی جہاد کا حکم نہیں ملا ہجرت کے بعد یہ پہلی آیت ہے جس کے ذریعے کفار کے ساتھ جہاد کا حکم دیا گیا۔ پاکستان و ہند کی تقسیم سے قبل انگریز کی عمل داری اور تقسیم کے وقت انگریز اور ہندو قوم نے مسلمانوں پر قسم قسم کے ظلم وستم روا رکھے پھر تو کفار ہند کے مظالم کا سیلاب ہی آ گیا لاکھوں مسلمان آج تک انتہائی سفاکی سے بے گناہ شہید کئے گئے لاکھوں کی آبرو لوٹی گئی ان کے تمام مال و جائیداد مکانات اور زمینوں پر قبضہ کرلیا گیا لاکھوں ملک سے مار کر بدر کر دیئے گئے اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے جونا گڑھ دکن اور کشمیر پر ناحق تسلط جمار کھا ہے اور وہاں سے مسلم اکثریت کو ختم کرنے کے منصوبہ پر عمل درآمد ہو رہا ہے کشمیر کے متعلق رائے شماری کے وعدے کر کے آج تک رائے شماری نہ ہونے دی اور مسلم آبادی پر بے پناہ ظلم روا رکھے ہوئے ہیں قتل و غارت کا بازار گرم ہے بھاری تعداد ظلم وستم کر کے ہلاک کر دی اور لاتعداد ملک سے دھکیل باہر کئے گئے اور اب دن رات جو مظالم ہو رہے ہیں ان کے سننے اور دیکھنے میں بڑا فرق ہے بازو باندھ کر پیٹ چاک کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے آنکھیں نکال کر اور ٹانگیں کاٹ کر زبانیں کاٹ کر کشمیر سے نکال جانے پر مجبور کیا جاتا ہے اور جو ہاتھ لگیں ان کو گاؤں میں گھیر کر مکانات میں بند کر کے مکانوں کو آگ لگائی جا رہی ہے جو بھاگتا نظر آئے اسے گولیوں سے مارا جاتا ہے لہذا تنگ آ کر کشمیر کے پچاس لاکھ مسلمانوں نے ایسے ظالم سفاک حکام سے

Marfat.com

آزادی کی تحریک شروع کردی ہے پس یہ دیکھ کر کسی اسلامی ملک کا خاموش رہنا کسی طرح روانہیں لہذا پاکستان نے ان مظلوموں کی ایسے ننگ انسانیت ظالموں سے نجات دلانے میں مدد کی اور ان کی ہر ممکن حمایت کے لئے کمر بستہ ہوگیا اور اسے مذہباً' اخلاقاً ہر لحاظ سے ایسا ہی کرنا لازم تھا مگر جمہوریت کے باطل ڈھنڈورچی ستم شعار ہندوستان کے کفار نمرودی' فرعونی اور تاتاری اور چنگیز خانی ظلم وستم کو بھی شرما دیا اور بہار میں بے گناہ پُرامن مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہادیں۔ جوناگڑھ' بھوپال' حیدرآباد دکن اور کشمیر پر ناحق قبضہ جما کر مسلمانوں کے نام ونشان مٹا رہے ہیں ہندوستان میں رہنے والے پانچ کروڑ مسلمانوں پر جو کچھ ہو رہا ہے اور ہو چکا ہے اس کے بیان سے قلم کی زبان اور انسانیت کا کلیجہ شق ہے نامی گرامی مقتدر مسلمانوں کی یادگار زمانہ اور شہرہ آفاق املاک وجائیدادوں کے نقشے تو کیا ریکارڈ ہی گم کردیئے گئے جن کے نام کا ڈنکا ملک میں تھا ان کی انسانیت پروری اور بیکس نوازی کے خون سے کروڑوں غیر مسلم پلتے اور زمانہ ان کی مردمیت سے گونجتا تھا آج ان کا کھوج نہیں ملتا۔ گویا

جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی
شہر اُن کے لٹ گئے آبادیاں بن ہوگئیں

یہ کچھ کر چکنے کے بعد مظلوم ومجبور کشمیر کو حق خودارادیت دلانے کے حامی پاکستان پر بھی کفار ہند نے بغیر اعلان جنگ کئے یلغار کردی ملکی حدود میں ڈاکو ظالم قتل اور غارت اور ہر درندگی وبربریت انسانیت سوزی کا سیلاب بن کر گھس آئے اور بری' بحری' فضائی

Marfat.com

طاقتوں سے پُر امن شہریوں پر گولہ باری شروع کردی اور چوبیس گھنٹوں میں مسلمانوں کے محبوب ملک پاکستان پر قبضہ کے زعم سے شراب نوشی و بدمعاشی کا اعلان کردیا۔ ان حالات میں ہر مسلمان اپنے ایمان اور دل سے فتویٰ کیا ہر فرزند اسلام پر جہاد فرض ہوگیا ہے یا نہیں؟ کفار پر جہاد کرنے کا اس سے زیادہ اہم موقع کون سا ہوگا؟ کفار کے ایسے ایسے ظلم وستم کرنے پر یقیناً بلا شک وشبہ جہاد کرنا فرض ہے اور اس جہاد میں جان و مال کی قربانی فرض ہے۔ یقیناً آج اسلام اور کفر کا مقابلہ ہے آج قطعاً حق و باطل کی ٹکر ہے آج بلاشبہ مظلوم وظالم کی رزم ہے آج حقیقتاً اولاد آدم اور اولاد ابلیس کا معرکہ ہے آج پھر حسینیوں اور یزیدوں کی ٹھن گئی ہے آج پھر آدمیت اور ابلیسیت کا اکھاڑہ ہے آج پھر انصاف وظلم میں کشاکش ہے آج پھر انسان اور انسان نما حیوان میں زور آزمائی ہے آج پھر وفا و جفا کا دنگل ہے آج انصاف پسندی وستم شعاری کا میدان ہے آج سچائی اور جھوٹ کا میدان کارزار ہے آج رحم و بے رحمی کے پنجہ کرنے کی ساعت ہے آج شاہد اور چور کی دست وگریبانی کا عالم ہے کتاب وسنت اور انسانی اخلاق و دستور وآئین کی رو سے کفار ہند کے خلاف جہاد فرض ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شاید ہی اسلامی جہاد خلافت راشدہ کے بعد اس قدر اہمیت و وضاحت کے ساتھ فرض ہوا ہو۔ ارباب بصیرت پر مخفی نہیں کہ کفار ہند پر جہاد کرنا اب اتنا واضح فرض ہے کہ دین و ایمان علم وعقل انصاف کے ساتھ ان حالات میں جہاد کے فرض ہونے میں تردد کی بھی گنجائش نہیں بلاشک وتردد ان ظالم اور سفاک کفار کے خلاف جہاد فرض قطعی ہے۔

Marfat.com

(جہاد صفحہ ۳۵) حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی ؒ کتاب کے آخر میں راز جہاد کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں

مجاہد تجھ سے ہے قدرت کا طوفان
جو حق و باطل کی ٹکر تک ہے پنہاں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ادب و عشق سے زندہ رہنے والے مسلمان تیری پہچان میدان جہاد حق و باطل کی ٹکر میں ہوسکتی ہے ادب و عشق حق اور معیت صادقین میں دنیا جہان کی جس حق کی دشمن باطل طاقت سے بھی ٹکر لے تیری امداد کو اللہ و رسول کے وہ خفیہ بیڑے ریزور (تیار) ہیں جو مشرق و مغرب شمال اور جنوب خشکی و سمندر پہاڑ و میدان زمین و آسمان ظاہر و باطن تمام جہان پر محیط و غالب ہیں نہ انہیں گولہ بارود کی حاجت نہ راشن وردی کی نہ وہ فضائی طیاروں اور بحری جہازو کے منتظر ہیں نہ بکتر بند گاڑیوں کی انہیں ضرورت نہ فولادی ٹینکوں کی اور نہ سکھلائی کی حاجت نہ ان کی پرواز محدود نہ ان کو کوئی روکنے والا مگر کمک میدان جہاد ہی میں ملتی ہے۔

می ترانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول
اے کہ در ساختہ قطرہ بارانی را

یہ کتاب ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے اور آخری الفاظ آپ کے سامنے پیش کئے گئے یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کو اتنی قبولیت ہوئی کہ حکومت بھارت نے اس کی بابرکت کتاب کو ضبط کیا اور تمام اخباروں میں نشر کیا۔ یہ تھی کرامت جہاد نامی کتاب کی۔

Marfat.com

نظام مقصود شرح سلام محمود

نظام مقصود سلام محمود کی شرح ہے۔ سلام محمود بھی حکیم ملت محدث ہزارویؒ کا مرتب شدہ ہے چونکہ اس سلام میں بعض ایسے ایسے عرفانی نکات تھے جن کو عام آدمی کی سمجھ سے قاصر تھا اس لئے بعض احباب کے عرض کرنے پر حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے اس کی شرح خود مرتب کی تا کہ ہر ایک اس کو سمجھ سکے۔ یہ کتاب ایک ضخیم شرح ہے اس کے صفحات پانچ سو چوالیس ہیں اس کتاب کی فہرست مضامین سولہ صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے سرورق پر آیت ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً لکھی ہوئی ہے۔ چونکہ یہ کتاب حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ پر سلام ہے اس لئے وہ آیت جس میں صلواۃ وسلام کا ذکر ہے لکھی گئی ہے اس کے بعد پھر بسم اللہ شریف کے بعد تمام سلام محمود کو لکھا گیا ہے تا کہ اگر کوئی نعت خوان اس سلام کو یاد کرنا چاہے تو وہ اس سلام کو آسانی سے یاد کر سکے اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

مصطفیٰ کی سیادت پہ لاکھوں سلام
آل و اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

اور کتاب میں آخری شعر سلام محمود کا یہ ہے۔

جان ایمان محمود جان جہان
والئی بزم جنت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

کتاب کے آغاز میں سلام کے چند اشعار کے بعد تشریح یوں فرماتے ہیں:

(۱) خدائے مصطفیٰ وحدہ لاشریک پروردگار عالم کے کلام (قرآن) کی ابتداء بسم اللہ الرحمان الرحیم سے ہوئی اس لئے حدیث شریف میں ہے ہر جائز دینی و دنیاوی کام جو بسم اللہ سے شروع نہ ہو وہ بے برکت ہوتا ہے۔ ہجا (جوڑ) کے حروف میں پہلے الف آتا ہے اور بسم اللہ میں با اول ہے الف سے اللہ تعالیٰ اور با سے محبوب خدا مراد ہیں مرتبہ وجود میں اللہ وحدہ لاشریک اول ہے اور مرتبہ ایجاد (پیدائش خلق) میں محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ لاشریک اور ایک بے نظیر مخلوق جو خلق میں اول نور اور بعثت (پیغمبر بنا کر بظاہر بھیجا جانے) میں سب پیغمبروں سے آخری پیغمبر ہیں جن کے بعد اور کوئی پیغمبر بنایا ہی نہ جائے گا کہ توحید و رسالت کا مدعا و مقصد مکمل طور پر مخلوق کے سامنے واضح ہو چکا ہے اور کتاب و سنت ہمیشہ کے لئے ہدایت اور راہنمائی کر رہی ہے۔ با محبوب خدا ﷺ کے مرتبہ ذات پر اشارہ ہے گویا جس اسم (نام خدا) سے کلام خدا کا آغاز ابتداء ہے وہ نام خدا محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جو مرتبہ ایجاد میں میں ایک اور اول ہے اسم نام علامت کو کہتے ہیں جو مسمی (نام والی ذات) پر دلالت کرتی ہے اور دلالت میں تین رکن ہیں اول ذات جس پر دلالت کی جائے' دوسرا واسطہ جو دلالت کا قطعی وسیلہ ہے اور تیسرا غیر جسے دلالت کی حاجت ہے وہ ذات ذات باری تعالیٰ ہے اور واسطہ وسیلہ ذات مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء ہے اور باقی سارا جہان ذات باری تعالیٰ پر راہ نمائی دلالت میں حاجت مند ہے اسی لئے حضور کو نام خدا کہا جاتا ہے اور آپ حکم و حقیقت میں اسم ذات ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام الٰہی نے بھی حضور کو ماسوی اللہ (عالم) پر ذات حق پر دلالت و راہ نمائی کا واسطہ

Marfat.com

وسیلہ بتایا ہے فتح ۲۶/۱۲ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ○ علی الدین کلہ و کفی باللہ شھیداً محمد رسول اللہ الآیہ وہی (ذات حق) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ سنت نبوی حدیث میں لاتعداد بار آیا ہے والذی نفسی بیدہ والذی نفس محمد بیدہ قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ یعنی کتاب وسنت وآثار کے انداز بیان سے معلوم ہوا کہ ذات باری تعالیٰ پر دلالت اور رہنمائی میں آخری اور سب سے اعلیٰ اور قطعی اوسط اور وسیلہ وحجت ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

جس کو عارف کہیں اسم ذات خدا
حق تعالیٰ کی حجت پہ لاکھوں سلام

(۲) علماء اسلام وعارفین کرام نے تصریح کے ساتھ فرمایا کہ مصطفیٰ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے زیادہ مشہور ناموں سے ہے۔

(۳) دین اسلام کی کھلی شہادت سے ثابت ہے کہ حضور سید العالمین ہیں سیدنا علیؓ حاضر خدمت ہوئے تو ارشاد ہوا ھذا سید العرب یہ سید العرب ہے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا حضور سید العرب تو آپ ہیں فرمایا انا سید العالمین وھذا سید العرب میں تو سید العالمین ہوں یہ علی سید العرب ہیں۔ (مدارج وغیرہ)

(۴) سورۃ احزاب ۴۲/۴ کی آیت ۵۶ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور اہل ایمان کو حکم خداوندی ہے کہ حضور پر صلوٰۃ والسلام بھیجا کریں حکم کے اطلاق وعموم سے صلوٰۃ و سلام کی تمام باادب صورت

Marfat.com

صورتیں اسی حکم شرعی سے ثابت ومشروع اور جائز وثابت ہوئیں رات دن' سفر' گھر روشنی اندھیرا اور قیام وقعود تنہا یا جماعت وحلقہ مسجد یا خانقاہ وگھر میں شہر یا جنگل میں بکمال ادب ومحبت سب صورتیں اطلاق وعموم امر شرع میں داخل اور شامل ہیں تفسیر احمدی میں بحوالہ اتقان ہے کہ صلوا علیه و علی آله وسلموا تسلیما نازل ہوا لفظ وعلی آلہ کی کتاب تلاوت نہیں مگر اسی کا اعتقاد وعمل باقی اور اجماعی ہے آیت کی تعمیل جو سنت نے سکھائی وہ عبادت میں جاری ہے جس میں آل کا لفظ ہے۔

(۵) آل سے حضور کے ساتھ دینی ایمانی تعلق دار تمام اپنے اپنے مرتبہ وتعلق کے مطابق مراد ہیں عام عموماً خاص خصوصاً اخص ان سب سے زیادہ اور خاص الخاص طور پر۔

(۶) اصحاب حضور سید العالمین بہترین خلائق ﷺ کی صحبت مقدسہ سے فیضیاب مؤمن گھر بار والے لوگ سبھی اپنے اپنے مرتبہ وعلاقہ کے مطابق مراد ہیں۔ عام عموماً خاص خصوصاً اخص ان سب سے زائد۔

(۷) عترت یعنی اولاد رسول جس سے آج عرب وعجم بلاد اسلامیہ میں سادات نبی فاطمہ حسنی وحسینی صحیح النسب وجہ امن وہدایت موجود ہیں جو کتاب وسنت شریعت طریقت حقیقت معرفت ادب وعشق حق پر صاحب استقامت ہوتے ہیں اور کفر وضلال پر سوء خاتمہ سے حفاظت خداوندی ببرکت نسب حبیب خدا ﷺ ان کے شامل حال رہتی ہے اور عوالم اسلامی کی اصطلاح میں متواتر اً واجماعاً لفظ سید ان پر بطور خاص وشعار وعلم بولا جاتا ہے اور صورت تعمیل آیت مباہلہ وعبارت النص وسنت قولی وفعلی نے بنی فاطمہ کو اولاد رسول قرار دیا اور فقہاء اسلام نے بتسلیم اس پر عمل درآمد رکھا اور اسے

Marfat.com

حضور کے خصائص سے شمار کیا اور ہر زمانہ میں علم وعرفان وتقویٰ کے سرچشمہ رہے اور علم وتقویٰ میں مرکز ومدار اور جو بے اصل و بے بنیاد طور پر اس نسب شریف میں آ گھسے وہی انجام کار بہکے اور گمراہ ہو کر رسوائے عالم ٹھہرے اسی لئے ادب علم وعرفان والے اہل تحقیق کا بیان ہے کہ اس نسب شریف کی صحت میسر ہے تو کفر وضلال کی نسبت باطل ہے اور اگو کفر وضلال مستحق ہے تو نسب شریف کی شرافت ہرگز حاصل نہ ہوگی یہ نسب شریف غرور وتکبر کا ذریعہ نہیں بلکہ علم وتقویٰ اور طہارت کا سرچشمہ ہے اور ادب و عشق حق کا خزانہ۔

(۸) انبیاء سے مراد حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے حضور خاتمہ وتتمہ رسالت و نبوت محمد رسول اللہ تک کے سب پیغمبر ہیں علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ان سب پر درود وسلام ہر مسلمان کا محبوب مشغلہ وحسنہ ہے۔

(۹) اولیاء سے انبیاء سابقین کی امتوں کے اور سید الانبیاء والمرسلین آخر المبعوثین محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے تمام اولیاء مراد ہیں جو اللہ رسول کے کمال ادب وعشق پر صاحب استقامت ہوتے ہیں اور جو ادب وعشق حق سے محروم و بے گانہ ہو وہ اولیاء اللہ سے نہیں بلکہ شیطان کے دوستوں سے ہے ایسوں پر اولیاء یا ولی کا لفظ بلا امتیاز بولنا شرعاً ناروا ہے کہ عوام کو دھوکہ ہو سکتا ہے کتاب وسنت نے ان بے ادبوں اور بے محبتوں کو اولیاء الشیطان کہا ہے۔

کار شیطان می کند نامش ولی — گر ولی ایں است لعنت بر ولی

کام شیطان کے کہلوائے ولی — دشمن حق لعنتی ہے کب ولی!

اہل ادب وعشق حق ہیں اولیاء — بے ادب بے عشق حق ہیں اشقیاء

Marfat.com

اولیاء اور اشقیاء یکساں نہیں　　حق و باطل جس طرح یکساں نہیں
پھیلا باطل پہن کر حق کا لباس　　دور رہ بال سے مرد حق شناس
ادب و عشق حق ترا مقصود ہے　　اس سے جو محروم ہے مردود ہے
یہ کسوٹی نیک و بد کی پاس رکھ　　اہل ادب و عشق حق رہ آس رکھ

(۱۰) اہل بیت رسالت سے بھی تین قسم کے لوگ مراد ہیں حرم نبوی کے تعلق دار، عام، خاص اور اخص اپنے اپنے مرتبے و درجہ و علاقہ کے مطابق سب ہی لائق ادب و احترام ہیں۔

حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے سلام محمود کے پہلے شعر کی وضاحت عالمانہ اور عارفانہ انداز میں پیش کی۔ اب ایک اور شعر کی تشریح قارئین کے لئے پیش کی جاتی ہے۔

نعت میں جس کی ناطق کلام خدا
اس کی سیرت و صورت پہ لاکھوں سلام

تشریح: اس سے ناظم سلام کو افراد ملت کو ایک علمی عرفانی حکمت پر توجہ دلانا مقصود ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اگر دل و دماغ عقل و اعتقاد پر کوئی آفت نہ آئی ہو تو دین و ایمان والا بندہ کلام خدا قرآن عظیم کے مقدس مطالعہ سے محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت و خلق کی ایک زندہ جاوید تصویر ملاحظہ کرے گا اور کتاب اللہ کی تلاوت و تدبر میں حضور کا سراپا شریف سامنے دیکھے گا جیسا کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کان خلقه القرآن آپ کی سیرت خلق سراپا قرآن کریم ہے اور اہل ادب و محبت کی نظر میں تمام قرآن کریم سراپا نعت رسول کریم ﷺ ہے اور آپ کی

Marfat.com

ذات کریمہ سراپا حجة الله علی العالمین ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم آپ کی سیرت سب سے اعلیٰ درجہ کی عبدیت ہے اور صورت مجسمہ محبوبیت جسے دیکھنا اور برکت وسعادت اندوز ہونا مطلوب ومقصود ہو۔ وہ کتاب وسنت کی تلاوت اور اطاعت پر مداومت کرے اور سارے عالم کے امن وایمان وخوشحالی کی ضمانت بھی اس میں ہے۔

علم میں نہ خدا نہ خدا سے جدا عشق میں حسن قدرت پہ لاکھوں سلام

اس سے ناظم سلام اپنے نفس اور برادران ملت ودین کو شرعی علم وعشق پر متوجہ کر کے ذات مصطفیٰ ﷺ کے متعلق دونوں کا خلاصہ ذہن نشین کرانا چاہتا ہے کہ از روئے علم آپ مظہر ذات وصفات حق ہیں پس آپ نہ خدا نہ خدا سے جدا ہیں صفات الٰہیہ کی جلوہ نمائی ہے لاعین ولا غیر علم عقائد میں آتا ہے اور دنیائے عشق کا فیصلہ یہ ہے کہ آپ حسن قدرت کی تشکیل ازلی وتصویر ابدی ہیں۔

ان کے مالک کے ان پر صلواۃ سلام آل واصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

تشریح: گدائے باب مصطفیٰ ناظم نظم سلام کے آخر میں اول کی طرح حضور سرور کائنات سراپا اسم ذات مظہر وصفات حق تعالیٰ ﷺ پر صلواۃ وسلام کی سنت ادا کر کے برکات حاصل کرتے ہوئے برادران دین وایمان کو خلاصہ تعلیم وہدایت اسلام پر پھیر سے توجہ دلا کر اصلاح اعتقاد ودعوت عمل کی یاد دہانی کراتا ہے ساری خدائی اور کل عالمین کے لئے حضور ہادی رحمت نبی رسول اور پناہ عالمین اور معلم بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں جیسا کہ اشعۃ اللمعات کتاب العلم فصل سوم میں عبداللہ بن عمرؓ کی

Marfat.com

روایت مرفوع کے یہ الفاظ کریمہ میں فرمایا وانما بعثت معلماً مجھے معلم یعنی سکھانے والا بنا کر ہی مبعوث فرمایا گیا (رواہ دارمی) سو آپ نے دین وایمان کی ایسی تعلیم وتربیت فرمائی جس کی نظر نہیں حق وباطل میں کوئی التباس وشبہ کی گنجائش بھی نہ رہی بمصداق ۲/۱۳ البقرہ قدتبین الرشد من الغی بے شک خوب جدا ہوگئی نیک راہ گمراہی سے اور بخاری ۱۴/۳ مطبوعہ مصر باب غزوہ احد میں عقبہ بن عامر سے مروی کہ شہداء احد کے مشاہدہ پر حضور شاہد عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ برس بعد فرمایا گویا زندوں اور مرگزاروں کو الوداع فرما رہے تھے آپ ممبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں بے شک تمہارے آگے تمہارا پیشرو ومنتظم کارساز ہوں وانا علیکم شہید اور تم پر شہید وگواہ نگہبان محافظ خبردار (مطلع) ہوں اور بے شک تمہارے وعدہ کی جاحوض ہے وانی لانظر الیہ من مقامی ھذا اور بیشک میں اسے اپنے اس مقام سے بھی دیکھ رہا ہوں وانی لستُ اخشیٰ علیکم ان تشرکوا ولکنی اخشی علیکم الدنیا ان تنا فسوھا. اور بے شک مجھے تم پر کوئی خوف مشرک بن جانے کا (تو اب) نہیں رہا لیکن مجھے تم پر دنیا کا اندیشہ ہے کہ کہیں اس کی رغبت میں ایک دوسرے سے بڑھنے میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ اس سے چند عظیم فائدے معلوم ہوئے۔ (۱) حضور اہل ایمان ودین کے دنیا برزخ اور آخرت میں والی ومولیٰ ہیں۔ (۲) دین ایمان والوں کی قبروں پر جانا عموماً اور بزرگان دین کے مزارات ومشاہد وخانقاہوں اور یادگاروں پر جانا ہادی عالم آخر المبعوثین ﷺ کی سنت ہے۔ (۳) یہ عقیدہ اہل حق وہدایت کا ہے کہ اللہ کی عطاء سے حضور کا تصرف واقتدار علم مشاہدہ دنیا برزخ ظاہر و باطن اول وآخر کو محیط ہے۔ (۴) حضور ہادی عالم ﷺ پر ایمان اور آپ کے اتباع

Marfat.com

والوں کو مشرک ہونے کا خطرہ نہیں وہ ایسی عظیم ہدایت و تعلیم و جماعت میں ہیں جہاں شرک کا اندیشہ ہی نہیں والحمد للہ علی ذالک (۵) البتہ محبت اور رغبت دنیا میں پڑنے کا خدشہ ہے اس میں اہل دین اور ایمان کو زبردست انتباہ ہے۔

اشعۃ اللمعات ۴/۱۸۷ کتاب الرقاق عمرو بن عوفؓ سے مروی کہ فرمایا پس بخدا لا الفقرا خشی علیکم مجھے تم پر فقر ناداری کا اندیشہ نہیں لیکن مجھے تم پر اس کا اندیشہ ہے ان تبسط علیکم الدنیا کہ تم پر دنیا کشادہ کر دی جائے جیسا تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تو تم بھی اس کی رغبت میں مبتلا ہو جاؤ گے جیسے وہ ہوئے و تھلکوا کما اھلکتھم اور تمہیں ہلاکت میں ڈالے جیسا کہ ان کو ڈالا (متفق علیہ) اشعۃ اللمعات ۴/۱۸۲ کتاب الرقاق مستورد بن شداد سے مسلم کی حدیث میں ہے معلم کائناتﷺ نے فرمایا خدا کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کوئی شخص دریا میں انگلی ڈالے اور پھر دیکھے کہ وہ کیا لے کر واپس آئی ہے۔ اشعۃ اللمعات ۴/۱۸۹ ابو ہریرہؓ سے بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت میں ہے کہ والی دو جہاںﷺ نے فرمایا لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس تونگری دولت مندی واسباب وسامان کی بہتات سے نہیں بلکہ اصل تونگری دل کی تونگری ہے۔ اشعۃ اللمعات ۴/۱۸۸ عبداللہ بن عمروؓ سے مسلم میں ہے عالم ما کان وما یکونﷺ نے فرمایا قد افلح من اسلم و قنعہ اللہ بما اتاہ اس نے فلاح حاصل کر لی جس نے اسلام قبول کر لیا اور اسے اللہ نے اس پر قناعت رضا مندی بخشی جو اسے دیا۔ اشعۃ اللمعات ج ۴/۱۸۵ بخاری و مسلم شریف کی متفق علیہ حدیث میں ابو ہریرہؓ سے مروی مخبر صادق باخیار غیوب وشہادتﷺ نے فرمایا حجبت النار بالشھوات و

Marfat.com

حجبة الجنة بالمکارہ دوزخ شھوات سے ڈھانکی گئی ہے اور جنت ڈھانکی گئی ہے سختیوں تکالیف سے۔ اشعۃ اللمعات ۴/۱۹۴ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ میں سھل بن سعد سے مروی معلم کائنات ﷺ نے فرمایا لو کانة الدنیا تعدل عند الله جناح بعوضة ماسقی کافرا شربةً اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوئی تو اللہ اس سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

اشعۃ اللمعات ۴/۱۸۷ بخاری و مسلم کی حدیث متفق علیہ میں بروایت ابی ہریرہؓ مروی ہے حبیب کبریا ﷺ نے فرمایا اللھم اجعل رزق آل محمد قوتاً اے اللہ محمد کا رزق قوت بنادے یعنی جان بچانے زندہ رہنے کو بس ہو۔

سبحان اللہ برگزیدہ آل و اصحاب مصطفیٰ ﷺ نے اس سے کس قدر عبرت حاصل کی اور دین و ایمان پر اعلیٰ استقامت کے ساتھ دنیا سے قوت و کفاف پر قناعت میں کس کمال پر رہے کہ سیدنا امیر المؤمنین اسد اللہ غالب علی ابن ابی طالب دیوان عرفان شریف میں فرماتے ہیں اور دنیا نے دیکھا کہ واقعی وہ ایسے ہی تھے جیسا کہ فرمایا۔

دنیا تخادعنی کانی لست اعرفها　　حظر الملک حرامها و انا جتنبت حلالها

مدت الی بیمنیها فردتها و شمالها　　ورایتها محتاجة فترکت جملتها لها

دنیا مجھے فریب دینا چاہتی ہے اس خیال سے کہ جیسا میں اس کے حال کا عارف نہیں حالانکہ مالک الملک (خدا) نے تو اس کے حرام سے منع فرمایا اور میں اس کے حلال سے بھی بے نیاز ہوں دنیا نے میری جانب داہنا ہاتھ بڑھایا تو بھی ایسا ہی ہوا اور اصل بات یہ ہے کہ میں نے اسے مجسمہ احتیاج دیکھا تو ساری دنیا دنیا ہی کے لئے ترک کردی۔ (نظام مقصود شرح سلام محمود صفحہ ۵۲۸)

Marfat.com

آخری شعر سلام محمود کا بمعہ تشریح حاضر خدمت ہے۔

جان ایمان محمود جان جہان　　والی بزم جنت پہ لاکھوں سلام

تشریح: علم وعرفان ادب وعشق کی دنیا میں ذات مصطفیٰ ﷺ کو جان ایمان سے یاد کیا جاتا ہے اس رسم کے تحت گدائے باب مصطفیٰ ﷺ ناظم سلام نے عرض کیا ہے۔

مصطفیٰ کو خدا کی شان کہو　　شکل انسان میں حق کی آن کہو

پوچھو قرآن سے تو ہیں ایمان　　اُس کا کہنا ہے میری جان کہو

دارمی کی حدیث صحیح میں ہے جاء کم رسول لیحی قلوباً غلفا و یفتح اعیناً عمیا و یسمع اذانا صم و یقیم السنة عوجاً تمہارے پاس رسول آئے کہ غلاف چڑھے دلوں کو زندہ فرمائیں اندھی آنکھیں بینا کردیں اور بہرے کان کھول دیں اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردیں۔ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے حضور اللہ کے وہ راز ہیں جو روحوں میں پھیلا ہوا ہے انہی کی خوشبو سونگھ کو روحیں جیتی ہیں اسی میں ہے ھو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روح الاکوان وحیاتھا حضور تمام جہان کی جان اور زندگی ہیں۔ یا رسول اللہ یا وسیلة العالمین الی رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیک و علی اھل بیتک و عترتک و صحبک اقول کما قال الامام جمال الدین محمد بن نباة المصری

علیک من المولیٰ بکل وقتٍ　　صلواتی فی الجنان لھا اداء

اذا ختمت تعاد فکل تالٍ　　لہ وقت علیھا و ابتداء

Marfat.com

رضیت باللہ ربا و بالا سلام دینا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیٰ اصحابہ نبیا و رسولاO (نظام مقصود صفحہ ۵۳۴)

محفل عشق کی آواز

حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اشعار ۶۲/۱۲/۱۵ میں تحریر فرمائے ہیں کتاب نظام مقصود کے ساتھ ملحق ہیں۔

میرا تن فدا میرا من فدا میری جان تم پر نثار ہو

تمہیں کن فکان کے ہو مدعا تمہیں سے تو باغ و بہار ہے
ہے تمہیں سے کام یہاں وہاں ہے تمہارا فکر نہان عیان

یہاں پر خیالوں کا کام کیا میرا دل بھی کوئی مزار ہے
کہیں تجھ کو والی دو جہان ملکوت و ملک تیرے مکان

تو خدا کے ملک ہے اے شہا تو خدائی تم پہ نثار ہے
تیرا ہر گدا تو ہے با خدا تیرا نور جلوہ حق نما

تیرا ہاتھ دست خدا رہا تیرا ذکر حق کی پکار ہے
تو پتہ خدا کا ہے بے گمان تیرے سر کا صدقہ تو ہے جہان

جہان تیری ملک اے سرور! تو دنیٰ کا شہسوار ہے
قرآن پاک ہے نعت میں ہے عیان وہ ذات وصفات میں

Marfat.com

تیرا ذکر پھول ہے دین کا تیرا حسن دل کی بہار ہے
ہو تمہیں تو سید العالمین ہو تمہیں تو رحمت للعالمین
ہے قضا رضا تیری خسر وا کہیں خلد تو کہیں نار ہے
یہ فتح ہے ہم کو پتہ چلا بخشا حق نے اصل و فرع ترا
تیری کشتی تاروں پہ میں فدا تیرا بحر ہے تیری بار ہے
لیا ہم نے قل یا عباد سے ہیں خدا کے ہم تیری یاد سے
تیرے ہم غلام ہیں سیدا کہیں حد نہ کوئی شمار ہے
بخدا کہ جان جہان ہے تو کہ برون و ہم و گمان ہے تو
تجھے جانے خاص تیرا خدا تو مدار لیل و نہار ہے
میرا دین تو ہے تیرا ادب تیرا عشق ایمان شاہ عرب
تیری یاد پر ہے گزر میرا محمود جان نثار ہے

کتاب کے آخر میں ایک استغاثہ مؤلف کتاب ھذا نے تحریر فرمایا ہے چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

یا شفیع الوریٰ و یا سندی — انت فی الکائنات معتمدی
یا کریم الوریٰ باعتابک — جئت شوقا الیک خدّیدی
یا عظیم الوریٰ فبابک لی — خطة سیدی الی صمدی
یا نبی الوریٰ جنابک لی — ملجا للغموم والفندی

(نظام المقصود صفحہ ۵۴۴)

Marfat.com

عالم اسلام کے لئے بیداری کا پیغام

یہ کتاب حجم میں اگرچہ بہت چھوٹی سی منظوم کتاب ہے لیکن کتاب کیا ہے سمندر کوکوزے میں بند کیا ہے۔ کتاب کے سرورق پر **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** اور **انما المؤمنون اخوۃ** مرقوم ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ عالم اسلام کے اتحاد واتفاق کے لئے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہ کتاب منکرین خدا یعنی دھریوں اور منکرین محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تردید میں لکھی گئی ہے اور اس میں عقائد حقہ کو واضح فرمایا ہے اور منکرین حق کے لئے کافی وشافی مثبت انداز میں رد موجود ہے۔ کتاب کے صفحات ۲۴ ہیں اب چند اشعار مشت نمونہ پیش خدمت میں امید واثق ہے کہ قارئین کی رہنمائی کے لئے کافی ہوگی۔ کتاب کا آغاز **بسم اللہ** شریف سے کیا ہے اور پھر کلمہ شریف **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ﷺ سے ہے پھر **ان الدین عند اللہ الاسلام و من یتبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین** درج ہے۔

جاگو جاگو سونے والو! لوٹ مچی ہے ہوش سنبھالو
حادث موجود کا موجد لازم ممکن ہے واجب سے قائم
بھاگو باطل خواب خیالو جاگو جاگو سونے والو!

تشریح: اس میں حکیم ملت رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام کو متنبہ فرمایا ہے کہ اے مسلمانان عالم اسلام آپ تو غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں ذرا مہربانی کر کے اس

Marfat.com

غفلت کی نیند سے تو بیدار ہو جاؤ اور ہر جگہ دنیا میں اسلام کے خلاف عالم کفر نے اسلام کو پائمال کرنے کے لئے لوٹ کھسوٹ شروع کی ہے ذرا ہوش تو کرو تا کہ تمہیں معلوم ہو کہ دھریت کے ماننے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے ان پر یہ سوال ہے کہ جو موجود ہیں کائنات میں یہ تمام حادث ہیں یعنی بعد میں یہ پیدا ہوئے ہیں تو ان حادث کے لئے ایجاد کرنے والا ضروری ہے کیونکہ بغیر موجد کے وجود ممکن نہیں اور یہ وجود واجب سے قائم ہے یہی بات ممکنات سے ہے تو اللہ تعالیٰ کو واجب الوجود کہا جاتا ہے تو اے باطل خواب والے تم اس کائنات سے چلے جاؤ اور اے عالم اسلام کے غیور مسلمانو تم غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ۔

موجد بغیر وجود نہ ممکن ام خلقوا من غیر شئی
واجب موجود کو تو پالو جاگو جاگو سونے والو
کب کوئی اپنا خالق آیا ام هم الخالقون آیا
عقل کے ناخن بڑھے کٹالو جاگو جاگو سونے والو

تشریح: کائنات میں جو موجود ہیں یہ بغیر موجد کے ممکن نہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ۵۲/۳۵ طور میں ام خلقوا من غیر شئی یعنی اللہ تعالیٰ کے بغیر یہ کس نے پیدا کئے ہیں اور جب موجودات ہیں تو ان تمام کے موجد کو آپ ضرور پائیں گے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اگر یہ تمام افراد کائنات بغیر خالق کے پیدا ہوئے ہیں تو پھر یہ خود خالق بن جائیں گے اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ از خود پیدا ہو چکے ہوں یہ پیدا کرنے والے ہوں۔ اس وضاحت کو اللہ تعالیٰ نے ۵۲/۳۵ طور میں بیان کیا ہے کیا وہ آپ ہی

Marfat.com

خالق ہیں؟ یہ باطل ہے شے کا اپنے نفس پر قدم عقلاً محال ہے خالق کا مخلوق سے پہلے ہونا ضروری اور معقول ہے وہ اپنے خالق آپ نہیں ہو سکتے متعدد ہوں تو موجب فساد ہونا ظاہر ہے دولت مشترکہ بنالو بوجہ عجز احتیاج ممکن مگر وہ الوہیت کے منافی ہے

ے

خالق مالک سمع و بصر دے ام خلقوا السماوات والارض
علم ہدایت کو اپنا لو جاگو جاگو سونے والو
ممکن واجب کا متقاضی ہے موجود کا عدم تو ماضی
واجب کو معبود بنا لو جاگو جاگو سونے والو

تشریح: اللہ تعالیٰ تمہیں بصارت اور بصیرت سے نوازے تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں فرمایا ہے ۴/ ۲۷ طور اَمْ خلقوا السماوات والارض کیا انہوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا ہے تو جواب نفی میں ہوگا دہریت الحاد یہ والے خالق کائنات کی توحید سے بہکنے کے لئے کوئی راہ نہیں رکھتے متعدد خالق فرض کئے جائیں تو اگر وہ ارادہ و ایجاد پر قادر مطلق نہ ہوں تو عاجز اور ناقص ہوئے ایسے خدا اور خالق نہیں ہو سکتے اگر قادر مطلق ہوں دوسرے کے ارادہ و ایجاد کے محتاج و پابند ہوں تو عاجز و ناقص ہوئے محتاج و پابند نہ ہوں تو ایک کے ارادے سے ایک چیز کا وجود دوسرے کے ارادہ سے عدم لازم آتا ہے جو محال ہے جس چیز کے فرض کرنے سے محال لازم آئے اس کا وجود عقلاً محال ہے پس خدا خالق و مالک صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ خدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔

Marfat.com

حادث ممکن ہے محتاج　　واجب قدیم کی شاہی راج
ہدایت حکمت تو اپنا لو　　جاگو جاگو سونے والو
موجد ہے ایجاد سے پہلے　　ہے صانع صنعت سے پہلے
حق تسلیم کرو مت ٹالو　　جاگو جاگو سونے والو

تشریح: کائنات جب حادث ہے اور یہ امکان ہے کہ حادث محتاج ہوتا ہے اور وہ واجب جو قدیم ہے اس کی شاہی و راج ہے اور اس سے ہدایت بھی ملتی ہے اور حکمت بھی اس سے پالو اے خواب غفلت میں سوئے ہوئے انسانو! اب نیند غفلت سے جاگو اور جو موجد ہوگا تو خواہ مخواہ ایجاد اس کے بعد ہوگی اور صانع صنعت سے پہلے موجود ہوتا ہے اور جو حق ہے اس کو مانو اور اس کو مت ٹالو اے خواب غفلت میں سونے والو اب خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور جو واجب ہوتا ہے وہ دوسروں کا محتاج نہیں ہوتا اور جو حادث ہوتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے اور وجود سے پہلے مسبوق بالعدم ہوتا ہے۔ حکیم ملت نے کچھ اشعار لکھنے کے بعد یہ واضح فرمایا ہے کہ اے دھریو تمہیں فلسفہ یاد نہیں ہے۔

فلسفہ تم کو یاد نہیں ہے　　بے موجد ایجاد نہیں ہے
دہریت کی خیر منالو　　جاگو جاگو سونے والو
موجد لام مشدد نامی　　مشدد میم ایجاد گرامی
معیت لام اور میم کی پالو　　جاگو جاگو سونے والو

Marfat.com

تشریح: در یہ لوگ اپنے آپ کو فلسفی کہتے ہیں حکیم ملت نے فرمایا کہ تمہیں فلسفہ کچھ بھی یاد نہیں اس لئے کہ فلسفے کا قانون ہے کہ بغیر موجد کے ایجاد نہیں ہے تو پھر کس طرح دھریے بن گئے اب تمہیں اپنی اس دہریت کی خیر منانا چاہئے کیونکہ خالق و مالک وموجد کائنات اللہ کے معبود سے انکار خود فلسفہ کے بنیادی قانون کے خلاف ہے اور ایجاد محمد ﷺ کی تو محمد ﷺ کا میم بھی مشدد بنایا اب دونوں کی معیت یعنی لام اور میم کو تم پاؤ گے۔

نور سے نور ایجاد پیاری　　جس کے لئے ہے خلقت ساری
نور کے تڑکے دیکھ دکھالو　　جاگو جاگو سونے والو!
قد جاء کم من اللہ نور　　اور کتاب و سنت روشن
دونوں کے حق اوتیت بنالو　　جاگو جاگو سونے والو!

تشریح: بخاری اور مسلم کے استاد امام عبدالرزاق نے بسند خود اپنے مصنف میں جو طویل حدیث نور مصطفوی کے متعلق روایت کی ہے جسے اکابر محدثین نے بتلقی قبول ذکر کیا ہے اس میں خلق نور نبیک من نورہ کے لفظ مبارک ہیں اور اس کا مطلب شعر میں واضح ہے اور ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام خلقت حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ کے لئے ہے اور یہ کتاب وسنت سے ثابت ہے کہ آپ وجہ ایجاد و بقاء ہیں پھر حضور انور ﷺ کے نور پر قرآنی آیت مبارک پیش کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قد جاء کم من اللہ نور بے شک آیا تمہیں پاس اللہ کی طرف سے نور اور

Marfat.com

کتاب وسنت کی روشنی میں آپ پرنور کا اطلاق فرمایا گیا ہے مشکواۃ شریف میں ہے اوتیت القرآن و مثلہ معہ مجھے قرآن اوراس کے مثل دیا گیا۔آگے حکیم ملت نے بستر بندتوحید کے مدعیوں کومخاطب کر کے فرمایا۔

قل ھو اللہ احد آیا　　تثنیہ جمع نے یہ رتبہ نہ پایا
بستر بند توحید سنبھالو　　جاگو جاگو سونے والو
بلغ لتبین آیا　　سمجھو تو کس نے فرمایا
بے سمجھے چاہے بہکالو　　جاگو جاگو سونے والو

تشریح: اللہ تعالیٰ نے حضورانور ﷺ کومخاطب کر کے فرمایا کہ اے میرے محبوب کائنات سے میرا تعارف کرواورفرمادو کہ اللہ ایک ہے یعنی آپ نے مجھے پہچان لیا ہے اب اگر دو نے پہچان لیا ہوتا تو فرماتے قولا اے دونوں مدعیان توحید تم دونوں کہہ دو کہ اللہ ایک ہے اوراگر تمام نے پہچان لیا ہوتا تو فرماتے قولوا اے تمام مدعیان توحید تم کہہ دواللہ تعالیٰ ایک ہے بلکہ جس نے پہچان لیا تھا اس سے کہہ دیا گیا کہ آپ فرمادیجئے کہ اللہ ایک ہے ۱۴/۶ سورۃ مائدہ میں آیت ۶۷ میں فرمایا گیا ہے کہ اے مبعوث آخریں رسول تو پہنچادے جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی جانب سے اترا اور پھر ۱۲/۱۴ نمل آیت ۴۴ پڑھو ہم نے اے محبوب تم پر یہ یادگار (کتاب وسنت) اتاری کہ تم بیان کردو لوگوں کے لئے کیا اترا ہے۔آخر صفحات میں آپ نے جو اشعار فرمائے ہیں ان میں سے چند مشت نمونہ پیش خدمت ہیں بغیر تبصرہ کے۔

Marfat.com

ملت میں تفریق نہ کرنا دین اسلام پہ جینا مرنا
ولا تفرقوا سے پالو جاگو جاگو سونے والو
تکفیر اگر اسلام میں ہوتی جاگتی کب دنیا کفر میں سوتی
اپنے نبی پہ نظر ڈالو جاگو جاگو سونے والو
بھولے کو بھولا کہتے رہنا کس مطلب کا ہے یہ کہنا
سیرت پاک تو دیکھو بھالو جاگو جاگو سونے والو
فقیر نہ لیڈر ملا شاعر اور نہ کچھ تکفیر کا ماہر
مان کے حق تسلیم کرالو جاگو جاگو سونے والو
یہ محمود مثلث حالی ہے سوتوں کو جگانے والی
پڑھ کر جاگو اور جگالو جاگو جاگو سونے والو
بسم اللہ ہاں نام مولا فتنہ تو ختم جہاد سے ہوگا

عالم اسلام کے لئے بیداری کا پیغام مثلث حالی آسان طرز پر حکیم ملت نے تحریر فرمایا ہے تا کہ الفاظ بھی سادہ اور معنیٰ کی طرف بھی سوچو تو ہر شعر میں جو سوال ہے اس کا جواب بھی دلیل کتاب وسنت سے دیا ہے۔ کتاب کیا ہے سمندر کو کوزے میں بند کیا ہے۔ اس میں دھریت کے متعلق سوال و جواب دونوں سے اشعار مزین ہیں اور پھر قرآنی آیات اور احادیث کی طرف جو اشارے فرماتے ہیں وہ بھی نقل فرماتے ہیں اگر کوئی صاحب علم وعرفان اس کتاب کی شرح لکھنا چاہے تو ایک ضخیم جلد لکھی جا سکتی ہے کیونکہ اس میں فلسفہ منطق اور کتاب وسنت تمام کا مجموعہ پایا جاتا ہے۔

Marfat.com

صحیفہ تحقیقات

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ کی تالیفات میں سے ایک اہم اور مشہور تالیف ہے۔ اس کتاب کا نام صحیفہ تحقیقات ہے اور خزانہ روایات مسلمہ بھی ہے اس کتاب میں نظم بھی ہے اور نثر بھی تصوف بھی ہے اور احکامات فقیہ بھی اور تاریخ بھی ہے۔ یہ کتاب ۴۲۰ صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے سرورق پر مندرجہ ذیل بیان درج ہے پارہ ۲۶ سورۃ فتح آیت ۸'۹ کا خلاصہ مطلب اے حبیب ہم نے تمہیں گواہ یعنی حاضر وناظر بنا کر بھیجا اور خوش خبری اور ڈر سنانے والا۔ اے لوگو یہ (اس لئے) تا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم پر ایمان لاؤ اور اس (آخری نبی برگزیدہ) رسول کریم کی ہر طرح تعظیم وتوقیر کو اور (اس وحدہ لاشریک) خداوند عالم کی (جس کا مظہر اتم یہ آخری پیغمبر ہے) تسبیح (عبادت وذکر) کرتے رہو صبح وشام کی تعمیل میں صحیح ایمان و توحید وعبادت کے ادلہ اربعہ سے لئے ہوئے مقدس مضامین کا سلسلہ مقالات محمود اسلامی اتحاد وحدت ومساوات پر تحقیقات کی جامع ومستند کتاب زاد محمود دریا و محبوب کی جلد سوم مسمیٰ بہ صحیفہ تحقیقات خزانہ روایات۔ کتاب کے اندر سرورق میں مندرجہ ذیل جملوں کا اضافہ ہے۔ ملت وملک کے بقاء ارتقاء استحکام میں عین اس طرح اہمیت و ضرورت ہے جس طرح کہ ایک ماہر وخصوصی معالج کو اپنے خاص متعلقین کو متعدی الضرر امراض کے خطرناک جراثیم سے بچانے میں صحیح اور مفید تدابیر کا اختیار کرنا اہم ضروری ہوتا ہے۔ کتاب کے آغاز میں بسم اللہ شریف درج ہے اور پھر جو اشعار درج ہیں ان میں چند درج کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

با بسم اللہ موصل جا اللہ　　بسم اللہ میں آتے یہ ہیں
وہ اللہ یہ جس کے بندے　　ذات صفات بتاتے یہ ہیں
لا شریک وہ معبود ان کا　　جس کے حبیب کہلاتے یہ ہیں
نور ہیں عبد رسول ہیں اس کے　　غالب دین کراتے یہ ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم　　صلی اللہ علیہ وسلم

تشریح:

(۱) اس میں مسنون طریق آغاز کار خیر کے علاوہ حضور مظہر اسماء وصفات کو سراپا اسم ذات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسم کی نعت پر اشعار ہیں کہ اہل علم و عرفان فرماتے ہیں اسم اللہ حضور ہیں اسم علامت کو کہتے ہیں جو ذات پر دلالت کرے اور دلالت میں تین باتیں ضروری ہیں ذات' غیر' واسطہ میں ذات ذات الٰہی ہے غیر عام عالم خلق اور واسطہ درمیان ذات الٰہی اور خلق کے اسم اللہ یعنی حضور ہیں ﷺ جو وجہ وصل والصاق ہیں۔

(۲) وہ اللہ جس کے الخ اس میں پارہ ۲۶ سورۃ فتح کی آیت ۲۸'۲۹ پر اشارہ ہے وہی پڑھ کر غور کرو کہ اس کی الوہیت وخدائی پر یہ اور ان کی عظمت ومحبوبیت پر وہ کافی گواہ ہے۔

(۳) اہل تحقیق وعرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ جب تک رب محمد پر ایمان نہ ہو نہ توحید صحیح نہ ایمان مقبول ورنہ تو خوف خدا اور الوہیت و ربوبیت الٰہی کا شیطان بھی مدعی ہے انی اخاف اللہ رب العالمین ○ کہتا ہے

Marfat.com

ایمان وہ ہے جوان کی اتباع عشق وادب میں ہوتو توحید وہ ہے جوان کی سند ونسبت سے ہو کہ مرتبہ وجود میں صرف اللہ تعالیٰ اور مرتبہ ایجاد میں صرف حضور ہیں باقی ظل وعکس ہیں۔

(۴) ان آیات احادیث وآثار سے ثابت ہے کہ جس میں آپ کی نورانیت عبدیت ورسالت کا بیان ہے دیکھو مواھب للدنیہ' شفا شریف' خصائص کبریٰ وصحاح وغیرہ اور قرآن کریم پ۴ فائدہ آیت اور پ۱۵ بنی اسرائیل پہلی آیت اور پ۹ اعراف ۱۵۱ آیت اور پ۲۶ فتح ۲۸ وامثالھا سے ماخوذ ہے۔

(۵) پ۲۶ فتح آیت ۲۸'۲۹ پر مشعر ہے۔

(۶) اس میں حضور کے اصول وفروع کی پاکیزگی وتطہیر پر ایمان ہے جو کہ کتاب وسنت اجماع وقیاس سے ثابت ہے اور اس اخلاف حق کا خلاف ہے۔ پ۲۶ فتح آیت ۲ پ۲۲ احزاب آیت ۳۳ کا مضمون یاد دلایا ہے کہ انبیاء علیھم السلام صغیرہ کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے تو خود بلکہ اس کے وہم اور قصد سے بھی معصوم مخلوق ہوتے ہیں پس لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک و ماتاخر سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے معاصی وخطایا کی مغفرت مراد ہے اور دیگر خواص خدام امتیوں کی بالتبع۔

(۷) فائدہ ۶ کے دلائل کے بعد عن ابن عمرؓ مرفوعا قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول من اشفع لہ یوم القیامۃ من امتی اھلبیتی ثم الاقرب فالا قرب الیٰ قریش ثم الانصار ثم من امن بی

Marfat.com

واتبعنی من الیمن ثم العرب ثم الاعاجم و من اشفع له اولا افضل (دارقطنی،ملخص)

(۸) مظہرحق الخ حدیث بخاری من رانی فقد (ای الحق امثالها آیات و احادیث سے ماخوذ ہے حکیم ملت فقیہ ومفتی اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مناقب میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ عالم رشد وتوحید وہدایت وایمان کا وجود ہی اس باعث ایجاد وبقاء وجہ جود وعطاء سے ہے علم ادب عرفان والے حضور کو روح کون وحیات دو جہان کہتے ہیں آپ کے ایک طفیلی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مردے جلانا نص قطعی قرآن کریم سے ثابت ہے وہ فرماتے ہیں احی الموتیٰ جن کے مفضول وطفیلی کی یہ شان ہے خود اس مقصود کی شان کیا ہوگی افراد ممکنات وکائنات وعالمین کا وجود وبقاء ہی جس کی خاطر ہے آپ کا اسم پاک ہے محی حیات بخشنے زندہ فرمانے والے بعطاء الٰہی مطالع المسرات شریف میں ہے اسمه محی الحیات جمیع الکون به صلی الله علیه وآله وسلم فهو روحه و حیاة و سبب جوده و بقائه (زاد البیب فی ذکر الحبیب) غرض عالم کو آپ نے زندگی بخشی مردے تو آپ کے طفیل انبیاء اولیاء نے بھی زندہ فرمائے جیسا کہ کتاب وسنت وآثار سے ثابت ہے کہ دیکھو بہجۃ الاسرار وغیرہ کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور آپ کے درویشوں نے بھی مردے زندہ فرمادیئے۔ شرح سیدی عثاوی میں ہے نعمتان موجود عنده نعمة الایجاد و

Marfat.com

نعمة الامداد هو صلی الله علیه وآله وسلم الواسطة فیها اذ لولا سبقة وجوده ما وجد موجود ولولا وجود نوره فی ضمائر الکون لتهدمت دعائم الوجود الخ اور کتنے ہی مردوں کو زندہ فرمانا بھی ثابت ہے قصیدہ نعمانیہ میں ہمارے حضرت امام ابوحنیفہ عرض رسان ہیں روضہ اقدس پر بخطاب عرض کرتے ہیں دست بدستہ ؎

و دعوت ربک فی ابن جابر ن الذی قلمات احیاه و قدا رضاک

یہ کفایت کرتا ہے اعتماد کو شواہد النبوت سے حضرت امام کے اس شعر مبارک کی شرح میں لکھا ہے کہ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور کی ضیافت کی۔ ایک برہ (دنبہ) ذبح کیا اور اپنے کام میں مصروف ہوا تنہائی میں میرے بڑے لڑکے نے چھوٹے کو برے کی طرح ذبح کر ڈالا نا سمجھی سے پھر سیڑھی پر سے گرا وہ بھی مر گیا میری اہلیہ نے بڑی دلیری سے ان کو گدڑی میں چھپا دیا اور کسی کو نہ بتایا کہ ضیافت میں حرج نہ آئے کھانا تیار ہوا حضور تشریف لائے کھانا رکھا تو آپ نے اپنے بچوں کو طلب کیا کہ وہ بھی ہمراہ کھائیں میں نے اہلیہ سے پوچھا اس نے کچھ عذر کر کے ٹال دیا تناول فرمائیں گھر والے بعد میں تبرک سے مشرف ہوں گے میں نے عرض کیا فرمایا نہیں جب تک وہ نہ آئیں ہم کھانا شروع نہ کر دیں گے اس پر اہلیہ نے گدڑی اٹھا کر دکھا دی میں حیران رہ گیا گھر میں شور مچ گیا رحمۃ للعالمین نائب قدرت خدا مظہر ذات صفات الہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرط محبت وشفقت سے دعا فرمائی ان بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنے والے ہر شے کو عدم سے ظہور میں لانے والے مردوں میں روح پھونکنے والے انہیں زندہ فرما دے وہ فوراً دونوں زندہ ہو گئے اور مل کر کھانا کھایا۔ (رحمۃ رحمان شرح قصیدہ النعمان)

Marfat.com

منکر قدرت حق سے منکر ہیں واللہ علی کل شئی قدیر و بالا جایۃ جدیر ۔ اولیاء کا اجماع ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ راز الٰہی وسر اللہ ہیں جو تمام روحوں میں پھیلا ہوا ہے انہی کی خوشبو سونگھ کر روحیں حیات پاتی ہیں۔ (الاستمداد صفحہ ۶)

(صحیفہ تحقیقات صفحہ ۲۹)

محبوبان خدا کی ندا یا توسل استعانت استمداد و تعظیم ادب توسل کی مشروع کو مباح صورتوں کو جن پر خیر القرون کے صلحاء کا عمل تھا یا اس پر انہی قطعاً ثابت نہیں اسے بدعت شرک یا ضلالت وغیرہ کہنے والے گویا صاف اور صریح طور پر سلف صالحین کی راہ ہدایت کو گمراہی کہہ رہے ہیں غرض ان کے نزدیک ایمانیات ہی کا نام شرک ٹھہرا تو ان کا ایمان و مذہب ظاہر ہے کہ شرک وکفر ہی ہے معاذ اللہ واللہ الھادی۔

(۲) ندا باسم کریم پارہ ۱۸ سورۃ نور کی آیت ۶۳ سے ممنوع ہے بوجہ بے ادبی و بے تعظیمی کہ جب تک کمال تعظیم وادب واکرام کی صورت نہ ہو صرف اسم کریم سے ندا قطعاً ممنوع ہے چنانچہ ابو نعیم ابن عباس سے اس کی تفسیر میں راوی کہ نام پاک اور کنیت کریمہ سے لوگ خطاب کرتے تھے ف نھاھم اللہ عن ذالک اعظا مالنبیہ صلی اللہ علہ و آلہ وسلم فقالو یا نبی اللہ یا رسول اللہ اس سے ان کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تو وہ یوں کہا کرتے یا نبی اللہ یا رسول اللہ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی اکرم حبیب ونائب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم وعزت و ادب سکھانے کو اس سے منع فرمایا اس طرح بیھقی امام علقمہ وامام اسود اور ابو نعیم امام حسن بصری اوامام سعید بن جبیر سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے لاتقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسول اللہ یا نبی اللہ حاصل یہ محض نام اقدس سے

Marfat.com

خطاب نہ کرو کمال تعظیم وادب واکرام کی صورت سے خطاب کرو اور امام قتادہ تلمیذ انس بن مالکؓ سے بھی اس طرح مروی ہے لہذا علماء ومشائخ اہل سنت کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ محض اور صرف نام اقدس سے بے تعظیمی وبے ادبی بے امتیازی کی صورت میں ندا کرنا حرام ہے واقعی جن کو اللہ تعالیٰ کہ ان کا مالک ومولیٰ ہے صرف نام لے کر نہ پکارے بلکہ کمال محبت واکرام کے خطابات سے مخاطب فرمائے تو یہ مومنوں کی تعلیم کے واسطے ہے پھر کیا حق کہ غلام وخدم راہ ادب واکرام سے تجاوز کریں امام زین الدین عراقی وعلامہ فاسی وابن حجر وسیوطیؒ وقاضی عیاض وزرقانی وخفاجیؒ نبہانیؒ شامی وحلبی وغیرھم محققین فرماتے ہیں کہ اگر یہ لفظ کسی دعا منصوصہ ماثورہ میں وارث ہو جو خود حضور ﷺ نے تعلیم فرمائی جیسے وہ دعاء وسیلہ جس میں آیا ہے **یا محمدانی توجهت بک الی ربی** تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ یا نبی اللہ کہنا چاہئے حالانکہ الفاظ دعاء میں حتی الوسع تغیر نہیں کیا جاتا اور اس پر صاف دلالت موجود ہے ان الفاظ میں **نبیک الذی ارسلت و رسولک الذی ارسلت** انتھی معرکہ حلب میں ندا باسم کریم بحالت اشد اضطرار وبے قراری ہے نیز اسم اقدس کو کمال ونہایت مدح کے معنوں پر مشتمل جان کر اور نیز یا نصر اللہ ساتھ قرینہ تعظیم وتوقیر موجود ہے۔

(۳) **اب غوث الکل غیاث العالمین ناصر و والی مومنین اولی بالمؤمنین من انفسھم** ﷺ کی اعانت وامداد دیکھئے نہ صرف بعطاء الٰہی اپنے خدام اہل اسلام کو بچایا ہی بلکہ ان کے اس انتہائی دشمن ومخالفت متعصب شخص کو جسے اسلام ومسلمین سے اس درجہ بیر ہے کہ صرف صلح کے الزام میں اپنے عزیز ترین قوم کے قتل عام تک سے باک نہ کیا بلکہ سگے بھائی کو قتل کر دیا قومی سینکڑوں لوگ مارے

Marfat.com

گئے اس کو اور اس کی پوری سلطنت کو کس لطافت وخوبی سے اپنے غلاموں میں ملایا کہ مال غنیمت کثیر کے علاوہ اسے اپنی تمام شدتوں کا نعم البدل بھی بنایا اور اس اسلام کے دشمن کو جس نے چار پانچ ماہ تک مسلمانوں پر مصیبت کا عالم برپا کر رکھا حضور نے اپنے نیاز مندوں کی فریاد واستغاثہ واستعانت استمداد کو شرف سماعت وقبول بخشا کہ اسی دشمن کے عالم خواب میں آ کر اسے اپنے سرکار کا سائل بنایا اسے کلمہ شہادت تلقین فرما کر دست اقدس چومنے کی دولت عظمیٰ عطا فرما کر مشرف بہ اسلام فرمایا۔

(۴) اس کے اس سوال پر کہ مجھے عربی زبان آ جائے لانعم کا اظہار نہ فرمایا مگر اٹھا تو فصیح عربی بولنے والا بنایا گویا طلب وعطاء میں کچھ فرق وفاصلہ نہیں۔ صحیفہ تحقیقات صفحہ (۱۰۲

ذکر جہر

ذکر کا معنیٰ ہے ورد کرنا اور جہر کا معنی ہے آشکار یا ظاہر اگر ہم یہ معنیٰ کر کے کہ اللہ کو جہر سے یاد کرنا۔ ذکر جہر مسئلہ مختلف فیہ تو نہیں یہ مسئلہ تو مسلم ہے لیکن منکرین ذکر حق نے اس مسئلہ کو بھی مختلف فیہ میں شامل کیا ہے۔ اس مسئلہ پر محققین نے رسائل و کتب لکھی ہیں ان میں شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نتیجۃ الفکر فی الجھر بالذکر تالیف کی ہے جو کہ الحاوی للفتاویٰ کی پہلی جلد میں موجود ہے۔ حضرت العلامہ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی نے بھی سباحۃ الفکر فی الجھر بالذکر تالیف کی ہے اور شیخ نجم الدین المعروف بہ ھڈے صاحب قادری نے بھی

Marfat.com

ذکر جہر پر رسالہ تالیف کیا ہے اس طرح شیخ محمد تھانوی جو شیخ رشید احمد گنگوہی کا استاد تھا اس نے بھی ذکر بالجہر پر کتاب تالیف کی ہے جو کہ سو صفحات پر مشتمل ہے جس کا نام **دلائل الاذکار فی الجهر و الاسرار** ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے ذکر بالجہر نامی کتاب تالیف کی ہے جو کہ دو حصوں پر مشتمل ہے شاہ محمد غوث لاہوریؒ نے بھی ذکر بالجہر عربی زبان میں رسالہ تالیف کیا ہے اس طرح حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے فتویٰ ذکر جہر نامی کتاب تالیف کی ہے جو کہ چونسٹھ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کے سرورق پر آیت کریمہ وانہ **لذکرلک ولقومک وسوف تسئلون** اور حدیث شریف **اذکروا اللہ ذکرا یقول المنافقون انکم راؤن O** درج ہیں اور پھر نیچے مندرجہ ذیل جملے بھی درج ہیں خدا وخاصان خدا کے ذکر جہر کے ثبوت پر دنیائے اسلام کے لئے مثالی کتاب مستطاب مسمی بہ فتویٰ ذکر جہر درج شدہ ہیں۔ اس کتاب میں انتالیس عنوانات ہیں حکیم ملت محدث ہزارویؒ سے اس مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے اس سوال کے جواب میں مرقوم فرمایا۔ کتاب کے آغاز میں خلاصہ سوال سائلین جو درج ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔ دنیائے اسلام کے بلاد وامصار میں علماء ومشائخ وعامۃ المسلمین صالحین کا متفقہ دائمی پسندیدہ معمول ہے کہ مسجد میں بعد نماز فجر وجمعہ وغیرہ ذکر اللہ صلواۃ والسلام درود شریف قرآن خوانی ونعت خوانی کا معمول حسب اجازت ومعمول اولیاء کرام جہر سے باجماعت وحلقہ کی صورت میں برعایت ادب واخلاص کیا جاتا ہے اور پڑھنے سننے والوں پر سکون اطمینان، برکت ومسرت کا نزول ہوتا ہے اور غفلت والوں کے حق انتباہ بھولے ہوؤں کو یاد دھانی خدا ورسول کے امر وہدایت کی بجا آوری اور ہمیشہ ذکر حق

Marfat.com

میں رہنے والوں کوموافقت کی عظیم نعمت میسر آتی ہے آج کل بعض مدعیان اسلام محض اپنے یادوسرے کی نفسانی خواہشات کی خاطر قرآت ذکر خداورسول اور مناقب اولیاء کوموجب ناگواری وناپسندی کاٹھہراکر بعض آیات وروایات کی آڑ لے کر جومحض کسی خاص حکمت وضرورت کے تحت ذکر خفی کا افادہ کرتی ہیں قرآن خوانی اور خداورسول اولیاءصالحین کے ذکر وبیان سے منع کرتے ہیں اور کسی نہ کسی بہانے اہل اسلام میں ناحق تفرقہ پیدا کرتے ہیں' دریافت طلب ہے کہ قرآن وذکر اللہ صواۃ وسلام اور مناقب انبیاءواولیاءصالحین میں جہرواظہار وبیان شرعاً جائز ومفید ہے یانہ؟ اوراسے ناجائز اور ناگوار کہنا ناپسند رکھنا اللہ ورسول اور بزرگان دین وطریق صالحین کے ساتھ عقیدت ومحبت کی علامت ہے یابدعقیدگی وبغض وعداوت کی نشانی بینوا توجروا۔

الجواب: بعون الله الملک المعبود الملهم للصدق والصواب به البداية و منه الهداية واليه المآب ۔کتاب وسنت وآثار سےاور معمول اخیار سے عقل ونقل کے اتفاق واعتبار سے اللہ کی مسجدوں میں اور بعد نماز وعبادت ذکر اللہ تکبیر تسبیح اور درود شریف صلواۃ والسلام اور ذکر سیرت ونعت رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم ذکر انبیاء واولیاء صالحین بلاشک وشبہ علی الاطلاق جائز اور مشروع ومفید ہے اوراس اطلاق وعموم میں قرات وذکر وبیان کی باادب واخلاص تمام صورتیں داخل و شامل ہیں جہر واخفاء' انفرادی' اجتماعی' اتفاقی' اہتمامی تابیدی توقیتی باتعین بلاتعین وقت وحال ومقام دین وایمان والوں کے لئے قطعاً یقیناً یہ امور باعث اطمینان وسرور موجب خیر وبرکت وامن وامان اور سبب نزول رحمت ہے سے امور خیر وبرکت سے

Marfat.com

پریشان ہونا اور ان کو ناگوار ناپسند رکھنا ان سے روکنا انہیں موجب پریشانی و ایذا وحشت تصور کرنا اوران میں جمہور اہل اسلام کی مخلفت کرنا ہرگز خدارسول اور بزرگان دین وطریق مسلمین کے ساتھ اتفاق عقیدت ومحبت کی علامت نہیں بلکہ یہ تو بدعقیدگی اور بغض وعداوت کی نشانی ہے اور بڑی کم نصیبی ومحرومی کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ہمارے دینی وایمانی بہن بھائیوں کو اس میں مبتلا نہ فرمادیں کہ یہ تو دعویٰ دین وایمان کی ایک قسم کی تردید ہے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب پاک اوران کی آل واولاد (اصحاب اور بزرگان دین کے ہمیشہ اپنے ذکر و طاعت اپنے حبیب کے ادب و اطاعت محبت قرآن وسنت کی قرات حفظ اورانبیاء واولیاء صالحین کے ذکر واتباع و محبت میں نہایت استقامت اورترقی پر رکھیں آمین یارب العالمین۔

۱۲/۵ نساء پروردگار عالم کا ارشاد ہے **فاذ اقضیتم الصلوة فاذکروا الله قیاماً و قعودا و علیٰ جنوبکم** پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر۔اس آیت سے بعد نماز ذکر اللہ اطلاق وعموم کے ساتھ جائز ومشروع ہونا ثابت ہوا اور **اصول ھے المطلق لیجری علی اطلاقه** مطلق وعام حکم اپنے اطلاق وعموم پر رہتا ہے ا۔ذکر جہر بھی اس اطلاق وعموم میں داخل وشامل ہے۔ذکر کی جمیع اقسام کے ساتھ ذکر جہر بھی مشروع و جائز وثابت ہے۔ چنانچہ در منشور شریف ۲/۲۱۴ مطبوعہ مصر میں اسی آیت کی تفسیر باخراج امام **ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم ابن عباس سے ھے بالیل و النهار فی البر والبحر و فی السفر والحضر و الغنیٰ الفقر والسقم والصحة والسر والعلانیة و علی کل حالٍ** رات دن تری، خشکی سفر گھر وتونگری محتاجی بیماری صحت پوشیدہ وظاہر

Marfat.com

اور ہر حال میں ذکر کا ارشاد فرمایا۔ (فتویٰ ذکر جہر صفحہ ۸)

حکیم ملت ذکر بالجہر کی مزید تفصیل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ فائدہ: علاوہ کتاب وسنت کے امر علی الاطلاق کے سنت نبوی اور سنت صحابہ سے متفقہ طور پر بعد نماز ذکر جہر ثابت ہوا بلکہ عبداللہ بن زبیر کے ذکر جہر و بیان پر صحابہ کرام کا بلانکیر تسلیم فرمانا اسے تسلیم وتقریر پر محدثین کے اصول پر اجماعی حیثیت دیتا ہے اور اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ذکر حق کے جہر و اظہار کو ناگوار رکھنا اور اس سے منع کرنا اہل اسلام سے بہت بعید بات ہے کہ اگر ایسا ہو تو معاذ اللہ بنیاد دین ہی منہدم ہو جائے کہ نبوت و رسالت سراپا دعوت دعا اور ذکر و تبلیغ حق ہے جو سراپا اظہار و جہر پر مبنی ہے اگر خدانخواستہ دعا ذکر کا جہر اظہار ہی مشروع و جائز نہ ہوتا تو نہ اللہ تعالیٰ کی توحید اہل عالم تک پہنچتی نہ رسالت سے کوئی آگاہ ہوتا نبوت و رسالت کے امور و احکام و ہدایات کا تمام تر مدار ہی جہر و اظہار پر ہے فاصدع بما تؤمر و اعرض عن المشرکین علانیہ کہہ دو جس کا تمہیں امر ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔ یعنی امر حق کی بجا آوری میں دشمنان حق کی پرواہ نہ کرو جنہیں ذکر حق ناگوار اور ذکر ایں و آں بہار ہے وہ اپنا اندیشہ کریں کہ کہیں وہ ایسا کرنے سے اس زمرہ میں شامل نہ ہوں جس میں شمار شائد وہ پسند نہ کریں پروردگار عالم کا فرمان پکار و اللہ کو نرے اسی کے بندے ہو کر چاہے کافروں کو یہ برا لگے طاعت و ذکر حق کا علی الاطلاق امر ہے کسی کو ناگوار ہو تو وہ جانے بہر حال امر حق بجالانا ہے۔

اے دل اگر بدیدہ تحقیق بنگری　　مشغول ذکر باش بمنکر نہ بنگری

حضرت ابوسعید مذریؓ سے مروی ہے کہ معلم خیر و برکت سرور کائنات ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

اکثر و اذکر اللہ حتی یقولوا مجنون رواہ احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان فی صحیحہ والحاکم و قال صحیح الاسناد اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ کہیں دیوانے ہیں۔ ترغیب وترہیب ۲/۳۹۹۔ فائدہ: یہ ذکر جہر کے حق بہ نسبت خفی کے زیادہ کھلی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے مذکر عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذکروا اللہ یقولو المنافقون انکم مراؤن ۔ طبرانی۔ اس طرح اللہ کا ذکر کرو کہ منافق کہیں تم دکھاوا کرنے والے ہو۔ یہ دونوں حدیثیں اللہ کے ذکر کو علی الاطلاق مگر ذکر جہر کو خصوصاً ثابت کرتی ہیں حتیٰ کہ لوگ کہیں دیوانے ہیں یہاں تک کہ منافقین کہنے لگیں کہ تم لوگوں کو دکھاوا کرنے والے ہو یہ معنی ذکر خفی کے حق میں نہیں بلکہ ذکر جہری سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ الحاوی للفتاویٰ ۱/۳۹۰ میں امام حافظ الحدیث جلال الدین سیوطیؒ ان پر دو حدیثوں کے بعد فرماتے ہیں ان میں ذکر جہر پر دلالت کی وجہ یہی ہے کہ ان ذالک انما یقال عند الجھر دون الاسرار کہ ذکر کرنے والوں کے حق ریائی یا دیوانے کہنا ذکر جہر ہی کی صورت میں ہوتا ہے نہ کہ پوشیدہ ذکر کے وقت۔ اشعۃ اللمعات ۲/۲۲۵ کتاب اسماء اللہ میں حضرت بریرہ سے مروی ہے کہ میں عشاء کے وقت حضور ﷺ کے ہمراہ مسجد میں آیا تو دیکھا فاذا رجل یقرا و یرفع صوتہ کہ ایک شخص مسجد میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا اور قرات بلند سے کرتا تھا تو میں نے عرض کیا ھٰذَا مُرَاءٍ یہ ریائی ہے (دکھاوے کرنے والا ہے) قال بل مؤمن منیب فرمایا نہ بلکہ مومن اللہ تعالیٰ کے حضور توجہ کرنے والا ہے۔ (فتوی ذکر جہر صفحہ ۱۳)

Marfat.com

۹/۱۵ انفال انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم و اذا تلیت علیهم آیاته زادتهم ایمانا علی ربهم یتوکلون O ایماندارتو وہی ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل (اللہ سے) ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب پر بھروسہ کریں یہ آیت بھی ذکر جہر اور جہری تلاوت کے شرعاً جائز اور مفید ہونے کو بخوبی بیان کرتی ہے اور ذکر اللہ سے خوف خدا اور تلاوت سے زیادتی ایمان اور رب پر توکل مومنوں کی خصوصی شان بتلاتی ہے اس میں ذکر و تلاوت اور خوف و توکل والوں کی فضیلت اور ذکر و تلاوت کی مطلق اور کھلی اجازت و ترغیب ہے۔ مذکورہ بالا ہر دو آیات کے مضمون و اطلاق سے ہر ذکر اللہ خواہ اسم اللہ ہی کا ذکر ہو یا تہلیل تسبیح ہو یا قرات کتاب و سنت و مناقب انبیاء اولیاء صالحین جو زندہ اور مرگزاروں کے لئے دنیا برزخ اور قیامت سب احوال و مقامات میں نافع ہونا معلوم ہوا کہ اطلاقات شرعیہ اپنے عموم و اطلاق پر ہی ہمیشہ جاری رہتے ہیں تا آنکہ دلیل شرعی نصاً یا دلالۃً قائم نہ ہو جائے۔ (فتویٰ ذکر جہر صفحہ ۳۴) حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ آگے تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح بخاری میں بروایت ابو ہریرہؓ حدیث میں ہے یقول الله انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکنی فی ملاءٍ ذکرته فی ملاءٍ خیر منه۔ میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جیسا اس کا میرے ساتھ گمان ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرے تو جب اس نے مجھے اپنے جی میں یاد کیا میں اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر اس نے مجھے محفل میں یاد کیا میں اس سے بہتر محفل میں اسے یاد کرتا ہوں۔

Marfat.com

فائدہ: اس سے ذکر باطنی اور ظاہری دونوں صورتوں میں جائز ہونا واضح ہوا پس انفرادی اجتماعی، خفی و جہری، قلبی ولسانی جمیع اقسام ذکر کا جواز اور اثبات ہوا۔ امام جلال الدین سیوطیؒ وغیرہ محدثین نے تصریح فرمائی ہے کہ **والذکر فی ملاء لایکون الا عن جهر فدل الحدیث علی جوازه** ذکر محفل جہری سے ہوتا ہے تو حدیث میں اس کا جواز ہے۔ اشعۃ اللمعات۔

۱۸۰/۲ قطب الارشاد میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں دریں حدیث دلیل است بر جواز ذکر جہر۔ اقول بعض لاعلم ذکر جہر کے موروثی مخالف اس کو بھی جہر سے بدل کر بزعم خود فرماتے ہیں کہ محفل میں خفی ونفسی ذکر ممکن نہیں ہے حالانکہ ایسا تصور کرنے کی بھی گنجائش نہیں کہ حدیث قدسی میں **فان ذکرنی فی نفسه** کے بعد **وان ذکرنی فی ملاء** فرمانا صریح دلیل ہے کہ یہ ذکر نفسی اور ذکر خفی کا غیر ہے جو یقیناً ذکر جہر ہی ہے۔ (فتویٰ ذکر جہر صفحہ ۴۵)

آگے تحریر فرماتے ہیں غرض ان نصوص قطعیہ دلائل شریعہ سے خدا و رسول کے ذکر کی مشروعیت اور ثبوت وافدیت میں مومن کو شک کی گنجائش نہیں اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ ذکر مصطفیٰ اور ذکر خدا میں جسم و جان کی نسبت وقرابت وعلاقہ ہے کہ تفریق وفرق کی گنجائش نہیں سب ذکر حق ہے دین وایمان والے اس سے انواع واقسام کے فوائد و برکات حاصل کرتے ہیں اور اس سے گونا گوں مسرتیں محسوس کرتے ہیں اور اطمینان و سکون پاتے ہیں ابی درداءؓ سے مروی ہے کہ ہادی عالم رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں سب اعمال سے بہتر اور پاکیزہ تمہارے مالک کے ہاں تمہارے درجے بلند

Marfat.com

کرنے والا اور سونا و چاندی راہ خدا میں خرچ کرنے سے بہتر اور اس سے بھی اعلیٰ کہ تم اپنے دشمنوں سے مقابل ہو کر ایک دوسرے کی گردانیں مارو جو بہتر ہے وہ نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا حضور ہاں ارشاد فرمائیں قال ذکر اللہ فرمایا اللہ کا ذکر ہے۔ (فتوی ذکر جہر صفحہ ۵۸)

حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ایک یہ عنوان دیا ہے کہ دنیاوی امور نفسانی خواہش کے لئے ذکر سے ممانعت اور ناگواری و پریشانی وغفلت والوں کے لئے زبردست تنبیہ و عظیم انتباہ۔ بقرۃ ۲/۱۴ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ و سعی فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خآئفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے کہ ان میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے یہی لوگ ہیں جنہیں لائق نہیں کہ مسجدوں میں جانے دیا جائے مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ اللہ اور اللہ والوں کا ذکر مسجدوں سے بند کرنا سب سے بڑا ظلم ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیاروں کا ذکر مسجدوں کی آبادی ہے اس سے ممانعت' مخالفت مسجدوں کی ویرانی ہے اللہ کی مسجدوں کے ویران غیر آباد کرنے کی سعی کرنا مسلمان مومن کی شان نہیں بلکہ ایسے لوگ مسجدوں میں آنے کے حقدار نہیں بجز حالت خوف کے وہ دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑے عذاب کے مستحق ہیں پس ایسے لوگ اسلام والوں کے پیشوا اور مقتداء تو کیا علاقہ رکھنے کے لائق نہیں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس بدحالی اور بدانجامی سے ہمارے برادران دین کو محفوظ رکھیں۔ (فتویٰ ذکر جہر صفحہ ۶۰) مزید اختتامی کلمات یوں تحریر کرتے ہیں ۱۰/۲۵ زخرف وانہ لذکرلک و لقومک و سوف تسئلون ○ اور بے شک وہ (قرآن) سارا ذکر (شرف و بزرگی) ہے تمہارے لئے اور تمہای قوم (اہل بیت واصحاب وامت) کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا روز قیامت کہ تم نے اس ذکر (قرآن) کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اور اس نعمت کا کیا شکر بجالائے ذکر اللہ ذکر مصطفیٰ ذکر انبیاء اولیاء صالحین عباد اللہ ذکر موت ذکر نعمت خدا شرعاً بالکل درست مبارک اور باعث اجر و ثواب ہے اور موجب اطمینان امن وایمان اور ذکر مصطفیٰ تو طاعت خاصہ وعبادت عظیمہ ہے بلکہ دین ایمان کی جان ہے واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم و صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم (فتویٰ ذکر جہر صفحہ ۶۴)

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے ذکر جہر کے متعلق کتاب وسنت و اجماع امت سے استدلال دیئے۔ اب ہم حیران ہیں کہ ذکر سے لوگ کیوں منع کرتے ہیں خفی ذکر کا تو کوئی منکر نہیں اور جہر ذکر بھی کسی اور کا نہیں صرف خدا تعالیٰ کا تو اللہ کا نام ان کے کانوں میں کیوں برا لگتا ہے کیا ان کے کان اس بات کو بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ کا نام سنیں خود اگر ذکر سے غافل ہیں تو کسی کی یاد دلانے میں وہ کیوں جلتے ہیں خود بھی ذکر حق نہیں کرتے نہ خفی اور نہ جہر دوسروں کو بھی منع کرتے ہیں۔

Marfat.com

شرافت سادات

حکیم ملت فقیہ ومفتی اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ کی تالیفات میں سے ایک مشہور تالیف شرافت سادات ہے جو ملقب وقایۃ السادات کے نام سے بھی منسوب ہے یہ کتاب سادات کرام کی فضیلت پر لکھی گئی ہے اس کتاب میں سادات کرام کا جائز ومشروع مقام بتایا گیا ہے اور نسبی شرافت پر بحث کی گئی ہے چونکہ آج کل عوام میں یہ مروج ہو چکا ہے کہ غیر سید لوگ سید زادیوں کے ساتھ نکاح کرتے ہیں اور ان کی نسبی شرافت اور فضیلت کا کوئی خیال نہیں رکھتے محدث ہزاروی چونکہ حکیم ملت ہیں اس لئے افراد ملت کی اس بیماری کا بھی فوراً علاج شروع کیا اگر کسی وقت کوئی بیماری پھیل جائے تو دانا حکیم لوگ اس بیماری کے علاج پر فوراً توجہ مبذول کرتے ہیں ایسا نہیں کہ کسی کو ملیریا کی بیماری ہے اور وہ زکام کا علاج شروع کر دیں یا کسی کو دست کی بیماری ہے اور وہ قبض کی بیماری کا علاج کرائے بلکہ جو بھی بیماری پھیل جائے اسی بیماری کا علاج ضروری ہے چنانچہ حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے بھی اس ایمان سوز بیماری کا علاج شروع کیا اور غیر سید کا کسی سید زادی کے ساتھ نکاح کے ناجائز اور ناروا و باطل ہونے پر آپ نے کتاب وسنت واجماع امت اور جہاد فقہ اسلامیہ سے دلائل کے انبار جمع کر کے پیش کئے کسی کو کیا جرات کہ آپ کے ان دلائل کے رد میں کچھ رد کرے۔ آپ نے اس میں سیف المسلول وشرافت سادات اور ہدایۃ المومنین اور احیاء الادب اور جامع الخیرات' وصحیفہ تحقیقات تنبیہ الانام اور ملفوظ محمود' نظام مقصود اور انوار قادریہ میں اس مسئلہ کی خوب وضاحت کی ہے اور

Marfat.com

دوسرے مؤلفین کی کتابیں مثلاً الشرف المؤبد لال محمد امام یوسف نبھانی کی اور رشفتہ الصاوی کے تراجم اردو میں بھی خود شائع کئے ہیں۔ مقام السعیہ فی قمع الامثالیہ تالیف بھی ایک تحقیقی شاہکار ہے اب تبصرہ صرف آپ کی تالیف شرافت سادات کے متعلق ہے۔ یہ کتاب ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے آخر میں تمام عالم اسلام کے مفتی حضرات کے دستخط کروانے میں ان کے نام اور ملک اور شہر کے نام بھی درج ہیں۔ پھر منظوم کلام مناقب اہل بیت اور مناقب صحابہ کرام بھی درج ہیں کتاب کے سرورق پر آیت کریمہ یاایھا الناس انا خلقنا کم من ذکرو انثیٰ و جعلنا کم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم مرقوم ہے پھر عربی شعر بھی درج ہے۔

اکرم بہ نسبا طابت عناصرہ　　اصلاً و فرعاً و قد سادت بہ البشر

صر مرحبا صدت کہ چناں پروردگہر　　آبا ازو مکرم و انباء عزیز تر

الحمد للہ بجوائے آیت مذکورہ بالا بجواب استفتاء علماء کرام دارالعلوم نوریہ رضویہ پکھی شریف فتویٰ بطلاں نکاح سیدہ بغیر کفو بدلائل کتاب وسنت وتصریحات ہر چہار مسلک فقہائے کرام وآثار علماء ومشائخ اسلام (پر مشتمل دنیائے اسلام کے لئے مثالی) کتاب مستطاب ہدایت مآب مسمیٰ بہ شرافت سادات ملقب بہ وقایۃ السادات درج ہیں۔ فہرست مضامین میں ۵۳ عنوان ہیں ایک استفتاء کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے وہ استفتاء یہ ہے ایک سید زادی سید کی منکوحہ کو ایک غیر سید نے بہکا کر اغوا کرلیا اور کسی مجسٹریٹ کے پاس اس سے رضامندی کے بیان بھی دلوائے اور مجسٹریٹ سے اجازت کا بھی کہتا ہے اور نکاح کرلینے کا بھی کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ کچھ عالموں

Marfat.com

سے اس کے جائز ہونے کا فتویٰ حاصل کرلیا ہے دریافت طلب ہے کہ مذہب اسلام میں سیدہ سے غیر سید کے نکاح کا کیا حکم ہے بینوا توجروا کتاب وسنت فقہ اسلامی کے دلائل سے جواب عنایت فرمادیا جائے۔ سائل مہتمم دارالعلوم جامع محمدیہ نوریہ رضویہ پکھی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ احقر العباد محمد بشیر ہزاروی۔

الجواب: بعون الملک الملک للصدق والصواب بہ البدایۃ والیہ المآب سادات حسنی حسینی کو سیداء غیر سید کہنا اسلامی اصطلاح میں اسی لئے ہے کہ یہ قعاً ناروا حرام واشد حرام دین وایمان کو تباہ و برباد کردینے والا کام ہے۔ سیدہ حسینیہ سے کسی غیر سید کا نکاح کرنا ہرگز جائز نہیں اگرچہ عالم بزرگ بادشاہ کتنا ہی بلند مرتبہ ومنصب والا ہو کوئی غیر سید سیدہ کا کفو نہیں اور غیر کفو سے نکاح شرعاً بے محل اور باطل اصلاً غیر منعقد ہے اور صورت سوال میں مغویہ تو شوہر والی ہے پانچویں پارہ کی پہلی آیت سے ہر شوہر والی عورت سے نکاح کرنا نص کتاب اللہ سے حرام قطعی ہے جو ایسے حلال جانے کافر ہے جو ایسے شخص سے تعلق میل ملاپ رکھے اور اسے حلال جانے سے وہ بھی اسی کی طرح کافر ہے۔ علماء ودیگر اہل اسلام سب پر لازم ہے ان میں فوراً جدائی کرادیں ورنہ سب گناہ گار رہوں گے۔ قاضی خان کتاب النکاح صفحہ ۱۶۷ ولا یجوز نکاح منکوحۃ الغیر و معتدۃ الغیر عند الکل علاوہ اس کے وہ سیدہ ہے کوئی غیر سید سیدہ اولاد رسو کا کو نہیں اور غیر کفو سے نکاح روایت مفتی بھا مختار للفتویٰ مذہب حنفی پر باطل ہے کہ حاجت فسخ نہیں سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا وروی الحسن عن الامام بطلانہ بلا کفوء (متون) غیر کفو سے عقد باطل

Marfat.com

ہے۔(شرافت سادات صفحہ۴)

یہی حکیم ملت وفقیہ ومفتی اسلام آگے لکھتے ہیں بنی امیہ کے باغی دور میں تباہی خلافت کے بعد زنادقہ کے یہودی ایجنٹ ستر فرقوں سے ایک فرقہ نے بارہ ہزار حدیثیں وضع کر ڈالی تھیں جن میں تخریب دین وایمان کا سامان کیا گیا تھا مگر جد سادات معلم کائنات ﷺ نے بعطائے الٰہی غیب بیانی فرما کر حفاظت دین وایمان کا بندوبست یوں فرمایا کہ ارشاد ہوا **تکثر لکم الاحادیث بعدی فاذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فما وافق فاقبلوہ وما خالف فردوہ** تمہیں بہت سی حدیثیں درپیش آئیں گی میرے بعد تو جب بیان کی جائے تم سے میری طرف سے کوئی حدیث نہ تو اسے کتاب پر پیش کرو پس جو موافق اس کے ہو اسے قبول کرو اور جو مخالف ہو اسے رد کردو۔ اصول شاشی باب دوم بحث سنت صفحہ ۷۶ حاشیہ میں ہے کہ یحییٰ بن معین نے اسے موضوعات زنادقہ سے کہا مگر بخاری نے اسے اپنی کتاب میں لیا اس کی صحت میں یہ کافی ہے پس مرویات زنادقہ ومنافقین کے رد کو یہ ضابطہ میں ہے باب مدینۃ العلم سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ حدیث کے راوی تین قسم کے تھے ایک مومن مخلص جس نے معلم کائنات ﷺ کی صحبت پائی اور آپ کے کلام کے معنی کی معرفت پائی اور دوسرا وہ اعرابی کسی قبیلہ سے آیا تو بعض کلام سنا اور آپ کے کلام کی حقیقت کو نہ سمجھا واپس اپنے قبیلہ میں گیا تو حضور کے لفظ کے سوا بیان کیا تو معنی بدل گئے اور اسی گمان میں رہا کہ معنی میں کچھ تفاوت نہیں اور تیسرا منافق کہ اس کا نفاق معروف نہ ہوا تو اس نے وہ بیان کیا جو نہ سنا تھا تو اس نے افتراء کیا جھوٹ باندھا لوگوں نے اس سے سنا اور اسے مومن مخلص خیال کیا پس اس کی روایت کو بیان کرنے

Marfat.com

گئے اور منافق کا بیان لوگوں میں مشہور ہو گیا اس لئے حدیث کا کتاب وسنت مشہورہ پر پرکھنا واجب ہوا۔ (اصول الشاشی) پس جب کتاب وسنت کی نصوص صریحہ سے حاصل شدہ علم اور اہل علم وادب عارفین محققین کے عقیدہ قطعیہ کے خلاف روایات و مضامین پر مشتمل مشتہرہ وغیر مشتہرہ کتب ورسائل اور ان کا منافی دین وایمان بیان سب مردود محض ساقط الاعتبار ہے کہ اہل بیت اطہار واصحاب کبار روایت دین وایمان کا اولین واسطہ وسند ہیں جس روایت سے ان پر دخل وقدغن ہوتا ویل لازم بایں طور کہ کتاب وسنت سے انحراف کا موجب نہ ہو۔ (نووی شرح مسلم) شرافت سادات صفحہ ۸۷)

قصیدہ باغ وبہار

حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے منظوم کلام میں سے یہ بھی آپ کا علمی عرفانی منظوم کلام ہے اس کو قصیدہ کا نام دیا گیا ہے یعنی قصیدہ باغ وبہار قصیدہ حضور انور ﷺ کے فضائل اور مناقب اور تعریف کا نام ہے۔ مختلف زبانوں میں حضور انور ﷺ کے قصائد لکھے گئے ہیں مثلاً عربی زبان میں مشہور قصیدہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کا نام قصیدہ بردہ شریف ہے پھر اس انداز سے قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بتضمین قصیدہ بردہ کی طرح قصیدہ تحریر فرمایا۔ اس طرح بہت سے قصائد ہیں جو عارفین وکاملین میں سے جو شعراء تھے انہوں نے لکھے ہیں امام یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام قصیدہوں کو جمع کیا ہے اور وہ دو جلدوں میں قلم بند کئے ہیں اور حضرت حسان ثابتؓ نے بھی حضور انور ﷺ کی شان میں قصائد لکھے ہیں اور یہ شعر تو واعظوں

Marfat.com

خطیبوں اور علماء کی زبان پر خاص وعام میں مشہور ہیں۔

وما مدحت محمداً بمقالتی ولکن مدحت مقالتی بمحمد

اور میں نے محمد ﷺ کی تعریف نہیں کی بلکہ میرا مقالہ حضور انور ﷺ کی وجہ سے قابل تعریف ہوا اور حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمت نے بھی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

اس طرح قصائد میں قصیدہ بانت سعاد بھی مشہور ہے جس کے مؤلف کعب بن زبیر صحابی رسول ﷺ ہیں۔ شاہ ولی اللہ نے قصیدہ اطیب النعم لکھا جس کا اردو ترجمہ پیر طریقت محمد کرم شاہ الازہری صاحب نے کیا ہے اور عام بازار سے یہ کتاب ملتی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے قصیدہ النعمان قصیدہ لکھا ہے اور اس قصیدہ کی شرحیں بھی ہو چکی ہیں حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے بھی اس قصیدہ کے اشعار کا ترجمہ ومختصر شرح لکھی ہے جو تعلیم الایمان کے نام سے شائع ہوا ہے۔ دیوبند کے مشہور عالم مولوی حبیب الرحمان صاحب نے بھی قصیدہ لامیہ مرتب کیا ہے مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی اور حضرت حسن رضا خان بریلوی رحمہما اللہ نے بھی قصائد لکھے ہیں اس طرح حکیم وفقیہ ومفتی ملت محدث ہزارویؒ نے بھی حضور انور ﷺ کی تعریف وتوصیف میں قصیدہ باغ وبہار اردو زبان میں مرتب کیا ہے یہ کتاب اڑتالیس صفحات پر مشتمل ہے اور یہ قصیدہ شریف ۱۳۵۰ء میں مرتب کیا گیا۔ اس کے چار ابواب ہیں جن کو 'ب' 'ج' دے ترتیب دیا گیا ہے اور آخر میں مختصر شرح قصیدہ نوری کے مؤلف سے خود تحریر کی ہے اسی کے پہلے

Marfat.com

باب میں حضور انور ﷺ کی پیدائش اور نورانیت سے لے کر بعثت تک بحث کی ہے دوسرے باب میں عالم نباتات اور جمادات میں اعجاز کے متعلق وضاحت فرمائی ہے تیسرے باب میں عالم فلکیات میں اعجاز کا ذکر فرمایا ہے اور چوتھے باب کے آخر میں عالم حشر میں کرم ہائے شفاعت کے اعجاز کو قلم بند فرمایا ہے۔ اب قصیدہ نوری کا پہلا شعر مندرجہ ذیل ہے۔

نام مولا خلق اول نور آیا نور کا　　نور کہہ کر نور میں پھر ذکر آیا نور کا

تشریح: اس کی تشریح یہ ہے کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرا ہوں جس نے اپنے نور سے حضور انور ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا اور اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں فرمایا ہے یعنی حضور انور ﷺ کے نور کے متعلق جو ارشاد ربانی ہے اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کا نام سورۃ نور رکھ دیا ہے **اللہ نور السماوات والارض** الخ اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے۔

خلق میں خالق نے کیا دریا بہایا نور کا
جس سے ساری خلق نے ہے فیض پایا نور کا

ناظم کا مقصود یہ ہے کہ حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا پھر آپ کے نور سے ساری مخلوق پیدا ہوئی تو نور ساری مخلوق میں بقدر استعداد فائز ہو گیا اس طرح ساری مخلوق نور سے فیض یاب ہوئی۔ اب دوسرے باب یعنی ب عالم نباتات و جمادات سے دو اشعار درج ہیں۔

Marfat.com

نور نے مانگی دعا آل عبا کے واسطے
کہتا آمین ہر در و دیوار آیا نور کا

تشریح: حضور انور ﷺ نے آل عباء کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ یہ میری آل ہیں انہیں رجس سے دور رکھ؛ ہر در و دیوار نے آمین کہا اور آپ کی یہ دعا مقبول ہوئی جیسا کہ کلام پاک میں ہے کہ اے آل نبی اللہ تمہیں رجس سے پاک رکھنا چاہتا ہے اور تمہیں کامل پاکیزگی عطا کرنا چاہتا ہے۔

پتھروں سے بھی شہادت چاہی جب اس نور نے
ہاتھ میں بوجہل کے کلمہ سنایا نور کا

ناظم کا مقصود یہ ہے کہ جب ابوجہل نے آپ سے رسالت کی شہادت طلب کی تو اس کے ہاتھ میں جو کنکریاں تھیں انہوں نے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ کر آپ کی نبوت کی گواہی دی۔

یہ آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے اس تمام کتب سیرت اور احادیث نبویہ میں اس کا ذکر کیا گیا ہے اور مولانا رومؒ نے مثنوی شریف میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

اب مشت نمونہ باب سوم یعنی ج عالم فلکیات میں اعجاز سے دو اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

ٹھہرنا چلنا ستاروں کا ہے حکم نور پر
لوٹ آیا ڈوب کر سورج بلایا نور کا

Marfat.com

اس میں اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب آپ پنگوڑے میں تھے اور چاند آپ سے باتیں کرتا تھا اور چاند بھی عالم فلکیات کے سات ستاروں میں شامل ہے اور دوسرا معجزہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عصر کے وقت آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں سر مبارک رکھا ہوا تھا آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اس اثناء میں عصر کا وقت گزرنے والا تھا کہ جب حضور انور ﷺ سے وحی کے نزول کی حالت تبدیل ہوگئی آپ نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ آپ نے نماز عصر ادا کی ہے تو انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ حضور جب آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا تو اور کون سی عبادت اس سے افضل تھی جو بھی کرتا تب آپؐ نے سورج کو انگلی سے اشارہ فرما کر حکم دیا کہ اے سورج واپس لوٹو سورج واپس لوٹ آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر ادا کی اس معجزہ کو معجزہ ردالشمس کہا جاتا ہے۔

مشرکوں نے معجزہ مانگا ہوں ٹکڑے چاند کے
کر دکھائے کیونکہ تھا سیدھا سدھایا یا نور کا

تشریح: اس شعر میں اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب کفار مشرکین نے حضور انور ﷺ پر ایمان لانے کے لئے یہ شرط پیش کی کہ آپ چاند کو دو ٹکڑے کر دیں اور ہم اس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں تو آپ نے چاند کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا دو ٹکڑے ہو جا۔ ان کافروں نے دیکھا کہ آپ کے اشارہ سے وہ چاند دو ٹکڑے ہوا اس معجزہ کو شق القمر کہا جاتا ہے۔ اب باب چہارم سے یعنی دسے دو اشعار پیش کئے جاتے ہیں اور یہ عالم محشر میں کرم پہ کر مہائے شفاعت کے اعجاز کے متعلق

Marfat.com

ہے ان میں سے ایک شعر یہ ہے ۔

ہے شفاعت چاہنا اور بخشوالانا قصور
ان کو عالم کا شفیع حق نے بنایا نور کا

تشریح: تمام اہل سنت و جماعت کے اکابرین اور معتمدین علماء وفضلاء و آئمہ نے فرمایا ہے کہ شفاعۃ الانبیاء حق کہ تمام انبیاء کی شفاعت حق ہے اور حضور انور ﷺ تو تمام کائنات کے لئے شافع ہیں اور پھر آپ نے فرمایا ہے کہ **شفاعتی لاھل الکبائر** میری شفاعت تو بڑے بڑے گناہ گاروں کے لئے ہے۔ تمام اُمتی آپ کی شفاعت کے امیدوار ہیں کہ روز آخرت وہ ہمارے شفیع ہوں گے۔

اذن اور ارشاد ثابت ہے قرآن پاک سے
اور خاص و عام کا شافع بنایا نور کا

تشریح: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **من الذی یشفع عندہ الا باذنہ** کون ہے کہ اللہ کی اجازت کے بغیر سفارش کرے اور دوسری جگہ فرمایا گیا ہے **لا یشفع عندہ الا باذنہ** کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی بھی بھی سفارش نہیں کرسکتا تو آپ کو شفاعت کا اذن دیا گیا ہے تو حکیم ملت نے فرمایا کہ آپ کے لئے یہ اذن دینا قرآن پاک سے ثابت ہے اور آپ خواص اور عوام کے لئے شفیع بنا کر بھیجے گئے ہیں اور قیامت کے دن ہر ایک نفسا نفسی میں مبتلا ہوگا اور پھر انبیاء علیہم السلام آپ کے پاس آئیں گے کہ آپ سفارش کرادو۔ آپ سفارش فرمائیں گے اس کو شفاعت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ

Marfat.com

قصیدہ باغ و بہار سے چند اشعار بطور نمونہ پیش ہوئے۔ امید ہے کہ قارئین کے لئے یہی کافی ہوں گے۔ علامہ عبدالصمد الازہری صاحب فاضل دیوبند نے بھی اس کی شرح لکھی ہے۔

جواز صدقات بر فقراء سادات

چونکہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور موجودہ وقت میں اس مسئلہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس کتابچہ کے لکھنے کا خیال کیسے پیدا ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ گزشتہ زمانہ میں سادات کا احترام لوگوں کے دلوں میں جاگزیں تھا اور لوگ سادات کی تعظیم وتوقیر میں کمی نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہمارے ہندو پاک میں لوگوں نے سادات کے لئے جاگیریں تک وقف کردی ہیں اور پشتونوں نے بھی ان کے لئے سیرئی دیئے ہیں سیرئی کا مطلب ایسی زمین ہے کہ پٹھان بزرگوں اور سادات کی تعظیم کے پیش نظر اپنی زمینوں میں ایک قطعہ یعنی ٹکڑا زمین کا ان کے لئے خاص کرتے اور ان زمینوں کے علاوہ شکرانے نذرانے بھی پیش کرتے ان کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے اگر دو قبیلوں کے درمیان کوئی جھگڑا ہو جاتا تو صلح کے لئے بھی ان سادات کو دعوت دیتے اور ان کا فیصلہ سرآنکھوں پر تسلیم کرتے اس طرح پہلے زمانہ (قرون اولیٰ) میں ان کو بیت المال سے خمس ملتا تھا اب چونکہ نظام خلافت نہیں بلکہ بغاوت جمہوریت کا دور ہے اس لئے عوام المسلمین کی نظروں سے سادات کا منصبی مقام خارجی ناصبی جراثیم کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں سے وہ تعظیم وتوقیر واکرام سادات اٹھ گیا ہے اور نہ بیت المال سے ان کو

Marfat.com

پانچواں حصہ ملتا ہے آج اگر کوئی سید غربت میں زندگی بسر کر رہا ہے نہ وہ نوکری کے قابل ہے اور نہ وہ مزدوری کر سکتا ہے اور نہ حکومت اس کو خمس دیتی ہے۔ اب اگر کوئی اس کو زکواۃ دینا چاہتا ہے تو کیا وہ زکواۃ لینے کا مستحق ہے یا نہ اور کیا وہ اس غریب سید کو اگر زکواۃ دے تو کیا وہ زکواۃ اس کی ادا ہوئی یا نہیں۔ یہ مسئلہ اس وقت پیدا ہوا کہ جب حکومت نے لوگوں سے زکواۃ کی کٹوتی کر کے وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کیا چونکہ حکومت کو لوگ دھوکہ بھی دیتے ہیں تو ان دھوکہ دینے والوں نے یہ کیا کہ وہ زکواۃ بعض نادار غریب اور اکثر مالداروں میں تقسیم کرتے اور تمام زکواۃ کا مال خرد برد کرتے اس وقت بعض علماء نے فتویٰ دیا کہ غریب سادات پر زکواۃ لینا حرام ہے اور اگر کوئی زکواۃ ان غریب سادات کو دینا چاہے تو ان کے سر سے وہ بوجھ نہیں اترتا۔ اب حیرانی کی بات یہ ہے کہ مالداروں کے لئے ان کے پاس کوئی فتویٰ نہیں کہ یہ لوگ حقدار نہیں ان کا بس چلتا ہے تو صرف غریب نادار سادات پر۔ محدث ہزارویؒ چونکہ حکیم ملت اسلامیہ تھے ایسے نازک موقع پر آپ نے یہ فتویٰ تحریر کیا جو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا کہ فقراء سادات پر زکواۃ جائز ہے اس فتویٰ پر راقم الحروف نے بھی دستخط کیا تھا۔ حضور انور ﷺ کا فرمان ہے **تؤخذ من اغنیائھم فترد علی فقرائھم** صدقات فریضہ واجبہ اغنیاء سے لے کر فقراء کو دیئے جاتے ہیں۔ اب فقراء میں سادات بھی شامل ہیں اس میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ تم سادات فقراء کو زکواۃ نہ دو اب چونکہ نہ ان کے لئے خمس الخمس ہے اس لئے قاعدہ شرعیہ پر ان کے لئے بھی سَہم ہوگا شامی میں ہے **یدور الحکم مع العلة** ۔ جب وہ زمانہ وقت حال اور سبب وعلت نہ رہے تو وہ حکم استثناء بھی نہ رہے گا۔ عہد نبوی میں اور اس کے بعد خیر القرون اور دور خلافت میں

Marfat.com

بیت المال کے مال غنیمت سے آل محمد ﷺ کو خمس الخمس دیا جاتا تھا تو اس وقت صدقات سے لینا دینا ممنوع ومکروہ رکھا گیا تھا روایات میں لاتحل لاتنبغی کہا گیا ہے اب جب خمس الخمس نہ رہا تو وہ علت بھی نہ رہی تو حکم بھی نہ رہا اور قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ الضرر یزال ضرر کو دور کرنا مشروع ہے حالانکہ لا ضرر ولا ضرار ارشاد ہے نہ ضرر پانا مشرع اور نہ ضرر پہنچانا مشروع اب خمس الخمس کے وقت 'حال' کا اور بند ہونے کے وقت دحال میں حکم لگانا قیاس مع الفاروق ہے۔ تفسیری احمدی میں ہے فعلم انه عوض الزکواة والزکواة لا یستحقه الا الفقراء کذا هذا پس معلوم ہوا کہ خمس الخمس زکواۃ کا عوض ہے جب وہ نہ رہا تو پھر زکواۃ کا حکم اپنی جگہ قائم رہا یعنی فقراء سادات پر بھی ہوسکتا ہے بلکہ ان کے لئے اگر زکواۃ دیا جائے تو اس شخص کو زیادہ ثواب ملے گا کہ ایک سید فقیر کی احتیاج کو دفع کیا۔ معانی الآثار میں امام ابوجعفر طحاوی مجتہد فی مسائل نے صدقات' زکواۃ وعشر بنی ہاشم آل محمد ﷺ اولاد رسول ﷺ سادات کرام کو دینا اختیار کیا کہ جائز نہ ہونے کا زمانہ اب نہیں رہا۔ طحاوی کے الفاظ یہ ہیں وقد اختلف عن ابی حنیفة فی ذالک فروی عنه انه قال لا باس بالصدقات کلها علی بنی هاشم و ذهب فی ذالک عند نا الی ان الصدقات انما کانت حرمت علیهم من اجل ماجعل لهم فی الخمس من سهم ذوی القربیٰ فلما انقطع ذالک عنهم و رجع الی غیرهم بموت رسول الله ﷺ حل لهم بذلک ما قد کان محرماً علیهم من اجل ما قد کان احل لهم ۔ (طحاوی ج ۱ صفحہ ۳۵۲) ترجمہ: اور بے شک امام ابوحنیفہ کے متعلق اس میں اختلاف ذکر ہے تو آپ سے یہ روایت ہے کہ ہر قسم صدقات بنی ہاشم کے لیے منع

Marfat.com

نہیں اوراس طرف گیا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ صدقات اس لئے بنو ہاشم کے لئے حرام تھیں کہ ان کے لئے خمس دیا جاتا تھا جب وہ خمس ختم ہوا تو وہ بھی دوسرے فقراء میں داخل ہوئے جب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصال فرمایا تو یہ ان کے لئے حلال ہو گئے جب کہ ان کے لئے پہلے حلال نہ تھے خمس کی وجہ سے تو اس وقت ان کے لئے زکواۃ یا صدقات لینا حلال نہ تھا اور امام قہستانی نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔(شرح الملتقی)

ترجمہ خلاصہ کیدانی

خلاصہ کیدانی فقہ حنفی کی ابتدائی کتاب ہے دینی مدارس میں طلباء ابتداء اس کتاب سے کرتے ہیں یہ کتاب نماز کے متعلق ہے اور اس میں وضو اور نماز کے مسائل کا ذکر ہے اس کے تراجم پشتو اور فارسی میں تو عام ملتے ہیں لیکن اردو زبان میں پہلی دفعہ فقیہ ملت محدث ہزارویؒ نے کیا ہے بعد میں حضرت العلامہ مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ نے بھی اردو میں ترجمہ کر کے کتاب شائع کی ہے۔اس کتاب کے شروح بھی ہیں بعض مشہور ائمہ مذہب مثلاً تفتازانی سعد الدین نے بھی شرح لکھی ہے اور دوسری شرح سید السند جرجانی کی ہے عربی زبان میں یہ دو مشہور شرحیں ہیں بعض دوسرے حضرات نے بھی عربی میں اس کتاب کی شرحیں لکھی ہیں پشتو زبان میں النوریہ شرح خلاصہ کیدانیہ اور مولانا محمد روزؒ نے روزیہ شرح کیدانیہ لکھی ہے فقیر نے بھی سلیس انداز میں خلاصہ کیدانی کی شرح بنام تشریحات ظاہریہ شرح خلاصہ کیدانیہ لکھی

Marfat.com

ہے جو کہ ۲۷ صفحات پر مشتمل ہیں ہمارے پیرومرشد حکیم ملت وفقیہ امت نے بھی سلیس انداز میں اس کا ترجمہ عوام اور مبتدیوں کی آسانی کے لئے تحریر کیا ہے۔ خلاصہ کیدانی نصاب تعلیم فقہ حنفی کی پہلی کتاب ہے اور یہ علامہ لطف اللہ نسفی الفاضل الکیدانی کی تالیف ہے۔ ناشر نے جب بھی اس کتاب کو شایع کیا ہے تو اس کتاب کے سرورق پر یہ دو اشعار لکھے ہیں۔

گر نہ دانی خلاصہ کیدانی
تو طریق نماز کے دانی
گر نہ خوانی خلاصہ کیدانی
تو مسائل نماز کے دانی

اب اس ترجمہ سے قارئین کے لئے چند سطور لکھے جاتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط پناہ لیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان مردود کے شر سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اللہ کے نام سے شروع عام بخشش والا خاص مہربان۔

الحمد للہ رب العالمین O والعاقبۃ للمتقین O والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و الہ اجمعین O تمام کمالاتی خوبیاں اللہ کے لئے پروردگان تمام جہانوں کا اور انجام خوب تقویٰ والوں کے لئے ہے اور عالی شان درود اور سلام (نیاز) اس کے رسول سراپا حمد اور تمام ان کے آل پر۔ یہ ابتدائی چند سطور تھیں

Marfat.com

اب آخری باب کی عربی عبارت اور ترجمہ اس کتاب سے نقل کیا جاتا ہے۔ الباب الثامن فی المفسدات وھی فی التحقیق علی العموم خمسة التکلم بکلام الناس مطلقاً حقیقة او حکماً والضحک والعمل الکثیر بلا اصلاح و ترک فرض من الفرائض بلا عذر ولو طری فواته بدون اختیاره ولعمّد الحدث. باب آٹھواں مفسدات کے بیان میں اور تحقیق میں عام طور پر پانچ ہیں کلام کرنا نمازی کا لوگوں کے کلام سے مطلقاً حقیقۃً ہو یا حکماً ہو اور ہنسنا اور عمل کثیر کرنا بغیر اصلاح کرنا اور ترک کرنا کسی فرض کا فرضوں سے بلا عذر اور اگرچہ اس کا فوت ہونا پیش آیا ہو بغیر نمازی کے اختیار کے اور عمداً وضو توڑنا۔ وضو طہارت اور مسائل کے مکمل مسائل جاننے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔

شرح قصیدۃ النعمان

مختلف آئمہ اور بزرگان دین نے حضور انور ﷺ کی شان میں قصائد لکھے ہیں ان میں قصیدہ بردہ امام بوصیری کا زیادہ مشہور ہے جو بزرگان دین کے معمولات وظائف میں بھی شامل ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے بھی حضور انور ﷺ کی شان میں قصیدہ لکھا ہے جو قصیدۃ النعمان کے نام سے مشہور ہے اس قصیدہ کی شروح میں ایک شرح مولانا محمد اعظم نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو کہ انداز سلیس ہے اور عالمانہ عارفانہ بھی ہے فقیر کے پاس اس کا ایک نسخہ موجود ہے ہمارے پیر و مرشد کامل حضرت

Marfat.com

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق بھی حضور انور ﷺ کے ساتھ بے حد ہے اور پھر اپنے پیشوا امام اعظم ابو حنیفہ کے ساتھ بھی عقیدت راسخانہ ہے اس لئے آپ نے خود اس قصیدۃ النعمان کی شرح بنام تعلیم الایمان شرح قصیدۃ النعمان لکھی ہے زبان سلیس استعمال کی ہے اور یہ ترجمہ اور تشریح اردو زبان میں ہے جو کہ عام فہم ہے اب اس کتاب سے مشت نمونہ چند اشعار کا ترجمہ پیش خدمت ہے امید ہے کہ قارئین اس سے ضرور مستفید ہوں گے۔

یا سید السادات جئتک قاصدا ارجو رضاک واحتمی بحماک

اے سید السادات معلم و مقصود کائنات ﷺ میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں ارادۃً و قصداً حسب فرمان الٰہی **ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک الایہ** (۵/۶ النساء) حاضر آیا ہوں کیونکہ چودہ طبق کی چھ انمل حاجات و مدعاء ہیں ملنے کی اس میں بشارت و ترغیب ہے جو مجھے آپ کے حضور کھینچ لائی ہے۔

اول: بے انتہاء ظالم کی جائے پناہ یہی بارگاہ ہے **اذ ظلموا انفسھم جاؤک**۔

دوم: مغفرت طلبی کی حضور کبریاء سے نامزد یہی بارگاہ ہے **فاستغفروا اللہ**۔

سوم: شفاعت مصطفیٰ پانے کی حضور کبریاء سے نامزد یہی بارگاہ مصطفیٰ ہے **واستغفر لھم الرسول**۔

چہارم: چودہ طبق کائنات میں خدا کو پانے کی نامزد یہی بارگاہ ہے **لوجدوا اللہ**۔

پنجم: بندہ کے لئے حضور کبریا سے نامزد گناہ بخشی کی جگہ یہی بارگاہ مصطفیٰ ہے **توابا**ً

ششم: اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی (بہشت) پانے کی حضور کبریاء سے نامزد بارگاہ یہی در مصطفیٰ ہے۔

Marfat.com

یہ چھ حاجات پانے کو حاضری کی ترغیب جاؤوک میں منصوص ہے۔ لہذا اس حاجت روائی، ومشکل کشائی کو قاصداً حاضر آیا ہوں اور حضور کی رضا اور حمایت و مددگار طلب گار ہوں۔

واللہ یا خیر الخلائق ان لی

قلباً مشوقاً لا یرومُ سوا کا

بخدا اے بہترین خلائق معلم ومقصود کائنات رسول کریم ﷺ یہ حقیقت ہے کہ میرے پہلو میں جو دل ہے وہ آپ ہی کے عشق ومحبت سے بھرپور ہے وہ آپ کی طلب وتلاش کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔

انت الذی لو لاک ما خلق امرء

کلا و لاخلق الوریٰ لولاک

آپ وہ مقصود کائنات وجہ ایجاد وبقاء کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ اگر آپ کی ذات مقصود کائنات نہ ہوتی تو کوئی شخصیت تخلیق نہ پاتی بلکہ آپ نہ ہوتے تو کائنات ہی تخلیق میں نہ آتی۔

انت الذی من نورک البدر اکتسیٰ

والشمس مشرقۃ بنور بھاک

اے معلم ومقصود کائنات ﷺ آپ وہ ہیں کہ چودھویں رات کے چاند نے آپ ہی کے نور سے روشنی کا لباس پہنا اور سورج بھی آپ ہی کے حسن کے نور سے روشن ہے۔

انت الذی لما رفعت الی السماء

بک قد سمت و تزینت لِسرا کا

Marfat.com

اے مظہر ذات وصفات حق معلم ومقصود کائنات ﷺ آپ ہی وہ ہیں کہ جب شب معراج عروج آسمان لے جائے گئے تو اسے اس بناء پر مزید بلند مرتبہ ملا کہ آپ کی تشریف آوری فرمائی سے اس نے کمال زینت حاصل کی۔ تعلیم الایمان شرح قصیدہ النعمان میں جو ترجمہ اور تشریح کی ہیں اس کا مشت نمونہ پیش خدمت ہوا۔

راہ صفاء

یہ کتاب منظوم فارسی زبان میں ہے یہ کتاب ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلا حصہ ۴۶ صفحہ تک ہے اور دوسرا حصہ ۹۰ صفحہ تک ہے اور تیسرا حصہ ۱۴۴ صفحہ تک ہے۔ پہلے حصہ میں حمد اور مناجات ہیں اور ایک صفحہ تنبیہ بہ نفس اور منقبت سیدنا علی اور مناجات و مدحت مصطفیٰ اور تمہید راہ صدق و صفاء ہے۔ دوسرے حصہ میں تحدث بہ نعمت سخنہائے مدعا' محمد رسول اللہ اور بیاد مصطفیٰ قطع منازل و خطاب بہ ہر فرد و یا دحبیب بجواب رقیب' سلام و پیام' حسن قدرت اور آخیر عنوان استغاثہ بسر کار غوثیت ہے۔ تیسرے حصہ میں خطاب بہ قوم' نشان راہ مقصود' پند سود مند اور خطاب بہ نفس' الاستمداد' پند محمود' تحیۃ الاسلام' سرگزشت عمر و متفرقات عنوانات ہیں۔ اس کا پہلا عنوان حمد باری تعالیٰ ہے اس کا پہلا شعر یہ ہے

ہم بنام آن خداوند وجود

آں خدائے مصطفائے ہست بود

یعنی حداوند کریم کے نام سے شروع کرتا ہوں کہ وہ مصطفیٰ ﷺ کا خدا ہے اور تھا اور ہوگا

Marfat.com

اس عنوان کا آخری شعر یہ ہے

استانش دان مرام و مدعا
خواں ز قرآن رمز حق جاء وک را

آپ کا آستانہ مبارک مقصد و مدعا پانے کا ٹھکانہ سمجھو اور اس کا ثبوت قرآن مقدس ولو انھم اذ ظلموا میں ہے۔اس کتاب میں جو سلام و پیام والا عنوان ہے اس کا پہلا شعر یہ ہے

صبا بروضہ خیر الوریٰ سلام رسان　　بصد نیاز و ادب ہدیہ غلام رسان

اے باد صبا حضور انور ﷺ کے روضہ منور پر سلام پہنچاؤ اور صد نیاز و ادب کے ساتھ اس غلام کا یہ ہدیہ صلواۃ و سلام پہنچاؤ۔ ذکر و شکر حق و نسبت کے عنوان کے تحت پہلا شعر یہ ہے۔

من بحمد للہ مرید شاہ عبدالقادرم
نام مولا غوث اعظم سایہ افگن برسرم

اللہ کے لئے حمد و ثناء ہے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر کا مرید ہوں اور میرے مولا کا نام غوث اعظم ہے اور میرے سر پر آپ کا سایہ مبارک ہے۔ آخری شعر اس عنوان کا یہ ہے۔

قادری محمود مستم از مریدی لاتخف
فیضاب از بارگاہ شاہ عبدالقادرم

اے قادری سلسلہ سے منسلک سید محمود شاہ میں اس قول سے مست ہوں کہ غوث پاک نے جو فرمایا کہ اے میرے مرید مت ڈر واللہ پاک میرا رب ہے اور میں اس بارگاہ

Marfat.com

غوثیت سے فیضیاب ہوں۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے پڑھنے سے علامہ عبدالکریم الکردی شیخ الحدیث جامعہ قادریہ بغداد شریف نے آپ سے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ قادریہ محمودیہ میں داخل ہوئے اور پھر خلافت سے بھی نوازے گئے۔

ملفوظ محمود

یہ کتاب حکیم ملت وفقیہ ومفتی اسلام کے ملفوظات شریف ہیں یہ کتاب ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے ابتداء میں بسم اللہ شریف مرقوم ہے اور ابتداء ان الفاظ کے ساتھ ہے۔

(۱) لا الـه الا الله محمود رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ہر سنجیدہ اور صحیح غور وفکر کے بعد یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ سارے جہان (کائنات) کا مالک وخالق ہی معبود برحق ہے اور وہی مصطفیٰ کا خدا ہے۔ (۲) جہان کا تغیر تبدل اس کے فانی مخلوق مقدور ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ (۳) ذہن انسانی جہان کی ناپائیداری اور تغیر تبدل اور مختلف طبع وذوق کی ظلمات میں بدامنی اور پریشانی کو محسوس کر کے امن اور خوشحالی کی فکر وتدبیر چاہتا ہے۔ تمام جہان کا چھان کر بھی اس مقصد میں ناکام رہ کر آخر کائنات کے خالق ومالک سے اس کا حل دریافت کرنے کو کائنات کی چھان بین کرتا ہے آخر کار اسے کلام قدرت خالق ومالک کی۔ ملاقات کے ٹھکانے کی نشان دہی کرتا ہے ولـو انهـم اذ ظـلـمـوا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لو جدوا الله توابا الرحيما ط اور یہ آخری رسول بھی ان کی بخشش

Marfat.com

کی سفارش کرے تو ضرور وہ اللہ کو پائیں گے بڑا توبہ قبول کرنے والا اور خاص مہربان اس مقصد کے لیے کائنات ہست و بود میں یہی ایک جا ہے جسے آستان مصطفیٰ کہا جاتا ہے۔ (۴) ذہن انسانی کبھی چکراتا ہے کہ اتنی بڑی کائنات شش جہات میں آستان مصطفیٰ پر ہر فرد کی رسائی کجا اور باریابی کیسے؟ تو کلام قدرت سے ایک انتہائی مسرت آمیز اطمینان بخش رحم وکرم سے بھرپور خوشخبری پہنچتی ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین ○ اے ہمارے مظہر ذات وصفات سراپا اسم ذات محمد مصطفیٰ ہم نے تمام جہانوں کی کائنات کے لئے تمہیں رحمت ہی بنا کر تو بھیجا ہے۔ یہ مژدہ پا کر ہر فرد کائنات بزبان حال مستانہ وار کہتا ہے۔

بریں مژدہ صد جاں فشا نم رواست
قربان ہو اس کرم پہ میری سو ہزار جان
نقصان ز قابل ست دگر نہ علی الدوام
فیض سعادتش ہمہ کس را برابر است

پس کوئی حجاب اور کوئی عذر نہ رہا آنکھ کھولی تو آستان مصطفیٰ کی ضیا پاشیاں اور کرم فرمائیاں تمام کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ملاحظہ میں آئیں بے ساختہ زبان حال پکار اٹھی۔

کھلی آنکھ تو کوئی پردہ نہ دیکھا

پریشانی ذہن و دل نے بھی معلوم کرلیا کہ دین وایمان ہی سے پریشانی بدامنی سے امان حسب فرمان شرع اسلم تسلم امن وسلامتی کے اس حرم میں پہنچ سکتے ہیں جہاں کسی رنج وغم و بدامنی پریشانی کی پہنچ ہی نہیں۔ (ملفوظ محمود صفحہ ۳) بدعت ایک ایسی بیماری

Marfat.com

ہے جس کو لگ جائے وہ دیمک کی طرح اول سے آخر تک چیز کو برباد کرتی ہے۔ حکیم ملت ملفوظ محمود میں بدعت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں ہر وہ خواہش نفس کہ کتاب وسنت وآثار کرام کی رعایت کے بغیر مرغوب نفس ہو اور اس کے ارتکاب سے سنت منہدم ہو بدعت وگناہ ہے اس کے ارتکاب سے بچنے کی پوری کوشش چاہیے کہ اس میں نہ خیر ہے نہ ہدایت وثواب بلکہ ضلالت اور موجب عذاب ہے۔ پہلے کی طرح آؤ ہم عرس و گیارہویں اور میلاد شریف کے مسنون ومبارک عظیم اجتماع میں چند بدعات ومعاصی اور گناہوں سے ہمیشہ پرہیز کرنے اور کرانے کا وعدہ کریں۔ (ملفوظ محمود صفحہ ۶۵)

اس کتاب کے اختتام پر آپ فرماتے ہیں یا ایھاالذین امنو اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین ۔ایمان والو! اللہ کے تقویٰ پر رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو معلوم ہوا کہ ایمان کے باوجود تقویٰ اور ایمان وتقویٰ کے باوجود معیت صادقین سراپا علم و عرفان حکمت وہدایت کتاب قرن مجید میں بتلائی گئی ہے۔ (ملفوظ محمود صفحہ ۱۹۷)

السیف المسلول

حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تالیف اولاد رسول سادات کرام کی ایذا اور اہانت وعداوت کے فیصلہ وحکم کے متعلق لکھی ہے اور اس میں فتویٰ دشمنان اہل بیت اولاد رسول ﷺ کے متعلق فتویٰ ہے۔ یہ ایک استفتاء کا جواب ہے اور استفتاء کندگان کشمیر پونچھ پنجاب اور صوبہ سرحد وہند' بہاولپور' سندھ کے عام اہل اسلام اہل سنت وجماعت ہیں۔ کتاب کے خطبہ میں حمد وصلواۃ کے بعد تحریر فرماتے ہیں حکم کتاب

Marfat.com

وسنت واقوال واحوال بزرگان دین ومشائخ اہل اسلام اہل بیت اولا درسول کریم سادات کرام کی ایذا دشمنی توہین گالی بدگویی لعن وطعن یا ان سے لڑائی جھگڑا جنگ و جدل یا ان کی ناحق تکفیر کا حکم لگانا ان پر جنگ کے لئے ہتھیار اٹھانا ان کی ہتک کرنا بے ادبی کرنا ایسا کرنے والوں کی ناحق مدد وحمایت وطرف داری کرنا جس مدعا اسلام سے ثابت ہو وہ اپنے دعویٰ اسلام وایمان میں جھوٹے دین وایمان کا سخت دشمن اور مخالف ہے یہ سب حرام حرام سخت حرام دین وایمان کو بالکل تباہ وبرباد کردینے والے ناروا کام ہیں جو ان حرام وناروا کاموں کو حلال جانے وہ خدا اور رسول کے حرام کو حلال جاننے والا ہے اور ایسا شخص کافر ومرتد ہے کتاب وسنت کی رو سے وہ شخص خدا اور رسول دین اسلام سے مرتد ومنکر پکا کافر ہے۔ السیف المسلول صفحہ ۳) اس کی تائید میں قرآن مقدس سے دس آیات کریمہ کو استدلال میں پیش کئے پہلی آیت سے جو استدلال فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وما کان لکم ان تؤ ذوا رسول اللہ ولا تنکحوا زواجہ من بعدہ ابدا ان ذالکم کان عند اللہ عظیما O ان تبدوا شیا او تحفوہ فان اللہ بکل شئی علیما۔** اور تمہیں یہ روا نہیں کہ ایذا دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ تم نکاح کرو ان کی (نسبت والی تمام) بیبیوں سے ان کے ابد تک بے شک یہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اس کے فوائد میں لکھتے ہیں اس آیت سے تین اہم اور واضح امر معلوم ہوئے۔ (۱) جس امر میں اللہ کے رسول ﷺ کو بواسطہ یا بالواسطہ ایذا ہو مطلقاً حرام ہے چنانچہ نکاح سے ایذا واہانت ہوتی ہے لہذا یہ ناروا ہے۔ (۲) اہل بیت رسول میں سے جن کو حضور پاک ﷺ سے الحاقی طور پر بھی نسبت

Marfat.com

علاقہ ہوان کی ایذا اہانت بھی اللہ کے نزدیک سخت ناروا شدید حرام ہے تو جن کو آپ سے نسبت وقرب خویش وعلاقہ ذاتی ابدی طور پر ہوان کی ایذا واہانت و بے ادبی دشمنی تو اور بھی زیادہ سخت حرام اور اشد ناروا ہے۔ (۳) اس معاملہ میں آدمی کو چاہئے ظاہری قولی فعلی تقریری طور پر کچھ ارتکاب کرے یا باطن اور دل میں اس کے متعلق کوئی اندیشہ وسوچ کرے تو وہ بھی اللہ کے نزدیک بڑی معصیت کی بات ہے جو حلال اور روا نہیں پس اہل بیت رسول کی ایذا واہانت کی ہر بات خواہ ظاہری ہو یا باطنی ناروا اور نہایت حرام ہے اس کا اندیشہ وخیال بھی ناروال ہے۔ احادیث نبویہ میں سے اپنے استدلال کے لئے بائیس احادیث نبویہ پیش کی ہیں اور باقی آثار صحابہ سے بھی استدلال کیا ہے اور یہ اقوال پچاس تک ہیں اس کتاب کے آخری اوراق میں اعلام اور انتباہ بھی درج کیا ہے پھر فرمان صدیقی پھر فائدہ جلیلہ درج کیا ہے کتاب چوراسی صفحات پر مشتمل ہے۔ اس ایمان افروز کتاب کا پڑھنا ایک مسلم کے ایمان کی تازگی کا سبب بنتا ہے۔

رفیق محمود

رفیق محمود صحیفہ کلام محمود حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا منظوم اردو کلام ہے یہ کتاب ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اس کے سرورق پر و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین و حسن اولئک رفیقاً درج ہے۔ ابتداء میں

Marfat.com

صاحب کلام علمی عرفانی احوال پر روشنی ڈالی گئی ہے پہلا منظوم عنوان ذکر شان حق ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی شان میں عقیدت بیان کی گئی ہے اس عنوان کے چند اشعار درج ہیں۔

تجھے ساری حمد ہے اے خدا　　تو خدا ہے سارے جہان کا
جہان سے عیاں ہے کہ جان سے تو　　تیری شان جل جلا لہ
معبود پاک میرا ہے تو　　میرے مصطفیٰ کا خدا ہے تو
تیرے جیسا کوئی نہ وحدہ　　تیری شان جل جلالہ

اس عنوان کا آخری شعر پیش خدمت ہے امید ہے کہ قارئین کے لئے استفادہ کا سبب ہوگا۔

ہے اسی میں اسوہ حسنہ　　وہی شاہ کل وہی پیشوا
محمود خلق کی آبرو　　تیری شان جل جلا لہ

اس کے بعد حضور انور معلم معلم و مقصود کائنات ل کی شان میں یوں عرض رساں ہیں

یہ کون و مکاں ہیں محمد کے صدقے　　زمین و آسمان ہیں محمد کے صدقے
نہیں ہے خدا بھی خدا سے جدا بھی　　زمین و زمان ہیں محمد کے صدقے
انہیں کا ادب عشق ہے دین ایمان　　یہ امن و امان ہیں محمد کے صدقے

اس کا آخری شعر بھی سننے سے تعلق رکھتا ہے وہ فرماتے ہیں۔

آج مومن ہیں محمود کل جنتی　　یہاں ہیں وہاں ہیں محمد کے صدقے

Marfat.com

اس کے بعد مدینہ پاک کے ساتھ عقیدت کا اظہار یوں کیا ہے۔

مدینہ کے رستہ ہیں جنت کی راہیں　　گلی اور کوچے بھی ہیں جلوہ گاہیں
وہ ہر مقصد خیر کا آستانہ　　در مصطفیٰ پر خدا بارگاہیں
آپ ہی وجہ ایجاد و بقاء ہیں　　تہ و بالا سب آپ ہی کی پناہیں
خبر لیں یہاں اور وہاں نام مولا　　کریم اپنے چاکر کو خود ہی نبھائیں
قدم ان کا محمود تھامے رہو بس　　وہی ہوگا آخر جو محبوب چاہیں

حاضری حرمین شریفین شہر حبیب سے روانگی پر دل دماغ کا ترانہ حاضر خدمت ہے۔

پیار کی منزلیں گئیں لطف کے دن بسر ہوئے
بیتی سرور کی گھڑی چین و سکون بدر ہوئے
خون رلاتی ہے مجھے یاد حرم کی ہر گھڑی
کیسے بتاؤں حال دل در سے جو چھوٹ کر ہوئے

فلسفہ نماز پر حکیم ملت نے رفیق محمود میں جو اظہار خیال فرمایا ہے وہ بھی قابل توجہ ہے

۔اس کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

سراپا سوز و ساز اذاں ہو تیری　　ورائے قافلہ دل سے سنا کر
وضو تیرا طہارت ما سوا سے　　قیامت کی اقامت تو کیا کر
جو پایا تو نے یہ معراج مومن　　تو اپنا شیوہ تسلیم و رضا کر
نہیں جن سا کوئی محمود انساں　　خدا سے ان کی سیرت کی دعا کر

Marfat.com

عشق نبوی ہر مومن کے لیے سرمایہ دین ودنیا ہے حکیم ملت نے اپنے الفاظ سے یوں اظہار فرمایا ہے۔

مجھے عشق کا پھر پیام آ گیا ہے — تھم اے دل کہ مشکل مقام آ گیا ہے
وہی ذوق دار و سن ہوچلا ہے — لبوں پر مدینہ کا نام آ گیا ہے
جو ہوں سر سے طے عشق کی منزلیں — کہیں وہ ہمارا غلام آ گیا ہے
نکل جان قربان ہونے کی جا ہے — سنا ہے کہ دارالسلام آ گیا ہے
خدا ان پہ ہو جائے تو ہم کہیں گے — محبت میں محمود کام آ گیا ہے

غوث اعظم محبوب سبحانیؒ کے متعلق اپنی عقیدت کے متعلق یوں گوہر فشاں ہیں

عقیدت سے ہم کہتے ہیں غوث اعظم — ہم پہ ہوتے ہیں لطف وکرم غوث اعظم
ولی کیا ہیں وہ سید الاولیاء ہیں — رقاب اولیاء پر قدم غوث اعظم
نائب حق کے نائب مددگار ہیں — نگاہوں میں ہے زیر و بم غوث اعظم
چور ہوں قطب تو بیڑے ڈوبے تریں — ادھر بھی نگاہ کرم غوث اعظم
عطاء و معارف کے دریا میں موجیں — بحمد للہ عالی ہمم غوث اعظم
نسب کی سیادت حسب کی کرامت — سعادت کے سامان بہم غوث اعظم
بندہ محمود ہے خاک پا آپ کا — عطاء ہو کہ چومے قدم غوث اعظم

Marfat.com

ذکر حبیب

یہ کتاب حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا منظوم کلام ہے کتاب ۱۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب پوی کی پوری حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کے ساتھ عشق و محبت کا اظہار ہے اس کتاب کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور عنوان ذکر شان حق ہے اس کے ابتداء میں یوں حمد گویا ہیں۔

تجھے ساری حمد ہے اے خدا　　تو خدا ہے سارے جہان کا
جہاں سے عیاں ہے کہ جان سے تو　　تیری شان جل جلالہ
معبود پاک میرا ہے تو　　میرے مصطفیٰ کا خدا ہے تو
تیرے جیسا کوئی نہ وحدہ　　تیری شان جل جلالہ

اگر کوئی یہ کہے کہ پوری کتاب حضور انور ﷺ کی شان میں لکھی ہے اور ابتداء میں تو اللہ کی حمد بھی ہے تو حکیم ملت رحمۃ اللہ علیہ نے حمد میں بھی نعت مصطفیٰ ہی تحریر فرمائی ہے کہ یا اللہ تو میرا معبود اس وجہ سے ہے کہ تو مصطفیٰ ﷺ کا خدا ہے یعنی آپ کی خدائی مجھے مصطفیٰ ﷺ ہی نے بتائی ہے اس حمد میں آگے فرماتے ہیں۔

کھلی تیری آیتیں جابجا　　نہ تیرے کلام میں کچھ شبہ
تیرا شیشہ مصطفیٰ ہو بہو　　تیری شان جلا جلالہ
تیرے پانے کی وہی ایک جا　　نہ شبہ نہ شک در مصطفیٰ
رہے منزلت کہ وہ عبدہ　　تیری شان جل جلالہ
ہے وہی وسیلہ عالمین　　جسے خلق کہتی ہے شاہ دین

Marfat.com

وہی وجہ کن جیسے چاہے تو　　تیری شان جل جلالہ
ہے اسی میں اسوہ حسنہ　　وہی شاہ کل وہی پیشوا
محمود خلق کی آبرو　　تیری شان جل جلالہ

(یادحبیب صفحہ ۱۱)

اس حمد کے بعد سلام بحضور وجہ ایجاد و بقاء کائنات ﷺ ہے اس عنوان کے تحت ابتدائی اشعار یوں ہیں۔

یا رسول اللہ تیری یادگاروں کو سلام
تیرے گلشن کو تیری رہتی بہاروں کو سلام
تجھ پہ اللہ کے درود اور تجھ پہ اللہ کے سلام
تیرے اصل و فرع تیرے ماہ پاروں کو سلام
اے عظیم کن فکان و شاہد غیب و شہود
کہکشاں پیمان تیری خاموش غاروں کو سلام
تھام لیں بے تفرقہ پھر رشتہ حق کو خدم
دست حق کی کفر پر محمود واروں کو سلام

اس کے بعد ذکر محبوب عنوان ہے اس عنوان سے صرف دو بیت عرض خدمت ہے۔

وہ والضحیٰ کے چہرہ پہ واللیل کی بہار
واللیل کی یہ دل لگی ہے والنہار سے
تیرا نظیر و کفو تو یا مصطفیٰ کجا
قیمت ہے باغ بھر کی گل صد بہار سے

Marfat.com

اس کے بعد بسط مقصود کے لئے فیض محمود میں یادمحبوب کا عنوان ہے پھر اسم ذات مصطفیٰ ہے

وظیفہ مرا ہے محمدؐ محمدؐ　　میرا دلربا ہے محمدؐ محمدؐ
مرادین وایمان ادب عشق ان کا　　مرا مدعا ہے محمدؐ محمدؐ

پھر ذکر محبوب میں نشان مقصود ہے پھر اس کے بعد لاشریک کا مظہر بے نظیر کا عنوان ہے اس کے بعد معلم کائنات کے انوار کی برسات کی نباتات اور میں آج اپنی سنانے جارہا ہوں کتاب کے آخر تمہید سلام اور پھر سلام محمود پر کتاب کا اختتام ہے۔ یہ چند کتابوں کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔ اگر فقیر تمام کتابوں پر تبصرہ کرے تو یہ ایک اور ضخیم کتاب بن جائے گی لیکن صرف یہاں مشت نمونہ پیش خدمت کیا گیا۔ امید ہے کہ قارئین کے لئے یہ کافی ہوگا۔ صرف ایک کتاب جس کا تبصرہ باقی ہے۔ وہ ہے مقامع السنیہ لقمع الامثالیہ ہے۔

مقامع السنیہ

اس کتاب کے سرورق پر اُنظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلایستطیعون سبیلا O (فرقان) درج ہے۔ اس میں لھا کہ شرفا کی لڑکیوں کے عقد نکاح کا شرعی محل اور اس پر اشکال کا مکمل حل یعنی علمی ادبی تحقیقات فتویٰ نکاح سادات۔ یہ کتاب ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب پر تقاریظ جن علماء نے کی ہیں ان میں سے ایک مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی صاحب ہیں دوسری تقریظ حافظ

Marfat.com

قاری محمد ولایت حسین صاحب (چکلالہ راولپنڈی) کی ہے اس کے بعد مفتی محمد صادق ڈھوک رتہ راولپنڈی کی ہے پھر اس پر حافظ سید محمود شاہ صاحب گجراتی کی ہے اور کوہاٹ کے نامور عالم پیر سید میر عالم شاہ بنوریؒ کی تقریظ ہے اس کے بعد قاضی محمد فضل کریم کشمیر کے دستخط ہیں اور ایک تقریظ مولوی محمد نظیر حسین شاہ صاحب کی بھی ہے اور آخر میں مولوی محمد اسماعیل سلطان پوری ہزارہ کی تقریظ ہے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے ان لوگوں کے رد میں یہ کتاب لکھی ہے جنہوں نے سادات کرام کی لڑکیوں کے ساتھ غیر سید کے نکاح کے جواز میں فتوے دیئے ہیں آپ نے کتاب وسنت کی روشنی میں ان کے شبہات کے جوابات اسی طرح دیئے ہیں کہ بغیر چپ سادھے رہنے کے علاوہ ان کے پاس کوئی دوسرا رستہ نہیں اور ایک شبہ کہ ام کلثوم جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیٹی تھی اور حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ نکاح ہوا تھا آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ اہل تشیع نے افترا باندھا ہے اور یہ تیران پر لگایا گیا ہے اور فرضی شادی کا ڈرامہ رچایا گیا ہے اس واقعہ کا آپ نے تاریخی اور روایاتی اور علمی استدلات سے قلع قمع کیا ہے۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت مبلّغ

حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس طرح ایک عظیم محدث تھے اور عظیم مفسر اور فقیہ ودانشور اور مناظر تھے اسی طرح وہ بے مثل مبلغ حق بھی تھے آپ کی تبلیغ سے لاکھوں لوگوں نے توبہ کی ان میں سے بعض گمراہ عقیدے کے بھی تھے آپ کی وجہ سے وہ راہ راست پر آئے اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ ہمارے پیر بھائی حکیم محمود احمد نوشہرہ والے پہلے مرزائی فرقے سے تعلق رکھتے تھے جب آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا اور وہ ایک اچھے اور سچے عاشق رسول بن گئے اور حضرت صاحب سیّدی و مرشدی نے اس کو خلافت سے نوازا۔ اب وہ اس دار فانی سے رحلت کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس سے نوازیں۔ اس طرح ہزاروں کی تعداد میں اہل تشیع نے بھی آپ کی محفل میں آ کر توبہ کی اور آپ کے دست اقدس پر بیعت بھی کی ان میں سے چند بدعقیدہ لوگوں نے جو توبہ کی ہے قارئین کے لئے ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ان میں سے ایک حضرت مولانا قاضی محمد فضل کریم صاحب علوی ہیں جو کہ ایک عالم فاضل شخصیت تھے اور آپ کی عمر سو سال کے قریب تھی اور راولپنڈی شہر میں رہائش پذیر تھے ان کی توبہ کا سبب مندرجہ ذیل ہے۔

Marfat.com

مولانا قاضی محمد فضل کریم علوی صاحب

کی توبہ کا واقعہ

مولانا قاضی محمد فضل کریم نے علامہ تھانوی وغیرہ دیوبندی مسلک کے اکابر سے نادانستہ عقیدت رکھی اوران کی ادب وعشق حق کے سراسر خلاف عبارات وعقائد و معمولات سے ۲۳ سال تک متنبہ نہ ہوسکے حضرت سیدنا ومرشدنا محدث ہزاروی جب اعلیٰ حضرت قطب دوران امام اہل سنت ابونعیم خواجہ سید عبد قاضی شاہ صاحب حنفی قادری محدث ہزاروی کے ہمراہ رامپور راجوری تشریف فرما ہوئے تو دوران گفتگو بہت سے شکوک وشبہات رفع فرمایے اور خصوصاً توبہ استغفار کر کے تمہید ایمان اور اطیب البیان کتابیں پڑھنے کو دے کر فرمایا انصاف کے ساتھ خالی الذہن ہوکر پڑھیں مگر اول اللہ تعالیٰ سے بکمال خشوع وخضوع توبہ استغفار کر کے کلمہ طیبہ پڑھ کر یہ دعا کریں اے میرے مالک اگر جن لوگوں سے مجھے ۲۳ سالہ علاقہ ہے تیرے نزدیک درست دین وایمان والے ہیں تو مجھ پر ان کی سچائی ظاہر فرما اور اگر تیرے نزدیک ان کے عقیدے اور طریقے حق وہدایت کے خلاف ہیں تو مجھے ضد وتعصب سے بالاتر رہ کر حق کو سمجھ کر اختیار کر لینے کی اور باطل کو سمجھ کر ترک کر دینے کی توفیق دے اور اس میں نفس وشیطان کی دخل اندازی سے مجھے آپ ہی بچا یہ دعا خوب رو رو کر کریں اور پھر پورے خالی ذہن کے ساتھ ان کتابوں کا پورا مطالعہ کریں اور مسلسل دعا کرتے رہیں

Marfat.com

چنانچہ انہوں نے ایک ہفتہ کے اندر ہی کوہاٹ سیدنا ومرشدنا کو اطلاع دی کہ آپ کو مبارک ہو میں نے اسی طرح دعا کر کے دونوں کتابوں کا مطالعہ کیا اور بغیر کسی ضد و تعصب کے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حق روشن فرمایا ان لوگوں کی تصنیفات اور عبادات کو ہر لحاظ سے خوب سیاق وسباق کے ساتھ ملا کر پڑھا اور خدا اور رسول کے کلام کے سامنے پرکھا تو دوپہر کے سورج کی طرح مجھ پر کھل گیا کہ بے شک اللہ واللہ کے رسول اور بزرگان دین کا ادب اور عشق ان حضرات کے ہاتھ سے نکل گیا اور انہوں نے خدا و مصطفیٰ اور اولیاء اللہ کی شان میں اس قدر دلیرانہ کلام کیا ہے کہ جس میں دین وایمان کا ذرہ بھر بھی حصہ ہوگا وہ اس شدید بے ادبی گستاخی کو معلوم کر لینے میں ذرہ برابر تردد نہ کرے گا میں ۲۳ سالہ ناسمجھی کی عقیدت ومحبت وعلاقہ سے روکر بدل تائب ہو گیا ہوں اور ان لوگوں کے حق میرا وہی عقیدہ وایمان ہے جو عرب وعجم کے اہل حق وہدایات علماء کرام نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ میری اس غفلت اور نادانی کو معاف فرمائیں میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دین وایمان تباہ کر دینے والی غفلت سے بروقت اگاہ فرما کر باطل کو ترک کرنے اور حق کو قبول کرنے کا زرین موقع مہیا فرما دیا تلف کردہ ایام زندگی پر مجھے بے حد ندامت ہے دعا کریں ان دین ایمان سوز عبارات و مضامین کی ناحق حمایت میں بے جا تاویلات وہیر پھیر کرتا رہا اللہ تعالیٰ اس کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (حفظ الاحناف صفحہ ۱۴۳)

Marfat.com

مولانا فیض الحسن کا بمع ۲۲ ہزار مریدوں سمیت تائب ہونا

برادران اسلام! راقم الحروف بمراد اشاعت اس حقیقت کے اظہار میں مسرت محسوس کرتا ہے اگر چہ میں پشتنی طور پر حنفی ہوں مگر اپنے وطن آزاد کشمیر کرنا ہ سے دین کا علم حاصل کرنے کی نیت سے جب نکلا تو لاہور پہنچا قسمت کا اتفاق جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری دروازہ شیرانوالہ لاہور سے سابقہ پڑھا میں ناواقف تھا اور ان لوگوں نے عوام کو اپنے سنی حنفی ہونے کا یقین دلانے میں ایک سوچی سمجھی کارآمد صورت منظّم طور پر اختیار کر رکھی ہے لہذا میں انہیں سنی حنفی خیال کر کے شاگرد بن گیا مدت تک ساتھ دیتا رہا سند پائی آخر مرید کر کے خلیفہ بنا کر اپنے مخصوص طریقے کی تبلیغ پر مقرر کیا کیونکہ میرے خاندانی بزرگوں کی نسبت و برکت سے ملک میں کافی تعداد میں لوگ مجھ سے عقیدت و محبت رکھتے تھے چنانچہ خاندانی حسن عقیدت کے علاوہ میں ناواقفی سے ان کے زیر اثر اعتقادی دنیا کی تخریب سے بچ نہ سکا ان کے عقائد و رسائل کی تبلیغ میں بڑا حصہ لیا آزاد کشمیر میں میرے عقیدت مندوں کی تعداد آٹھ ہزار سے بھی زاید ہوگی اور پاکستان کے دوسرے حصے میں پندرہ ہزار سے کم نہیں اللہ کا بڑا احسان میری آگاہی اور روبراہی کا موجب یہ ہوا کہ کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں کی اصلیت کا پردہ ان کی بے جا شورشی سے ایسا چاک ہوا کہ اسلام اور اہل اسلام سے ان کی سیاسی و ملی بیگانگی عوام پر کھل گئی جس سے نوٹ ووٹ کے مفاد کی دنیا

Marfat.com

خطرے میں پڑگئی جس کے پیش نظر حال ہی میں خاص خاص حضرات ہزارہ میں خاص کانفرنس کے ضمن میں تشریف لائے تو جناب احمد علی لاہوری دیوبندی کے فرزند بھی آئے ہزارہ کے مختلف مضافات میں شادی وغیرہ کی بعض تباہ کن رسوم اور غفلت بے نمازی سے بچانے کو میں نے کئی ماہ تک کامیاب کوشش کی مگر وعظ تبلیغ میں حسب معمول وہابیہ سینوں کو درود وسلام و قیام نعرہ رسالت وغیرہ سے روکنے پر زور نہ دیا

ان کو یہ معلوم ہوا

تو مجھے موضع موہری ایبٹ آباد خاص طور پر بلا کر شدت سے منع کیا گیا کہ جس تبلیغ کے لئے تم کو مقرر کیا ہے وہ یہ نہیں کہ تم درود وسلام و قیام اور ندائے یارسول اللہ یا غوث وغیرہ کو جائز رکھو! یہ تو ہمارے سب بزرگوں کے نزدیک شرک وکفر ہے تم بھی اس کو شرک وکفر جان کو چھوڑ دو ورنہ ہماری خلافت سے دست بردار ہو جاؤ میں نے کہا یہ عقیدہ تو تمام اہل اسلام کے معمول اور اعتقاد کے خلاف ہے کیا یہ جناب احمد علی لاہوری صاحب اور دیگر تمہارے بڑوں کا بھی یہی عقیدہ ہے انہوں نے صاف اقرار کیا کہ ہمارا اور ہمارے سب بڑوں کا یہی عقیدہ ہے جیسا کہ ہماری کتابوں سے ظاہر ہے تب میں نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے جسے میں کفر سمجھتا ہوں جب آپ کے بڑے چھوٹوں کا یہ حال ہے تو پھر شاگردی اور خلافت کا سوال ہی کیا؟ ایسی شاگردی اور خلافت سے خدا کی پناہ اس پر خطیب ایبٹ آبادی دیوبندی وہابی نے حسب عادت بدکلامی شروع کی جس پر کافی لے دے ہوئی حتیٰ کہ انتظامیہ نے مداخلت کر کے شر وفساد کو مٹایا غرض ان لوگوں کے دعویٰ سنیت وحنفیت اور ان کے عقاید کو سمجھنے سے میں قاصر اور حیران ہی رہ گیا

Marfat.com

ناطقہ سر بگریبان ہے کہ اسے کیا کہیے

اب مجھے یہ فکر بھی دامنگیر ہوئی کہ یہ حضرات کون ہیں اور ان کی اقتداء میں ہمارا انجام کیا ہوگا اللہ کے فضل سے ان کے اس دعویٰ اور اعتقاد کے اختلاف سے میرے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ان کا دعویٰ اور عقیدہ ایک نہیں ساتھ ہی مجھے اس کا از حد افسوس بھی ہوا کہ سالہا سال ان لوگوں کی نمائش و دعویٰ پر ان کا ساتھ ناحق دیا اور اب جا کر پتہ چلا ؎ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

جب قرآن اور حدیث پر ان کے عقائد و اعمال کو پرکھا جائے تو صاف کھل جاتا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں پھر مجھے اپنی حالت پر رونا آیا کہ افسوس بے تحقیق کن لوگوں کے ساتھ رہ کر دین و ایمان اور عمر ضائع کی اگرچہ خاندانی بزرگوں کی دعا و برکت سے کئی خلاف شرع رسوم کو روکنے میں کئی گاؤں میں میرا تبلیغ کا سلسلہ خوب کامیاب رہا چنانچہ روزنامہ تعمیر میں نشر ہو چکا ہے مگر ایسے خطرناک طریقے کے پھیلانے والے رسالے بھی لاکھوں کی تعداد میں دور دراز تک پھیلا تا رہا نہ معلوم کتنے ہی بندگان خدا کے دین و ایمان کی تباہی کا موجب ہوا ہوگا غرض مجھ پر ایک پریشانی کا عالم ہو گیا آخر ان کے دعویٰ اور مسلک کے اختلاف کو صحیح طور پر معلوم کرنے کی ضرورت میرے دل و دماغ پر چھا گئی کہ غور سے دیکھا جائے تو یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے سیاسی و ملی خیر خواہ یقیناً نہیں آخر یہ کیا ہیں کسی بے تعصب محقق عالم اور بزرگ سے اس امر کا راز دریافت کرنا چاہئے چنانچہ ایک مدت سے صالح اور معتمد نیک لوگوں سے دور نزدیک یہ پتہ چلا کہ خانقاہ محبوب آباد حویلیاں ضلع

Marfat.com

میں ایک صحیح النسب بزرگ حسینی سید حنفی المذہب محقق عالم کتاب وسنت اور ہر چہار سلاسل طریقت کے مجاز و بے لوث اور بے تعصب مبلغ اسلام ہیں اور سینکڑوں کتابوں کے مصنف بھی ہیں ملک اور بیرون ملک لاتعداد لوگ ان کے عقیدت مند ہیں اور اکثر سننے میں آتا رہا کہ رافضی خارجی مرزائی وہابی وغیرہ بدمذہب ان کی صحبت وارشاد سے ہدایت یافتہ اور نیک بن گئے دوسری طرف خوارج وغیرہ ناحق ان کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں جس کی انہوں نے کبھی پرواہ نہ کی دل میں یہی آیا کہ ان کی خدمت میں جا کر ان لوگوں کے دعویٰ اور دین کی اصلیت وحقیقت کا پتہ لگانا چاہئے اگرچہ عام اور خاص اہل اسلام ان لوگوں کو وہابی خارجی وغیرہ ہی کہتے ہیں تاہم کسی محقق سے تحقیق ضروری ہے چنانچہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۳ء جمعہ کے روز میں اپنے کافی مریدوں کے ہمراہ خانقاہ محبوب آباد شریف کی جامع مسجد حنفیہ میں ایسے مبارک وقت پہنچا جب کہ علامہ الحاج ابو مسعود سید محمود شاہ محدث ہزاروی سجادہ نشین دربار محبوب آباد شریف دامت برکاتھم العالیہ اپنے قدیمی معمول ومشہور دستور کے مطابق نہایت پرامن اور پیارے انداز میں کتاب وسنت اور اثار کی روشنی میں نہایت خیر خواہانہ طور پر خطاب فرما رہے تھے اصلاح اعتقاد اور دعوت عمل کے ضمن میں ادب وعشق کی ضرورت اتحاد وتنظیم کی اہمیت سامعین کے دل ودماغ میں بٹھا کر بغیر کسی کا نام لئے بعض مدعیان اسلام کی خدا اور رسول وبزرگان دین کی شان میں مشہور ومعروف گستاخیوں سے متنبہ فرما کر دین و ایمان کی حفاظت کی زبردست تلقین فرمائی جس سے میرا یہ عقیدہ خود بخود حل ہو گیا اور میں اتنا متاثر ہوا کہ بغیر کسی شرم جھجک کے مجمع عام میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ آج تک میں جن لوگوں کے ساتھ رہا (یعنی جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری)

Marfat.com

ناواقفی سے شاگرد مرید رہ کر تضیع اوقات کرتا رہا خدا کا شکر ہے اور میری - عادت نے کہ ان لوگوں نے اب تو اپنی حقیقت سے روشناس ہونے کا موقع دیا اور ان نے عقیدت خود ان کی کتابوں سے نکال کر اللہ اور رسول کے کلام پر پرکھے تو وہ اللہ و رسول اور بزرگان دین کے ادب و عشق اور طریقے کے خلاف ثابت ہوئے لہذا میں ان کے عقیدے اور نسبت سے بدل تائب ہوں کہ وہ دین اسلام کے خلاف ہیں اور آج سے میں مع اپنے ۲۳ ہزار مریدوں کے دیوبندی وہابی مذہب سے تائب ہو کر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ابو مسعود پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی حنفی قادری نقش بندی جماعتی چشتی سہروردی عم فیضہ قطب الارشاد والتصنیف کا ہمیشہ کے لئے مرید ہوتا ہوں جس پر تمام مجمع نے نعرہ تکبیر و نعرہ رسالت بلند کئے اور التماس کی کہ حضور میری بیعت قبول فرماویں آپ نے ہمیں داخل سلسلہ فرما کر بہر حال مکمل اتباع سنت و طریق حنفیت اور اخلاق و سیرت کی مکمل اصلاح کی تلقین فرمائی جس کا میں اپنے متعدد مقامات کے معتقدوں میں اعلان کر چکا ہوں اور کرتا رہوں گا پھر بعض خانگی ضرورتوں کے تحت مجھے واپس اپنے وطن کرناہ جانا پڑا اس لئے چلا گیا اور اب تک وہیں رہا اب جو حضرت سیدنا و مرشدنا محدث ہزاروی مدظلہ کے فرزند ارجمند کی فاتحہ چہلم کی اطلاع پر حاضر ہوا تو مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک میں نے پھر مجمع عام میں طریق دیوبندیت وہابیت سے اپنے ۲۳ ہزار معتقدوں سمیت بازگشت اور حضور کی بیعت اور مذہب سنی حنفی پر ہمیشہ استقامت کا اعلان کیا۔ حضور نے مکمل میثاق طریقت و اتباع شرع و پیمان سلسلہ لے کر طریقہ قادریہ محمودیہ میں داخلہ کا شرف بخشا جس پر تمام مجمع میں مسرت کی لہر دوڑ گئی سب نے نعرے لگائے اور مبارک باد دی اس سے قبل بھی

Marfat.com

ملک کے اخبارات و رسائل میں اس کی اجمالی اطلاع میری منشاء سے دی گئی اور اب یہ بغرض اشاعت روانہ ہے مہربانی فرما کر یہ مفصل روئیداد من وعن اپنے مؤقر جریدے میں شائع فرما کر حق و باطل کے امتیاز کو واضح فرما دیں عین نوازش ہوگی۔ میں ہوں وہ صاحبزادہ فیض الحسن جو چودہ برس تک ان لوگوں میں رہا اور اب اللہ نے نجات دی والحمدللہ علی ذالک۔

(بشکریہ نوری کرن بریلی' انوار الصوفیہ ومقیاس لاہور)

ریڈیو ٹیلی ویژن کے قاری خوشی محمد الازہری

کا تائب ہونا

اس سے قبل مولانا فضل کریم علوی اور صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کے بیانات قارئین کی خدمت میں پیش کئے گئے اب قاری خوشی محمد الازہری صاحب بھی اس سلسلہ کی تیسری کڑی ہیں قاری صاحب بھی اپنے مسلک دیوبند سے تائب ہوکر حکیم ومفتی ملت ومناظر ومبلغ اسلام کے دست مبارک پر تائب ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادریہ محمودیہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے مفصل بیان اپنے تائب ہونے کا دیا جو کہ ماہنامہ سالک راولپنڈی اور مقیاس لاہور نے اپنے ماہناموں میں شائع کیا ہے اور یہ بیان حفظ الاحناف میں بھی درج ہے۔ اس بصیرت افروز بیان و اعلان کے چند اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کئے جارہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

برادران ملت میں اپنے اس اعلان کو بغرض اشاعت بھیجنے میں پُر خلوص مسرت محسوس کرتا ہوں نہ ناموری وشہرت کے لئے بلکہ محض اس لئے کہ شاید کسی اور پریشان متلاشی حق کو بھی سراسیمگی سے منزل مقصود کی طرف ایک جھلک کا کام دے اور کوئی حق کا پیارا دھڑکتے دل بہتی آنکھوں سے اسے پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا سکے۔

حضرات سارے جہان کے اکیلے خالق و مالک خدائے مصطفیٰ کا شکر ہے نہ میں کسی دماغی کمزوری میں مبتلا ہوں اور نہ کسی خاص مالی افتاد کا شکار ہوں اللہ کے فضل وکرم سے نیک و بد کی پہچان کو دل دماغ بھی ہے کسی بے جا اثر کے تحت اس اعلان کی نوبت نہ آئی۔ دین حق اسلام سے الحمدللہ شیفتگی اور ہر باطل و برائی سے قلبی نفرت ہے ہر سنجیدہ انسان کے نزدیک جس طرح بے جا تفرقہ وانتشار نہایت مذموم ہے اسی طرح تلاش حق میں کسی ایسے گروہ کا ساتھ دینا کہ واقعاتی طور پر بعض خوبیوں کے ساتھ اس کے بنیادی عقائد اور جماعتی کارنامے قطعاً دین ایمان اور جادہ حق و ہدایت سے بنیادی تصادم کے حامل بھی نہ ہوں سارے جہان کے خالق مالک کی توحید وتنزیہ اور انبیاء برحق کے آخری تاجدار اقلیم شفاعت کے شہر یار محمد ﷺ کی شان خاتمیت ومصطفائی پر یقین محکم اعتقاد راسخ جازم غیر متزلزل کی دولت خداداد رکھنے والا انسان اپنے سامنے یہ منصوبہ ضرور رکھتا ہی ہے کہ میں اپنے خدائے واحد لاشریک اور اسی کے آخری محبوب نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے حکم و ہدایت کے مطابق ایسی زندگی بسر کر کے اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو رخصت ہونے کا طالب ہوں کہ خالق و مالک کے حضور ناکام ہو کر

Marfat.com

مجھے شرمندہ اور رسوانہ ہونا پڑے بلکہ کامیاب ہوکر خوشنودی کا انعام وعزت نصیب ہو اپنی قطعی ہدایت اور نجات کے اس منصوبے کے تحت اسے کسی فرد یا گروہ یا مفاد ورشتہ علاقہ وطاقت کے خیال سے بالاتر رہ کر یہ فیصلہ کر لینا قطعاً ناگزیر ہوتا ہے کہ مجھے وہی راستہ ٹھیک سمجھ کر اختیار کرنا ہے جو میری قطعی ہدایت اور نجات اور کامیابی کا ہے اور کسی رشتہ یا گروہ وطاقت مفاد کا خیال کئے بغیر اس طریق وروش سے صحیح سوچ سمجھ کر بچنا بھی ضروری ہے جس پر رہنے سے میرے دین ایمان ہدایت ونجات کے منصوبہ کو ناکام ہوجانے کا خطرہ لاحق ہو بندہ مومن کی ضروریات میں یہ بنیادی اور اولین ضرورت ہے جس سے کسی سنجیدہ انسان کو انکار کی مجال وگنجائش نہیں میں چک ۱۶ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال مغربی پاکستان کا باشندہ ہوں میٹرک تک سکول کی تعلیم بھی رکھتا ہو اور کراچی نیوی میں ملازمت کے دوران مدرسہ دارالقرآن قاسمیہ میں تجوید وقرات کی تعلیم شیخ سید محمد علی شرف الدین یمنی سے حاصل کی اور درس حدیث وقرآن کریم مفتی محمد شفیع دیوبندی وآصف صاحب قاسمی سے لیتا رہا علم قرات کی مشق کے بعد ہی میری قرات کا شہرہ ہوا اتفاق کی بات ہے کہ مجھے دیوبندی اور مودودی جماعت ہی سے سابقہ رہا ہے سچ ہے کہ اکثر آدمی کو کسی شئی کی محبت اندھا بہرا بنا کر چھوڑتی ہے میں نے انہی اپنے کرم فرماؤں کے دائرہ میں صالح نیک لوگوں کی تلاش کا سلسلہ بھی جاری رکھا آخر اس ماحول کے زیر اثر میں جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری کے سلسلہ میں ان کے فرزند عبید اللہ انور صاحب سے اس لئے بیعت ہوگیا کہ مجھے اللہ رسول اور بزرگان دین کی محبت اور اتباع نصیب ہو اور میں انہی حضرات کو سنی حنفی تصور کرتا رہا اور خیر سے انہوں نے اپنی متفقہ تنظیم کے تحت عوام کو یہ یقین دلانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا

Marfat.com

رکھی کہ وہی اہل اسلام اور سنی حنفی ہیں اور دوسرے لوگ تو بدعتی ومشرک گمراہ ہیں سالہا سال تک دیوبندی مودودی ماحول میں رہا بلاوجہ کسی کو برا کہنا اخلاق کوئی جواز نہیں رکھتا مگر یہ میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ باوجود دین ایمان کے دعویٰ اور معمولات رکھنے کے ان کے برعکس میں اللہ رسول اور اولیاء اللہ کی محبت وادب دوسرے ہی لوگوں میں پاتا رہا جن کو بدعتی مشرک وغیرہ کہتے ہیں اگر چہ ان کے پیرو پیگنڈہ سے متاثر ہو کر میں بھی ویسا ہی کہتا رہا جیسا وہ کہتے کہ یہ لوگ بدعت وشرک وکفر میں مبتلا ہیں وغیرہ دلیل ذاتی مشاہدہ سے میں سمجھ لیا کہ جن لوگوں میں میں نے زندگی کا ایک قیمتی حصہ بسر کیا یعنی دیوبندی مودودی جماعت کے لوگ اگر چہ بظاہر کئی ایک خوبیاں عملی تنظیمی ضرور ان میں نظر آتی ہیں مگر قریب رہ کر بلکہ ان کے اندر رہ کر صاف معلوم ہوا کہ خدا رسول اولیاء اللہ کی تعظیم اور محبت کی حقیقت کا مجھے ان میں اصلاً پتہ نہ لگا یہی سبب ہے کہ میں ان میں جو لوگ دینی قسم کے اعمال بجالاتے بھی ہیں تو ان اعمال کی جان اور روح ان میں نہیں پائی جاتی چنانچہ جب موقع ہاتھ لگے تو ایسے دلیرانہ کام بھی بے دھڑک کر جاتے ہیں جو اللہ رسول کی ادنیٰ محبت وتعظیم والا شخص کرتے ہوئے سہم جائے چونکہ میری قرات اللہ کے فضل سے ملک کے ہر طبقہ میں مقبول تھی مجھے اس طرح اپنے دیوبندی مودودی کرم فرماؤں کے ہر طبقہ میں بار بار بتکرار پہنچ کر ان کا پورا مطالعہ کرنا نصیب ہوا اور آخر یہ سوال میرے دل ودماغ میں بار بار آنے لگا کہ بظاہر ہر چند کہ میں نے علمی روحانی سب نسبتیں بھی حاصل کرلیں مگر شب وروز اس علمی روحانی ادارے کے چکر میں رہ کر بھی میرے دل ودماغ کو سکون واطمینان یا یقین محکم حاصل نہیں آخر اس کا سبب کیا ہے؟ اور پھر جب کبھی ان لوگوں سے بعض کو دیکھتا جنہیں ان

Marfat.com

حضرات نے انبیاء اولیاء محبوبان خدا کی عقیدت وادب کی بناء پر بدعتی مشرک کمراہ بہہ کر متہم کر رکھا ہے کہ ان کو باوجود غریب مفلس ہونے کے اطمینان وسرور قلب کی دولت سے مالا مال پا تا دل ودماغ میں یہ سوال اور بھی محکم ہو جاتا اور کبھی یہ خیال آ کر مجھے پریشان کر دیتا کہ علمیت بزرگی کا سارا محکمہ اپنے ان حضرات علماء دیوبندیت و مودودیت نے سمیٹ رکھا ہے مگر اللہ کے پیارے ولی جن کی عظمت وجاہت صدیوں سے اپنا سکہ دلوں پر بٹھائے ہوئے ہیں اور ان کے مزارات مقدسہ پر حاضر ہو کر ایک غیر مسلم کو بھی ان کی شان خداداد کا اقرار کرنا پڑتا ہے ویسا کوئی باخدا ان میں آخر کیوں نہیں؟ اور ان باخدا لوگوں کی مزارات اور خانقاہوں میں جانے سے انہوں نے اپنے زیر اثر لوگوں کو بدعت مشرک کفر ہو جانے کی ہیبت ناک الفاظ سے تھام رکھا ہے۔

غرض ایک عجیب تذبذب کے عالم میں تھا کہ ایک کاروباری مگر پاکیزہ حال بزرگ محمد مسکین خان صاحب ہزاروی سے اچانک لاہور میں ملاقات ہوگئی کھرل منزل میں ان کا عزیز ڈاکٹر محمد بشیر ڈینٹل سپیشلسٹ قیام پذیر تھا خان صاحب موصوف اپنے عزیز کے پاس آئے تو میں نے ان کے شب و روز کو دیکھ کر نہایت تعجب کیا کہ اس عام کاروبار کرنے والے کو رات آٹھ بجے مناجات میں زاروقطار رونا اور ذکر واطاعت حق میں شب بسر کرنا آخر کہاں سے نصیب ہوا میں نے دیکھا کہ اس بندہ خدا کو اس قدر اطمینان استغفار کی بدولت حاصل ہے کہ اس پر رشک آتا ہے میں نے نہایت ادب سے ان کے قریب ہو کر حالات کا جائزہ لینا شروع کیا تو انہوں نے اپنی سرگزشت ایک درد بھرے لہجے میں سنائی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ میرے پیرومرشد امام اہل سنت محدث ہزاروی کی نگاہ عنایت نے میری قسمت اور زندگی کو بدل دیا ورنہ

Marfat.com

میں ایسا ویسا شخص تھا پھر انہوں نے ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی زیب سجادہ حنفیت وقادریت محبوب آباد حویلیاں ہزارہ کا نورانی کلام سنایا اور مناجات شریف جس سے دل میں یہی آیا کہ ان بزرگوں سے ضرور ملنا چاہئے کچھ دن ہی گزرے کہ حضرت خواجہ محبوب آبادی اچانک تبلیغی سلسلہ میں لاہور وارد ہوئے جہاں لاتعداد آپ کے عقیدت مند ہیں مگر ایک دن محمد مسکین خان صاحب حضور کو اپنی قیام گاہ پر لے آئے مختصر سی ملاقات ہوئی اور میں اپنی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی قرات کی ڈیوٹی پر اور ملازمت کے سلسلہ میں چلا جاتا جب وقت حضرت کی صحبت میں بیٹھتا خان صاحب یا حضرت نے کبھی دیوبندیت مودودیت کے متعلق اشارۃً کنایۃً تذکرہ کچھ نہ فرمایا اپنے آپ میرے دل میں یہ اظہار پیدا ہوا لہٰذا ان اجلاس کے لئے میں مدتوں سرگرداں تھا اس کی جھلک تو یہاں ملتی ہے چنانچہ دن رات حضرت کے وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شہر لاہور کے ہر سمت میں ہونے لگا اور جوق در جوق لوگ داخل سلسلہ ہونے لگے اور ذکر حق کی وہ چاشنی پائی جو زندگی بھر میں کبھی نصیب نہ ہوئی تھی کئی روز تک میں حضور کی معیت میں تبلیغی مجالس میں حاضری دیتا اور آپ کا کلام مبارک پڑھنے لگا میرے دل کی حالت میں ایک انقلاب رونما ہو گیا اگرچہ میں پہلے بھی قرات و تلاوت کا عادی تھا اور منظوم کلام بھی پڑھتا تھا مگر اب مجھے یہی محسوس ہونے لگا کہ گویا میں اب کسی نئی دنیا میں آ رہا ہوں

انوار کی بارش محفل پر ہر دل میں یاد الٰہی تھی

اب مجھے محسوس ہونے لگا کہ جس نے محمد مسکین خان صاحب کی دنیا بدلی ہے وہ میری بھی قسمت میں اللہ کے حکم و فضل سے انقلاب پیدا کر دے تو کیا تعجب ہے میں نے

Marfat.com

بار بار یو بندیت مودودیت کے متعلق سوال چھیڑا حضور نے روئے سخن بدل کر فرمایا۔

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

غرض میں نے حضور کو اچھی طرح معلوم کیا کہ للّٰہیت کے سوا کوئی مدعا و مقصد ہی نہیں۔ اس اثناء میں ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ میں خوب سونے کا عادی ہوں مگر حضرت کی محفل میں رات کے تین بجے کا وقت ہو جانا تو کوئی خاص بات ہی نہیں۔ سبحان اللہ وہ پیاری گھڑیاں کسی پیار میں گزرتی جا رہی تھیں کہ ابھی دس بجے کا وقت محسوس ہوتا تھا کہ حالانکہ تہجد کی نماز کی تیاری ہوتی تھی مجھے اپنے اوپر تعجب آتا مگر ساتھی بھی یہی کہتے کہ ہمیں بھی پتہ نہ لگا کہ سحر ہوئی آپ کی محفل تو محفل تبلیغ و ذکر حق کہا جاتا ہے اور لاریب وہ ایسی ہی محفل ہوتی ہے۔ میں محافظ سنیت و حنفیت محدث ہزاروی کی محفلوں میں بلا مبالغہ یہی محسوس کرتا رہا کہ گویا میں ایک نئی نور کی دنیا میں آ گیا ہوں جو مسائل عمر بھر میں حل نہ ہوئے وہ چٹکیاں لیتے حل ہوتے دیر نہ لگتی اور دل و دماغ یقین و سرور سے بھر جاتے لاہور جیسے شہر میں آپ کی تقریر کے دوران حاضرین پر سناٹا کا عالم رہتا آخر تک لوگ ہمہ تن گوش سنتے رہتے تقریر ختم ہونے پر لمبے کپڑوں کے ہجوم کو بیعت و طریقت میں لیا جاتا۔ مورخہ ۸/۸/۶۸ پنج شنبہ کو آپ اہل لاہور کی چھ ماہ کی مسلسل دعوتوں پر حسنین آباد وارد ہوئے۔ ۹/۸/۶۸ جمعہ آپ نے صدر بازار جامع مسجد میاں جان محمد مرحوم میں پڑھایا ایک مثالی اجتماع کو خطاب فرمایا جس میں آپ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی اور ڈاکٹر فضل الرحمان کی نام نہاد کتاب اسلام میں جو خلاف اسلام و ایمان مضمون ہے اس کا بیان فرما کر کتاب کی تلفی اور مصنف کی برطرفی و عبرتناک سزا کا مطالبہ کیا۔

Marfat.com

۶۸/۸/۹ سوڈھیوال ۹۸/۸/۱۱ حسنین آباد ۱۲۔ آرائے بازار ۱۳ علا ایف ایف لاہور چھاؤنی ۱۴ والٹن ۱۵ رات کے دس بجے داتا دربار بعد نماز عشاء تمام بنیادی عقائد و مسائل دینیہ پر ایسا جامع مانع خطاب فرمایا کہ تین گھنٹے تک مسلسل عرفانی بیان جاری رہا پھر حلقہ ذکر ہوا اور لاتعداد لوگ داخل سلسلہ ہوئے بندہ بھی اسی محفل میں برضا و رغبت خود داخل سلسلہ ہوا ۱۶ کا جمعہ گلبرگ کی نئی زیر تعمیر مسجد میں جمعہ پڑھایا عصر تک تقریر و خطاب کا سلسلہ رہا لاتعداد لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔ ۱۷ امرسدھو میں رات حضرت کا خطاب ہوا مزنگ جامع مسجد قصابان میں ۲۰ محمد پارک گلبرگ کی جامع مسجد میں آپ کی تقریریں ہوئیں الحمدللہ میں حاضر رہا اور اب تو عقیدت و محبت کی دنیا میں ہمارا بھی گزر ہوا اس اثناء میں آپ نے ایسے بنیادی دینی ایمانی مسائل پر خطاب فرمایا کہ قلب و ذہن سے شکوک و شبہات یکسر دور ہوتے چلے گئے لیکن علمائے دیوبندیت و مودودیت کو برا بھلا کہنے کی کبھی نوبت تک نہ آئی آپ کی بیعت کا مسنون طریقہ ہی ایسا عجیب ہے کہ ہر باطل سے آدمی اس میثاق میں ہی پاک ہو جاتا ہے پھر آپ خانقاہ محبوب آباد واپس تشریف لے گئے اور اہلیان لاہور کے دلوں میں اپنی بے مثال مقدس محفل کی یاد ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے۔ پھر مورخہ ۲۸/۸/۶۸ تا یکم ستمبر بندہ رخصت لے کر خانقاہ حاضر ہوا جہاں آپ کا ایک مثالی کتب خانہ دیکھا اور دارالعلوم جس میں قریب تین سو طلباء دینی تعلیم پا رہے ہیں اور چار دن کی حاضری میں نیازمند نے خود گزارش کی کہ حضور ہم علمائے دیوبند اور مودودی جماعت اور دیگر اہل اسلام میں جو فرق ہے وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تاکہ بغیر ضد و تعصب کے ہمیں معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ کون ہیں ہمارے اصرار پر آپ نے ایک ہی درس دیا جس سے اصل دین ایمان

Marfat.com

اور ان لوگوں کی حقیقت واضح ہوگئی۔ الخ (حفظ الاحناف صفحہ ۱۵۸) قاری صاحب اپنے مضمون کے اختتام پر لکھتے ہیں بغیر کسی ضد وتعصب کے میں اپنی سابقہ ناواقفی غلط فہمی سے جو ان حضرات کو سنی حنفی تصور کر کے ان کے ساتھ رہا اس سے توبہ کر کے مذہب سنی حنفی کی پیروی کو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں خدا تعالیٰ ان حضرات کو بھی حق کے سمجھنے اور اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین۔

میں ہوں وہ قاری خوشی محمد قاری ریڈیو ٹیلی ویژن پاکستان جس نے یہ اپنا بیان بغرض اشاعت دیا تمام اہل اسلام میرے لئے دعائے استقامت کریں۔ والسلام۔

(ماہنامہ سالک ومقیاس لاہور وحفظ الاحناف صفحہ ۱۹۱)

حلفیہ اقرارنامہ

بمورخہ ۲۶/۱۲/۷۵ چک مدو کے ضلع ساہیوال اہل دہ اور باہر کے علماء و خواص کے مجمع میں خواجہ محبوب آبادی کے پیش ہوکر مذکورہ فرقہ (وہابیہ) کے مستند عقیدت مند فاضل دیوبند علامہ رشید احمد ولد احمد دین سابق امام چک ہذا اور حافظ وریام موجودہ امام ومبلغ نے تمام طلبہ وعوام کے مجمع میں کلمہ پڑھ کر اقرار کیا اور حلفیہ اقرارنامہ لکھ کر دستخط کر دیئے اور خواجہ محبوب آبادی کے سپرد کیا کہ اگر ان کتابوں میں یہ مضمون ہو تو یہ کفر ہے، ایسے لوگ کتابوں والے اور ان کو ماننے والے سب کافر ومرتد ہیں ان کی امامت تعلق ام ہے یہ باتیں ثابت نہ ہوں تو الزام دینے والوں کا یہی حکم

Marfat.com

ہے اگر یہ کفری مضمون ان کی کتابوں سے ثابت ہوتو فتاویٰ حسام الحرمین صوارم الھندیہ کے فتویٰ کے مطابق یہ سب مرتد ہیں۔العبداحقر رشیداحمد ولداحمد دین۔حافظ وریام کمال الدین بقلم خود

مجمع میں اس اقرارنامہ پر دستخط ہوئے انہوں نے مجمع عام میں کتابیں لاکر پیش کرنے کاوعدہ کیاخلاف وعدہ دیر سے آئے اور کتابیں پیش کرنے میں عذر بہانے کیے اور کہنے لگے ہم کتابیں ضرورلاکر پیش کریں گے حکم صادر ہواجب تک کتابیں پیش کرکے یہ کفری مضمون ثابت کرنہ پرتوبہ کرکے تجدیداسلام ونکاح نہ کریں امامت سے تعلق حرام ہونے کا وہی حکم ہے جوفتاویٰ حسام الحرمین اورصوارم الھند یہ میں علماء عرب وعجم نے قرآن وسنت وفقہ اسلامی سے صادرفرمایافلا تعقد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین ان سے ملاپ کا بھی یہی حکم ہے والسلام۔(قول فیصل صفحہ۴)

آگے اس میں مزید لکھتے ہیں چک مدو کے ضلع ساہیوال کے دیوبندی صاحبوں کا دستخطی اقرارنامہ حلفیہ خواجہ محبوب آبادی کے پاس ہے اوراس کی نقل اہل دہ کو بھی دی گئی ہے قطعاً یقیناً ان لوگوں کی ان کتب میں یہ منافی دین ایمان مضمون موجود ہے چھپ کر مسلسل نشر ہورہاہے جیسازمین آسمان کے وجود سے انکارنہیں ہوسکتاان کی کتب میں اس مضمون سے بھی یونہی انکارنہیں ہوسکتا۔اہل علم وعقل اہل انصاف کا فرض ہے کہ اصل کتابیں لے کربچشم خود ملاحظہ کریں اور یہ مضمون ثابت ہونے پر یہ فیصلہ خود اپنے علم وایمان سے کریں کہ پھران لوگوں کو یاتوان کفریات سے توبہ کرکے تجدیداسلام ونکاح کرنالازم ہے یادینی ایمانی ہر منصب کوانہیں دین وایمان کے لئے خالی کردینا

Marfat.com

لازم ہے اگر اس قدر اللہ رسول کی توہین اور مخالفت کر کے بھی آدمی دین ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا تو کفر و ایمان میں فرق کیا ہے قلت ؎

میں نہیں کہتا کہ یہ کر یا وہ کر جو چاہے کر
ملک و ملک کی حفاظت کرو لیکن جلد کر

کسی کی دل آزاری یا ناحق تشہیر کو ہم گناہ تصور کرتے ہیں خدا کرے ہمارا کوئی لفظ کسی پر بار نہ ہو بلکہ موجب بصیرت و ہدایت ہو۔ آمین۔

منجانب

جمعیت حنفیہ قادریہ رجسٹرڈ پاکستان

(قول فیصل صفحہ ۴)

حکیم محمود احمد نوشہرہ والے کا

مرزائیت سے تائب ہونا

حکیم محمود احمد نوشہرہ والے دار العلوم نعیمیہ لاہور کے مستند تھے پہلے وہ نوشہرہ صوبہ سرحد میں دینیات ماسٹر بنے پھر بعد میں انہوں نے طب یونانی کا کورس کر کے حکمت شروع کی اور سکول کی ماسٹری سے دست بردار ہو گئے۔ آپ کے اکثر رشتہ دار مرزائی ہیں حکیم محمود احمد صاحب جب حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی کی مجلس

Marfat.com

میں جا کر بیٹھے اور ذکر حق کیا تو آپ کے دل سے مرزائیت کا میل نکل گیا اور اس دل میں ایمان اور ایقان کا نور چمکنے لگا تو مرزائیت سے تائب ہو گئے حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ کے دل میں حضور انور ﷺ کی محبت و عشق ایسا جاگزیں ہوا کہ ہر وقت جذب میں رہنے لگے بڑے مجاہدے کئے اور اہل باطل کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کیا اور اس دنیا فانی سے بحالت ایمان رخصت ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے نوشہرہ پل کے قریب قبرستان میں آرام فرما ہیں۔ حکیم محمود احمد صاحب قادری نے تصوف کی منازل میں ایک مقام پیدا کیا تھا اور ہمارے مرشد نور بالا نے آپ کو خلافت سے نوازا تھا سیرت محدث ہزارویؒ میں بھی خلفاء کی لسٹ میں آپ کا ذکر ہے اور شجرہ نسب و خلفاء کے بڑے چارٹ میں آپ کا نام خلفاء میں درج ہے حکیم صاحب راقم الحروف کے نہایت مخلص دوست تھے آپ کو راقم الحروف نے بہت ہی مہمان نواز پایا اور آپ عوام و خواص سے بڑے مشفقانہ انداز میں پیش آتے۔

Marfat.com

حکیم ملت بحیثیت معمار قوم

حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جس طرح دینی معمار تھے اس طرح وہ قوم کے لئے سیاسی اور سماجی معمار بھی تھے آپ نے افراد قوم کو وہ راستہ دکھایا جو اس قوم کے لئے تعمیر ملت کا سبب بنتا۔ آپ نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں قائداعظم کا ساتھ دیا اور امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ کے ساتھ شانہ بشانہ کام کیا آپ مسلم لیگ کے تعارف کے لئے پیر صاحب آف مانکی شریف کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو قائداعظم کے ہمراہ پاکستان بنانے میں متعارف کرایا۔

تحریک خلافت میں اہم کردار: اسلام میں صرف خلافت کا نظام ہے اور اس کو چلانے والے کو خلیفہ کہا جاتا ہے ملوکیت کا نظام فرعونی اور ہامانی ہے اور خلافت صرف اور صرف انبیاء علیہم السلام کا مشن تھا تمام انبیاء علیہم السلام خلفاء تھے اور پھر حضور انور ﷺ خلیفہ اعظم تھے آپ کے بعد خلفاء راشدین کا دور تھا اور قرب قیامت اس خلافت کو حضرت امام مہدی علیہ السلام قائم کریں گے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی مسلمانوں کے لئے خلافت کا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات یستخلفنھم فی الارض کما ستخلف الذین من قبلھم ۔تم میں سے جو ایمان لائے اور جنہوں نے دستور حق کے مطابق کام کئے اللہ کا ان سے

Marfat.com

وعدہ ہے کہ وہ ان کو زمین پر اس طرح خلافت دے گا جس طرح اس نے اگلوں کو دی۔
آپ نے عالم اسلام کی کامیابی کے ضامن دس نکات فروری ۱۹۷۴ء لاہور میں عالمی سربراہی کانفرنس میں پیش کئے اور یہ تحریک تاحیات جاری رہی۔ اور جب آپ کی ذات وصفات مظہر اتم آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ سید محی الدین صاحب تحریک خلافت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ایوب خان کے دور میں آپ کا کردار: ۱۹۶۵ء کی

جنگ شروع ہوئی تو فیلڈ مارشل جنرل محمد ایوب خان حضرت پیر صاحب تونسہ شریف اور حضرت پیر دیول شریف حضرت گل پیر اور حضرت محدث ہزارویؒ کو مدعو کیا اور حالات پر غور وفکر کے بعد رہنمائی حاصل کی ایوب خان نے زیادہ وقت حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ کو دیا اور جہاد پر تقریری وتحریری کام کرنے کی استدعاء بھی کی آپ نے الجھاد نامی کتاب لکھ کر مفت افواج پاکستان میں تقسیم کی آپ جہاد میں بنفس نفیس حاضر ہوئے تھے خصوصاً ۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۵ء کو۔

ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں آپ کا کردار: آپ

نے اسلامی سربراہ کانفرنس سے قبل کلمۃ الاتحاد والجھاد نامی کتاب لکھی اور اس کتاب کو اردو عربی اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر شائع کی آپ نے ایبٹ آباد میں مولانا کوثر نیازی سے وعدہ لیا کہ آپ حج کے موقع پر قرعہ اندازی کے نظام کو ختم کرادیں اور اُس نے یہ وعدہ نبھایا اور حج کے لئے قرعہ اندازی کا نظام ختم کیا۔

Marfat.com

ضیاء الحق کے دور میں آپ کا کردار: جس وقت جنرل محمد ضیاء الحق نے مشائخ کانفرنس منعقد کی تو آپ نے کرسی صدارت پر بیٹھ کر پچپن منٹ خطاب فرمایا اور اس خطاب میں علماء و مشائخ و دانشوروں کے کانوں میں خلافت و دستور حق کی آواز پہنچائی اور تمام مریدین نے ضیاء الحق کو خلافت نافذ کرنے کے لئے خطوط لکھے جس میں راقم الحروف بھی شامل ہیں آپ نے خلافت کے قیام کے لئے نظم و نثر میں کلام لکھ کر مسلمانوں کو بیدار کیا۔ آپ کی ایک رباعی کافی مشہور ہے۔

تیری ملت آئین تیری بقاء تو اسی سے واسطہ رکھ سدا
جو شجر سے پات ہی کٹ گیا تو بہار اس پہ حرام ہے
کبھی جھانک ملک شہود میں کہ خلیفہ ہے تو وجود میں
ہوئیں صدیاں تجھ کو سجود میں سر اٹھا کہ وقت قیام ہے

اصلاحی تنظیم السادات کی بنیاد: آپ نے سادات کو منظم کرنے کے لئے ایک تنظیم بنام اصلاحی تنظیم السادات کی بنیاد رکھی۔ جو سادات کرام کی بیداری کا سبب بنی اور وہ اپنے مقام کو پہنچاننے لگے اور اس سلسلہ میں کانفرنسیں بھی کیں فقیر راقم الحروف جب اس وقت دیدار کے حاضر خدمت ہوتا تو اس تنظیم کی جھلکیاں دیکھتا اور ان اراکین سے بھی متعارف ہوتا جو اس تحریک میں شامل تھے۔

علامہ اقبال اور حکیم ملت: حکیم ملت محدث ہزاروی کو اپنے ہمراہ لے کر مولانا محمد

Marfat.com

اسحاق مانسہروی اور مولانا ظفر علی خان جب علامہ محمد اقبالؒ سے ملنے گئے تو حضرت علامہ اقبال نے مولانا رومی رحمۃ اللہ کے درج ذیل شعر کی تشریح طلب کی۔

کور کورانہ مرو در کربلا　　تانہ افتی چوں حسین اندر بلا

تو حضرت حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے علم عروض کے قاعدے کے مطابق اس شعر کی تشریح فرمائی جب علامہ اقبال نے آپ کی تشریح سنی تو وہ بے اختیار اٹھ کر آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کہنے لگے کہ آپ تو میرے استاد ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ علم عروض کے مطابق آگے کے جملہ کو پچھلے جملے سے ملائیں تب آپ کو اس کا مطلب سمجھ آئے گا۔

جامعہ حنفیہ کا قیام: جب آپ کوہاٹ سے حویلیاں واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے درس و تدریس کے لئے جامعہ حنفیہ کے قیام کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے بیس کنال زمین کو وقف کر کے اس میں جامعہ حنفیہ اور بڑی جامع مسجد کا قیام عمل میں لائے اور اب آپ وہاں حاضر ہوں تو حیران رہ جائیں گے کہ اتنے مختصر عرصے میں فقر و مسکینی کی حالت میں ہوتے ہوئے اس قدر عالی شان اور جدید قسم کی دو منزلہ عمارت میں جامعہ حنفیہ قادریہ محمودیہ قائم ہے جس میں درس نظامی کے طلباء پڑھ رہے ہیں اور جامع مسجد کی طرف جب ایک نگاہ ڈالو گے تو جدید قسم کی عمارت اور اعلیٰ قسم کی زیب و زینت سے آراستہ مسجد کو دیکھو گے مسجد بھی دو منزلہ ہے یہ جامعہ اور مسجد خانقاہ شریف کے احاطہ میں ہے اور راب ایک پبلک محبوب ہائی سکول زیر

Marfat.com

نگرانی محترم صاحبزادہ عبدالقادر شاہ صاحب کی ہے جس میں کمپیوٹر و دیگر جدید علوم کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

جمعیت حنفیہ قادریہ کا قیام: آپ کی زندگی ملت اسلامیہ کے لئے وقف تھی اور آپ نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے تھے آپ نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے پیر و مرشد کے ساتھ شانہ بشانہ رہے جب پاکستان بنا تو اقتدار ان لوگوں کے ہاتھوں میں آیا جنہوں نے دستور اسلام کے نفاذ کے لئے کچھ نہ کیا بلکہ وہ اس دستور حق کے بنیادی فن سے ہی بالکل نا آشنا تھے لہذا اس چمن کے لئے ایک دیدہ ور کی ضرورت تھی آپ نے اس کو محسوس فرمایا اور ایک تحریک خلافت اسلامیہ کی بحالی کے لئے بنائی اور اس کا نام جمعیت حنفیہ قادریہ رکھا اور ہر سال اس مقصد کے لئے وہ کانفرنس فرماتے اور آپ کے مریدین و معتقدین اس میں شامل ہوتے اور اس سلسلہ میں بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے بالخصوص لوگوں کے دلوں میں عشق نبی اور حب اہل بیت و عظمت اصحاب مصطفیٰ کی شمع روشن کی جمعیت حنفیہ قادریہ کا منشور بحالی خلافت میں دستور حق (قرآن وسنت) کا مکمل نفاذ ہے۔

Marfat.com

متفرقات

(۱) فرض مرد کارزار: ٹائی ایک کپڑے کی گرہ ہے جو یورپ نواز گلے میں پہنتے ہیں اور اس کو ٹائی بولتے ہیں بعض ناواقف لوگ صرف فیشن کے طور پر استعمال کرتے ہیں یہ کپڑا جو تین انچ تک چوڑا اور تقریباً دو یا تین فٹ تک لمبا ہوتا ہے مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگ قمیص کے اوپر اس کو باندھ لیتے ہیں۔ اس ٹائی کے متعلق صرف اتنا عرض ہے کہ یہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا کر پھانسی دے دی گئی اور وہ اب آسمان میں زندہ نہیں جو کہ قرآنی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے لیکن ہمارے مسلمانوں نے اس کو ناسمجھی میں فیشن بنالیا اور ان سادہ لوحوں کو یہ معلوم نہیں کہ اس کے پردے میں پڑھے لکھے مغربی تعلیم یافتہ عیسائی و یہودی اپنے عقائد مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے اس کا رد بلیغ فرض مرد کارزار کے عنوان سے عارفانہ محققانہ انداز میں منظوم کلام کی صورت میں پیش کیا ہے۔

اک ٹائی کی گرہ میں کفر ہیں معقود دس
اس شعار کفر کے اب باندھنے سے کیجئے بس
یاد ہے جس قتل کی قرآن میں ماقتلوا
یاد ہے جس سولی کی ہے قرآن میں ماصلبوا
یاد ہے تثلیث کی قرآن میں ہے یہ مت کہو

Marfat.com

ہر شعار کفر کو اے اہل ایمان چھوڑ دو
تثلیث کی ٹائی میں بس توحید سے ہے ردوکد
اور قرآن پاک میں ہے قل ھو اللہ احد
یاد یہ ابن خدا کی اور خدا بے ضد وند
پاک وہ اولاد سے قرآن میں ہے لم یلد
تثلیث کی ٹائی میں بیوی بھی خدا کی بے شبہ
اوروہ اس سے پاک قرآن لم تکن لہ صاحبہ
بیوی بیٹا عقد اور کفو ہے اس کا محل
اور نہ اس کا کفو کوئی حکم قرآن بے خلل
یاد جس سولی کی ہے اللہ کی توہین ہے
کفر توہین خدا اور جو کرے بے دین ہے
یہ صلیبی یاد پیغمبر کی بھی توہین ہے
معتقد اس کا یقیناً کافر و بے دین ہے
پس یہودی اور نصرانی تو لا کفر ہے
اور شعار ان کا بھی منجملہ تو لا کفر ہے
یہ صلیبی یاد تو اسلام کا ابطال ہے
کفروں کا مجموعہ ٹائی کفر کا خلخال ہے
کوئی مت جانے کہ یہ خود ساختہ تکفیر ہے
بلکہ بنیاد جہاد حق کو یہ تنفیر ہے

Marfat.com

ترک ہر قیمت کرو یہ کافروں کا ہے شعار
چھوڑنا محمود اسے ہے فرض مرد کارزار

تشریحات:

(۱) وماقتلوہ ۔یقیناً انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔۲/۱۶القرآن

(۲) وماصلبوہ۔انہوں نے اسے سولی نہیں دیا۔۲/۱۶القرآن

(۳) ولا تقولوا ثلاثة ط انتهوا خيرا لكم ط انما الله اله واحد ۳/۶ القرآن تین خدا مت کہو اس سے باز رہو اپنے بھلے کو یقیناً اللہ تو ایک ہی خدا ہے۔

(۴) سورۃ اخلاص میں ہے قل هو الله احد۔آپ کہہ دیں اے محبوب وہ اللہ ایک ہے اور یہ بھی دلیل ہے انما الله اله واحد ۔

(۵) سبحانه ان يكون له ولد۔وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو اور سورہ اخلاص میں ہے لم يلد ۔اس کی اولاد نہیں ہے۔

(۶) انى يكون له ولد ولم تكن له صاحبة اس کا بچہ کجا حالانکہ اس کی بیوی ہی نہیں۔

(۷) بیوی بیٹے کا عقیدہ بے بنیاد کفر ہے کہ بیٹا بغیر بیوی کے کیسا اور بیوی بے عقد کیسی اور عقد بلا کفو باطل کو بے محل ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی کفو نہیں ولم يكن له كفوا احد نہ اس کا کوئی مثل نہ کفو ہے۔

Marfat.com

(۸) صلیبی عقیدہ کفریہ کی یاد ٹائی اللہ کی صریح توہین ہے جو بجائے خود کفر ہے۔

(۹) صلیبی عقیدہ کفریہ کی یاد میں پیغمبر کی بھی کھلی توہین ہے جو قطعی کفر ہے۔

(۱۰) الغرض یہود و نصاریٰ کا نظریہ ٹائی پورے اسلام ضابطہ کائنات کا کھلا انکار ابطال و کفر ہے۔

(۲) مشائخ کانفرنس: منعقدہ ۱۹۸۵ء کے بعد حضرت حکیم ملت محدث ہزارویؒ سے اخبار نویسوں کے پوچھے گئے سوالات کے مختصر عام فہم جوابات۔

سوال نمبر۱ جمعیت سے آپ کا الحاق کیوں نہیں؟

جواب: جمعیت کا تعلق ملت سے نہیں جب کہ جمعیت اصل ملت سے کٹ کر بانی ملک کے بنیادی مخالفوں کا اعتقاد حال میں پہلو بن گئی ہے اعتقاد میں یوں کہ متحدہ قومیت ان کا دعویٰ ہے اور متحدہ جمعیت ان کا حال ہے وہ کفر و اسلام میں اتحاد مصلحت ملکی کو مصلحت امتیاز ملی پر فوقیت دیتے ہیں اور یہ بھی۔

سوال نمبر۲: دعوت خلافت و جمعیت میں فرق کیا ہے؟

جواب: جمعیت اپنی رائے و تجویز کو نص شرعی پر فوقیت دینے کی مرتکب ہے جس سے وہ اہل ملت سے کٹ گئی ہے یعنی نظام مصطفیٰ کے مدعی دعویٰ کو خلافت اسلامیہ پر فوقیت دیتی ہے جو باطل ہے مسلمان اسے قبول کرنے پر مامور نہیں بلکہ مستند کتاب و سنت ہی کے قبول پر مامور ہیں۔

Marfat.com

وما اتا کم الرسول فخدوہ آلایۃ۔

سوال نمبر۳: جمعیت والوں کو ملک و بانی ملک کے بنیادی مخالفوں سے اتحاد میں سواد اعظم حاصل ہے اس سے طاقت بنتی ہے تو اتحاد کیوں جائز نہیں؟

جواب: یہ اس ملت میں جائز نہیں جس کے نام پر بنیاد ملک ہے یہ ایسا ہے جیسا ملک کے باغی کو تعمیر ملک سپرد کرنا۔

سوال نمبر۴: کیا یہ مقاصد سیاسی پارٹیوں پر آپ نے پیش کئے؟

جواب: ہاں مگر ان کا مقصد ہی تعمیر ملک وملت نہیں بلکہ مفاد و ذلت ہے جو تخریب ملک کا موجب ہے۔

سوال نمبر۵: آپ کسی سیاسی پارٹی سے کیوں نہیں ملتے؟

جواب: اس لئے کہ وہ ملک وقوم کے مفاد میں مخلص نہیں۔

سوال نمبر۶: طریقہ انتخاب خلیفہ کیا ہوگا؟

جواب: جو ضابطہ حق نے بتایا اقرار حق و خالص توبہ پر حلف اخلاص و دیانت بذریعہ مجلس شوریٰ ہوگا۔ وامرھم شوریٰ بینھم۔

سوال نمبر۷: خلافت میں خواتین کے حقوق کی ضمانت ہوگی؟

جواب: ضرور ہوگی۔

سوال نمبر۸: خلافت اور جمہوری طرز حکومت میں بین فرق کیا ہے؟

جواب: تخلیق شدہ ہر طرز حکومت میں حاکمیت و قانون کا حق مخلوق کو دیا جاتا ہے

Marfat.com

جو خالص خالق کا حق ہے خلافت میں یہ حق خالق ہی کے لئے تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر۹: خلافت میں خواتین کو بھی خدمات کا موقع ہوگا؟

جواب: اسلام لاریب ضابطہ کائنات ہے جس میں ہر فرد کو اس کا فطری منصب اور حق دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر۱۰: کیا خواتین کا ووٹ گواہی کی طرح ہے؟

جواب: ووٹ ایک رائے ہے اور گواہی واقعے کی شہادت یکساں نہ عقلاً ہے نہ مذہباً۔

سوال نمبر۱۱: ملک و بانی ملک کے بنیادی مخالفوں کو اقتدار ملک میں مساوی حقوق ملنا کیوں مناسب نہیں؟

جواب: یہ بنیادی خیر خواہ اور بدخواہ کو مساوی بنانا ہے۔

سوال نمبر۱۲: جمعیت والے مستحق اعتماد نہیں تو کیوں؟

جواب: اس لئے کہ وہ ملک وملت کے بنیادی مخالفوں کا جزو بن چکے ہیں۔

سوال نمبر۱۳: اگر کچھ لوگ خلافت و دستور اسلام کی بجائے جمہوری طرز حکومت کو پسند کرتے ہوں تو ان کو خلافت و دستور اسلام کا ہی پابند بنایا جانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: اس لئے کہ مخلوق کو مخلوق پر حاکمت وقانون کا حق دینا ظلم ہے کیونکہ خالق کو یہ حق فطری طور پر صحیح ہے۔

Marfat.com

(۳) اشتہار وفات النبی ﷺ کا علمی جواب:

(۱) مصطفیٰ ﷺ زندہ ہیں اللہ نے ان کی حیات کی قسم فرمائی۔ ۱۴/۵ حجر آیت ۷۲ میں ہے۔

(۲) کہ وہ حی و قیوم ہے ۳/۱۲ بقرہ آیت ۵۵ میں ہے۔

(۳) قرآن پاک میں ہے انا ارسلناک شاھدا ۲۶/۹۱ فتح آیت ۱۹ اس لفظ شاھد میں مصطفیٰ ﷺ کی چار شانیں ثابت ہیں۔ (۱) حیات (۲) علم (۳) حاضر (۴) ناظر کہ ان کے سوا شاہد کی شہادت نہیں۔ (۵) زندہ افراد خلق سے چنا ہوا۔

(۵) قرآن میں لعمرک ۱۴/۵ حجر آیت ۷۲ میں حیات مصطفیٰ ﷺ کی اللہ نے قسم فرمائی حیات مصطفیٰ کا منکر خدا اور کلام خدا کا منکر اور ایمان سے محروم ہوا سوچیئے اللہ جس کی قسم فرماتا ہے وفات النبی کے اشتہار باز کے کفری عقیدہ میں وہ ثابت نہیں تو معاذ اللہ اس منکر کے نزدیک اللہ کا قسمیہ بیان صحیح نہ رہا اور یہ مومن کا حال اور عقیدہ نہیں۔

(۶) معلم و مقصود کائنات رسول کو خالق و خلق کا خطاب ثابت ہے خالق کائنات کا خطاب قرآن سے بے شمار طرح اور بے شمار بار ثابت ہے خلق کا خطاب بھی کئی طرح اور کئی اعتبار سے ثابت ہے ازان جملہ عین حالت طاعت و عبادت حق میں السلام علیک ایھا النبی کہنا مشروع ہے خالق و خلق

Marfat.com

کے اس مخاطب کو جو قابل خطاب زندہ نہ سمجھے اس کے اس کفر وانکار کو اللہ واحد قہاری سمجھے جو منافی ایمان ہے۔

(۷) آپ باتفاق کتاب وسنت خلیفۃ اللہ الاعظم اور نائب کبریاءؑ جس پر کائنات دینی ایمانی کا اجماع ہے آپ نص کتاب اللہ سے شاہد عالمین ہیں اور شہادت کے رکن چار ہیں حیات ۱۱۱علم ۱۱۱ حاضر والا۔ حاضر و ناظر ایک رکن نہ ہو تو شہادت نہ رہے انصاف کیجئے کہ کس طرح نام نہاد مبلغ دین اور پیارے ابنائے جنس وفات النبی کی اشتہار بازی کے کھیل میں مشغول ہیں اللہ واحد لاشریک حی وقیوم کے خلیفہ ومظہر اتم جس کا ایمان اطاعت میں اللہ کا ایمان واطاعت ہے اور خود اللہ نے اس کا شاہد عالمین ہونے کا اعلان فرمایا جس کے رکن حیات علم والا حاضر وناظر ہونا ہیں ان سے کفر وانکار کا اشتہار کس قدر معصوم نابالغ مسلمانی اور یاوہ بیان ہونے کا دعویٰ ہمہ دانی ہے۔

(۸) یہ سمجھ لینے پر ضد وتعصب سے الگ رہ کر ایمان سے کہے وفات النبی کا اشتہار باز شاہد عالمین زندہ مصطفیٰ ؐ کی سیرت وزیست ہی کا منکر کس معصومیت ودعویٰ علمیت کی ہوا میں کفر وانکار حق کی گڈی اڑا رہا ہے پیارو تحقیق کی نظریں جما کر اسے پہنچانیے آخر اس انکار حق کی گڈی کا ڈورا جس کے ہاتھ میں ہے اپنے کن خواہوں کا پیارا ہے کیوں کہ نزول قرآن کے دور میں نبی کی وفات کی انتظار کی گڈی کا ڈورا کفار کے ہاتھ میں تھا جن کے ردو

Marfat.com

جواب میں اللہ نے زمر میں فرمایا یہ وفات النبی ﷺ کے انتظار میں گڈیاں اڑانے والے کس خبط میں وفات النبی کے منتظر ہیں انک میت و انھم میتون یہ ان کفار کے رد میں کہا جو وفات النبی کے انتظار میں تھے۔ ۱۳/۱۷ زمر آیت ۳۰ وفات النبی کی گڈیاں اڑانے والے ذہنی نابالغ اس کھیل میں لگے رہیں لیکن اتنا سوچ میں لہ اس میں ان کے پیشوا و امام لوان ہیں جن کے یہ مقلد و مقتدی ہیں۔

(۹) وفات النبی کی اشتہاری گڈیاں چڑھانے والے ذہنی معصوم نابالغ۔ توفیق نصیب ہو تو جانو کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل معتقد ہو مومن ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ الایۃ ۱۹/۱۴ محل آیت ۹۷ جو دستور حق اسلام پر عمل پیرا ہو کر مرد ہو یا عورت وھو مومن فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ تو ہم ضرور اسے بلند مرتبہ پاکیزہ زندگی عطا کریں گے شاہد عالمین زندہ مصطفیٰ کے کلمہ گو مومن مرد و زن کو قرآن نے نہایت تاکید سے پاکیزہ زندگی ملنے کا قطعی اعلان فرمایا جس میں شک و شبہ کسی مومن مسلمان کا کام نہیں نہ شان خود اس شاھد عالمین زندہ مصطفیٰ کی زندگی سے کفر و انکار پر وفات النبی کی اشتہار بازی بنی کی جس حیات طیبہ سے کفر و انکار ہے وہ حیات طیبہ تو اس نبی کے ہر امتی مومن مرد عورت کے لئے قطعاً ثابت ہے کیا ایسا کرنے میں نبی کو اپنے افراد امت سے بھی گھٹانا نہیں ضرور ہے اور ایسا کرنے میں نبی کی صہ تک

Marfat.com

اہانت وتنقیص ہے اور عقائد اسلامیہ میں ہے اھانة الانبیاء کفر انبیاء کی توہین کفر ہے انصاف کریں وفات النبی کے اشتہار رسالے لکھنے نشر کرنے والے دین وایمان سے ذہنی ازلی نابالغ کسی کھری مشغلہ میں ہیں اگلے کفار بھی نبی کی موت کے انتظار میں تھے جن کے رد و جواب میں اللہ نے فرمایا انک میت و انھم میتون ان کے بعد کے کفار بھی حیات مصطفی ﷺ کے فہم واقرار سے نابالغ ہیں اور یہ مدعیان دین وایمان وفات النبی کے اشتہار رسالے لکھنے نشر کرنے والے اگلے پچھلے کفار ہی کے مبلغ علم کا ثبوت پیش کررہے ہیں کفار وفات النبی کے مردود انتظار میں تھے اور ہمارے ذہنی نابالغ وفات النبی ﷺ کے اقرار میں ہیں کیا اس کا نام ترقی معکوس نہیں اللہ خیر کرے لگتا تو ایسا ہی ہے اللہ کے فرمان لعمرک اور انا ارسلناک شاھداً کا یقین علم وفہم جیسا ان کو نہیں تھا ان کو بھی نہیں جیسا وہ خلاف ویسا ہی یہ خلاف ہیں خدا کرے وہ اور یہ ایک جیسے نہ ہوں۔

(۱۰) مندرجہ بالا بیان پر خلاصہ عقیدت وذہن میں یہی ہے کہ جس کی حیات طیبہ کی اللہ نے قسم فرمائی کا کلمہ بھی ذکر بھی زندگی بخش ہے تو اس کی حیات میں کیا کلام۔

(۱۱) اہل علم وعرفان دین وایمان کا اس پر اجماع ہے کہ حضور معلم ومقصود کائنات ﷺ علم ہدایت امن ایمان ونجات کا واسطہ ہے اور علمی دنیا والوں پر پوشیدہ نہیں کہ لولا الواسطة لذهب الموسوط كما هو ظاهر جو کچھ واسطہ سے ہے اگر واسطہ ہی نہ رہے تو واسطہ ہر شے نہ رہے گی

Marfat.com

مثلاً رگ جان واسطہ حیات ہے اگر وہی کٹ جائے تو حیات کا سوال ہی ختم ہے ہمارے ازلی معصوم ذہنی نابالغ انبائے جنس وفات النبیؐ کے اشتہار رسالے نشر کرنے والے کچھ سادہ مزاج مسلمانوں کو بہکانے میں دہرے کھیل کرتے پائے گئے جلسہ سیرت النبیؐ بھی اور اشتہار وفات النبیؐ بھی اقرار می نمائی وانکاری کنی ہمیں اپنے ذہنی نابالغ انبائے جنس کے اس دین کش ایمان سوز حادثہ وصدمہ پر ہمدردانہ افسوس کے ساتھ دعا ہے انہیں صبر و جمیل اور نعم البدل عطا ہو۔

(۱۲) خالق کائنات کا فرمان ہے **فاصبر علی مایقولون و سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبها و من اناء الیل فسبح و اطراف النهار لعلک ترضیٰ**۔ اے معلم ومقصود کائنات رسول تسبیح کریں اپنے رب کی حمد کے ساتھ طلوع الشمس سے قبل اور اس کے غروب سے قبل اور رات کے اوقات میں تو تسبیح کریں اور دن کے کناروں پر تا کہ آپ راضی ہوں۔ یہ نماز پنجگانہ کا حکم ہے اور لعلک ترضیٰ اس کی تعلیل ہے یہ حکم طاعات اس لئے ہے کہ آپ راضی ہوں توحید و مسلمان کے دعویٰ پر وفات النبیؐ کے خبیث اشتہار کتابچے نکالنے والوں کو دو کاموں سے ایک کر کے رہنا چاہئے یا تو اپنے پیشوا کفار کی طرح ہو کہ یہ کفری مشغلہ اختیار کرنا چاہئے یا پھر دعویٰ دین ایمان ترک کریں ورنہ یہ دو رنگی چال ان کو یہ کفار میں قابل قبول رہنے دے گی کہ دعویٰ دین ایمان مانع ہے اور نہ مسلمانوں میں رہنے کے قابل چھوڑے گی کہ شکل مومنان کرتوت

Marfat.com

کافران میں نہ ادھر کے بنے نہ ادھر کے رہے۔ ہمارے پیارے انبائے جنس آپ یہ کچھ کر کے ملت ملک وقوم کے دشمن بدخواہ نہ بنیں والسلام علی من اتبع الھدیٰ . یہاں چند متفرقات قارئین کی خدمت میں مختلف موضوعات میں پیش کیے گئے۔ اہل ایمان کے لئے یہ تریاق کی مثل ہیں اور منکرین حق کے لئے یہ تازیانے ہیں یہ چند عارفانہ عالمانہ اور دانشورانہ خیالات کتاب وسنت کی روشنی میں تحریر فرمائے گئے ہیں۔

معمولات اوراد محمودیہ

اوراد ایک ایسی سیڑھی ہے جس کے ذریعہ ایک سالک منازل روحانی طے کرسکتا ہے اگر یہ سیڑھی نہ ہوتو وہ کبھی بھی روحانی ترقی نہیں کرسکتا۔ اب حکیم ملت ومفکر خلافت محدث ہزارویؒ کے اوراد اور معمولات درج کئے جاتے ہیں صبح کی نماز حکیم و مفتی وفقیہ ملت محدث ہزارویؒ خود پڑھایا کرتے تھے اور نماز میں اکثر سوۃ النجم کی ابتدائی آیات مبارکہ تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں عموماً سورہ الم نشرح لک تلاوت فرماتے۔ جب نماز ختم ہوتی تو نماز کے بعد ذکر جہر تمام مقتدیوں سمیت فرماتے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پھر الا اللہ پھر اللہ ھو پھر اللہ اسم ذات کا ذکر جہر سے فرماتے۔ اس کے بعد درود شریف الصلوا ۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلواۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلواۃ والسلام علیک

Marfat.com

یا شفیع المذنبین الصلواۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین پڑھتے اور تمام حاضرین بھی پڑھتے بعد میں شجرہ شریف پڑھتے پھر دعا فرماتے آپ ہمیشہ تین دعائیں مانگتے تھے پھر آپ خانقاہ تشریف لے جاتے اور سورج طلوع ہونے تک اوراد و وظائف میں مشغول رہتے نماز اشراق ادا کرنے کے بعد ناشتہ کرتے پھر لوگ جوق در جوق آتے اور آپ تبلیغ حق و تعلیم ہدایت میں مشغول ہوتے آپ نے کبھی بھی تھکاوٹ کے احساس کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ جس وقت بھی ملاقات کی آپ کے ساتھ ملاقات کے لئے آتے تو کوئی پابندی نہیں تھی اور آپ ہر وقت اس سے ملاقات کرتے تھے یہی معمول اکثر ظہر تک جاری رہتا آپ کبھی درس دیتے کبھی مسائل کی وضاحت فرماتے اور کبھی ذکر جہر فرماتے۔ پھر اسکے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے مسجد شریف تشریف لے جاتے اور خود نماز با جماعت ادا فرماتے پھر نماز کے بعد ذکر جہر کلمہ شریف اور اسم ذات کے فرماتے اور پھر آخر میں دعا مانگتے اس کے بعد ظہرانہ یعنی ظہر کی روٹی کا انتظار فرماتے مریدین اور معتقدین اس کو تناول فرماتے پھر اس کے بعد پھر درس شروع ہو جاتا اور عصر تک یہی سلسلہ جاری رہتا۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد ختم غوثیہ قادریہ پڑھتے اور اس کے بعد پھر درس کا سلسلہ شروع ہوتا تا نماز مغرب پھر مغرب کی نماز پڑھاتے اور نماز کے بعد ذکر بالجہر فرماتے اس کے بعد رات کا کھانا شروع ہوتا پھر نماز عشاء کا وقت ہو جاتا اور نماز عشاء خود پڑھاتے اور پھر درس کا سلسلہ شروع ہوتا تہجد تک جب بھی کوئی ملاقات کے لئے آتے تو وہ ہر وقت ملاقات کر سکتے۔ نماز تہجد خود بھی پڑھتے اور مریدین و معتقدین بھی پڑھتے۔ سال میں تین دن اپنے والد ماجد سید محبوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس منعقد کرتے عرس کے موقع پر جب لوگ

Marfat.com

سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کرتے تو پہلے ان سے توبہ کراتے اور فرماتے کہ کہو کہ ہم نے توبہ کی شرک سے بدعت سے اور ہر اس کام سے جو شریعت مطہرہ میں ناجائز ہے اور پھر شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کا وعدہ لیتے اور سلسلہ عالیہ قادریہ پر ثابت قدمی کی دعا فرماتے اور اوراد کے لئے ہر نماز کے بعد کلمہ شریف ۱۲ دفعہ اور درود شریف بھی بارہ دفعہ پڑھنا اور استغفار شریف بھی بارہ دفعہ پڑھنا تلقین فرماتے اس طرح اللہ الصمد بارہ دفعہ پڑھنا اور یا وھاب بھی بارہ دفعہ پڑھنا ہر نماز کے بعد اس طرح اگر ہفتہ میں یا ماہ نماز تسبیح بھی پڑھنے کی تاکید فرماتے۔ اعتکافات میں صلواۃ الرسول شریف کا ورد کرنا بھی اس میں داخل تھا۔ فقیر کو جب راولپنڈی میں بھگا شیخان زیارت میں خلافت عطا فرمائی تو پھر اسی زیارت میں اعتکاف کے لئے بھی بھیجا آپ نے فقیر کو ایک جوڑا کپڑے اپنا استعمال شدہ عنایت فرمایا اور ایک جبہ مبارک۔ فقیر کو اس اعتکاف میں صلوات الرسول شریف کے پڑھنے کا حکم دیا اور فقیر نے صلوات الرسول شریف اس اعتکاف میں پڑھا۔ اس طرح فقیر کو دلائل الخیرات شریف اور حزب البحر اور قصیدہ بردہ شریف اور قصیدہ غوثیہ کی اجازت عنایت کی ہے اور حیات ظاہری ہی میں فقیر کو یہ اجازت عنایت کی تھی کہ بیعت کا سلسلہ بڑھاؤ اور نااہل پیران کے بیعت شدہ لوگوں کو بھی بیعت کیا کرو۔ حضرت سیدی مرشدی رحمۃ اللہ علیہ نے سوات علاقہ کے ایک بزرگ کو فقیر کے پاس بھیج دیا اور تاکید کی کہ اس کے لئے اسباق تم دو یہ فقیر ناچیز پر حضرت صاحب کی عنایت کا خاص کرم تھا۔ اب اسباق یعنی ہر روز کلمہ شریف ۲۰۰ بار پڑھنا استغفار شریف ہر روز ۲۰۰ بار پڑھنا۔ اسم ذات یعنی اللہ ۲۰۰ بار پڑھنا۔ درود شریف ۲۰۰ بار روزانہ پڑھنا اس طرح ہو بھی ۲۰۰ بار پڑھنا۔ اب ختم

Marfat.com

خواجگان کے متعلق اتنا عرض ہے کہ بعض حضرات کے لئے اس کو لکھا جاتا ہے جب بھی وہ باوضو اخلاص کے ساتھ پڑھیں گے تو ان پر فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے ختم خواجگان میں ایسے کلمات ہیں کہ ان کا عامل مومن اگر پڑھ کر مردہ پر پھونکے تو زندہ ہو جائے عام پیر بھائی اس سے غفلت میں ہیں۔ مرشد برحق کے عطا کردہ اوراد سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

(۱) ختم خواجگان شریف چشتیہ

(۱) درود شریف گیارہ بار

(۲) لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لا ملجاء ۳۶۰ بار
ولا ملجاء منہ الا الیہ

(۳) سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ شریف ۳۶۰ بار

(۵) درود شریف گیارہ بار

(۲) ختم خواجگان نقشبندیہ

(۱) سورہ فاتحہ بمع بسم اللہ شریف ۷ بار

(۲) درود شریف ۱۰۰ بار

(۳) سورہ الم نشرح شریف مع بسم اللہ شریف ۷۹ بار

(۵) درود شریف ۱۰۰ بار

(۶) سورہ فاتحہ مع بسم اللہ شریف ۷ بار

Marfat.com

(۷) اللهم یا احل المشکلات ۱۰۰بار

(۸) اللهم یا کافی المهمات ۱۰۰بار

(۹) اللهم یا قاضی الحاجات ۱۰۰بار

(۱۰) اللهم یا دافع البلیات ۱۰۰بار

(۱۱) اللهم یا مسبب الاسباب ۱۰۰بار

(۱۲) اللهم یا رافع الدرجات ۱۰۰بار

(۱۳) اللهم یا مفتح الابواب ۱۰۰بار

(۱۴) اللهم یا منزل البرکات ۱۰۰بار

(۱۵) اللهم یا ارحم الراحمین ۱۰۰بار

ایصال ثواب کر کے اپنا مقصد اور مدعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں بڑے خضوع اور خشوع کے ساتھ پیش کرے۔ اللہ تعالیٰ تمام حاجتوں کو پورا کرنے والا ہے۔

(۳) ختم محبوبیہ شریف

(۱) یا الله یا رحمٰن یا رحیم ۳۰۰بار

(۲) الله الصمد ۳۰۰بار

(۳) یا وهاب ۳۰۰بار

(۴) یا ودود ۳۰۰بار

(۵) یا صمد یا کریم ۳۰۰بار

(۶) رب انی مغلوب فانتصر ۳۰۰بار

Marfat.com

(۷) لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۳۰۰بار

(۸) حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم ۳۰۰بار
النصیر

(۹) لا حول و لا قوۃ الا باللہ ۳۰۰بار

(۱۰) برحمتک یا ارحم الرٰحمین ۳۰۰بار

(۱۱) اللھم آمین ۳۰۰بار

ہر اسم سے پہلے تین بار درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے اس کے بعد ذکر جہر اور شجرہ قادریہ محمودیہ پڑھنا چاہئے جو حل مشکلات اور دنیاوی و آخروی درجات کے لئے تیر بہدف ہے۔

(۴) ختم چھوروی قادریہ

(۱) درود شریف ۱۱۱بار

(۲) سورہ فاتحہ شریف ۱۱۱بار

(۳) سورہ الم نشرح شریف ۱۱۱بار

(۴) سورہ اخلاص شریف ۱۱۱بار

(۵) کلمہ تمجید شریف ۱۱۱بار

(۶) حسبنا اللہ و نعم الوکیل و نعم المولیٰ و نعم النصیر ۱۱۱بار

(۷) سورہ فاتحہ شریف ۱۱۱بار

(۸) درود شریف ۱۱۱بار

Marfat.com

(۹) سهل علینا یا الٰهی بحرمت سید الابرار ۱۱۱بار

(۱۰) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی ۱۱۱بار

(۱۱) برحمتک یا ارحم الراحمین ۱۱۱بار

(۱۲) اللهم آمین ۱۱۱بار

یہ معمول نماز فجر کے بعد روزانہ پڑھنا چاہئے۔

شجرہ قادریہ محمودیہ

بسم الله الرحمان الرحیم ط لا اله الا الله محمد رسول الله رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بحمد نبیاً و رسولاً ﷺ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ! کرم آل عبا کے واسطے
دین کی ایمان کی خیر اہل دین ایمان کی
یا الٰہی انبیاء و اولیاء کے واسطے
اور طفیل اہل بیت پاک اولاد رسول
اہل ادب و عشق اصحاب ھُدا کے واسطے
نور سے جاری لطائف ہوں طفیل مصطفیٰ
مشکلیں حل کر علی مشکل کشا کے واسطے
حسن بصری اور حبیب اور واسطے داؤد کے

Marfat.com

حضرت معروف و سری باخدا کے واسطے
شاہ جنید و شیخ شبلی عبد واحد بوالفرح
بو الحسن اور بو سعید پیشوا کے واسطے
پیر پیران غوث اعظم دستگیر بے کسان
سید عبدالقادر قدرت نما کے واسطے
سید عبدالرزاق ابو صالح نصر و احمد کے لئے
شرف دین یحیٰ و قطب اولیاء کے واسطے
سید شمس الدین محمد اور علاؤ الدین علی
اور بدر للدین حسین مقتدا کے واسطے
شرف الدین یحیٰ اور قاسم سید احمد اور حسین
عبد باسط عبد قادر اولیاء کے واسطے
محمود عبداللہ عنایت حافظ احمد کے لئے
عبدالصبور و گل محمد باخدا کے واسطے
شیخ محمد رفیق و شیخ عبداللہ ولی
اور محمد انور و یعقوب شاہ کے واسطے
عبدالرحمٰن غوث دوران پیرامی چھوروی
قطب سادات عبد قاضی با خدا کے واسطے
اپنا اور اپنے نبی کا ہم کو ادب و عشق دے
قطب عالم سید محمود شاہ کے واسطے

Marfat.com

حاضری حرمین کی بالخیر اپنے ہو نصیب
اور ادب و عشق محبوب خدا کے واسطے
جو پڑھے لکھے اسے یا جو کوئی مومن سنے
بخش سب کو اپنے احسان و عطاء کے واسطے

شجرہ نقشبندیہ جماعتیہ

حمداں نال کمال ادب دے جوں کرشان ربانی
کل طاعت تحیات اس نوں جسمی تے روحانی
ہرگز کوئی شریک نہ رسدا ہو یا کدی نہ ہونا
عیبوں نقصوں عدم کمال پاک منزہ سہنا
حیات تے قدرت علم ارادہ دیکھنے سننے والا
اتے کلام قدیمی ازلی ذاتی صفتاں والا
مظہر اپنا آ بنایا نور نبی دے تائیں
سایہ سا واں ا مول نہ جیندا کفو نظیر کدائیں
نوری خلقو اول مرشد پیغمبر آخری
باعث کل ایجاد دا دور کرے دلگیری
اس تے پورا دور نبوت ہو یا دین مکمل
خاتم نے ختم نبوت حق یقین مکمل

Marfat.com

بعد آنہا ندے پھر پیغمبر بنا ہور نہ کوئی
نال ادلہ اربعہ بے شک ختم نبوت ہوئی
رحمت عالم شافع نافع اچیاں شان والا
مالک مولیٰ آپ بنایا ہر اعلیٰ توں اعلیٰ
ادب تے عشق انہا ندا خالص دین ایمان اساڈا
لکھ لکھ شکر اوہ والی مولیٰ دوئے جہان اساڈا
ثابت دین اسلام مبارک سنت نال کتابوں
وحی کتاب سنت جو منے چھٹے جان عذابوں
اوہ آسمان ہدایت والے حق صحابی تارے
کشتی آل اولاد نبی دے تارے مومن سارے
سچے نائب حق خلیفے واہ ثقلین گرامی
نال کتاب مبارک سنت آل اولاد تمامی
رسہ ایہہ مضبوط خدائی لٹے ہرگز نا ہیں
پکڑن اسنوں دین ہدایت شک تردد نا ہیں
اوصول فروع محبوب خدادے پاک مبارک سارے
بد مذھبی بدعملیوں آپے رکھے رب کنارے
امت مسلمہ عابد ساجد پا کا ندا کل ٹولہ
درجہ اجر ثواب جنہا ندا بنایا مولیٰ
صدقے ذات صفات اپنی دے خاطر پاک نبی دے

Marfat.com

دین اسلام سلامت شالا رکھاں پاک عقیدے
صدقے پاک کتاب تے سنت خاطر آل نبی دے
خاطر کل اصحاب مشائخ ہو واں نال نبی دے
ظاہر باطن ذکر معیت پاواں قرب حضوری
صدقے پاک نبی دے جاگن کل لطیفے نوری
صدقے اسی مرید نبی دے ساتھی جنرت والا
جو پروانہ نور نبی دا دائم خدمت والا
لقب عتیق تے نام عبداللہ اوہ واہ قسمت والا
خدمت تے رفاقت ادبوں خلوت جلوت والا
مسلمان قائم حضرت سید جعفر صادق پاروں
دین ایمان سلامت رکھیں در فساد آزاروں
صدقے طیفور ابن عیسیٰ بسطامی نورانی
شیخ علی توں جو کہلاندے ابو الحسن خرقانی
شیخ فضیلوں فارمدی جو ابو علی کہلاندے
خواجہ یوسف عبدالخالق عارف ولی کہلاندے
دے محمود الخیر فضویوں سانوں خیر خدایا
عزیزان علی رمیتوں کر رحمت دا سر سایا
محمد بابا سامی نالے میر کلالوں
صدقے سید بہاؤ الدین دے چھٹے بنجالوں

Marfat.com

سید محمد خلیفے یعقوب چرخی پاروں
پھر احرار عبید اللہ تھیں کرم ہووے سرکاروں
صدقے شیخ محمد زاہد تے درویش محمد
شیخ املنگی نام مبارک مقتدا محمد
بعد فنا دے شان بقا دے خاطر باقی باللہ
شیخ احمد فاروقی پاروں ہوواں واصل باللہ
خواجہ معصوم حجۃ اللہ محمد زبیر گرامی
قطب الدین بخاری پاروں دے مقصود تمامی
حافظ سید جمال اللہ نے سید محمد عیسیٰ
خواجہ فیض اللہ تارا ہی نسب فاروقی سچا
حضرت بابا نور محمد فقیر محمد نالے
ایہہ فاروقی نسب مبارک حضرت چورے والے
حضرت خواجہ سید جماعت علی شاہ نوری
حاجی عالم اتے محدث ولی اللہ دے نوری
ظاہر سید عبدالقاضی ہو وے اللہ راضی
محمود ظاہر ہر باطن ہووے شالا پاک نمازی

یہ شجرات قادریہ ونقشبندیہ قارئین کے لئے پیش کئے اگر کوئی ان شجروں کو پڑھے تو قاری کے لئے اس میں بیش بہا خزانہ روحانی اور دنیاوی ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین یعنی صالحین کے ذکر سے نزول رحمت

Marfat.com

ہوتا ہے تو پھر اتنے صالحین کا ذکر اگر کیا جائے تو رحمت کے نزول کا کیا کہنا۔ اللہ تعالیٰ ان نیک نفوس کے ذریعے مشکلات حل فرماتے ہیں بارش برساتے ہیں اور ان کی وجہ سے عذاب دفعہ کیا جاتا ہے جیسا کہ مشکواۃ شریف کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ **الا بدال بالشام وھم اربعون رجلا کلمات مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقیٰ بھم الغیث و ینتصر بھم علی الاعداء ویصرف العذاب عن الشام.** ابدال شام میں چالیس ہوتے ہیں اگر ان میں سے ایک مرد وصال پا جائے تو اسی کی جگہ دوسرا مرد مقرر کر دیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے بارش برستی ہے اور ان کے وسیلہ سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتا ہے اور شام سے عذاب بھی ان کے وسیلہ سے دفع کیا جاتا ہے۔

ختم کبرویہ ہمدانیہ

یہ ختم حضرت میر سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ کا معمول ہے اور حل مشکلات و ترقی درجات اور صفائی ظاہر و باطن میں عجیب الاثر ہے اول آدھی رات کو اٹھے وضو تازہ کر کے دو رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ پندرہ بار سورۃ اخلاص پڑھے بعد سلام ہزار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے پھر ہزار بار **یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفک الخفی** پڑھ پھر ایک ہزار بار **یا بدوح** پڑھے اور سر کو گریبان میں جھکا دے اور توجہ کرے کہ عالم غیب سے اسرار مشاہدہ ہوتے ہیں بعد فراغ دو

Marfat.com

رکعت نفل پڑھ کر ثواب بروح حضرت سید علی ہمدانی ایصال ثواب کرے۔ فقط۔
(جامع الخیرات شریف صفحہ ۷۹)

طریقہ حلقہ ذکر شریف

مشائخ کرام و پیران عظام کا تجربہ و ہدایت ہے کہ مل کر ذکر اور توجہ سے مراقبہ بجماعت کتاب وسنت و آثار سے قلب کے زندہ کرنے اور لطائف کے جاری کرنے میں اور دل کی نورانیت میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ سو اپنے شیخ اور مرشد کی ہدایت و تجویز کے مطابق رات کو بحالت ضرورت یا دن کو سب باوضو اور جائے پاک میں بطریق حلقہ بیٹھ کر بعد ختم سلسلہ عالیہ کے توبہ استغفار کر کے یعنی بدستور بازگشت کفر و شرک و گناہوں سے توبہ کر کے سب امیر حلقہ کی ہدایت و تجویز سے آنکھیں بند کر کے ذکر نفی اثبات شریف گیارہ یا اکیس یا اکتیس بار ایک آواز و لہجہ سے کریں۔ صرف اثبات شریف مع تصور گیارہ یا اکیس یا ۳۳ بار ایک آواز و لہجہ سے کریں۔ اللہ مع تصور گیارہ یا اکیس یا تینتیس بار ایک آواز و لہجہ سے کریں اللہ مع تصور سو بار ایک آواز و لہجہ سے اور اپنے شیخ و مرشد کے نورانی تصور کے ساتھ زبان تالو سے لگا کر ہونٹ بند کر کے اور سانس ناک کے راستہ لیتے ہوئے سانس سے ملی ہوئی آواز اللہ کرتی ہوئی سے ۳۳ بار یا زائد اسی اثناء میں حسب موقع ابیات توجہ امیر حلقہ پڑھے۔ دعائے حاجات و ترقی درجات جملہ حاضرین و یاران سلسلہ کے لئے کر کے حلقہ ذکر شریف کی پاک مجلس ختم کریں لغو و فضول سے ایسی مجالس کو خصوصاً بچائیں۔ والسلام۔

Marfat.com

قصیدہ غوثیہ شریف

(۱) سقانی الحب کاسات الوصالی فقلت لخمرتی نحوی تعالی

(۲) فقلت لسائر الاقطاب لموا بحالی وادخلو انتم رجالیٰ

(۳) وهموا و اشربوا انتم جنودی فساقی القوم بلوافی ملالی

(۴) شربتم فضلتی من بعد سکری ولا نلتم علوی و اتصالیٰ

(۵) مقامکم العلیٰ جمعا و لکن مقامی فوقکم مازال عالی

(۶) انا فی حضرت التقریب وحدی یصرفنی و حسبی ذوالجلالیٰ

(۷) انا البازی اشهب کل شیخ ومن ذا فی الرجال اعطی مثالی

(۸) کسانی خلعة بطراز عزم وتوجنی بتیجان الکمالی

(۹) و اطلعنی علی سر قدیم و قلدنی و اعطانی سوالی

(۱۰) وولانی علی الاقطاب جمعاً فحکمی نافذ فی کل حالی

(۱۱) فلو القیت سری فی بحار لصار الکل غورا فی الزوال

(۱۲) ولو القیت سری فی جبال لدکت و اختفت بین الرمالی

(۱۳) ولو القیت سری فوق میت لقام بقدرة المولی تعالیٰ

(۱۴) وما منها شهورا اودهورا تمر و تنقضی الا اتالی

(۱۵) و تخبرنی بما یاتی و یجری و تعلمنی فاقصر عن جدالی

(۱۶) مریدی هم وطب واشطح و غنی وافعل ما تشاء فالاسم عالی

(۱۷) مریدی لا تخف اللہ ربی عطانی رفعة نلت المعالی

Marfat.com

(۱۸) طبولی فی السماء والارض دقت و شاوس السعادۃ قد بدالی

(۱۹) بلاد اللہ ملکی تحت حکمی وروقتی قبل قبلی قد صفالی

(۲۰) نظرت الی بلاد اللہ جمعاً کخررلۃ علی حکم اتصالی

(۲۱) و کل ولی لہ قدم و انی علی قدم النبی بدر الکمالیٰ

(۲۲) مریدی لا تخف واش فانی عزوم قاتل عند القتالی

(۲۳) انا الجیلی محی الدین اسمی واعلامی علی راس الجبال

(۲۴) انا الحسنی و المخدع مقامی و اقدامی علی عنق الرجالی

(۲۵) و عبدالقادر المشہور اسمی وجدی صاحب العین الکمالی

حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے فقیر کو قصیدہ غوثیہ کی اجازت عنایت کی ہے۔

وظیفہ قادریہ محمودیہ بعد بیعت

(۱) صالح صحیح عقیدہ عالم مسلمان امام کے ساتھ نماز ادا کرے ایسا امام نہ ملے تو خود اپنی نماز پیر کو سنا کر تصحیح کرالے اور خود پڑھا کرے۔

(۲) بعد نماز بارہ بار کلمہ شریف۔ بارہ بار درود شریف

(۳) مرشد کی اجازت کے بغیر کسی کتاب کو نہ پڑھے نہ وعظ سنے نہ مجلس کرے نہ ترجمہ قرآن پاک پڑھے نہ کسی اجتماع میں جائے۔

Marfat.com

(۴) رات کوسوتے وقت ۲۴ سو بار بلا ناغہ اللہ اللہ پڑھا کرے۔

(۵) روزانہ بلا ناغہ یہ وظیفہ پڑھا کرے۔

یا اللہ یا رحمان یا رحیم	۱۰۰ بار
اللہ الصمد	۱۰۰ بار
یا وھاب	۱۰۰ بار
یا ودود	۱۰۰ بار

(۶) نماز تہجد ۱۲ یا آٹھ یا چار رکعت ہر رکعت میں فاتحہ قل شریف ۳ بار

(۷) بے علم بے تقویٰ خلاف شرع بدعقیدہ لوگوں سے میل جول نہ رکھے۔

(۸) ہر سال اپنے پیر سے درس لینے کو تین روز کے لئے رہائش کا ضروری سامان لے کر چلہ اعتکاف کی نیت سے آیا کرے کم از کم تین آدمی ہمراہ لایا کرے۔

(۹) فضول کلام، حرام کھانے اور جھوٹ سے پرہیز کرے۔

(۱۰) پیر سے معلوم کر کے نماز تسبیح پڑھا کرے۔

(۱۱) تبلیغ حق کے پانچ طریقوں پر عمل کرتا رہے۔

Marfat.com

شجرہ چشتیہ محبوبیہ

حمداں نال کمال ادب دے جوں کرشان ربانی
کل طاعت تحیات اسنوں جسمی تے روحانی
ہرگز کوئی شریک نہ اسدا ہویا کدی نہ ہونا
عیبوں نقصوں عدم کمال پاک منزہ سہنا
حیات تے قدرت علم ارادہ دیکھنے سننے والا
آتے کلام قدیمی ازلی ذاتی صفتاں والا
مظہر اپنا آپ بنایا نور نبی دے تائیں
سانواں سایہ مول نہ جسدا کفو نظیر کدائیں
نوری خلقو پہلا سہنا پیغمبر آخیری
باعث کل ایجاد بقا دا دور کرے دلگیری
استنوں پورا دور نبوت کامل دین اپنایا
خاتم اتے ختم نبوت رب نبی فرمایا
بعد انہا ندے پھر پیغمبر بننا ہور نہ کوئی
ثابت اجماع اتے قیاسوں ختم نبوت ہوئی
رحمت عالم شافع نافع اچیا شاناں والا
مالک مولا رب بنایا ہر اعلیٰ توں اعلیٰ
ادب تے عشق انہا ندا خالص دین ایمان اساڈا

Marfat.com

شکر الٰہی والی مولیٰ ذوے جہان اساڈا
ثابت دین اسلام مبارک سنت نال کتابوں
سنت وحی کتاب جو منے چھٹے جان عذابوں
اہ آسمان ہدایت والے اُتے صحابی تارے
کشتی آل اولاد نبی دی تارے مومن سارے
سچے نائب حق خلیفے واہ ثقلین گرامی
نال کتاب مبارک سنت آل اولاد نامی
رستہ ایہ مضبوط خدائی ہرگز ٹٹنا نائیں
اسنوں پھڑنا دین ہدایت ہرگز بھلنا ناہیں
سچا دین اسلام نبی دا ہور بناوٹ لوکاں
دین اسلام اتے رب رکھے شروں ہووں روکاں
اوصول فروع محبوب خدادے پاک مبارک سارے
بد مذھبی بد عملی کولوں رکھے رب کنارے
مسلمہ امت عابد ساجد پاکاں دا کل ٹولہ
درجہ اجر ثواب جنہا ندا ددھ بنایا مولا
صدقے ذات وصفات اپنی وے خاطر پاک نبی دے
دین ایمان سلامت شالا رکھا پاک عقیدے
صدقے پاک کتاب تے سنت خاطر آل نبی دے
خاطر کل اصحاب مشائخ ہوواں نال نبی دے

Marfat.com

ظاہر باطن ذکر معیت پاواں قرب حضوری
جاگن صدقے نور نبی دے کل لطیفے نوری
مرشد پاک علی دے صدقے خاطر کل اماماں
حسن بصری سید دے یاروں پاک اعمال کلاماں
عبدالواحد شیخ فضلیوں بلخی ابراھیموں
سنے سدید الدین حنفیہ پاواں کرم کریموں
شیخ امین الدینوں یا رب تے خواجہ ممشادوں
ابو اسحاق ابو احمد بو یوسف با ارشادوں
خواجہ مودود چشتی پاروں حاجی شریف مبارک
خواجہ عثمان ہارونی توں رحمت رب تبارک
سید معین الدین اجمیری دے صدقے یا باری
خواجہ قطب الدین پاواں فیض ترے غفاری
بابا شیخ فرید الدین گنج شکر دے پاواں
سید نظام الدین ولی توں سدھے جنت جاواں
سید محمد ابن احمد سید نصیر الدینوں
بخشیں سید کمال الدینوں سید سراج الدینوں
حضرت حکم الحق پھر حضرت محمود راجن پاروں
جھڈے جھلن فیض کرم دے رحم تیری سرکاروں
شیخ جمال الدین جمن توں سید حسن محمد

Marfat.com

محمد پارسا یحییٰ مدنی توں وہ فیض محمد
صدقے شیخ کلیم اللہ دے سید نظام الدینوں
سید فخر الدین محمد تھیں وہ نور یقینوں
نور محمد محمد سلیمان اللہ بخش دے یاروں
طفیل سید محبوب علی شاہ خیر ملے درباروں
سید محمود محمود ہوے ظاہر باطن نوری
سنے محبّ رادت منداں پاوے قرب حضوری
وقت نزع دے کملی والا شالا کولے ہووے
مالک نال غلام کمینہ سدا سکھالا ہووے

نقش مثلث اسم محمود

اگر کوئی مومن نقش محمود مثلث اپنے پاس رکھے تو آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا اور اس جگہ یا گھر میں خیر و برکت رہے گی اس گھر سے چوری نہ ہوگی اور تمام گھر کی اشیاء میں برکت ہی برکت ہوگی اس نقش محمود مثلث کو اگر آتش اور بادی' آبی' خاکی چال سے پُر کیا جائے تو زیادہ سریع الاثر ہوگا فقیر نے چاروں طبائع کے مطابق نقش محمود مثلث کو لکھا ہے امید ہے کہ ایک مومن صالح قاری اس نقش کو آسانی سے بھر سکتا ہے اور اس نقش کے ثمرہ سے فیض یاب ہوگا۔

Marfat.com

نقش محمود مثلث

آبی

۳۴	۳۵	۲۹
۲۸	۳۳	۳۷
۳۶	۳۰	۳۲

خاکی

۲۹	۳۷	۳۲
۳۵	۳۳	۳۰
۳۴	۲۸	۳۶

بادی

۳۲	۳۰	۳۶
۳۷	۳۳	۲۸
۲۹	۳۵	۳۴

آتشی

۳۶	۲۸	۳۴
۳۰	۳۳	۳۵
۳۲	۳۷	۲۹

Marfat.com

اگر حروف سے اس نقش کو پُر کرنا چاہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مستطیل بنالو پہلے مستطیل کے درمیان پانچ لکیریں لگاؤ اور دوسری طرف چار لکیریں لگاؤ اس طریقے سے بھی نقش بنا سکتے ہو اور یہی اثر اس میں بھی ہوگا جو اوپر ذکر ہوا ہے۔

نقش محمود

م	د	و	م	ح	م
ح	م	د	و	م	ح
م	ح	م	د	و	م
و	م	ح	م	د	و
د	و	م	ح	م	د

اسی طرح ایک اور طریقے سے نقش محمود اگر بنایا جائے تو بھی بہتر ہوگا وہ طریقہ یہ ہے۔ اس نقش میں غلطی اور صحیح کی معلومات اس طرح کرنا ہوگا کہ ہر طرف سے اگر آپ اعداد کو جمع کریں تو ۹۸ آئے گا اور اگر کسی طرف سے کم یا زیادہ ہوگا تو پھر نقش میں غلطی ہوگی۔

اس طرح کہ مذکورہ بالا نقش مثلث کو اگر ہر طرف سے جمع کیا جائے تو بھی ہر طرف سے جمع ۹۸ ہوگا اور محمود کے اعداد کا جمع بھی ۹۸ ہے م ح م و د

۴۰+۸+۴۰+۴۰+۶+۴=۹۸ ہے اگر کسی کو نقش پُر کرنے کا طریقہ یاد ہو یا اس علم نقوش کا ماہر ہو تو اس کے لئے یہ اکسیر کا حکم دے گا اور مزید اس میں وہ دوسرے فوائد

Marfat.com

بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر سالک اور عارف کو اس علم سے بہرہ ور فرمائے۔
آمین ثم آمین۔ (میاں ظاہر شاہ)

کرامات حکیم ملت محدث ہزارویؒ

کرامات کرامت کی جمع ہے جو خرق عادت کو کہا جاتا ہے اور خرق عادت خلاف عادت کو کہا جاتا ہے۔ بزرگان دین اور اصفیاء دین متین و علماء حق بین سے ایسی کرامات کا ظہور ہو جاتا ہے جو خلاف عادت ہو۔ حضرات انبیاء علیہم سے جو خرق عادت امور ظاہر ہوتے ہیں۔ ان تمام کو معجزات سے موسوم کیا جاتا ہے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں مثلاً آپ نے جادوگروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم اپنے جادو کو ظاہر کرو جو تم کر سکتے ہو انہوں نے رسیوں سے سانپ بنائے اور آپ نے اپنا عصا زمین پر مارا وہ اژدھا بنا اور اس اژدھے نے تمام سانپوں کو نگل لیا اس طرح آپ بغل سے ہاتھ نکالتے اس سے روشنی نکلتی تھی اس معجزہ کو ید بیضاء کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ آپ نے رود نیل کو پھاڑ کر راستہ بنایا جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بمع اپنے تمام ساتھیوں کے رود نیل کو پار کیا اور جب فرعون کا لشکر اس میں داخل ہوا تو رود نیل کے پانی آپس میں مل گئے اور وہ تمام لشکر بمع فرعون غرق و ہلاک ہو گئے اس معجزے کا ذکر قرآن مقدس میں موجود ہے اس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ معجزہ مشہور ہے کہ لوہا آپ کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا اور جو ہتھیار یا

Marfat.com

چیز بنانا چاہتے بنالیتے تھے یعنی لوہا موم کی طرح ہو جاتا۔ اور آپ جب زبور کی تلاوت فرماتے تو ہوا کے پرندے اور مرغ آپ کی آواز کو سن کر بے ہوش ہو جاتے اس طرح حضرت سلمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس معجزے سے نوازا تھا کہ ہوا آپ کے حکم کے ماتحت تھی اور جنات آپ کے حکم بردار تھے آپ کی حکومت انسانوں اور جنوں پر تھی ہوا آپ کا تخت ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے اور آپ وہاں قضا کرتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مردے کو زندہ کرنے کا معجزہ دیا تھا اور مادرزاد اندھوں کو ٹھیک کرتے اور برص بیمار کو اچھا کرتے اس کا ذکر بھی قرآن مقدس میں موجود ہے اور یہ بھی موجود ہے کہ آپ پیٹ میں کھائے ہوئی چیز بھی بتا دیتے اور گھروں میں جو چیزیں موجود ہوتیں وہ بھی آپ بتا دیتے اور مشہور معجزہ یہ بھی تھا کہ مردے کو زندہ کرتے حضور انور معلم مقصود کائنات ﷺ سے بہت سے معجزات ظہور میں آئے ہیں مثلاً معجزہ ردالشمس اور معجزہ شق القمر وغیرہ' معجزہ نبی کے ہاتھ سے صادر ہوتا ہے اور کرامت ولی کے ہاتھ سرزد ہوتی ہے دونوں کی تعریف یہ ہے کہ یہ خرق عادت ہے جس کو خلاف عادت بھی کہا جاتا ہے۔ ولی کی کرامت نبی کا معجزہ ہوتا ہے کیونکہ ولی امتی ہوتا ہے جو کہ تابع متبوع کا ہوتا ہے اور نبی متبوع ہوتا ہے جس کی اطاعت کی جاتی ہے۔ خالق کائنات نے متقی لوگوں کو کرامت سے نوازا ہے ضابطہ کائنات میں ہے ان اکرم کم عند اللہ اتقاکم بے شک تم میں سے زیادہ کرامت والے وہ ہیں جو تم میں سے زیادہ (متقی) ڈرنے والے ہیں۔ معلوم ہوا کہ کرامت نبوت کا مظہر ہوتی ہے معجزہ نبی کی نشانی ہے اور کرامت ولی کی ولایت کی نشانی ہے۔ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ صادق ولی سے کرامات ضرور ظہور میں آتی ہیں اور اس پر اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے اور یہ بات عقلاً بھی صحیح ہے کیونکہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور شریعت کی رو سے بھی کسی اوصول کے خلاف نہیں محض لوگوں کے خام اور جھوٹے خیالات کی بناء پر معجزات اور کرامات سے انحراف ہوسکتا ہے کیونکہ کرامت ہی ولی کی صداقت کا نشان ہے اور یہ کسی جھوٹے دعویدار سے ظہور میں نہیں آسکتی اگر کوئی اپنے کو ولی کہتا ہو تو پھر اس کا ثبوت کرامت ہی سے ہوسکتا ہے۔

کرامت حقیقت میں محیر العقول فعل ہے جو کسی نیک انسان سے شرعی تکلیف کے موجود ہونے پر ظہور میں آتا ہے جو شخص حق تعالیٰ کے جتلانے سے سچائی کو جھوٹ سے جدا کرے تو وہ بھی ولی ہوتا ہے اہل سنت و جماعت کا ایک گروہ کہتا ہے کہ کرامت تو یقیناً درست ہے مگر یہ معجزہ کی حد تک نہیں جیسا کہ دعاء کا قبول ہو جانا اور دعا کی وجہ سے مراد کا حاصل کرنا اور ایسے امور جو خلاف عادات امور میں آجائے اگر کوئی اس عقیدہ کے خلاف ہو تو ہم پوچھتے ہیں کہ تمہیں کسی ولی صادق کے ذریعہ خلاف عادت فعل کے ظاہر ہونے میں شرعی تکلیف ہوتے ہوئے کیا نقص نظر آتا ہے اگر وہ یہ کہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نہیں تو یہ صاف گمراہی ہے اور اگر وہ یہ کہے کہ مقدور تو ہے لیکن ایک صادق ولی کے ہاتھ پر خلاف عادت امر کا اظہار نبوت کو باطل کرتا ہے اور انبیاء کی خصوصیت کی نفی ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ ولی یقیناً کرامت سے مخصوص ہوتا ہے اور نبی معجزہ میں مخصوص ہے **والمعجزة لم تكن معجزة بعينها انها كانت معجزة لقولها و من شرطها اقتراف دعوى النبوة بهافا المعجزة تختص بالانبياء و الكرامات تكون الاولياء** معجزہ حاصل ہونے

Marfat.com

کی وجہ سے ہوتا ہے بعینہ معجزہ نہیں ہوتا مگر شرط یہ ہے کہ ساتھ اس کے نبوت کا دعویٰ ہو تو معجزات صرف انبیاء کے لئے خاص ہیں اور کرامات کا تعلق اولیاء اللہ سے ہے جب نبی نبی ہو اور ولی ولی ہو تو پھر اس میں قطعاً شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس سے انکار کرنا پڑے حقیقت میں انبیاء علیہم السلام کے مرتبہ کا شرف رتبہ کی بلندی اور عظمت و عصمت کی صفائی کے باعث ہوتا ہے نہ کہ صرف معجزہ کے ظاہر کرنے سے مگر ہر حال میں انبیاء علیہم السلام کے معجزات خلاف عادت ظہور میں آتے ہیں۔ امام یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ جامع الکرامات شریف میں لکھتے ہیں کوئی بھی خارق عادت (خلاف عادت) بات کسی انسان سے ظاہر ہو اور اس کا یا تو وہ انسان دعویٰ بھی کرتا ہے کہ میرے دعویٰ کی دلیل، یہ خارق عادت بات ہے یا دعویٰ نہیں کرتا اگر پہلی صورت ہو تو پھر یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ وہ کسی بات کا مدعی ہے کیا دعویٰ الوہیت کرتا ہے یا مدعی نبوت و ولایت ہے یا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ جادوگر اور مرید شیطان ہے تو یہ چار صورتیں بن جاتی ہیں پہلی صورت دعویٰ الوہیت یعنی وہ خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو کیا ایسے آدمی سے خارق عادت باتیں صادر ہو سکتی ہیں اہل سنت نے اتفاقاً ایسے آدمی سے خارق عادت باتوں کے ظہور کو جائز قرار دیا ہے اور بطور دلیل فرعون کے دعویٰ الوہیت کو پیش کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اس سے خارق عادت باتیں صادر ہوتی تھیں اور یہ دلیل بھی دی ہے کہ دجال بھی ایسا ہی دعویٰ کرے گا اور اس سے بھی خارق عادت امور ظاہر ہوں گے تو ہمارے آئمہ فرماتے ہیں کہ دعویٰ الوہیت کرنے والے کی شکل اور اس کا وجود ہی اس کے کاذب ہونے کی دلیل ہے لہذا خرق عادت باتوں سے اشتباہ ہوتا ہی نہیں ہے۔ اگر دوسری صورت دعویٰ نبوت والی ہو تو پھر اس کی دو صورتیں بن جاتی ہیں

Marfat.com

کیا مدعا صادق ہے یا کاذب؟ اگر وہ سچا ہے تو خوارق عادت معجزات کا ظہور لازماً اس کے ہاتھ سے ہونا چاہئے یہ ہر وہ شخص مانتا ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کا اقراری ہے اور ساری دنیا اس پر متفق ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے معجزات کا ظہور ہوتا ہے لیکن اگر مدعی نبوت جھوٹا ہے تو اس کے ہاتھ سے ظہور خوارق نہیں ہونا چاہئے اگر بالغرض والتقدیر وہ کچھ شعبدے کر دکھائے تو اس کا معاوضہ و مقابلہ ضروری ہے اور اگر تیسری صورت میں ولایت کا دعویٰ دار ہو تو کرامات کے ماننے والے یہاں اختلاف فرماتے ہیں کچھ کا خیال ہے کہ ولی کو دعویٰ کرامت نہیں کرنا چاہئے اور کچھ دعویٰ کو جائز قرار دیتے ہیں پھر اس میں اختلاف ہے کہ کیا ظہور کرامات اس کے دعویٰ کے مطابق ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر چوتھی قسم ہے تو یہ جادوگری اور شیطانیت کے دعویٰ والی صورت ہے تو اہل سنت کہتے ہیں کہ ایسے آدمی سے خارق عادت باتیں ظاہر ہو سکتی ہیں معتزلہ کا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اب رہی وہ صورت کہ جس انسان سے خارق عادت باتیں صادر ہوتی ہیں مگر وہ کسی بات کا دعویٰ نہیں کرتا تو ایسا انسان یا تو اللہ کریم کا نیک اور پسندیدہ بندہ ہوتا ہے یا گناہ گار و خبیث انسان ہوتا ہے اگر پہلی صورت ہے تو اس کی یہ خرق عادت باتیں کرامات اولیاء کہلاتی ہیں یہ صدور پذیر ہوتی ہیں اور آئمہ اہل سنت ان کے جواز کے قائل ہیں معتزلہ میں سے ابوالحسن بصری اور اس کا دوست محمود خوارزمی کرامات اولیاء کے قائل ہیں باقی سب معتزلہ منکر ہیں اگر یہ خوارق مردود الطاعۃ سے صدور پذیر ہوں تو انہیں کرامت نہیں استدراج کہا جاتا ہے ایک مسلمان کے لئے یہ تمہید کافی ہوگی اگر کوئی منکر اولیاء ہو تو اگر دفتروں کے دفتر ان کے سامنے پیش کئے جائیں تب بھی وہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حکیم ملت سید محمود شاہ

Marfat.com

صاحب محدث ہزارویؒ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس سعادت عظمیٰ سے نوازا تھا اور کرامات کی دولت سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز فرمایا تھا اب چند کرامات حکیم ملت پیش خدمت ہیں۔ امید ہے کہ ایک مرید وصادق معتقد کے لئے اتنی کافی ہوگی۔

(۱) لڑکے کی بشارت: فقیر راقم الحروف میاں ظاہر شاہ جب حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ سے بیعت ہوا اور پھر کچھ مہینوں کے بعد خلافت سے بھی نوازا گیا تو اس وقت میری شادی کے دو سال ہو گئے تھے اور کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی فقیر نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور آپ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا کر دے تو حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ بچہ آپ ابھی جوان ہو اگر کچھ دیر ہو جائے اولاد میں تو کوئی بات نہیں پھر ایک سال کے بعد عرض کیا پھر آپ نے وہی جواب دیا پھر ایک سال بعد جب فقیر نے اولاد کے لئے دعا کی عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ بچہ اگر کوئی بچہ ہو جائے تو اس کا نام حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کے غلام یا نیاز والا رکھنا تب فقیر نے عرض کیا کہ پھر حضور اس بچے کا نام نیاز محمود ہوگا اس لئے حضور انور ﷺ کے اسماء عظمیٰ میں سے محمدؐ احمدؐ محمودؐ قاسم ہیں اور آپ کا اسم مبارک بھی محمود ہے تو دونوں کا نیاز ہو جائے گا۔ اس گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا عنایت فرمایا اس وقت فقیر پارہ چنار کرم ایجنسی میں ۵۶ بلوچ رجمنٹ میں خطیب تھا جس وقت حضور سے رخصت ہوا تھا والدہ کو میں نے یہ بتایا کہ آئندہ اللہ تعالیٰ فقیر کو لڑکا دے گا اس لئے حضرت صاحبؒ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نیاز کا نام منتخب فرمایا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر کو بیٹا عنایت

Marfat.com

کرے گا دس مہینے بعد جب اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا تو والدہ نے نیاز محمود نام رکھا تھا چونکہ پارا چنار میں اس وقت فوج کے لئے نئی چھاؤنی بن رہی تھی اور ہمارے فوجی کرم ایجنسی کے ملیشیا کے بارکوں میں عارضی طور پر مقیم تھے تو کوارٹروں کی قلت کی وجہ سے گھر اپنے قصبہ مدین سوات میں تھا جب لوگ والدہ سے پوچھتے کہ تم نے بچے کا نام نیاز محمود رکھا ہے یہ کس نے تمہیں بتایا ہے تو وہ بتاتی کہ اس کا نام تو اس کے والد نے رکھا ہے اور اس کو اس کے پیر و مرشد نے تجویز کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۵ء میں نیاز محمود کی پیدائش فرمادی اس کے بعد دوسرے بیٹے کا نام اعجاز محمود رکھا تیسرے بیٹے کا نام سید محمود ہے اور چوتھے کا نام شاھد محمود ہے۔ اب فی الحال فقیر کے چار بیٹے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اللہ والوں کو ان پوشیدہ رازوں کی اطلاع پہلے دیتا ہے اور یہ کرامات کے اقسام میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کو اس لدنی علم سے محروم رکھا ہے اور خاص لوگوں کو نوازا ہے قرآن مقدس میں ہے **ولا یحیطون بشیئی من علمه الا بما شاء.** (البقرۃ) احاطہ نہیں کرسکتا کوئی کسی چیز پر اس کے علم سے مگر وہ احاطہ کرسکتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ چاہئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا **و انبئکم بما تاکلون و ماتدخرون فی بیوتکم** اور میں تمہیں بتاتا ہوں وہ چیزیں جو تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم گھروں میں جمع کرتے ہو وہ بھی بتاتا ہوں تو یہ کوئی غیر شرعی بات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بزرگان دین کو اس نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔ بیٹے کی بشارت پیدائش سے پہلے دینا بھی کرامت

Marfat.com

(۲) اس قسم کی دوسری کرامت: فیصل آباد کے حاجی

غلام رسول قادری کا بیان ہے کہ ہمارے مرشد پاکؒ ۱۹۷۲ء میں فیصل آباد تشریف لائے اور دو روز قیام فرمایا پھر واپس تشریف لے گئے جس وقت میرے گھر میں بچہ وقفہ کے لئے تشریف لائے اور مختصر قیام کے بعد گھر سے تشریف لے گئے تو تھوڑی دور جا کر اپنی سواری رکوا کر مجھے طلب فرمایا میں مرشد کامل سے جس وقت ملا تو آپ نے ارشاد فرمایا بچہ! آپ کو اللہ تعالیٰ بیٹا دے گا اس بیٹے کا نام ہم رکھیں گے اس واقعہ کے چار ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا میں نے اپنے پیر و مرشد سے رابطہ کیا آپ نے فرمایا کہ بچہ ہم نے اس کا نام محمد عبدالحق رکھا ہے اب اس وقت اللہ تعالیٰ نے محمد عبدالحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا ہے اور اس کا نام محمد انس ہے۔ محمد عبدالحق کا نام حضور مرشد پاک نے رکھا تھا اور اس کے بیٹے حضرت العلامہ صاحبزادہ پیر سید محی الدین مدظلہ العالیٰ نے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اطلاع علی الغیب سے نوازتے ہیں اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں اور اگر آپ بزرگان دین کے حالات کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ بہت سے بزرگان دین نے اپنے مریدین کو ایسی بشارتیں دی ہیں حضرت علی بن محمدؒ اندلس کے رہنے والے تھے آپ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ غوث صمدانی کے دربار عالیہ میں حاضر ہوئے حضرت غوث پاکؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنے صلب سے آپ کو بیٹا عطا کیا ہے اس کا نام محمد محی الدین رکھنا وہ اولیاء کرام کے سردار ہوں گے... جب وہ پیدا ہوئے تو اس کے والد حضرت غوث الاعظمؒ کی خدمت لے گئے آپ نے فرمایا کہ یہ میرا لڑکا انشاءاللہ ولی

Marfat.com

اللہ ہوگا اور ویسا ہی ظہور میں آیا علماء اور مشائخ نے اس کو شیخ اکبر کا لقب دیا ہے یعنی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں یہ واقعہ مولانا برکت اللہ فرنگی محل نے فصوص الحکم کے مقدمہ میں درج کیا ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی نے فصوص الحکم' فتوحات مکیہ شریف جو چار جلدوں میں ہے اور شجرۃ الکون اور ایک تفسیر محی الدین ابن عربی ہیں۔ مسئلہ وحدت الوجود کے شارح یہی ہستی ہے۔ شاہ ولی اللہ نے انفاس العارفین کے اختتام پر لکھا ہے کہ میرے والدین قدس اللہ سرہما اور صلحاء کی ایک جماعت کو اس فقیر کی ولادت سے پہلے اور بعد بہت سی بشارتیں ہوئیں چنانچہ ایک عزیز اور مخلص دوست نے یہ ساری تفصیلات دوسرے واقعات کے ساتھ اپنے رسالے قول جلی میں بیان کی ہیں۔ (انفاس العارفین) تاریخ الخلفاء میں حضرت صدیق اکبرؓ کا حضرت عائشہؓ کو ان کی بہن کی خبر دینا حالانکہ وہ ان کے پیٹ میں تھی۔ (تفسیر کاشف البیان ج ا صفحہ ۴۸۳)

(۳) اس نوعیت کی دیگر کرامات: چیچا وطنی کے راؤ

خورشید احمد قادری کا بیان ہے کہ میری شادی ہوئی تھی اور پورے دس سال گزر گئے تھے لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی ہم نے بہت علاج بھی کرایا پھر بھی کوئی امید کی کرن نظر نہیں آئی آخر ہم نے فیصلہ کیا کہ حضور پیر و مرشد کے حضور عرض کریں گے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرماویں ہم وہاں حاضر ہوئے اور اپنا مدعا بھی بیان کیا آپ نے کچھ دیر کے لئے مراقبہ فرمایا پھر فرمایا کہ آپ کی اولاد ہوگی اور ہوگی یہ لفظ تین دفعہ دہرایا پھر دعا فرمائی اور کوئی دوائی بھی نہیں دی اگلے سال ۱۹۸۱ء میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیٹے کی نعمت سے

Marfat.com

سرفراز فرمایا ہم نے پچیس روز تک کوئی اطلاع نہ دی پچیس روز کے بعد جب میں نے بیٹے کی اطلاع دی اور نام تجویز کرانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا آپ کو مبارک ہو پھر میں نے عرض کی کہ حضور میں جنید علی نام پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ نہیں جس وقت آپ آئے تھے اس وقت میں نے بچے کا نام فیض قادر رکھا تھا پھر اس کے دو سال بعد دوسرا بیٹا پیدا ہوا اور اس کے بعد پھر دو سال بعد تیسرا بیٹا پیدا ہوا چونکہ آپ نے تین بار فرمایا تھا کہ اولاد ہوگی اولاد ہوگی اولاد ہوگی اب میرے تین بیٹے ہیں اور تینوں کا نام آپ نے تجویز کئے ہیں۔ (۱) فیض قادر (۲) احسان قادر (۳) انعام قادر۔ اور تینوں تابع فرمان ہیں اور اب زیر تعلیم ہیں۔ اس نوعیت کی بہت سی کرامات آپ سے سرزد ہوئی ہیں اور مریدین و معتقدین نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے احادیث نبویہ میں بہت سے واقعات اس قسم کے تمہیں ملیں گے۔ اس کو خرق عادت یا خلاف عادت کہا جاتا ہے۔

(۴) اسلامی کانفرنس کے ہال میں آپ کی کرامت:

اسلامی سربراہوں کانفرنس ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقد ہوئی اور یہ کانفرنس ذوالفقار علی بھٹو کے زیر سرپرستی انعقاد پذیر ہوئی۔ حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہؒ نے اس کانفرنس کے لئے ایک کتاب بنام کلمۃ الاتحاد والجہاد مرتب کر کے اشاعت کا بندوبست فرمایا تاکہ سربراہان مملکت اسلامیہ اس کتاب سے مستفید ہو سکیں آپ داتا دربار تشریف فرما ہوئے اور اس خیال میں تھے کہ کسی طریقہ سے یہ کتاب ان سربراہوں کو مل جائے۔ اچانک جس دوکان پر آپ تشریف فرما تھے وہاں ٹیلی فون آیا تو حضرت

Marfat.com

صاحب نے ٹیلی فون کو اٹھایا فون کرنے والے نے پوچھا کہ آپ کون بول رہے ہیں حضرت نے جواب میں اپنا اسم مبارک لیا تو اس نے کہا کہ اچھا آپ قاری خوشی محمد صاحب کے پیر صاحب ہیں کانفرنس کا افتتاح تلاوت پاک سے ہوگا تو یہ تلاوت قاری خوشی محمد فرمائیں گے جب قاری صاحب آجائے اس کو اطلاع دینا اور اب ہم سواری بھیج دیتے ہیں اس اثناء میں قاری صاحب بھی پہنچ گئے اور کچھ دیر بعد سواری بھی پہنچ گئی حضرت صاحب نے کچھ کتابیں قاری خوشی محمد صاحب کو دے دی کہ جب تم وہاں جاؤ گے تو راستے میں سٹیج پر جانے تک یہ کتابیں تقسیم کر دینا حالانکہ حکومت کی طرف سے پابندی تھی کہ کوئی مکتبہ فکر اپنا لٹریچر چھپوا کر وہاں نہ لے جائے۔ جب قاری صاحب کانفرنس کی جگہ پہنچے تو اچانک بجلی چلی گئی اور اندھیرا ہو گیا اس وقت قاری صاحب سٹیج تک جا رہے تھے اور کتابیں تقسیم کر رہے تھے جب کتابیں ختم ہوئیں تو بجلی فوراً آ گئی حالانکہ حکومت نے اس کا بھی بندوست کیا تھا کہ جب بجلی چلی جائے تو عارضی بجلی کا بھی بندوبست ہو لیکن حضرت صاحب کی کرامت دیکھیے کہ وہ عارضی بجلی بھی اس وقت تک نہ آئی جب تک قاری صاحب سٹیج پر پہنچ نہیں گئے تھے اور باقی کتابوں کا بندوبست مولانا کوثر نیازی کے ذریعہ کیا گیا۔ یہ ایک عظیم معجزی کرامت تھی جو اس وقت ظہور میں آئی اب اس کتاب کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت صاحبؒ نے جب اس کتاب کو مرتب کیا تو تصحیح کے لئے آپ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے پاس اچھرہ لاہور تشریف لے گئے اس نے چائے کی بھی پیشکش کی لیکن حضرت صاحب نے معذرت پیش کی پھر نماز عصر حضرت صاحب کی اقتداء میں پڑھی گئی پھر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے پوچھا کہ کس طرح تشریف آوری فرمائی

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس عربی کا پروفیسر ہے اس کے ساتھ کچھ کام ہے جب وہ پروفیسر صاحب آئے تو آپ نے وہ کتاب اس کو دکھائی اس نے جب مطالعہ کیا تو تمام حاضرین کو کمرہ سے نکل جانے کے لئے کہا جب حاضرین باہر چلے گئے تو اس نے حضرت صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ امام مہدی علیہ السلام تو نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کو کس طرح یہ غلط فہمی ہوئی اس نے جواب میں کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام مبارک حضور انور ﷺ کے نام کے مشابہ ہوگا تو آپ کا نام بھی محمود ہے اور حضور انور ﷺ کا نام مبارک بھی محمدؐ محمودؐ احمدؐ قاسم ہیں تو ناموں میں بھی یکسانیت معلوم ہوتی ہے اور پھر وہ حضور انور ﷺ کے آل میں سے ہوگا آپ بھی سید ہیں اور حضور انور ﷺ کے آل میں سے ہیں پھر وہ قرب قیامت میں اس کا ظہور ہوگا اور اب قرب قیامت کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں اور وہ صرف خلافت کے متعلق تحریک کا آغاز فرمائے گا تو اب تک کسی نے بھی خلافت کا نام نہیں لیا ہے ہمارے مولانا مودودی صاحب نے خلافت کے لئے کوئی کام نہیں کیا ہے صرف ایک تاریخ خلافت وملوکیت مرتب کی ہے صرف آپ ہیں کہ خلافت کی تحریک چلا رہے ہیں اور اب بھی یہ کتاب اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ دل سے یہ بات نکال دو کیونکہ آپ حضرات کبھی مولانا صاحب کو مہدی بناتے ہو اور کبھی کوئی دوسرے مکتبہ فکر والے اپنے اکابرین کو مہدی بناتے ہیں۔ جو وفد اس وقت آپ کے ساتھ تھا ان میں نوشہرہ صوبہ سرحد کے حکیم محمود احمد صاحب بھی تھے حکیم محمود صاحب نے خود بھی فقیر راقم الحروف کو یہ واقعہ سنایا تھا اور اپنے کانوں سے حضرت صاحب سے بھی سنا تھا۔

Marfat.com

(۵) حال دل پر مطلع ہونا: میڈیکل آفیسر پاکستان پٹرولیم

کراچی ڈاکٹر امجد علی صاحب ایک بار دربار خانقاہ محبوب آباد شریف میں حاضر ہوئے تھے حضرت صاحب نے آپ کو فرمایا کہ پیر خانہ سے بغیر کسی خاص ضرورت کے نہیں جانا چاہئے عرس کے اختتام پر مجھے چائے پینے کا شوق ہوا میں یہ چاہتا تھا کہ باہر بازار جا کر چائے پیوں پہلے تو لنگر خانہ کا چکر لگایا لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا میں باہر گیٹ کے پاس کھڑا تھا اور اس خیال میں تھا کہ کیا کروں اتنے میں ایک پیر بھائی دوڑ کر آیا اور کہنے لگا کہ امجد علی صاحب آپ ہیں میں نے کہا کہ ہاں میں ہوں اس نے کہا کہ آپ کو حضرت صاحب کتب خانے میں بلا رہے ہیں میں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ آؤ چائے پیو اور ایک ٹرے میں کچھ پیالیاں اور ایک کیتلی موجود تھی اور فرمایا کہ کتنی چائے پیو گے میں آرام سے بیٹھ گیا اور چائے کو نوش کیا اور دل میں مرشد کا یہ خیال گزرتا تھا کہ میں تو بازار جانے کے خیال میں تھا اور حضرت صاحب نے میرے دل کے حال پر مطلع ہو کر مجھے چائے پلائی۔ یہ اللہ والوں کی کرامات ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان نیک بندوں کو جس طرح عطا فرماتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اس عطا سے ایسے بزرگان دین کو اپنی نعمتوں سے نوازتے ہیں ہمارے پیر و مرشد حکیم و مفتی و فقیہ ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان سے ایک تھے۔

Marfat.com

(۶) غیبی تعاون زادراہ میں: پیر بھائی قاضی محمد الفت حسین

قادری جس وقت پرانی انارکلی لاہور میں رہائش پذیر تھا یہ ۱۹۶۲ء کی بات ہے اور سید اشرف علی شاہ اس وقت ان کے ہمسایہ تھے اور اب قاضی محمد الفت حسین قادری صاحب کورنگی کراچی نمبر ۳۱ میں رہائش پذیر ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز سید زوار علی شاہ جو آج کل ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ ہیں مجھے کہنے لگے کہ میں دربار شریف جارہا ہوں اگر آپ بھی حضرت صاحب کے دیدار کے لئے حاضر خدمت ہونا چاہتے ہو تو چلو آپ کے دونوں اطراف کے زادراہ میں ادا کروں گا یہ بات اس نے اس لئے کی تھی کہ میرے حالات سے واقف تھے کہ تنگدستی کی وجہ سے میں معذرت نہ کروں لہذا ہم دونوں ہفتہ کی شام کو بذریعہ ٹرین سفر پر روانہ ہوئے اور صبح قریباً آٹھ بجے دربار شریف ہم حاضر خدمت ہوئے حضور مرشد پاک نے بڑی شفقت اور مہربانی سے معانقہ فرمایا اور ہم نے دست بوسی کا شرف حاصل کیا سید زوار علی شاہ ایک روحانی رسالہ جس کا نام حضرت دادا پیر سید محبوب علی شاہ کے نام پر تھا ماہنامہ محبوب کے اجرا کی اجازت لینا چاہتے تھے اس سلسلہ میں آپ نے انہیں حاجی عبدالعزیز کوہاٹی کے پاس بھیجا کہ اس سلسلہ میں ان سے باتیں کرلو وہ مرشد پاک کے حکم سے کوہاٹ روانہ ہوا اور میں بغیر زادراہ کے محبوب آباد شریف رہ گیا اس وقت میں نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی اور آپ نے جانے کی اجازت دے دی میں نے دست بوسی کرکے باہر آ گیا سوچتا رہا کہ گھر کس طرح پہنچوں تھوڑی دیر بعد ایک طالب دوڑ کر آئے کہ حضرت صاحب آپ کو بلا رہے ہیں میں واپس ہوا آپ نے اندر بلایا فرمایا

Marfat.com

کہ بچہ بغیر اجازت چلے گئے اور اپنا دست مبارک مجھ سے ملانے کے لئے آگے بڑھایا اس وقت دوسرے پیر بھائی کتب خانہ میں موجود تھے لیکن انہوں نے نہیں دیکھا کہ میرے اور حضرت صاحب کے درمیان کیا معاملہ ہوا ہے آپ نے اپنے دست مبارک میں دس دس کے نوٹ رکھے ہوئے تھے جب ہاتھ ملائے تو وہ نوٹ میرے ہاتھ میں تھما دیئے میں نے عذر کیا فرمایا کہ بچہ رکھ لو سفر میں کام آئیں گے۔ میں نے وہ رقم لے کر واپس لاہور گیا میرے یقین میں مزید اضافہ ہوا کہ اس مشکل سے مجھے کس طرح نکالا۔

•

(۷) غیبی تعاون کا دوسرا واقعہ: جس وقت حکیم و مفتی وفقیہ

ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ بغداد شریف ۱۹۷۱ء میں تشریف لے گئے تھے اور حضور غوث الاعظم محبوب سبحانیؓ کے مزار مبارک پر بار بار حاضری سے مشرف ہوتے تو لاتعداد کرامات کا ظہور مشاہدہ میں آیا حکیم ملتؒ پر عجیب و غریب حالات طاری تھے اور جو کچھ وہاں مشاہدہ میں آیا وہ آپ نے ملفوظ محمود میں نقل فرمایا ہے۔ آپ ملفوظ محمود میں تحریر فرماتے ہیں ''یہ مسکین دامنگیر سیدنا غوث الاعظمؓ مجاز سلاسل اولیاء اللہ ابو مسعود ناچیز سید محمود حنفی قادری کاظمی محبوب آبادی امسال ۱۳۹۱ھ جب اپنے قافلے کے ساتھ بقصد حج و زیارات کراچی سے روانہ ہوا تو لاتعداد کرامات حضور سیدنا غوث الاعظم دن رات ملاحظہ میں آتی رہیں۔ (ملفوظ محمود صفحہ ۱۹۴) پھر اسی کتاب میں آگے تحریر فرماتے ہیں عزت مآب متولی نقیب الاشراف السید یوسف گیلانی اور ان کے صاحبزادے صاحب نے ہمیں اپنا دیوان خانہ خاص اعزاز و اکرام

Marfat.com

سے مع تمام عنایات وعطیات کے مرحمت فرمایا اور ان کے حسن واخلاق کی ہم نے انتہاء نہ پائی اور ساتھ ہی ہر روز ان کی حیران کن کرامات بھی سب نے ملاحظہ کیں۔ (چادروں کی پیشکش) دل میں گزرا کہ اگر کوئی پرانی چادر سیدنا غوث الاعظمؓ کا انچ دو انچ بھر ٹکڑا بوسیدہ ہی نظر آتا تو خانقاہ محبوب آباد میں اپنے والدین کے مزارات پر رکھ کر برکات سیدنا ومرشدنا سے حصہ پاتے مگر اس کا ذکر تک نہ کر سکے متولی درگاہ السید یوسف الگیلانی اعلیٰ اللہ مقامہ کی روشن ضمیری یا کرامت کہیے بغیر التماس وذکر پانچ چادریں نئی حرم شیخ سے فوراً عطا فرمائیں اور فرمایا یہ خانقاہ کے لئے ہیں ڈیرہ پر دیوان خانہ میں آ کر جب ملاحظہ کیں تو تین بڑی اور دو چھوٹی چادریں پائیں یہ کرم بالائے کرم اور کرامت پہ کرام دیکھیے کہ وہ آج تک کبھی خانقاہ وارد نہ ہوئے نہ ان کے سامنے خانقاہ کا کوئی تفصیلی ذکر آیا مگر یہ پانچ کا عدد اور تین بڑی دو چھوٹی کی تقسیم کیسی؟ خانقاہ شریف میں واقعی تین بڑے مزارات ہیں اور دو چھوٹے۔ (ملفوظ محمود صفحہ ۱۹۵)

حضرت صاحب کے اس بیان سے صاف واضح ہوا کہ یہاں تین صاحبوں کی کرامات کا ذکر ہوا ایک حضور غوث الاعظمؓ کا اور دوسری کرامت حضرت السید یوسف گیلانیؒ کا کہ انہوں نے آپ کے دل کا حال جان کر وہ چادریں عنایت کیں اور تیسری کرامت ہمارے پیر ومرشد حکیم ملت محدث ہزارویؒ کی ہے کہ ان تبرکات کے حصول کا خیال آیا اور وہ چیزیں آپ کو عنایت کر دی گئیں پھر وہاں بغداد شریف کے دارالعلوم کے صدر مدرس حضرت العلامہ مولانا عبدالکریم الکردی آپ کی کتاب راہ صفا پڑھ کر خود بیعت میں داخل ہوئے اور پھر خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ اسی کتاب ملفوظ محمود میں آپ آگے تحریر فرماتے ہیں دربار غوث الثقلین میں حاضری کے دوسرے ہی دن جامعہ غوثیہ

Marfat.com

قادریہ کے صدر مدرس حضرت علامہ عبدالکریم الکردی بہت سن رسیدہ بزرگ علی الصبح دیوان خانہ میں فقیر کے پاس تشریف لائے اور آغاز کلام یوں فرمایا میں اسی برس سے شیخ باخدا کی تلاش میں رہا آج رات آپ کی کتاب راہ صفا کا مطالعہ کیا ماشاء اللہ یہ کتاب عالمی سطح پر تعمیر ملت کا اصلاح قوم کا عظیم منصوبہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اصلاح و تنظیم ظاہر و باطن کی حامل کتاب ہے پس بلا توقف مجھے سلسلہ قادریہ میں داخل کر لیجئے (صفحہ ۱۹۷)۔

سفر حج

حج ایک اہم فریضہ ہے جو صاحب استطاعت پر فرض ہے اور یہ ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہے اور اس کو اسلام کا پانچواں رکن بھی کہا جاتا ہے۔ جب ایک عاشق صادق حج کے لئے جاتا ہے تو اس کو مدینہ پاک کی حاضری بھی نصیب ہوتی ہے اور گنبد خضریٰ کے دیدار سے بھی مشرف ہوتا ہے۔ حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام کو بھی یہ شرف حاصل ہوا اور آپ نے اس وقت مختلف مقدس مقامات یہ بھی حاضری دی۔ مرزا بشارت بیگ قادری محمودی نے اس سفر حجاز کا اپنی آنکھوں دیکھا حال قلم بند کر کے اس کو کتاب کی شکل میں پیش کیا ہے اس کتاب کا نام سفر نامہ محمودی رکھا اور یہ حج مبارک ۱۹۷۱ء میں ہوا تھا وہ خود پیش لفظ میں تحریر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھ جیسے عاجز گناہ گار کو ۱۹۷۱ء میں حج اکبر کی سعادت اپنے پیر و مرشد اور یاران سلسلہ کے

Marfat.com

روحانی قافلہ کے ہمراہ نصیب ہوئی راقم الحروف کا اس حج وزیارات مقدسہ کے لئے بندوبست جس معجزانہ انداز سے ہوا اس کا ذکر اپنے یاران سلسلہ کے لئے قلم بند کرنا ضروری سمجھا تا کہ تمام احباب طریقت اپنے پیر ومرشد کی علمیت اور روحانیت کے متعلق مزید روشناس ہوسکیں اکتوبر ۱۹۷۰ء بمطابق رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ کی ایک صبح میرے پیر بھائی صوبیدار غلام علی صاحب نے بتایا کہ حضرت قبلہ عالم محدث ہزاروی اس بار حج پر جانے کا خیال فرمارہے ہیں اور یہ کہ یاران سلسلہ میں سے چند اوراصحاب کو بھی ہمراہ لے جانے کا خیال ہے دوسرے ہفتہ صوبیدار صاحب نے حضور قبلہ عالم کا ایک گرامی نامہ دکھایا کہ تیاری مکمل ہورہی ہے جناب بابو عبدالعزیز کوہاٹی جناب ملک عبدالرحمان صاحب ٹمبر مرچنٹ حویلیاں شریف ہزارہ جناب صوفی علی محمد صاحب کھیوڑہ ضلع جہلم اور جناب قاری خوشی محمد صاحب قاری ونعت خوان ریڈیو ٹیلی ویژن لاہور مغربی پاکستان' جناب نجیب علی صاحب جہلم اور راقم الحروف کے ناموں کی نشان دہی کی گئی ہے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں حویلیاں شریف حضرت قبلہ عالم محدث ہزاروی دامت برکاتھم العالیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے حالات اس سفر کے لئے سازگار نہیں اور نہ ہی کوئی اسباب حاضری حرمین الشریفین نظر آتے ہیں۔ قرعہ اندازی میں ناچیز کا نام نہیں پاسپورٹ کا بھی کوئی بندوبست نہیں زادراہ بھی پاس نہیں خیر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حج اکبر نصیب فرمائے گا اور ایک وفد کی شکل میں ہم کراچی پہنچ گئے ۱۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کراچی میں حاجی کیمپ میں داخل ہوئے اور ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ء صبح آٹھ بجے قبلہ عالم محدث ہزاروی بابو محمد عبدالعزیز کوہاٹی اور ملک عبدالرحمان کے ہمراہ کراچی ایئرپورٹ کے

Marfat.com

لئے حاجی دین محمد صاحب کی کار میں روانہ ہوئے اور ۲۱ دسمبر ۱۹۷۰ء کو ہمیں ویزے بھی مل گئے اور ۲۲ دسمبر ۱۹۷۰ء ہمارا جہاز تہران پہنچا اور حضرت قبلہ عالم کا جہاز دوسری پرواز سے بغداد شریف پہنچے اور ہم نے ظہر کی نماز ملحقہ مسجد حضرت غوث اعظمؒ میں ادا کی اور پھر شکرانہ کی نماز پڑھ کر ہم حضرت صاحب کے ساتھ حضرت غوث اعظم کے مزار پر ہم نے حاضری دی حضرت قبلہ عالم سجادہ نشین بغداد شریف پیر سید یوسف الجیلانی کے مہمان خاص ہیں اور وہاں تمام مقدس مزارات کی حاضری سے ہم مشرف ہوئے۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۰ء کو متولی درگاہ عالیہ السید یوسف گیلانی مدظلہ نے سیدنا غوث الاعظم کے عظیم الشان مدرسے میں حضور قبلہ عالم محدث ہزاروی مدظلہ کو لے جا کر آپ کے کلام مبارک کو ریکارڈ کرنے کا بندوبست کیا تلاوت کلام پاک ہوئی جو ریکارڈ کی گئی مزید نعتیہ کلام قاری خوشی محمد صاحب نے قبلہ عالم محدث ہزاروی کا پڑھا جسے سن کر مجمع پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور یہ سب ریکارڈ کیا گیا اس کے بعد کربلا معلیٰ نجف اشرف میں بھی حاضری دی ۲ جنوری ۱۹۷۱ء کو حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی کے مزار پر حاضری دی گئی آپ کا مزار مبارک محلہ شیخ عمر میں ہے۔ ۴ جنوری ۱۹۷۱ء کو ہم حضرت معروف کرخی کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ ۶۔۷ جنوری ہم جدہ پہنچ کر پیر بھائی غلام رسول صاحب جو جدہ ایئر پورٹ پر ہی ملازم ہیں ان کے ہاں قیام ہوا صبح مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ ۸۔۹ جنوری ۱۹۷۱ء کو ہم نے نماز عصر غار حرا میں مقام خاص پر باجماعت ادا کی۔ ۱۰ جنوری ۱۹۷۱ء کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو روانگی ہوئی ۱۱ اور ۱۲ جنوری ہم نے جنت البقیع میں حاضری دی اور ۱۳ جنوری ۱۹۷۱ء کو جنگ احد کے مقام پر حاضر ہوئے۔ ۱۷ جنوری ۱۹۷۱ء کو مدینہ منورہ شہر کے وسط میں مسجد علی اور مسجد غمامہ و

Marfat.com

مسجد صدیق اکبر اور مسجد عمر بن خطاب کی زیارت کی۔ ۲۵ جنوری شہر محبوب مدینہ النبی سے رخصت لیا سعودی عرب کے وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے دن کو یہ قافلہ ابواہ شریف کی طرف روانہ ہوا۔ ۲۶ جنوری ۱۹۷۱ء کو پھر مکہ معظمہ پہنچے اور عمرہ ادا کیا۔ ۱۴ فروری ۱۹۷۱ء کو بذریعہ طیارہ کراچی کے لئے عازم سفر ہوئے یہ تمام مضمون سفرنامہ محمودی سے اختصار کے ساتھ پیش خدمت کیا گیا۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب

سے چند جھلکیاں

حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے کونسل ہال ایبٹ آباد ہزارہ میں ایمان افروز خطاب فرمایا پورا خطاب تو طوالت کی وجہ سے پیش نہیں کیا جا سکتا صرف اس بیان کی چند جھلکیاں قارئین کے لئے پیش خدمت ہیں۔

اس تقریب سعید کا بندوبست برادر طریقت صلاح الدین اجمیری اور دیگر اراکین بزم اقبال نے کیا تھا حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے سب سے پہلے اس تقریب کا آغاز حضرت قاری خوشی محمد نے کلام الٰہی کی تلاوت سے کیا اس کے بعد محمد علی ظہوری نے بھی اپنے پیارے کلام

Marfat.com

سے سامعین کو محظوظ کیا حضرت حکیم ملت نے ایسا بصیرت افروز خطاب معراج مصطفیٰ ﷺ پر فرمایا جسے وہاں کے تمام سامعین نے رات کے ڈیڑھ بجے تک نہایت غور وفکر سے سنا۔ آپ نے سب سے پہلے خطبہ ارشاد فرمایا خطبے میں معراج شریف کے متعلق جو آیت کریمہ میں سورۃ اسریٰ میں ہے تلاوت فرمائی خطبہ کے بعد آپ نے اپنے بیان کا آغاز یوں فرمایا۔ میرے پیارے عزیزو اور صاحبو! آج کی بزم اقبال ایبٹ آباد ہزارہ صلاح الدین اجمیری اوران کے سارے رفقاء ومعاونین کی معراج النبی کی تقریب کا عظیم اجتماع اپنی نوعیت کا مثالی ہے آپ کا دعا گو محدث ہزاروی اپنی علالت وکمزوری طبع کے تحت اور آپ کے اور اپنی ضروریات اور حال کے مطابق کچھ مختصر خطاب کر رہا ہے خدائے قادر قیوم سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنے بے نظیر حبیب صاحب معراج ﷺ کی ذات وصفات پر برادران ملت سے کچھ کہنے میں ثابت قدمی پر قائم رکھے آپ سب کہیں آمین۔ حدیث قدسی میں ہے جعلناک ذکراً من ذکری اے ہماری خدائی بھر کے ہادی ومعلم ہم نے آپ کو اپنے ذکر سے ذکر بنایا اہل علم وعرفان کے نزدیک ہر حدیث کی اصل کتاب اللہ میں موجود ہے پس سورۃ انشراح میں ارشاد ربانی ہے ورفعنالک ذکرک اے ہماری ذات وصفات کے مظہر و خلیفہ ہم نے تمہارے لئے تمہارے ذکر کو بلندی وبرتری دی یہ عام ومطلق ہے دنیا و برزخ آخرت' ظاہر باطن اول وآخر تہہ وبالا سب کو شامل ہے کہ ذکر خدا ذکر مصطفیٰ یکساں جاری ومرفوع ومبارک وموجب برکت وہدایت ہے بلکہ علم وعرفان والوں نے ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ دراصل اسم علامت ہے جو ذات مسمیٰ پر دلالت کرے۔ سو دلالت کے تین افراد ہیں۔ (۱) ذات جس پر دلالت مقصود ومطلوب ہو۔

Marfat.com

(۲) غیر جس کو دلالت کرنا مقصود و مطلوب ہو۔ (۳) واسطہ جس کے ذریعہ دلالت صحیح مفید اور ثابت ہو تو وہ ذات مسمیٰ ذات حق تعالیٰ خدائے مصطفیٰ ہے جس پر دلالت مقصود ہے اور وہ غیر جسے دلالت کرنا مقصود شرعی ہے تمام جہان ہے اور واسطہ جس کے ذریعے دلالت صحیح مفید اور ثابت ہے ذات مصطفیٰ ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق ساری کائنات اور عالمین کا خالق اور مالک وہی خدائے مصطفیٰ ہے جس نے آخر المبعوثین پیغمبر کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا رب العالمین نے اپنی پہچان صاحب معراج ﷺ سے کرائی کہیں آپ کے ایماندار خدام اور آپ کے واسطہ سے موجود و موصول نعمتوں کے ذریعے پہچان کرائی پس حضور اسم ذات اور اسم اعظم ہیں ﷺ اور وہی وجہ ہدایت ایجاد و بقاء عالم ہیں اگر چہ نہ خدا نہ اس کے شریک ہیں پس خدا واحد لاشریک اور مصطفیٰ بے نظیر ہے ہر شان وصفت میں وہ لاشریک خدا یہ بے نظیر مصطفیٰ ہیں سب انبیاء کو مرتبہ معراج حاصل ہے مگر سب کے سید و سرور کا معراج بھی بے نظیر ہے پس آپ اہل ادب و محبت غلامان مصطفیٰ کو عید معراج کی مبارک باد۔ یہ دعا گو شہر ایبٹ آباد و مضافات کے ارباب شوق و محبت کی آمد اور بکمال ادب بیٹھنے کو ملاحظہ کر کے بہت مسرور ہے اور پُر امید کہ نہ آپ کو سستی محسوس ہوگی نہ بار آؤ یہ دعا مانگ لیں کہ اس مقدس محفل میں دعا گو کو وہی کہنا نصیب ہو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مفید اور پسندیدہ ہو۔ آمین حضرات آؤ ذکر حق کے ساتھ ہم اپنے دل و دماغ کو تر و تازہ بنا کر منزل مقصود کی جانب چلیں۔ صاحب معراج ﷺ کے خالق و مالک عزوجل نے فرمایا اذکروا الله ذکراً کثیرا اللہ کو بکثرت یاد کرو اور صاحب معراج محبوب خدا آخر المبعوثین ﷺ نے فرمایا اکثروا ذکروا اللہ حتی

Marfat.com

یقولوا مجنون. اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ کہیں دیوانے ہیں۔(احمد' ابو یعلیٰ' ابن حبان وحاکم و قال صحیح الاسناد ترغیب وترہیب)(معراج مصطفیٰ کونسل ہال ایبٹ آباد)

اس کے بعد حکیم ملت محدث ہزاروی نے معراج شریف کے متعلق سورہ اسریٰ کی پہلی آیت پڑھی اور فرمایا نبوت کے بارہویں سال ماہ رجب کی ستائیسویں شب کے ایک حصہ میں حرم کعبہ شریف سے بکرامت شق صدر و براق جنتی مسجد اقصیٰ تک بکمال عزت وعظمت وکرم وعنایت لے گیا جو چالیس بہ منزل سوا مہینہ سے زائد کی راہ ہے یہ اسریٰ ہے اور یہاں انبیاء حضور کے انتظار میں سب حاضر تھے حضور ﷺ نے ان کو اپنی اقتداء میں نماز پڑھائی اور ان کی تمنائیں دیدار مصطفیٰ کے حق میں قبول ہوئیں یہاں سے اوپر عالم بالا کو حضور نے عروج فرمایا اور دل میں حضرت جبریل آمین سید الملائکہ ہیں ناسوت' ملکوت' جبروت ولاہوت ساتوں آسمانوں کے طبقات و دانم طے فرما کر فحوائے لترکبن طبقا عن طبق۔ترجمہ تم نے ضرور طبقات کائنات سے صاحب معراج چڑھنا ہے انبیاء و رسل کی ملاقاتیں اور عجائبات قدرت آیات خداوندی کائنات قدسی رفرف پر گزار فرمایا سررۃ المنتھیٰ پر حضرت جبرائیل کی پرواز کی حد تھی وہیں معذرت چاہی آگے حضور ﷺ مکان سے گزر کر لامکان پہنچے جہاں نہ بشریت کا گزر نہ کسی انسان کی رسائی نہ عقل کا اندیشہ نہ علم وخیال کا گزر حسن قدرت اپنے شان کے جلوہ وسیرت سے جسم وروح کی جمعیت نے قرب ورضائے حق اور معیت کے اس معراج کمال کو پایا اور اسے مناسب وموزوں الفاظ وعبارات وارشادات سے خود تعبیر فرمایا جس کا مجموعہ کتاب وسنت شریعت' معرفت اور حقیقت میں بیان ہوا اس کے

Marfat.com

استحضار کو۔

والنجم اذا هوی O ماضل صاحبکم وما غویٰ O وما ینطق عن الهویٰ O ان هو الا وحی یوحی O علمه شدید القویٰ O ذومرة فاستویٰ O وهو بالافق الاعلیٰ O ثم دنا فتدلیٰ O فکان قاب قوسین او ادنیٰ O فاوحی الی عبده ما اوحی O عند سورة المنتهیٰ O عندها جنة الماویٰ O اذ یغشی السدرة ما یشغیٰ O ما زاغ البصر و ما طغیٰ O لقدرای من آیات ربه الکبریٰ O (النجم)

ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے (اے جہان والو) تمہارے صاحب (کہیں) نہ بہکے نہ بے راہ چلے اور کوئی بات ہوائے نفس سے نہیں کہتے ان کا بیان تو سراپا وحی ہے جو ان کی جاتی ہے انہیں سکھایا شدید القویٰ طاقتور نے پھر اس جلوے نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے بلند ترین کنارہ پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوہ اور محبوب میں دو قوس کا فیصلہ تھا بلکہ وہ بھی نہ رہا تو وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی دل نے خلاف نہ کہا اس کا جو دیکھا تو کیا تم ان کے دیکھے پر جھگڑتے ہو تو انہوں نے اسے نزلت اخریٰ میں بھی دیکھا سدرۃ المنتھیٰ کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرہ پر جو چھا رہا تھا صاحب معراج کی چشم حق بین کسی طرف نہ پھری نہ غیر مقصود پر متوجہ ہوئی بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ ۲۶ صحابہ کرام کی روایات سے صاحب معراج ﷺ کی زبان وحی ترجمان نے عوالم معراج کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں جس کے خالق و مالک کائنات واحدہ لاشریک کا اعلان ہے **وما ینطق عن الهویٰ ان هو الا**

Marfat.com

وحی یوحیٰ لہذا اسلامتی عقل ودین وایمان میں اس سے انکارتو کیااس میں شک و تردد کی گنجائش نہیں اوراس میں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت' حکمت' سلطنت مصطفیٰ کی ہمت وعظمت ثبات اور دین اسلام کی اصلیت' حقانیت وصداقت کی ناقابل انکار شہادت ہے۔(معراج النبی کونسل ہال ایبٹ آباد)

خلفاءِ حکیم ملت

اسلام میں خلیفہ وخلافت کا مسئلہ بہت اہم ہے جب کہ یہ واضح ہے کہ سب سے پہلے بنی نوع انسان میں حضرت آدم علیہ السلام ہیں اوران کے متعلق اللہ تعالیٰ خالق ومالک نے ملائکہ کرام سے یہ فرمایاانی جاعل فی الارض خلیفہ کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانا چاہتاہوں تو حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ اورنائب ہوئے اورتمام انبیاء علیہم السلام بھی خلفاء ہیں اورآدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء علیہم السلام ہوگزرے ہیں وہ تمام کے تمام حضورانور ﷺ کے خلفاء ہیں اور حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائب اعظم ہیں پھر خلفائے راشدین بھی خلفاء گزرے ہیں خلافت راشدہ تشریحی کو باغیوں نے ملوکیت میں تبدیل

Marfat.com

کیا تو اب خلافت تکوینی باقی رہی تمام سلاسل اربعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسلک ہیں کیونکہ حضرت علیؓ ہی سید الاولیاء ہیں اور ولایت کے علوم کے شہر کا دروازہ بھی ہیں جو بھی اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ اس دروازہ سے داخل ہوگا تو سلاسل اربعہ طریقت میں یہ تمام کے تمام اولیاء اللہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے خلفاء ہیں اس طرح اس تکوینی ولایت میں تمام اولیاء کرام نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے قدم کو اپنی گردنوں پر تسلیم کیا ہے بعض عارفین نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو خاتم الاولیاء تسلیم کیا ہے اسطرح تمام پیران طریقت اپنے اپنے مرشد سے خلافت واذن حاصل کرتے ہیں ہر پیر کے خلفاء یعنی نائبین ہوتے ہیں۔ایسے ہی دستور حق کے مطابق ہمارے پیر ومرشد اکمل کے خلفاء اور نائبین ہیں آپ کے خلفاء کی تعداد اگرچہ کثیر ہے جن کے اسمائے گرامی ہو سکے ہیں وہ برادران طریقت کے استفادہ کیلئے درج ذیل فہرست میں تحریر کئے جاتے ہیں امید واثق ہے کہ بعض خلفاء کے جاننے میں قارئین کو سہولت ہوگی۔

اسماء گرامی خلفاء حکیم ملت

(۱) سب سے زیادہ صاحب عزت وافتخار مفکر اسلام عارف مشعل راہ طریقت سلاسل اربعہ امیر تحریک خلافت اسلامیہ ابوزین حضرت پیر سید محی الدین محبوب حنفی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ محبوب آباد شریف حویلیاں ہزارہ

Marfat.com

(۲) حضرت العلامہ مولانا عبدالکریم الکردی صدر مدرس جامعہ قادریہ بغداد شریف عراق

(۳) محترم ڈاکٹر بیرسٹر علامہ محقق پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی پنج بھاٹہ راولپنڈی اسلام آباد

(۴) محترم حضرت العلامہ سید ریاض حسین شاہ قادری راولپنڈی پاکستان

(۵) محترم علامہ قاضی اسرارالحق حقانی قادری راولپنڈی پاکستان

(۶) محترم المقام صاحب عرفان حق الحاج حافظ قاری غلام رضا قادری محمودی راولپنڈی فاضل مدینہ یونیورسٹی

(۷) محترم قاری خوشی محمد الازھری قادری اسلام آباد (پاکستان)

(۸) محترم سید ارشاد حسین شاہ قادری محمودی لاہور

(۹) محترم مولانا ملیک الرحمٰن قادری خطیب جامع مسجد شاہ محمد غوث لاہور

(۱۰) محترم قاضی شبیر احمد قادری محمودی لاہور

(۱۱) محترم علامہ محمد ابراہیم صائم چشتی قادری فیصل آباد

(۱۲) محترم سید قاری بزرگ شاہ قادری الازہری چترال حال اسلام آباد

(۱۳) محترم مفتی سید شبیر احمد غازی راجوڑی قادری راولاکوٹ آزاد کشمیر

(۱۴) محترم جناب علامہ مولانا محمد فاضل صاحب آزاد کشمیر

(۱۵) محترم جناب مولوی سلطان عالم قادری محمودی جہلم پنجاب

(۱۶) محترم جناب سید جلیس شاہ صاحب قادری محمودی حویلیاں ہزارہ

(۱۷) فقیر راقم الحروف میاں ظاہر شاہ قادری محمودی مدین سوات حال پشاور

Marfat.com

(۱۸) محترم قاضی محمد حسین قادری محمودی لاہور

(۱۹) محترم فیض یاب خان قادری محمودی لاہور

(۲۰) محترم منصور علی شاہ قادری محمودی لاہور

(۲۱) محترم سید محمد امین علی شاہ نقوی قادری محمودی فیصل آباد

(۲۲) محترم مولانا عبدالکریم قادری محمودی سیالکوٹ

(۲۳) محترم میاں امام علی قادری محمودی فیصل آباد

(۲۴) محترم کرنل محمد شفیع صاحب قادری سیالکوٹ

(۲۵) محترم سید خورشید حسین شاہ قادری سیالکوٹ

(۲۶) محترم محمد یاسین قریشی قادری راولپنڈی

(۲۷) محترم چوہدری ممتاز الٰہی قادری راولپنڈی

(۲۸) محترم حاجی شیر دل قادری

(۲۹) محترم المقام خطیب اسلام مفتی عزیز احمد صاحب قادری دینہ جہلم

(۳۰) محترم سید حیات علی شاہ قادری بخورہ کوہاٹ

(۳۱) محترم حافظ قاری محمد علی قادری میانوالی

(۳۲) محترم صوبیدار عبدالحق قادری خوشاب

(۳۳) محترم جناب سکندر خان قادری علاقہ چھچھ ویسہ

(۳۴) محترم سید علی شاہ قادری محمودی سری کوٹ ہزارہ

(۳۵) محترم سید سلطان محمود کاظمی قادری گگومنڈی ساہیوال

(۳۶) محترم سید سکندر شاہ قادری سوہلن شریف

Marfat.com

(۳۷) محترم مولانا عبدالحمید قادری سلہٹ بنگلہ دیش

(۳۸)(محترم مفتی عبداللطیف قادری ٹھٹھ سندھ

(۳۹) محترم حاجی محمد شفیع بغدادی گوجرانوالہ

(۴۰) محترم بابا محمد شفیع قادری حیدرآباد سندھ

(۴۱) محترم حاجی محمد دین قادری لوسر شرفو واہ کینٹ

(۴۲) محترم سید محمد شاہ قادری محمودی کھٹیالہ ہزارہ

(۴۳) محترم سید مشتاق احمد شاہ قادری میرا توت ہری پور ہزارہ

(۴۴) محترم حاجی امیر احمد قادری محمودی موضع بائی حسن ابدال

(۴۵) محترم گل محمد قادری محمودی سرگودھا

(۴۶) محترم حاکم علی قادری بھکر میانوالی

(۴۷) محترم صوبیدار میجر محمد صادق قادری بھلوال سرگودھا

(۴۸) محترم غلام نبی صاحب قادری گجرات

(۴۹) محترم اللہ یار قادری میانوالی

(۵۰) محترم محمد شریف قادری بدوملہی سیالکوٹ

(۵۱) محترم سید پھول شاہ قادری پیرزئی اٹک

(۵۲) محترم سید غلام محمد شاہ قادری اٹک

(۵۳) محترم عبادت علی قادری ہری پور ہزارہ

Marfat.com

(۵۴) محترم حاجی امیر احمد قادری کراچی

(۵۵) محترم حاجی محمد شفیع قادری محمودی کراچی

(۵۶) محترم حکیم محمود احمد قادری محمودی نوشہرہ صوبہ سرحد

(۵۷) محترم میاں محمد بلخی حنفی قادری افغانستان

(۵۸) محترم ڈاکٹر محمد یوسف قادری کوہاٹ

(۵۹) محترم شائق الخیری قادری کراچی

(۶۰) محترم کرنل اصغر علی شاہ شاہین قادری امین آباد گجرات

(۶۱) محترم علامہ قربان علی نظامی قادری لاہور

(۶۲) محترم سید محمود حسین شاہ قادری فتح پور لیہ

(۶۳) محترم ڈاکٹر سلطان محی الدین قادری کورنگی کراچی

(۶۴) محترم زمان علی قادری مظفر آباد

(۶۵) محترم سید حیات علی شاہ بنوری قادری کوہاٹ صوبہ سرحد

(۶۶) محترم حاجی محمد دین قادری بونیر سوات سرحد

(۶۷) محترم صوبیدار فضل داد جہلم پنجاب

(۶۸) محترم امیر حمزہ خان شنواری لنڈی کوتل صوبہ سرحد

(۶۹) محترم بابا کلیامی قادری محمودی۔ کلیام شریف راولپنڈی

(۷۰) میاں امام علی صاحب فیصل آباد

Marfat.com

حلیہ مبارک

حکیم ومفتی وفقیہ ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمتہ اللہ چونکہ ہر ادا و ہر فن میں بے مثل تھے۔ اور ایک منفرد انداز کے مالک تھے اس طرح خالق کائنات نے آپ کو مجسمہ خیر و برکت بنا کر حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کی اولاد میں ایسی جسامت اور حلیہ سے آراستہ کیا کہ اگر ایک عام انسان آپ کے جسد مبارک کو دیکھتا تو بے اختیار آپ کی سیادت اور عظمت پر گواہی دیتا۔ اب حلیہ مبارک میں سے ایک قد مبارک ہے۔

قد مبارک:۔ ہر چیز میں بہترین صفت اس کی درمیانہ روی ہوتی ہے کیونکہ اس میں نہ افراط ہوتا ہے۔ اور نہ تقریط خیر الامور او سطھا بھی احادیث میں وارد ہے۔ کہ بہترین کاموں میں سے درمیانہ کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قد مبارک میانہ قدم دیا تھا اگر کوئی لمبے قد والا ہو تو دیکھنے میں وہ جاذت نظر نہیں ہوتا اور اگر بہت چھوٹے قد والا ہو تب بھی اچھا نہیں لگتا درمیانہ قد والا انسان خوبصورت قد والا تصور کیا جاتا ہے۔

چہرہ مبارک:۔ آپ کے چہر مبارک میں ایسی کشش تھی کہ انسان آپ

Marfat.com

کے چہرہ مبارک کو اگر بار بار بھی دیکھتا تو دیدار سے سیر نہ ہوتا آپ کا چہرہ مبارک پھول کے مانند تھا اور اگر غیر مسلم بھی آپ کے چہرہ کو دیکھتے تو یہ بھی آپ کی کرامت میں سے ایک کرامت تھی کہ صرف آپ کے چہرہ دیکھنے سے آپ کی ولایت کے مقر ہوتے۔

ایک سو بیس سال کی عمر میں بھی آپ کا چہرہ مبارک ایسا دیکھا جاتا کہ یہ جوانوں کا چہرہ ہے۔ کیونکہ آپ کے چہرہ مبارک کی جلد گوشت و پوست سے بھرا ہوا نظر آتا تھا۔ جب آپ وصال فرما گئے۔ اور نماز جنازہ کے بعد دیدار کے لئے آپ کا چہرہ ظاہر کیا گیا۔ تو فقیر نے جب آپ کے چہرہ مبارک پر نظر کی تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ تبسم کی حالت میں سوئے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے چہرہ مبارک سے نور برستا تھا۔ اور کیوں نہ ہو کہ ایک حکیم ملت اور فقیہ امت اور مفتی اسلام محدث کا چہرہ تھا

داڑھی مبارک:۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی داڑھی سے نوازا تھا کہ نہ آپ کی داڑھی اتنی گھنی تھی کہ لوگ دیکھنے سے متوحش ہوتے اور نہ ایسی کم بال والی تھی کہ اھانت تک پہنچتے بلکہ آپ کی داڑھی مبارک بھی قد کی طرح درمیانہ تھی اور جب آپ نے داڑھی پر کتاب لکھی تو اس میں اوسط داڑھی کی تعریف لکھی ہے۔ آپکی داڑھی مبارک پر ہمیشہ مہندی لگی ہوتی تھی سیدی و مرشدی سرخ مھندی استعمال کرتے تھے اور ضلع ہزارہ میں مہندی لگانے کا رواج عام ہے۔

بینی مبارک:۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے حلیہ مبارک میں قد اور چہرہ کو خوبصورتی سے نوازا تھا۔ اور چہرہ کی خوبصورتی کے لئے بینی وسط کے مقام پر ہوتی

Marfat.com

ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ناک مبارک اس طرح دیا تھا کہ دیکھنے میں ایک خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

چشمان:۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے حسن میں چشمان کو بھی ایک خاص مقام دیا ہے اور آنکھیں حسن میں ایک منفرد انداز کی مالک ہوتی ہیں آپ کی آنکھیں بھی بزرگادین کی کی مانند ہر وقت وہ جذب کی حالت میں نظر آتی تھیں ۔اور اگر ان آنکھوں سے کسی پر نظر کرتے تو مال و مال ہوتا اور روحانیت سے مسرور ہوتا اللہ تعالیٰ نے آپ کی آنکھوں میں ایک خاص تاثیر رکھی تھی جس پر بھی نظر شفقت فرماتے وہ آپ کا گرویدہ ہو کر اللہ و رسول کے عشق و ادب سے مسرور ہو جاتا۔

عمامہ مبارک:۔ آپ کا عمامہ مبارک ہمیشہ سفید ہوتا تھا اور آپ بہت بڑا عمامہ سر مبارک پر رکھتے۔حضور انور ﷺ بھی عمامہ شریف باندھتے اور فرمایا ہے جو کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ **العمائم تیجان العرب** کہ عمامے عربوں کے تاج ہیں اور ایک حدیث شریف **علیکم بالعمائم** الفاظ بھی وارد ہیں کہ عمائم کو استعمال کرنا چاہئے۔ آپ کے عمامہ مبارک میں محراب ماتھے مبارک پر نظر آتا تھا۔

لباس مبارک آپ ہمیشہ سفید کپڑے زیادہ پسند تھے۔اس لئے آپ ہمیشہ کھلے اور سفید کپڑے استعمال فرماتے زیادہ تر آپ قمیص اور شلوار بنانے سواتے اور استعمال کرتے آپ زیادہ تر سبز جبہ پہنتے تھے۔اور کبھی کبھار سبز عمامہ بھی باندھتے

Marfat.com

تھے۔ چادر مبارک بھی اُوڑتے تھے۔ ہمیشہ تسبیح ہاتھ میں رکھتے اور ذکر میں مشغول رہتے ہمیشہ مطالعہ فرماتے اور درس وتدریس میں بھی مشغول رہتے۔

آواز مبارک :۔ آپ کی آواز مبارک میں خوش الحانی تھے اور جب تلاوت فرماتے تو انسان جب سنتے تو ان کے قلوب نرم ہوجاتے اور آپ کی آواز سے مسرور ہوتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حد لحن داوٗدی عطاء فرمایا تھا۔

حکیم ملت دانشوروں وعلماء ومشائخ کی نظر میں

حکیم ملت محدث ہزارویؒ کی شخصیت کسی پر مخفی نہیں تھی بلکہ آپ کی شخصیت عوام اور خواص میں نمایاں تھی دنیا میں بہت سی شخصیات ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عوام الناس کے فائدے کے لئے بھیجی ہیں اور ان سے ایسے کام اللہ تعالیٰ نے لئے ہیں جو

Marfat.com

دوسرے نہیں کر سکتے تھے۔ ان میں علماء و مشائخ بھی ہیں اور دانشور بھی مثلاً خلفاء راشدین کے بعد اور پھر تابعین میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام مالکؒ اور حضرت حسن بصریؒ اور حماد و حضرت اوس قرنیؒ تھے جن سے تمام عالم اسلام واقف ہے اس طرح تبع تابعین میں حضرت امام محمد و امام یوسف و امام زفر رحمھم اللہ تھے اور ان کے بعد امام شافعی و امام احمد بن حنبل تھے جن کی شخصیت تمام دنیا میں اُجاگر ہے ان کے بعد دوسرے امام مثلاً امام رازی اور امام غزالی و سیوطیؒ مشہور ہیں بزرگان دین میں حضرت امام جعفر صادقؒ اور غوث اعظم محبوب پاکؒ اور خواجہ معین الدین چشتی اور خواجہ شہاب الدین سہروردی اور خواجہ بہاؤ الدین نقش بندیہ رحمھم اللہ عنہ نے تمام دنیا میں روحانیت کے چراغ روشن کئے اور تمام عالم اسلام میں اسلام کی روشنی ان ہی ہستیوں کی وجہ سے پھیلی اس طرح عصر حاضر میں اللہ تعالیٰ نے نخل اسلام کی آبیاری اور روحانیت کے پھیلانے کے لئے ایسی ہستی کا چناؤ کیا جو فقیہ و حکیم ملت و محدث کے القاب سے مشہور و معروف ہے وہ ہستی حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ کی ذات بابرکات کی تھی آپ کی شخصیت کے متعلق جن علماء فضلاء و مشائخ اور دانشوروں نے جو اظہار خیال فرمایا ہے وہ قارئین کے افادہ کے لئے پیش خدمت ہے۔

حضرت العلامہ مولانا عبدالصمد الصارم الازھری سے کون واقف نہیں آپ بہت سی کتب کے مولف بھی ہیں اور مترجم بھی آپ کی کتابیں یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں آپ نے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے سلسلہ میں جو تاثرات پیش کئے ہیں قارئین کے لئے لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت العلامہ عبدالصمد الصارم الازھری فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محدث ہزاروی قدس سرہ العزیز سے میری ملاقات ۱۹۸۰ء میں ہوئی جولائی ۱۹۸۰ء کا واقعہ ہے کہ میں یونیورسٹی کی سالانہ تعطیلات میں خان پور گیا۔ یہاں یونیورسٹی کا ریسٹ ہاؤس ہے ایک ماہ یہاں قیام کیا۔ معلوم ہوا کہ یہاں سے ایبٹ آباد کو بس جاتی ہے اور صرف ایک گھنٹہ میں وہاں پہنچا دیتی ہے لہذا ایک روز بغرض تفریح میں ایبٹ آباد چلا گیا میری عادت ہے کہ جس شہر میں جاتا ہوں تو لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ یہاں کوئی بزرگ ہستی ہے لوگوں نے بتایا کہ حویلیاں میں ایک بزرگ ہیں اور یہاں سے حویلیاں آدھ گھنٹے میں پہنچ جاتے ہیں میں حویلیاں گیا تو پتہ چلا کہ یہاں محدث ہزاروی رہتے ہیں میں ان کیخدمت میں پہنچا تو پہلی ہی ملاقات میں دوستانہ مراسم ہو گئے انہوں نے مجھے ایک کتاب ترجمہ کرنے کے لئے دی جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں تھی میں نے خان پور ریسٹ ہاؤس میں بیٹھ کر اس کا ترجمہ کیا اور ان کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا پھر روز بروز مجھے مختلف کتابیں ترجمے کے لئے دیتے رہے اس طرح ان سے ایک مستقل رابطہ قائم ہو گیا میں ان کے رسالہ خبر نامہ میں بھی لکھتا رہا اور دوسرے چھوٹے چھوٹے کام بھی کرتا رہا پھر ترجمہ قرآن شریف کا سلسلہ شروع ہو گیا میں اکثر حویلیاں جایا کرتا تھا اور خانقاہ شریف میں قیام کرتا رہتا ان کے اخلاق حمیدہ نے مجھے گرویدہ بنا لیا اور گہری دوستی ہو گئی۔ آپ مجھ پر بڑے مہربان تھے مجھے فرزند کی طرح چاہتے کہ دیکھو ان کی طبعیت کے خلاف ذرا سی بات نہ ہونے پائے سارے مرید دل و جان سے میری خدمت کرتے تھے ان سے میرے تعلقات زیادہ سے زیادہ گہرے اس لئے ہوتے چلے گئے کہ میں نے انہیں تعصب سے بری پایا وہ

Marfat.com

جانتے تھے کہ میں دیوبندی خیال کا آدمی ہوں اور میں جانتا تھا کہ وہ بریلوی خیال کے عالم ہیں مگر دونوں یک جان دو قالب اس لئے ہوگئے کہ دونوں تعصب سے بری تھے۔ حضرت محدث ہزاروی قدس سرہ العزیز یہ چاہتے تھے کہ دیوبندی اور بریلوی علماء میں حضرت معلم کائنات ﷺ کے ادب و عشق پر اتفاق و اتحاد انس و محبت ہو جائے اس لئے دونوں فرقوں کے علماء انہیں پسند نہیں کرتے ہیں ایک دفعہ تو انہوں نے تمام اکابر علماء دیوبند و بریلوی کو عرس مبارک کے موقع پر حویلیاں میں مدعو بھی کیا۔ بریلوی حضرات اس لئے ان سے ناراض تھے کہ وہ نکاح سیدہ کو غیر سید سے ناجائز کہتے ہیں۔ اور دیوبندی اس لئے ناراض رہتے کہ آپ میلاد مصطفیٰ و یوم مشکل کشا مناتے ہیں حضرت خواجہ محدث ہزاروی قدس سرہ العزیز دو بجے رات تک جاگتے رہتے فجر کے بعد لوگوں کی آمد کا تانتا بندھ جاتا تھا معلوم نہیں کس وقت سوتے تھے ایک رات آپ کے قریب سونے کا اتفاق ہوا ساری رات سونے نہ دیا قوالی کے ریکارڈ چلتے رہے بغیر مزامیر قوالی سنتے تھے اور اپنا کلام سننا پسند فرماتے تھے۔ آپ کا مطالعہ بڑا وسیع تھا اردو فارسی اور پنجابی کے بڑے اچھے شاعر تھے وہ مذاہب کے مسائل پر بھی پورا عبور تھا اور غیر مذہبی کتابوں کا بھی وسیع علم رکھتے تھے۔ حضرت خواجہ محدث ہزاروی قدس سرہ بڑے متقی پرہیز گار، جفاکش، شب بیدار عبادت گزار صاحب دل تھے سینکڑوں بے ایمانوں کو ایماندار بنا گئے کسی بزرگ کے حالات زندگی لکھنے پر اس کی کرامات کا ذکر بڑے زور و شور سے کیا جاتا تھا کہ وہ ایک مافوق الفطرت انسان معلوم ہوتا ہے کہ کرامات کے بارے میں اس قدر شد و مد سے ذکر مجھے پسند نہیں میں نے حضرت خواجہ محدث ہزاروی قدس سرہ العریز سے سینکڑوں کرامات کا صدور دیکھا ایک دفعہ ایک

Marfat.com

مرید کا بستر میرے قریب بچھا تھا وہ حضرت ساری رات غافل سوتے رہے مگر ان کے قلب سے اللہ ھو کی صدا صاف سنائی دیتی تھی۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی جس پر سب حیران ہیں یہ ہے کہ سب سمجھتے تھے کہ وصال پاک کے بعد اب خانقاہ کا نظام ٹھیک نہیں چلے گا کیونکہ صاحبزادگان نوعمر تھے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت محی الدین محبوب بھی نوعمر تھے چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ ان کے دور سے بہتر خانقاہ کا نظام صاحبزادہ حصرت محی الدین محبوب چلا رہے ہیں۔ کیونکہ نہ ہو ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات صاحبزادہ محی الدین محبوب بڑے عالم عاقل ذہین، متقی اور پرہیز گار نوجوان ہیں۔

درجوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

اب تو ان کے چھوٹے بھائی محمد عبدالقادر محبوب بھی مستند عالم باعمل ہو گئے ہیں اور دونوں بھائی بڑے اتفاق و اتحاد سے خانقاہ کا نظام چلا رہے ہیں انشاء اللہ چھوٹے صاحبزادگان بھی اپنے بھائیوں کے نقش قدم پر چل کر خانقاہ کے نظام کی بہتری میں اضافہ کریں گے۔ آمین یارب العالمین۔

عبدالصمد صارم الازھری ۶۳۶ سی فیصل ٹاؤن لاہور

۴ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

یہی حضرت العلامہ عبدالصمد الصارم الازھری آپ کی تالیف قصیدہ باغ و بہار کی شرح کی ابتداء کے تعارف میں لکھتے ہیں "ابو مسعود خواجہ سید محمود بن حضرت خواجہ سید محبوب علی شاہ المعروف بمحدث ہزاروی کاظمی حسینی مشھدی آل رسول ﷺ سے ہیں۔ ۱۸۸۵ء / ۱۳۱۵ھ میں بمقام سوہلن علاقہ تناول ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں

Marfat.com

نے علوم دینیہ اپنے پدر بزرگوار اور بہت سے علماء سے حاصل کئے اور سند شریعت و طریقت حاصل کی تبلیغ اسلام کے لئے دور دور کے سفر کئے اور بہت سے ابتدائی مدارس قائم کئے اور خانقاہ محبوبیہ محبوب آباد میں جامع ملیہ قادریہ قائم کی اس کے علاوہ ایک لائبریری بھی قائم کی جس میں بہت سی نایاب کتب ہیں یہ سارے کارہائے نمایاں انہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے کئے اب تک دس بار حج وزیارت اور تبلیغ دین کے لئے تشریف لے گئے آپ اور آپ کے بزرگ شریعت وطریقت کے مقتدر رہے ہیں چار سلسلوں میں بیعت کی اجازت ہے مشرق وسطیٰ وغیرہ میں آپ کے لاکھوں مرید و معتقد ہیں۔آگے لکھتے ہیں''عربی اردو پنجابی میں آپ نے پانچ سو کے قریب کتابیں لکھی ہیں یہ نظم میں بھی ہیں اور نثر میں بھی۔الغرض تبلیغ دین کے لئے زبان اور قلم سے شب و روز کام کرتے رہتے ہیں بڑے مخلص اور سیدھے سادھے بزرگ ہیں نمونہ سلف و بزرگان دین ہیں متقی' پرہیزگار باشریعت باعلم وتقویٰ پیر ہیں ایسے نہیں جیسے آج کل کے پیر فقیر ہوتے ہیں چہرے سے اور باتوں سے معصومیت ٹپکتی ہے باوجود ضعیف العمری کے بھی رات دن خدمت خلق' درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مصروف رہتے ہیں خدا انہیں تادیر سلامت رکھے۔(شرح قصیدہ باغ وبہار صفحہ۳)

حضرت العلامہ پیر سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ العالی ایک سادات گھرانے کا چشم چراغ ہیں آپ عالم وفاضل شخصیت ہیں اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کرتے ہیں آپ بہت سی کتب کے مولف بھی ہیں جن میں سے تذکرۃ علماء و مشائخ سرحد دو جلدوں میں ہے ایک کتاب تذکرہ حفاظ پشاور بھی آپ کی تالیف ہے آپ نے خصائص علی امام نسائی کی کتاب کی شرح بنام انوار علی تالیف کی ہے اس طرح

Marfat.com

حضرت شاہ محمد غوث لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرح بخاری کی کئی جلدوں میں ترجمہ بھی کیا ہے اور مختلف کتابیں ذکر الٰہی' انگوٹھے چومنا آپ کی تالیفات میں سے ہیں خلاصہ کیدانی کا ترجمہ اردو زبان میں آپ نے کیا ہے ایک رسالہ پندرہ روزہ الحسن بھی آپ کے زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے۔ ایک موٹی سی کتاب انوار غوثیہ شرح شمائل النبویہ بھی آپ کی تالیف میں سے ایک اہم تالیف ہے۔ آپ کی کتاب تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد دوم صفحہ ۳۲۶ میں حضرت حکیم وفقیہ ملت اسلامیہ کے متعلق ایک پورا باب باندھا ہے اس عنوان کے آغاز میں لکھتے ہیں مفسر عظیم محدث جلیل' فقیہ ملت' شیخ طریقت الحاج سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی القاب کے بعد تحریر فرماتے ہیں ''آپ کا نام نامی اسم گرامی سید محمود شاہ صاحب والد گرامی مرتبت کا اسم مبارک اعلیٰ حضرت سید محبوب علی شاہ صاحبؒ تھا آپ کا لقب محدث ہزاروی ہے اور کنیت ابو مسعود ہے ضلع ہزارہ ریلوے اسٹیشن حویلیاں کی جانب ایک بستی ہے جس کا نام بستی محبوب آباد ہے اس بستی سے ان گنت دلوں کی روحانی وابستگی ہے۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد ۲ صفحہ ۳۲۶)۔ یہی مؤلف مزید لکھتے ہیں آپ کا خاندان زمانہ قدیم سے علوم شریعت وطریقت کی تدریس وترویج کے سلسلہ میں مشہور ومعروف تھا آپ نے ابتداء سے تا دورہ حدیث شریف تمام ضروری علوم وفنون اپنے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت خواجہ سید محبوب علی شاہ قدس سرہ و برادر محترم علامہ ابو نعیم خواجہ سید عبد قاضی شاہ محدث ہزاروی قدس سرہ سے حاصل کئے اور سند فراغت حاصل کی پھر مزید مہارت و خصوصی فنون میں زیادہ دستگاہ کے پیش نظر ہندوستان کے مشہور مدارس لاہور' سہارن پور' دہلی' رامپور' مراد آباد وغیرہ تشریف لے گئے چنانچہ حزب الاحناف مراد آباد سے بھی

Marfat.com

اسناد کا اعزاز پایا۔ آپ کا شجرہ نسب اور شجرہ طریقت دونوں سلسلوں میں ۳۹ واسطوں سے ہادی دو عالم ﷺ سے جاملتا ہے۔ (تذکرہ ولی)

آگے تحریر کرتے ہیں اعلیٰ حضرت خواجہ سید محبوب علی شاہ نور اللہ مرقدہ سے آپ نے چشتیہ قادریہ کے فیوض و برکات سے اپنا سینہ معمور فرمایا اور اپنے برادر معظم مقتدائے احناف پیشوائے اہل سنت حضرت خواجہ سید ابو نعیم محمد عبد قاضی شاہ محدث سنی حنفی قادری محبوب آبادی سے طریقت کے تین سلاسل کی اجازت پائی۔ جناب امام اہل سنت و جماعت امیر شریعت وطریقت حضرت حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ سے سلسلہ نقشبندیہ قادریہ کی خصوصاً اور دیگر سلاسل کی عمومی اجازت حاصل کی۔ ۱۹۴۲ء میں حضرت باباجی فقیر محمد صاحب فاروقی تراہی ثم چوراہی کے عرس مبارک پر اور پھر ۱۹۴۴ء میں نشاط باغ سری نگر کشمیر میں آپ کو خلافت سے نواز کر طرقت و معرفت میں اپنا خلیفہ اعظم بنایا جب آپ علم ظاہری و باطنی سے کلی طور پر مزین ہو گئے تو فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے ۱۹۵۵ء میں حرمین الشریفین تشریف لے گیے مدینہ طیبہ میں بروز جمعہ حضرت زبدۃ العارفین ابوالحامد سید محمد محدث کچھوچھوی نے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی خصوصاً اور دوسرے سلاسل کی عموماً اجازت فرما کر آپ کو مکمل فرما دیا اور یوں ولایت کے چاروں سلاسل کے بحر عمیق میں غواصی کرتے ہوئے احیائے دین کے لئے یہ گوہر بے بہا ساحل مراد تک پہنچ گیا۔ جناب حضرت مولانا موصوف نے تقریباً ۱۶۲ تصانیف تحریر کیں جو تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، اخلاق، عقائد اور تصوف پر مشتمل ہیں آزان جملہ مکمل و اکثر مطبوع جو اپنے وطن اور بیرون وطن اسلامی ممالک تک پہنچ چکی ہیں آپ کی بعض تصانیف ۱۹۵۵ء میں جب آپ بیت اللہ

Marfat.com

شریف لے گئے تو حضرت محدث صاحب کچھوچھہ شریف کو پیش کی گیں جن پر آپ نے بے حد مسرت کے ساتھ طویل تصدیقات وتائیدات میں تقاریظ تحریر فرمائیں۔ چند کتابوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ احیاء الادب فی اعتبار الکفائۃ والنسب جامع الخیرات' صحیفہ تحقیقات' جہاد' الدولۃ القادریہ فی حل ذبائح الاسلامیہ کتاب الذکر' حفظ دین وایمان' مقامع السنیہ' اربعین خواتین' السیف المسلول' روح التفاسیر چار جلدوں میں تسہیل السنہ' تسہیل الترجمہ' زاد محمود' ذکر جمیل' ذات اللبیب فی ذکر النبی الحبیب' محفل محبوب' یاد حبیب' مطالع الانوار' رفع التبرا' بنقص الافتراء' مودت اور اسلام' مثنوی آب بقا' سلام محمود' نظام مقصود' شرح سلام محمود' نعت محمود' شجرۃ الایمان' ریاض الجنۃ' تنویر القلوب' فقیہ الفقہ' حدیث عشق' مناقب صحابہ' فضل عظیم۔ آپ کا وجود اخلاق حسنہ کا پیکر ہے اور اعمال صالحہ کا مجسمہ ہے۔ (تذکرہ علماء ومشائخ سرحد جلد ۲ صفحہ ۳۳۰) آگے تحریر کرتے ہیں تمام ہندوستان میں آپ نے تبلیغی کام کیا اور آخر میں ضلع کوہاٹ میں متعدد جگہ دینی مدارس قائم کئے اور علم دین کی اشاعت وترویج کے لئے اہتمام فرمایا دین اسلام کے دشمن آپ کی خداداد ذہانت اور حقیقت پسند رویہ سے کڑھتے رہے اور آپ کی ان تبلیغی مساعی کی راہ میں مصائب وآلام کے پہاڑ حائل کرتے رہے مگر یہ کہنہ مشق' جفاکش' مرد آہن بندۂ وحدہ لاشریک اندھیری شب میں قافلہ کے لئے قندیل ربانی دست حق پرست میں لئے برسوں سے اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے اپنے اس تبلیغی مشن میں جتنے ھی خطرات' حوادثات' مصائب و آلام سامنے آئے آپ نے ان کو نہایت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرتے ہوئے مردانہ وار مقابلہ کیا اور انتہائی صبر وشکر کے ساتھ ان تمام سازشوں اور ریشہ دوانیوں کو

Marfat.com

نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔ آپ اردو' فارسی' پشتو' عربی اور دوسری علاقائی زبانوں میں تقرری کر سکتے ہیں اور تحریر بھی کر سکتے ہیں۔ عرب و یمن' سری لنکا' برما' چین غرض یہ کہ ملک و بیرون ملک ہر بلاد و امصار میں آپ کے جانثار موجود ہیں۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد ۲ صفحہ ۳۳۳)

مرزا بشارت بیگ قادری جو سفر نامہ محمودی کے مصنف ہیں وہ اپنے سفر نامہ محمودی میں لکھتے ہیں کہ علامہ شیخ عبدالکریم کردی صدر مدرس جامعہ قادریہ بغداد شریف جن کا اوپر بھی ذکر کیا جا چکا ہے آپ نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ عرصہ تیس سال سے اس مبارک مدرسے میں دینی تعلیم دینے کا شرف حاصل ہے عرصہ ۸۰ سال سے ولی کامل کی تلاش تھی آج شب میں نے آپ کی مقدس کتاب راہ صفا پڑھی ایسا معلوم ہوا جیسے حضرت کو نظامی جامی اور حافظ شیرازی وغیرہ اکابران ادب کی ارواح سے خراج تحسین حاصل ہے اور قدرت نے علم و عرفان کا ایک بحر بیکران آپ کے سینے میں اتار دیا ہے یہ کہہ کر حضور قبلہ عالم سیدنا و مرشدنا محدث ہزاروی دامت برکاتھم العالیہ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور جس عقیدت و احترام و ادب سے پیش آئے دیکھنے والے محو حیرت رہے۔ (سفر نامہ محمودی صفحہ ۱۷) یہی مؤلف عراق کے سفر کے حالات میں سے ایک واقعہ کو یوں تحریر کرتے ہیں رات کو شفیع صاحب کے ہاں سے فارغ ہو کر سیدھے المقری عراق الشیخ اپنے مکان پر لے گئے اس محفل میں کافی تعداد میں عراقی شہری تھے حضور قبلہ عالم مدظلہ نے عربی زبان میں مختصر مگر جامع تقریر فرمائی عربی میں روانی سے محدّث ہزاروی مدظلہ کی تقریر پر عراقی حیران و ششدر رہ گئے حاضرین بے حد خوش ہوئے کئی بار ہم قافلہ

Marfat.com

والوں کی، تواضع کی مختلف موضوع پر ذکر ہوتا رہا بہت سے عراقیوں نے حضور قبلہ عالم سے کھل کر دینی اور علمی سوالات کئے جن کا صحیح جواب پا کر بے انتہاء معتقد ہو گئے مسرت انگیز جذبات سے بھر پور ایک عراقی فوجی میجر حضور قبلہ عالم سے لپٹ گیا اور اپنی انگوٹھی حضور قبلہ عالم کی خدمت میں پیش کی حضور قبلہ عالم نے اسرائیل جنگ کے موقع پر ایک ترانہ رجز لکھ کر مشرق وسطیٰ بھجوایا ہوا ہے یہ ایک عربی ترانہ ہے جس میں عربوں کی غیرت دینی کو بیدار کیا ہے۔ (سفرنامہ محمودی صفحہ ۳۶)

محمد طفیل قادری ایم ایس سی ایک اہل قلم ہیں آپ نے کئی کتابوں پر مقدمے بھی لکھے ہیں اور ایک کتاب تذکرہ غوثیہ بھی تالیف کی ہے خلاصہ کیدانی کے ترجمہ کے تعارف میں رقم طراز ہیں خالق کائنات نے جہاں سرزمین ہزارہ کو گوناگوں مادی نعمتوں سے نوازا ہے وہاں اس زمین کو یہ اعزاز بھی بخشا کہ اسے ایسے جلیل القدر علماء حق اور عارفان باخدا کے مولد ہونے کا شرف حاصل رہا جنہوں نے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر کے عوام الناس کے دلوں میں اللہ و رسولؐ کے ادب و عشق کا جذبہ صادق پیدا کیا اور انہیں صراط مستقیم پر گامزن کر دیا سرزمین ہزارہ کی جن اہل علم و صاحب عرفان ہستیوں پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے اور جو بلا مبالغہ نہ صرف آسمان علم و فضل بلکہ آسمان ولایت کے بھی مہر درخشاں ہیں انہیں مقتدر ہستیوں میں شیخ العرب والعجم نقیب الاشراف حضرت محدث ہزاروی کاظمی حنفی قادری بھی ایک منفرد مقام رکھتے ہیں آپ کی خداداد صلاحیتوں پر جس طرح اپنے عقیدت مند محبت کے پھول نچھاور کرتے ہیں اسی طرح مخالفین حق اور اغیار بھی اختلاف رکھنے کے باوجود آپ کے علم و فضل اور فہم و اذکار اور اخلاق حسنہ سے متاثر ہو کر رطب اللسان ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ حکیم

Marfat.com

ملت مفکر خلافت محدث ہزاروی مدظلہ العالی کی ذات گرامی اگر چہ علمی حلقوفس میں محتاج تعارف نہیں لیکن منعم حقیقی کی نعمتوں کا شکر اور ذکر نہ کرنا بھی کفران نعمت کے مترادف ہے اس لئے بطور شکران نعمت چند سطور معرض تحریر میں لائی جاتی ہیں۔

(ترجمہ خلاصہ کیدنی تعارف صفحہ ۳) یہی محمد طفیل صاحب آگے مزید آپ کی تالیفات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں ''درس وتدریس ودیگر انتظامی مصروفیات کے باوجود متعدد علمی کتابوں کے مصنف بھی ہیں آپ کی ایمان افروز تصانیف اہل علم سے آپ کی جلالت علم کا سکہ منوا چکی ہیں اور آپ کی نوک قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ معنویت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے معمولات اسلامیہ ودیگر متعدد علمی مسائل پر آپ کی لاتعداد تصانیف نہ صرف عوام بلکہ اصحاب علم وعرفان کے لئے بھی خضر راہ کا کام دیتی ہیں نثر کے ساتھ ساتھ آپ نے شعر وسخن کا بڑا عمدہ عارفانہ ذوق پایا ہے۔ عربی' فارسی' اردو' پنجابی زبانوں میں آپ کا منظوم کلام منصۂ شہود پر آچکا ہے تصنیف وتالیف کے علاوہ آپ نے اسلاف کی کتب کے تراجم کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائی ہے اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ آج کے اس الحادی دور پرفتن دور میں عمر رسیدہ لوگوں کی ہمتیں پست ہوگئی ہیں اور نوجوانوں میں ذوق مطالعہ بالخصوص عربی وفارسی زبانوں پر جن میں دین حق اسلام کی تعلیمات اور تاریخ اسلام کا عظیم ذخیرہ ہے۔ ناخواندہ عوام المسلمین کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم یافتہ حضرات کا بھی عبور کم ہوتا جارہا ہے۔ اب عوام کو اسلامی علوم سے بہرہ ور رکھنے کیلئے یہی ایک صورت ہے کہ ماضی کے جید علماء حق اولیاء امت کی عربی وفارسی کتب تاریخ اسلام سے کما حقہ استفادہ کرسکیں اسی ملی ضرورت کے پیش نظر حضرت محدث ہراروی مدظلہ اعلیٰ نے تراجم کتب

Marfat.com

کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔اب تک درج ذیل تراجم زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منصۂ شہود پر آچکے ہیں۔

(۱) **شاھد مقبول بفضل اولا درسول:** یہ کتاب ترجمان الاشراف امام کعبہ انام فقیہ عالی مقام مفتی ملت شیخ سید شھاب الدین کی عربی تصنیف رشفۃ الصادی کا اردو ترجمہ ہے جس میں مناقب اہل بیت کتاب وسنت وآثار کی روشنی میں تحریر کئے گیے ہیں یہ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے یہ کتاب آپ کی بارگاہ غوثیت میں حاضری کے دوران چالیسسال کی تلاش کے بعد ملی حضرت پیر مہر علی شاہؒ اور امیر ملت محدث علی پوریؒ تاحیات اس کتاب کی تلاش میں رہے۔

(۲) **تحفہ سادات:** یہ کتاب مستطاب حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی کی عربی تصنیف الشرف المؤبد لال محمد کا ترجمہ ہے۔

(۳) **خلافت اسلامی کا اقتصادی نظام:** یہ کتاب تقی الدین نبہانی کی تصنیف الاقتصاد فی الاسلام کا ترجمہ ہے موجودہ دور کے اقتصادی مسائل حل کتاب وسنت وفقہ سلامی کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔اقتصادی مسائل سے دلچسپی رکھنے وال حضرات کے لئے خضر راہ ہے۔

(۴) **دستور معالم الحکم و ماثور مکارم الشیم:** یہ کتاب حضرت امام قاضی ابو عبداللہ محمد بن سلامۃ القضاعی کی تالیف لطیف کا ترجمہ ہے جو حضرت امیر المؤمنین باب مدینۃ العلم علی المرتضٰی کے عارفانہ وحکیمانہ کلام پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

(۵) خلاصہ کیدانی: یہ کتاب حضرت علامہ لطف اللہ السنفی فاضل کیدانی کی تصنیف ہے اور اس کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ نماز کے مسائل پر فقہ اسلامی کی جامع کتاب ہے اور دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے ماضی میں اس کا ترجمہ بزبان فارسی ہو چکا ہے۔

(۶) دستور حق: یہ قرآن حکیم کا عام فہم اردو ترجمہ ہے جو زبدۃ المحققین محدث ہزاروی مدظلہ العالی نے رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۹۷۸ء میں شروع کر کے صرف آٹھ ماہ میں مکمل کر لیا تھا۔ نظر ثانی کے بعد اب طباعت سے آراستہ ہوا ہے۔ (خلاصہ کیدانی تعارف صفحہ ۷)

مولانا حافظ عبدالستار قادری چشتی نے مرآۃ التصانیف کتاب مرتب کی ہے اس کتاب میں تیرھویں چودھویں صدی ہجری میں ترتیب پانے والے اسلامی ادب کا آئینہ پاک و ہند کے ۸۶۹ اہل قلم کی ۵۶۳۳ تصانیف کا اجمالی تعارف ہے اور یہ کتاب پندرھویں صدی کے اہل تحقیق کے لے عملی پیشکش ہے تاریخ اشاعت ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ہے اس کتاب میں حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا بھی ذکر موجود ہے۔ یہ ذکر اس کتاب کے ۳۹، ۴۵، ۵۲، ۵۵، ۶۱، ۶۳، ۷۵، ۸۱، ۸۹، ۹۲، ۹۳، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۴۲، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۲، ۲۰۴، ۲۲۹، ۲۳۷، ۲۵۰، ۲۵۴، ۲۵۵ صفحات میں موجود ہیں۔ ۳۹ سیرت النبی ﷺ کے باب میں اسوہ حسنہ کا ذکر ہے سنہ اشاعت ۱۹۷۰ء ہے۔ ۴۵ میں زاد البیب فی ذکر الحبیب اور مطبوعہ سال ۱۹۳۶ء درج ہے۔ ۵۰ میں صحیفہ تحقیقات درج

Marfat.com

ہے اور مطبوعہ سال ۱۹۴۲ء ہے مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا عبدالغفور ہزاروی اور مولانا محبّ النبی رحمھم اللہ نے اس کتاب پر تقاریظ لکھی ہیں۔ ۵۲ صفحہ میں فقہ واوصول فقہ کے باب میں الاتحاد والجھاد درج ہے۔ سنہ اشاعت ۱۹۷۲ء ہے عربی بمعہ اردو ترجمہ از مصنف ہے۔ ۵۵ صفحہ میں افازہ درج ہے یہ ثبوت ذکر جہر پر ہے اور ۱۹۶۸ء میں چھپی ہے۔ ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحہ ۶۱ میں تسھیل الفقہ درج ہے جو کہ غیر مطبوعہ ہے اور تین سو صفحات پر مشتمل یہ اور ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے پھر صفحہ ۶۳ میں جھادار دو درج ہے اور سینہ اشاعت ۱۹۶۵ء ہے صفحات دوسو ہیں انڈیا نے اس پر پابندی لگا دی ہے۔ پھر صفحہ ۶۵ حاشیہ کنز الدقائق درج ہے غیر مطبوعہ ہے۔ ۱۹۲۵ء میں لکھی ہے عربی میں نامکمل ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۷۵ حاشیہ کنز الدقائق درج ہے غیر مطبوعہ ہے ۱۹۲۵ء میں لکھی ہے عربی میں نامکمل ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۷۵ میں فتویٰ ذکر جہر درج ہے اس کا سن اشاعت ۱۹۶۰ء ہے اور ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے اس کے بعد صفحہ ۸۱ میں مجموعۃ الفتاویٰ غیر مطبوعہ کا ذکر ہے یہ کتاب ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے یہ عربی' فارسی' اردو' پنجابی میں ہے پھر صفحہ ۸۹ پر تحقیق خیر کا ذکر ہے اس کے کل صفحات ۱۵۰ ہیں۔ ۱۹۴۲ء میں لکھی گیی پھر صفحہ ۹۲ میں حاشیہ شرح عقائد نسفی کا ذکر ہے یہ کتاب ۱۹۲۵ء میں لکھی گئی ہے اور صفحات ۱۵۰ ہیں عربی زبان میں ہے اس کے بعد صفحہ ۹۳ میں حفظ دین وایمان کا ذکر موجود ہے یہ ۱۹۵۰ء میں لکھی گئی ہے اور ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے پھر صفحہ ۱۰۰ میں کتاب العقائد کا نام درج ہے یہ کتاب بھی غیر مطبوع ہے اور اس کے کل صفحات ۱۵۰ ہیں اور ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اس طرح اسی صفحہ پر کتاب الکرامات بھی درج ہے اور یہ کل ۲۰۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کا بھی سنہ اشاعت ۱۹۳۶ء درج ہے

Marfat.com

یہ اثبات کرامات کے متعلق ہے۔ پھر اسی صفحہ پر کتاب المعجزات کا نام بھی درج ہے اور کل صفحات ۵۰۰ ہیں حقانیت معجزات پر دلائل ہیں اس کے بعد صفحہ ۱۰۱ پر ما التوحید والشرک عربی زبان میں درج ہے جو کہ غیر مطبوعہ ہے اور ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اور ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ پھر ۱۱۳ پر جامع الخیرات کا نام درج ہے یہ کتاب ۱۹۳۷ء میں لکھی گئی ہے اور چھوٹے سائز کے ۹۳۶ صفحات ہیں یہ کتاب پشاور منظور عام پریس سے چھپی ہے پھر صفحہ ۱۲۰ پر کتاب الاتقاء کا نام درج ہے یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے۔ ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اور ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے پھر ۱۲۳ صفحہ پر مقامع السنیہ کا نام درج ہے یہ کتاب ۱۹۴۸ء میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے دو سو صفحات ہیں پھر باب تجوید و قراۃ رسم الخط قرآنی کے باب ۱۲۶ صفحہ میں تسہیل القراۃ درج ہے جو کہ ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اور اس کے کل ۱۵۰ صفحات ہیں اس کے بعد میراث کے باب ۱۲۶ صفحہ میں تسہیل المیراث کا نام درج ہے جو کہ غیر مطبوعہ ہے یہ کتاب بھی ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کل ۱۵۰ صفحات ہیں اس کے بعد باب ادب و دیوان، شعر، نعت، غزل، مثنوی، تحقیق و تنقید کے صفحہ ۱۴۲ میں حاشیہ قصیدہ امالی غیر مطبوعہ کا نام درج ہے جو ۱۹۲۵ء میں عربی زبان میں لکھی گئی ہے اس کے کل پچاس صفحات ہیں پھر صفحہ ۱۴۶ کے اس باب میں ذکر جمیل کا نام ذکر ہے یہ کتاب ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی ہے ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے پھر ۱۴۷ صفحہ میں سلام محمود کا نام ذکر ہے اس کے ۴۰ صفحات ہیں یہ کتاب بھی ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اس کے بعد اس باب ۱۴۹ میں عرفان محمود کا نام ذکر ہے اس کے کل صفحات ۱۵۰ ہیں یہ کتاب ۱۹۷۲ء میں لکھی گئی ہے۔ صفحہ ۱۵۲ پر محفل محبوب کا نام درج ہے اس کے ۲۵۰ صفحات ہیں پنجابی کلام ہے ۱۹۲۵ء میں لکھی گی

Marfat.com

ہے پھر صفحہ ۲۰۴ میں جامع المناقب نام درج ہے یہ کتاب بھی غیر مطبوعہ ہے ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے کل تین سو صفحات ہیں پھر صفحہ ۲۲۹ پر ملفوظ محمود کا نام درج ہے یہ کتاب ۱۹۷۱ء میں لکھی گیی ہے اس کتاب کے کل ۲۲۴ صفحات ہیں اس طرح صفحہ ۲۳۷ پر فضائل الاعمال کا نام درج ہے اور یہ بھی ۱۹۳۶ء میں لکھی گئی ہے اس کے کل صفحات ۲۵۰ ہیں پھر صفحہ ۲۵۰ پر التحریم الشرعیہ عن املۃ الوھابیہ نام درج ہے یہ کتاب ۱۹۶۸ء میں لکھی گیی ہے پھر صفحہ ۲۵۴ پر حفظ الاحناف نام درج ہے اس صفحہ پر الدولۃ القادریہ کا نام ذکر ہے یہ کل ۹۶ صفحات ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں لکھی گئی ہے۔ (مرآۃ التصانیف)

یہ تحقیق حضرت العلامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری چشتی نے کی ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش کی گئی۔ ڈاکٹر امان اللہ خان شعبہ اسلامیات جامعہ پنجاب لاہور کلمۃ الاتحاد والجہاد کے تعارف میں لکھتے ہیں۔ آپ نے نہایت سادہ اور رسا انداز میں عالمی سطح پر بلیغ واصلاح قوم کا عظیم کام شروع کیا ہے عربی' فارسی' اردو' پنجابی وغیرہ زبانوں میں آپ نے قریب تین صد کتابیں نظم ونثر میں لکھی ہیں۔ (کلمۃ الاتحاد و الجھاد) روزنامہ سعادت لاہور ۶ جون ۱۹۷۵ء میں میاں مکرم بشیر مانگا منڈی لکھتے ہیں یوں تو آپ کی تصانیف تین صد سے تجاوز کرتی ہیں لیکن ہم یہاں ان کتابوں کے نام لکھتے ہیں جن کے مافیہات صرف اتحاد عالم اسلام خلافت ودستور اسلام' اصلاح احوال' عقائد جملہ اباطیل سے تعویز ہیں۔ (روزنامہ سعادت ۶ جون ۱۹۷۵ء) کلمۃ الاتحاد والجھاد کے ابتداء میں حضرت العلامہ عبدالصمد الصارم الازھری فاضل دیوبند استادلغۃ العربیہ بجامعۃ بنجاب ترجمہ الشیخ میں لکھتے ہیں

Marfat.com

وصنف زھا ثلاثمائة کتابا للغة العربیة والفارسیة والاردویة والبنجابیة و غیرھا فی النظم والنثر. (کلمة الاتحاد و الجھاد) آپ نے تقریباً تین سو کتابیں عربی اور فارسی واردو و پنجابی میں تالیف کی ہیں جو کہ نظم اور نثر دونوں میں ہیں۔ ہمارے پیر و مرشد کے شیدائی فدا محمد دلشاد نے حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام کے متعلق کئی منقبتیں تحریر کی ہیں ان میں سے ایک منقبت یہاں درج کی جاتی ہے۔

ہمارے پیر کے مرشد محی الدین جیلانی
زہے قسمت ہماری پشت پر محبوب سبحانی
مذاہب باطلہ والے جو آئے کر گئے توبہ
نگاہ مصطفیٰ مشکل کشا کی ہے فراوانی
خروج و رفض پر اک زلزلہ نوک قلم سے ہے
بیان اعداء دین پر بے شبہ ہے آتش فشانی
کیا رام اہل باطل کو ہمارے پیر و مرشد نے
ہمارے پیشوا کے سامنے پتھر ہوئے پانی
حیات افزاء سعادت مند کو ہے بان بان ان کی
مسلمان کے لئے تحریر اور تحریر عرفانی
بناوٹ والوں کے بخیے ادھیڑے آ کے حضرت نے
یہاں پر چل نہیں سکتی شیطان کی شیطانی
کتاب و سنت و آثار پر دائم نظر ساری

Marfat.com

ہمارے دستگیر اللہ اکبر مرد ربانی
جسے ہو جستجو محبوب حق معبود برحق
تو وہ محبوب آباد آکے دیکھے مشکل کشائی
شقاوت اور جہالت سے چھٹے جو آئے محفل میں
کہ ہے برھان حق نامہ خدا و شکل نورانی
یہاں چاروں طریقوں کے روان ہیں فیض کے دریا
درسگاہ دین و ایمان کی ہے دلشاد لاثانی

(انوار محمود صفحہ ۶۲ تذکرۃ الولی)

محمد اورنگ زیب قادری حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں حضرت محدث ہزاروی نے عشق رسول ﷺ کو دل کی گہرائیوں میں متمکن کیا ہوا تھا اسی تاثیر نے انہیں صاحب حضور بنا دیا تھا کیونکہ عشق ایسی قوت ہے جو تسخیر عالم کی جانب نئی نئی آرزوئیں پیدا کرتی ہے قوت عشق سے خودی کی شیرازہ بندی ہوتی ہے یہ قوت کٹھن اور پُرخطر راہوں میں خضر راہ کا کام سرانجام دیتی ہے حضور خواجہ محدث ہزارویؒ کے نزدیک عشق کمالات کا منبع اور تمام فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے عقل اور عشق دونوں حقیقت آخروی (Ultimate reality) کو دریافت کرنا چاہتے ہیں لیکن عقل ناقص ہے ہمیشہ شکوک کا شکار ہو جاتی ہے اس لئے گوہر مقصود حاصل نہیں ہو سکتا جب کہ عشق آتش نمرود میں بے خطر کود پڑتا ہے ار ساحل مراد تک پہنچا دیتا ہے۔ (خبر نامہ مارچ ۲۰۰۲ء)

حضرت محمد اسلم فیضی قادری حضرت محدث ہزارویؒ کے متعلق لکھتے ہیں آپ

Marfat.com

بلاشبہ ان عرفانی و آفاقی شخصیات میں سے تھے جو چرخ کی ہزاروں گردشوں کے بعد جنم لیتی ہے اور چشم فلک برسوں انتظار کرتی ہے وقت قدم قدم پر رک رک کر سنبھل کر ایسے افراد سنوارتا ہے۔ اور تراشتا ہے تب کہیں جا کر ایک گوہر نایاب ایک ولی کامل اور ایک مرد باصفا کا ظہور ہوتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدۂ ور پیدا

آگے لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ محدث ہزاروی علوم وفنون فقہ و حدیث اور دیگر اوصاف عالیہ کے اعتبار سے خود امام الوقت فقیہ زمان مجدد دوران محدث اعظم اور سلطان اولیاء تھے باوجود یہ کہ ایک عالم آپ کی اتباع میں جادہ مستقیم پر رو بہ عروج ہے لیکن بہار دین کی حفاظت کرتے ہوئے آئمہ ملت میں سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی اتباع میں شرف سمجھا و جانا تا کہ جماعت حقہ مسلک صحیحہ کے غلبہ کا سامان تام ہو جس سے طاغوتی استعماری جماعتیں نیست و نابود کی جا سکیں وحدت ملی کے واسطے تعین امام کا اہم فریضہ آپ ہی کی اتباع سے پورا کیا جائے۔ آپ حنفیت کے بے مثال ترجمان تھے۔ حضرت امام اعظم سے بے پناہ انس والہانہ عقیدت اور عشق آپ کی تحریر وتقریر عمل وعقیدہ سے ظاہر وثابت ہے۔ (خبر نامہ خلافت جنوری ۲۰۰۱ء)

محترم فرزند علی صاحب مؤلف سیرت محدث ہزاروی کتاب کے مقدمہ میں آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت خواجہ محدث ہزاروی قدس رہ العزیز کی ذات والا صفات محتاج تعارف نہیں آپ کا اسم گرامی آتا ہے تو قلم کیف و مستی سے مسرور ہو کر جھومنے لگتا ہے اور قرطاس محبت سے لبریز قلم کو چومنے لگتا ہے انسانی زندگی کے

Marfat.com

آغاز سے لیکر آج تک ان گنت انسان کارزار حیات میں آئے اور چلے گئے آنے جانے کا سلسلہ نہ جانے کب تک جاری رہے بہت سے لوگ ایسے آئے جنہیں تاریخ یاد رکھنے کا تردد نہیں کرتی مگر کچھ لوگ کارزار حیات میں یوں آئے کہ تاریخ ومورخ کے لئے ان کو نظر انداز کرنا محال وناممکن ہے بلکہ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا تاریخ اپنا افتخار سمجھتی ہے چمن حیات انہی کی آب وتاب سے روشن یہ زیست انہی کے جمال سے درخشاں ہے زندگی کی رعنائی دراصل ایسے افراد ہی کے دم قدم سے ہے حضرت خواجہ محدث ہزاروی قدس سرہ العزیز کا تعلق بھی ایسے افراد کے اس عظیم گروہ سے ہے تاریخ جن پر فخر کرتی ہے حیات جن پر نازاں ہے۔ آگے لکھتے ہیں آپ کی حیات مبارکہ اور کارہائے نمایاں کا احاطہ کرنا راقم الحروف کے بس کی بات نہیں کیونکہ آپ نے تن تنہا جتنا کام کیا ہے اتنا کام بڑے بڑے ادارے بھی عام طور پر کرنے سے قاصر رہتے ہیں آپ بیک وقت ادیب' مصنف' مفتی' شارح مترجم محدث مفسر حکیم مدرس' خطاب مبصر مرشد کامل عارف باللہ اور اپنی ذات میں ایک روحانی علمی انقلابی برکت انگیز انجمن تھے آپ نے جو کردار ادا کیا ہے وہ فقید المثال بھی ہے اور مشعل راہ بھی آپ سے جو کردار ادا کیا ہے وہ فقید المثال بھی ہے اور مشعل راہ بھی آپ سے جو ہماری نسبت ہے اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ آپ کے ہر پہلو پر ایک کتاب لکھی جائے۔ (مقدمہ سیرت محدث ہزاروی صفحہ ۱۱)

حضرت العلامہ مفتی ابوالفضل سید محمد نذیر فتاح قادری رضوی کاظمی حضرت حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں حضرت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا تنہا سب پر غالب رہنا تائید الٰہی اور نصرت

Marfat.com

نبوی کی دلیل ہے اور بارگاہ مصطفوی سے وہ رعب حق ملا کہ پس وصال یذیان کا شکار ہونے والے حین حیات محدث ہزارویؒ میں مقابل آنے کی جرات نہ کر سکے شیخ صالح عمر مصری شعراوی نے سلسلہ شعراویہ میں آپ کو دستور خلافت بخشی نقیب الاشراف محمد علی الفتاح الشاذلیؒ نے مکہ مکرمہ میں آپ کو سلسلہ شاذلیہ کی خلافت واجات دی اسی طرح شیخ حسان ترکاوی الرفاعیؒ نے عراق کے سفر میں سلسلہ رفاعیہ کی اجازت دی شیخ سید محمد حسن دندراویؒ نے سلسلہ دنداویہ میں آپ کو مجاز ٹھہرایا حضرت سید طاہر علاؤ الدین گیلانی البغدادی الحسنیؒ نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں خصوصی خلافت عطا فرمائی حضرت نقیب الاشراف سید یوسف گیلانی بغدادی سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ غوث الاعظمؒ نے آپ کو بغداد شریف ستر ہ روز کے قیام کے دوران غوث الاعظم کے روضہ اقدس کے سامنے بیعت سلسلہ کے لئے نامزد فرمایا اور ان ایام میں حضرت محدث ہزاروی کے ہاتھ پر ہی سلسلہ قادریہ کی بیعت ہوتی رہی اور مدرسہ قادریہ غوثیہ کے محدث شیخ عبدالکریم الکردی نے حضرت محدث ہزارویؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے خلیفہ قرار پائے۔

آگے یہی مفتی صاحب تحریر کرتے ہیں حضرت صاحبزادہ علامہ محمد شفیع چوراہی فاروقیؒ نے چودہ شریف میں عرس کی تقریب پر حضرت محدث ہزارویؒ کو دستار خلافت نقشبندیہ بخشی۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں اپنے والد بزرگوار سے شرف خلافت پایا اور آپ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی سے شرف خلافت رکھتے تھے جامعہ حنفیہ راولپنڈی میں گجرات کے شہرت پسند مولوی کے ساتھ مناظرہ میں فتح یابی پر حضرت فخر الاحناف صدر الجمعیت علامہ عبدالحامد بدایونی نے آپ کو محدث کا خطاب و

Marfat.com

لقب دیا علامہ عبدالغفور ہزاروی نے آپ کے فتاویٰ کی تصدیق کی علامہ اسرار الحق حقانی آپ کے مؤید رہے علامہ عبدالصمد صارم الازھری فاضل دارالعلوم دیوبند و جامعۃ الازھر نے آپ کے موقف کی تائید کی اور دست حق پرست پر بیعت ہوکر خلافت پائی شیخ الحدیث والتفسیر علامہ سید لعل شاہ واہ کینٹ نے آپ کے موقف کی حمایت کی حمایت میں متعدد کتب لکھیں پیر صاحب کربوغہ شریف پیر صاحب چورہ شریف پیر صاحب جلال پور شریف پیر صاحب مانکی شریف پیر صاحب میرہ شریف پیر صاحب بھورہ شریف پیر صاحب بدخشاں شریف پیر صاحب نور پور شاہان شریف پیر صاحب بھکی شریف پیر صاحب گولڑہ شریف پیر صاحب طوری شریف پیر صاحب یکہ توت شریف نے آپ کی تحریرات تصانیف اور فتاویٰ کی بھرپور تائید کی اور آپ کو برسرحق جانا۔ (خبرنامہ صفحہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۰ء شمارہ)

محمد یاسین رسول قادری حضرت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں حضرت مفسر قرآن مجدد دران حامی کتاب و سنت امام الاولیاء سید المحدثین سند الواصلین زبدۃ الاصفیاء فاتح دجل قادیان ابومسعود پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی ایک ملی دینی روحانی تحقیقی انقلابی خصوصیات سے متصف شخصیت کے حامل تھے تحریک پاکستان میں آپ کی قیادت وحمایت تاریخ حصول پاکستان کا ایک سنہرا باب ہے۔ شیخ الاسلام محدث ہزاروی علمی فنی تحقیقی ادبی روحانی انقلابی صلاحیات کے اعتبار سے ایک مسلم قدآور شخصیت تھے آپ نے میدان تحقیق میں اپنا لوہا منوایا تو میدان تصنیف میں ۱۰۰۲ کتب اعلیٰ پایہ علمی کی تصنیف فرما کر ایک علمی دینی تحقیقی تاریخی رقم فرمائی۔ دنیائے ادب میں ایک انفرادر حیثیت سے حضور ﷺ کے ادب وعشق میں کتاب وسنت کی

Marfat.com

حدود کی پابندی فرماتے ہوئے عربی فارسی اردو پنجابی ہندکو اور پشتو میں منظوم اور نثر کلام فرمایا حضرت شیخ الاسلام محدث ہزاروی حق کی حمایت میں ایک نڈر بے باک جرات مند عالی حوصلہ مرد آہن اور ننگی تلوار تھے آپ نے دنیا کے ۷۰ ممالک کا دینی اصلاحی تبلیغی انقلابی دورہ فرمایا لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مریدین ہیں آپ شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے مریدین کو اس کی سختی سے تاکید و تلقین فرماتے۔ مملکت خداداد پاکستان سے فتنہ قادنیت کو تابوت موت میں آپ نے ہی بند کیا۔ (خبر نامہ خلافت ستمبر شمارہ ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

ملت اسلامیہ اور انسانیت کے زوال کے تدارک کے لئے حکیم ملت کا عرفانی بیان

انسان چونکہ ازل سے اپنی پہچان سے بے خبر ہے اور وہ اس راستے کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے جو بظاہر خوش نما نظر آتا ہو لیکن باطن میں وہ غم واندوہ سے لبریز ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے لئے انسان کو چنا اور اس کو اپنی معرفت کی پہچان کے لئے اپنے نائبین بھیجے انبیاء علیہم السلام اور تمام رسل اس کے لئے منتخب کئے۔ حکیم ملت فقیہ و مفتی اسلام پیر سید محمود شاہ محدث ہراروی رحمۃ اللہ علیہ نے پندرھویں صدی کے استقبال کے تقاضا کے عنوان سے جو پیغام عرفان دنیا کو پیش فرمایا ہے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے وہ فرماتے ہیں انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے کہ دیگر افراد خلق سے عقل اور علم کی فضیلت سے ممتاز ہے اور اس کی فطرت میں اصلاح انفس آفاق کی صلاحیت کا کمال رکھا گیا ہے ولقد کرمنا بنی آدم! میں اس کی نشان دہی ہے اور انی جاعل فی الارض خلیفہ سے عالم ملائکہ میں انسان کے لئے اس

Marfat.com

عظیم منصب کومنتخب کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس منصب کے ملائک بھی شایان نہیں یہ منصب ملائکہ سے بھی اس خصوص وکمال میں کسی فائق مخلوق کا ہے وہ یقیناً انسان ہی ہے جیسا کہ ۲۴/۶ احزاب آیت ۷۲ میں اس عظیم امانت کے بارکوآسمانوں اورزمین اور پہاڑوں پر پیش کرنے ان کا اسے اٹھانے سے ڈرکرانکارکرنے کا ذکر ہے وہ امانت خالق کائنات کی حاکمیت وقانون کی تسلیم ونفاذ ہے جب عظیم افراد کائنات اٹھانے سے ڈر گئے اوراسے مظہر ذات وصفات حق کامل انسان نے اٹھایا بالآخر بعض بغاوت کیش فسق اندیش افرادکوملت دشمن طاقتوں نے آلہ کار بنا کراس مرکز ملت کوتوڑ ڈالا اورسلسلہ انسانیت کی روز افزوں ترقی مسدود ہوکررہ گئی اور بساط عالم پرانسانیت نے جومظالم اورفساد فتنے دیکھے وہ ان میں کائنات انسانی کومبتلائے فتنہ وفساد پاکراپنے مقصد افرینش کو پورا کرنا تو کجاوہ اس فساد کا تدارک ہی آج تک سوچ نہ سکی۔ آؤ ہم پندرھویں صدی کے استقبال میں انسانیت کے اس زوال کا اور ابنائے جنس کی اس بدحالی کا عزم واستقلال کے ساتھ تدارک تجویز کریں اگر ہم اس اہم تجویز میں کامیاب رہے تو کائنات انسانی کی لاعلاج بدحالی کے تدارک میں ایک بنیادی حیثیت اورتعمیری کام میں کامیاب ہوں گے اس تجویز میں غوروفکر علم ودانش کے ساتھ پُرخلوص اورصحیح انسانی خیرخواہی کی فضاء اورفطری سپد کہے خطوط پر ہوتو یقیناً یہ کشادہ اورصاف راہ غوروفکر کے لئے ہمارے سامنے ہے جس طرح دنیا کا کوئی چھوٹا بڑا کارخانہ بنانے چلانے والے کے بغیرنہیں ہوتا تو کائنات کا یہ اتنا بڑا کارخانہ بنانے چلانے والے کے بغیر کیسے ہوسکتا ہے اورعلم ودانش کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ یہ کارخانہ کائنات جس کی صنعت اورایجاد ہے اس کی ذات وصفات اقتداروتصرف سے مقدم

Marfat.com

اور اعلیٰ ہونا بھی ضروری ہے یہ سمجھ لینے کے بعد واضح ہو جاتی ہے کہ وہ موجد اور صانع کائنات اللہ ہی ہے جو وجود ذات وصفات میں سب سے اول بھی ہے اور اعلیٰ بھی تو اس کی تسلیم واطاعت آفت نارسیدہ علم ودانش اور فطرت سلیمہ کا اولین تقاضا ہے اس کی آٹھ شانیں یا صفتیں ذاتی تسلیم کرنا بھی تقاضائے فطرت دانش ہے۔ حیات' قدرت' علم' ارادہ' دیکھنا' سننا' کلام' تکوین' اسی خالق کائنات اللہ نے وہ مجموعہ ہدایت وتعلیم کتاب (قرآن) اتاری کہ اصلاح انفس وآفاق سے متعلق کوئی امر بے تفصیل نہ چھوڑا اسی خالق کائنات نے اس ضابطہ کائنات (قرآن حکیم) میں بنیادی سبق کے سہ حرفی لفظ الم میں اصلاح انفس وآفاق کے ارکان کا خلاصہ علم سمو دیا گیا (الف) اللہ خالق و مالک بادشاہ معبود کائنات (لام) اسلام لاریب ضابطہ کائنات (میم) محمد رسول اللہ معلم ومقصود کائنات ہے۔ حدیث صحیح مسلم میں عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ معلم ومقصود کائنات ﷺ نے فرمایا ذاق طعم الایمان من رضی بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا ○ ایمان کا مزہ چکھا اس نے جو اللہ کی حاکمیت وقانون ربوبیت پر راضی ہوا اور محمد کے رسول ومعلم ومقصود کائنات ہونے پر خوش ہوا اُسی خلاصہ کتاب کے بنیادی سہ حرفی سبق کے متعلق فرمایا ذالک الکتاب لاریب فیه هدیً للمتقین ○ افراد کائنات کے انفس وآفاق کی اصلاح اور تنظیم کا ازلی منصوبہ منصب خلافت پر خلیفہ کا متمکن ہو کر اللہ کے لاریب ضابطہ (دستور حق) کتاب وسنت کو قطعی آئین کی حیثیت سے نافذ کرنا ہے یہی دنیا میں بھی ہدایت اصلاح امن وایمان اور آخرت میں بھی فلاح عزت اور نجات کی ضمانت ہے موجد کائنات نے شجرہ انسانیت کی ایجاد سے قبل عالم ملائکہ سے اپنے خطاب کا ذکر معلم ومقصود

Marfat.com

کائنات سے خطاب میں اشرف المخلوقات انسانی کی یادداشت کو لاریب ضابطہ کائنات (قرآن حکیم) میں اسی ازلی منصوبہ اصلاح وتنظیم کائنات کا اعلان فرمایا واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ اے معلم ومقصود کائنات کسی کو وہ نہ بھولے کہ جب تیرے رب نے ملائکہ سے خطاب کیا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں وہ خلیفہ جو ملک میں اللہ کی حاکمیت وقانون (دستور حق) کا علم بردار ہو کر دستور حق کو (ایمان وتقویٰ) نافذ کرنے والا ہو یہ اصلاح وتنظیم کائنات کا لاریب منصوبہ ہے جب تک کائنات ہے یہی اس کی قطعی اصلاح اور تنظیم کا موجب ہے اور یہی کائنات کے ہر دکھ کا کامیاب علاج اور ہر مشکل مسئلہ کا صحیح حل بھی ہے اس کے سوا اصلاح وتنظیم کائنات کا کوئی منصوبہ اس کے اس لئے برابر نہیں کہ جب خالق اور مخلوق برابر نہیں تو خالق اور مخلوق کا منصوبہ اور تجویز بھی برابر نہیں نہ صحت میں نہ مستند ہونے میں نہ لاریب و بے عیب ہونے میں نہ اپنے مدعا ومقصد میں کامیاب ہونے میں نہ انفس وآفاق کی اصلاح میں نہ ملکی کائنات میں امن سلامتی فراہم کرنے میں نہ دنیا میں ہدایت نہ آخرت میں نجات کی ضمانت میں الغرض منصوبہ قانون تجویز بندوبست صحیح وہ حق ہے جو اصل حق دار کائنات کا خالق اللہ ہی ہے سو کائنات کی اصلاح وتنظیم ذہنی وکرداری کے لئے اللہ خالق کائنات کا منصوبہ تجویز بندوبست تو خلافت میں خلیفہ کا تعین ہے لاریب ضابطہ کائنات میں اللہ خالق کائنات کا خلیفہ کے متعلق اعلان اور مومنین صالحین سے خلافت کا وعدہ اس پر قطعی دلیل ہے کہ جب تک کائنات انسانی ہے اصلاح انفس وآفاق ونظم کائنات کے لئے یہی منصوبہ خداوندی ہے اس کے برعکس مخلوق کی ہر تجویز اصلاح وتنظیم ملک وافراد ملک کے لئے فساد پر مبنی

Marfat.com

ہے اول فساد تجویز خالق کائنات کے خلاف ہونے کی بناء پر صحیح نہیں۔ دوم وہ خالق کی سند نہیں رکھتی بے سند ہے سوم خالق کے علم کے برابر مخلوق کا علم نہیں لہذا مخلوق کی تجویز و منصوبہ ناقص ہے مدعا و مقصد میں کامیاب نہ ہوگا چہارم مخلوق حاکمیت اور قانون کی مستحق نہیں یہ اصل توحید ہے کوئی فرد خلق حاکمیت اور وضع قانون کا حق اپنے غیر کے لئے مانے وہ دراصل اللہ کا باغی اور شان کبریائی میں بدترین شرک میں مبتلا ہے اصل شرک وکفر یہی ہے ان الحکم الا للہ له الخلق و الا مرله الملک وله الحکم ○ اس خلافت کے پہلے دور میں انبیاء و مرسلین ہوئے دوسرے دور میں اہل اسلام مومنین ہیں خلافت سے محروم کائنات انسانی جو فساد فتنے دیکھ چکی اور دیکھ رہی ہے وہ کسی بابصیرت پر پوشیدہ نہیں دہریت کی ظلمات میں بھٹکنے والی کمیونسٹ طاقت نے انسانیت پر جو ظلم وستم روا رکھے تاریخ روس سے معلوم کئے جاسکتے ہیں اور اب افغانستان ہمسایہ ملک میں بڑی بننی والی روسی طاقت نے جو قیامت انسانیت پر برپا رکھی ہے وہ انسانی تاریخ کا تازہ ترین سیاہ دور ہے اور دوسری بڑی کہلانے والی امریکی طاقت نے ایران وعراق میں جو ستم ظریفی برپا کر رکھی ہے وہ بجائے خود ایک تاریخی ظلم ہے اور فلسطین میں یہودی طاقت نے جو بربریت برپا کر رکھی ہے وہ انسانیت پر کھلی جارحیت ہے غرضیکہ انسانی کائنات انسانی حاکمیت وقانون کے ہاتھوں بال بال زخمی اور دکھی ہے انسانیت کو انسانی درندگی سے اللہ کی حاکمیت وقانون ہی بچا سکتے ہیں اگر پندرھویں صدی کے استقبال کے سلسلہ میں انسانیت کو انسانی درندگی سے نجات کا منصوبہ خلافت کو پوری اسلامی دنیا میں متفقہ طور پر اٹھایا جائے تو مظلوم انسانی کائنات پر عظیم احسان ہوگا منصوبہ خلافت والوں کے حق ضابطہ کائنات میں خالق کائنات نے

Marfat.com

رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اللہ ان سے راضی ہوا وہ اللہ سے راضی ہوئے کی سند دی اور خلافت میں خالق کے حق اسلامی کائنات کی اصلاح ٹھہری۔ رضی اللہ عنہ اللہ ان سے راضی ہوا یہ خالق ومخلوق کی شہادت ہے کہ منصوبہ خداوندی بحالی خلافت ودستور اسلام وہ عظیم کارنامہ ہے اس کا دور خیر القرون اور اس دور والے اللہ ہمارے ہیں اور کیوں نہ ہو جس طرح خالق کائنات کے ساتھ کوئی فرد خلق برابر نہیں تو منصوبہ خالق کائنات کے ساتھ کسی فرد خلق کا منصوبہ بھی برابر نہیں ہوسکتا خالق کائنات کا منصوبہ خلافت ہی کائنات کی اصلاح وفلاح کا منصوبہ ہے واذ قال ربک للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة. اس منصوبہ خلافت کے دوران اول یعنی نبوت ورسالت کی تکمیل ہوثانوی دور خلافت اہل اسلام وایمان کے لئے ۱۳/ ۱۸ نور وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الایة اللہ کا تم سے دستور ماننے والوں اور دستور حق کے مطابق عمل والوں سے وعدہ ہے کہ ضرور انہیں ملک میں امکان خلافت دے گا جیسا ان سے پہلوں کو دیا اور ان کے دین کو سجا دے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند کر رکھا ہے اور خوف کے بعد انہیں امن دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کچھ شرک نہ کریں گے اور جو اس کے بعد کفر کریں تو ایسے لوگ دستور حق کے فطری مخالف ہیں ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون O خلافت کے خلاف دور کے حق ضابطہ کائنات میں کفر وفسق کے الفاظ سے خلافت سے محرومی کی مذمت اور خلافت کی اہمیت وضرورت کو یوں بیان فرمایا ہے عن انس مرفوعا ان اللہ افترض علیکم حب ابی بکر و عمر و عثمان و علی کما افترض

Marfat.com

الصلوا ۃ و الزکاۃ والصوم والحج فمن انکر فضلهم فلا تقبل منه الصلو ۃ ولا الزکا ۃ والا الصوم والا الحج (مواهب اللدنیہ طبع مصر ۲/۱۳۳) برادران ملت ایمان اللہ کی عطاء اور بواسطہ مصطفیٰ ہیں میں کہتا ہوں کہ اس فرمان رسول کریم میں فضیلت آل واصحاب مصطفیٰ کے علاوہ فضیلت خلافت کا بلیغ بیان ہے جو اللہ کی توفیق سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے فریضہ اطاعت وتسلیم خاص کا اعلیٰ محل مرکز خلافت ہے ہر چیز اپنے جائز منصب ومقام پر برمحل اور قابل قبول ہوتی ہے اور عمارت اپنی بنیاد کی پختگی سے پختہ ہوتی ہے ارکان اسلام پر بنائے ملت ودین ہے اور اس کی اصل مرکز یعنی خلافت ہے جس کا وعدہ مومنین صالحین سے ہوا لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم جب وہ مرکز ملت منہدم ہوجائے تو جو اس پر مبنی ہے آپ ہی منہدم ہوگا یعنی خلافت نہ ہوگی تو ارکان ملت بے محل ہوکر سب ناقابل قبول وبے نتیجہ ہوکر رہ جائیں گے ورنہ صحابہ اہل بیت تو انبیاء لاتعداد ہوئے یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے یہ فضیلت ان میں سے خاص ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ وعلیؓ کے خلافت ہی کی بنیاد پر ہے جو خلافت اولیٰ وخلافت ثانیہ پر ایمان و تصدیق میں مومنین صادقین ہوئے ہیں اور روز جزا ہی ایمان وتصدیق ویقین والوں کی جزا کا اور نفع کا دن ہے حسب فرمان خداوندی ۶/۱۷ انعام قال الله هذا ینفع الصادقین صدقهم لهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا رضی الله عنهم و رضوا عنه ذالک فوز العظیم ○ (یکے از مطبوعات خلافت سلسلہ نمبر ۴۰ خبر نامہ خلافت)

Marfat.com

خلافت ودستور اسلام کے لئے

عالم اسلام سے اپیل

حکیم ومفتی وفقیہ ملت اسلامیہ نے تمام دانشوروں سے مظلوم ملک کی ملت کے واسطے سے رحم کی اپیل کی ہے اور یہ اپیل خادم دربار عالیہ قادریہ محبوب آباد شریف ملک محمد عرفان قادری نے نشر کی ہے۔اپیل کے ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اورکلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔اس کے بعدایک شعردرج ہے۔

ہوا مخالف ہے نا خداؤ سلامتی کی سمت آجاؤ
ہے موج طوفان بھنور میں بیڑا اسی میں بس ہیں بچو بچاؤ

قابل ادب واحترام علماء ومشائخ ودانشوران ملت وملک وقوم دامت محاسنکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آں راز کہ در سینہ نہان است نہ وعظ است
بردار تو آں گفت بہ منبر نتوان گفت

آپ کا نیاز مند ملک وجود میں آئے صدی کا چہارم حصہ گزار چکا ہے کہ اپنے بنیادی مقاصد میں ہنوز نابالغ وناکام ہے اور شاید آپ کی نظر میں بھی ایسا کم نصیب ملک نہ ہو

Marfat.com

جو اندرونی بیرونی تاخت وتاراج میں زخمی ہوکر بھی اپنے دانشوروں کی توجہ اور رحم کا محتاج ہے۔

حضرات گرامی! آپ کے اس نیاز مند ملک پر جو قیامت آئی اگر کسی اور ملک پر آئی ہوتی تو ملک بھر کے افراد اس پر خون کے آنسو بہاتے اور فرد واحد بن کر اس کی تباہی بدحالی کے تدارک میں جان و مال قربان کر دینا اپنا اولین فرض تصور کرتے۔ عالی جاہ! آپ کے نیاز مند ملک کی کم نصیبی اور اس کے دانشوروں کی بے نیازی کی آخر کوئی انتہاء بھی ہے کہ ملک کے نمائندہ افراد کو ملک کے آبادی و بربادی اور خیر خواہی بدخواہی بیانات و مطالبات میں مدنظر نہ رہے اور تعمیر تخریب خویش بیگانہ کے امتیاز وصورت حال سے اجنبی ہوکر بھی رسہ کشی و تحکم کو اختیار کیا جائے اور یہ اگرچہ بعض افراد ہی سے ہو کیا ملک وقوم اس سے مجروح ومتاثر نہ ہوں گے؟ اور ایسا کرنا کوئی ملی کردار یا اس کی حمایت ہے ہرگز نہیں لہذا ملک وقوم کو بچایئے اور ہر ممکن ومؤثر تدبیر سے بچایئے ملک کے کسی دانشور طبقہ سے مخفی نہیں کہ یہی ملک ان کا اور ان کے آباؤ اجداد اور آنے والی نسلوں کا عزیز وطن اور پیارا ملک ہے تو اس کے بقاء ارتقاء دفاع وتحفظ میں رخنہ اندازی کو محسوس کر کے برداشت کرنا یا خاموش رہنا کیونکر جائز ہے کیا اس کی ذمہ داری ان پر نہیں۔ ضرور ہے تو ملک وقوم کی نازک صورت حال میں اپنا منصبی فرض ادا کرنے میں توقف وتاخیر ہرگز نہ چاہیے ملک کی کشتی میں سب ہی ہیں اگر بعض کی رخنہ اندازی کو جان بوجھ کر درگزر کیا جائے تو رخنہ انداز اور درگزر کرنے والے سب ہی ہلاک ہوں گے لہذا تخریب یا تخریب کا باعث وموجب تنقید بیان بازی کی اجازت نہ دیجئے تعمیری فرض ادا کیجئے بے شبہ یہ جہاد اور عظیم کام ہے۔ ملی ملکی دانشور حضرات جانتے ہیں

Marfat.com

کہ بدعہدی' بے وفائی بدترین سزا کے لائق جرم ہے ایک مسلم ملک کا تو بنیادی امتیاز ہی پیمان بندگی میں ایفاء وفرض شناسی ہے مسلم ملک کے بنیادی مقاصد اطاعت اور تسلیم خدا ورسول میں منحصر ہے علم ودانش کی اندرونی بیرونی دنیا نے خواستہ ناخواستہ اقرار کیا ہے کہ کائنات میں دین حق وہدایت اسلام ہی ہے جو کتاب وسنت میں محفوظ اور موجود ہے اور اس کی ساری تعلیم وہدایت کا خلاصہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے اسی پر اعتقاد وعمل میں ملک کا ہر طبقہ قصور وار ہے اور اس پچیس سالہ کوتاہی کی پاداش میں ہمیں یہ تباہی اور نا قابل تصور رسوائی ہوئی آخر المبعوثین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی خالق کائنات کی اطاعت اور اسلام ہے اُسی نعمت حق سے عرب کے فرقوں کے بیر اور دشمنیاں اسلامی برادری میں تبدیل ہوکر عظمت ملت اسلام کا شجرہ طیبہ کائنات پر سایہ افگن ہوا اور تنظیم کائنات میں خلافت ودستور اسلام اس کا شیرین پھل ہوا جو انسانیت کا خالق کائنات کا نامزد کیا ہوا لقب اور منصب ہے اور اسی کا بتایا ہوا دستور ومعمول اور آئین ہے اسی کے اتباع سے دشمن دل بھائی بنے اور اس کے اختلاف وترک سے آج ہمارے بھائیوں کے دل اختلاف وبدفہمی وغلط اندیشی کے عذاب میں مبتلا ہوئے ۔

حق کی طاعت تو وثیقہ ہے فتح مندی کا
پھل خلافت ہے نبوت کی چمن بندی کا

ذہن انسانی کی آفت نارسیدہ بنیادی دانش بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتی کہ ہر کارخانے اور مشینری کے بنانے چلانے والا ضرور ہے تو کارخانہ کائنات اور

Marfat.com

موجودات کی مشینری کا بنانے چلانے والا وہ اللہ ہے جسے دین فطرت اسلام پر یقین والے خدائے واحد لاشریک کہتے ہیں اس کی سرسری پہچان تو کائنات کے ہر ذرہ اور موجودات کے ہر فرد سے آفت نارسیدہ فہم و دانش کو ہو سکتی ہے مگر وہ ناکافی ہے اس نے اپنی معرفت اور پہچان پر پوری روشنی ڈالنے کو نبوت و رسالت کا نوری پاک دائرہ بنایا جو آخر المبعوثین ہادی عالم رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ پر مکمل ہو چکا جس نے کتاب وسنت کی بنیادی اور تفصیلی ہدایت و تعلیم میں نظم کائنات کا ایسا حق ادا کیا کہ زبان وکلام قدرت نے اعلان فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً آج میں نے تمہارے دین کو ہر طرح مکمل کر دیا اور تم پر اپنا احسان پورا فرما دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ دین فطرت اسلام میں کائنات کی مکمل ہدایت اور تنظیم اور خالق ومخلوق کے حقوق کی منصفانہ اور صحیح ادائیگی کا وہ دستور اور ضابطہ بتایا گیا ہے جو ہر لحاظ سے بے عیب اور مفید ہے اسی کے لئے نام سے ارشاد ہوا ان الدین عند اللہ الاسلام کائنات کے خالق مالک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے اس کے سوا کسی اور دین دستور و آئین کی تلاش و فکر کے متعلق فرمایا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین ہرگز اس سے قبول نہ ہو اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں سے ہوگا اسی کے متعلق فرمایا ایمان دارو ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطان اسلام میں پورے پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پس دستور اسلام پر صحیح اعتقاد و عمل اور اپنے جدی دشمن شیطان کے نقش قدم سے بچنے کے لئے

Marfat.com

اہتمام لازم ہوا ارشاد فرمایا واعتصموا بحبل الله جمیعاً ولاتفرقو ارشتہ حق کو مل کر تھام لو اور تفرقہ میں نہ آنا۔ اس کی صورت وتشکیل تعلیم و ہدایت نبوت سے خلافت و دستور اسلام میں ہوئی اس کی تفصیل کتاب وسنت اور فقہ میں ہے۔ دین فطرت اسلام کی روشنی میں مسلم ملک کے سربراہ ومنتظم کا لقب خلیفہ انی جاعل فی الارض خلیفہ کائنات کے خالق ومالک نے فرشتوں سے فرمایا۔ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں اور اس کی صورت تنظیم کو وعدہ خلافت فرمایا لیستخلفنهم فی الارض انہیں زمین میں ضرور خلافت دیگا مسلم ملک کا نام خلافت ہوا اور اس کا دستور اسلام یعنی کتاب وسنت فقہ۔ خلافت اسلامیہ کا طرہ امتیاز یہی ہے کہ ملک کا سربراہ اور والی کسی وقت بھی اپنے آپ کو حقوق خالق وخلق کی پابندی سے باہر اور آزاد تصور نہیں کرسکتا وہ بہر حال اپنے لقب اور منصب خلیفہ سے یہ یقین کرتا ہے کہ میرا مالک اعلیٰ وہ ہے جو ساری کائنات کا خالق ومالک اور پروردگار ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء اس کے علم اختیار وقدرت کا احاطہ ساری کائنات پر ہے کہ بندہ مومن اس کے حضور سجدہ میں سر رکھ کر اس کی پاکی پروردگاری اور بلندئی شان کا اقرار بار بار دہراتا ہے سبحان ربی الاعلیٰ ہر عیب ونقص عدم کمال سے پاک ہے اور سب کھلا چھپا جانتا ہے اس نے مجھ پر خالق مخلوق کے حقوق کی صحیح ادائیگی عائد فرمائی اور مجھے اس کے حضور حاضر ہو کر جواب دہ ہونا ہے۔ یہ احساس سربراہ ملک خلیفہ کو اپنے فرض میں کوتاہی اور غلط اندیشی وغلط کاری سے باز رہنے کی قطعی ضمانت ونگہداشت کا کام دیتا ہے وہ کبھی بھی اپنے آپ کو فرض بندگی وپابندگی سے ایک لمحہ بھی آزاد غیر ذمہ دار تصور نہیں کرسکتا لہذا وہ اپنا

Marfat.com

فرض ذمہ داری سے ادا کرتا ہے یہ خصوصیت صرف اسلام ہی کو ہے بلکہ دین فطرت اسلام نے اپنے ہر فرد کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کا مامور ٹھہرایا اور تمام ضروریات دین ایمان کا اقرار کرایا تو اسی رشتہ دین ایمان سے ہر مومن مسلمان باہم بھائی ہوا انما المؤمنون اخوۃ کا ارشاد و اعلان ہوا اور سنت نے تمام افراد کو اپنی ذمہ داری کا پابند بنانے میں ایسا تصور دیا کالبنیان یشد بعضه بعضاً اور باہم یوں ہیں جیسا عمارت کی اینٹ ایک دوسرے کو تھام کر مضبوط اور پختہ تر بنانے کو تعمیر کا ایک لازمی حصہ ہے اور ایک دوسرے کی خیر خواہی و اصلاح میں المؤمن مراۃ المؤمن ہر بندہ مومن دوسرے کے لئے آئینہ ہے کہ اس کی خیر اندیشی و اصلاح میں مثل آئینہ کے لئے ہے کہ ہمیشہ صاف دل حق گو مبالغہ اور تخریب و بدخواہی سے پاک بلکہ ہر فرد کو یہاں تک ذمہ دار ٹھہرایا کہ کل کم راعٍ وکل کم مسئول عن رعیتہ ہر شخص نگہبان و ذمہ دار جواب دہ ہے۔ ہر باطل منکر کا رد و اصلاح و درستی کو اسے باضابطہ تین اصلاحی حربے دیئے گئے اول اپنے ملی طاقت کے ہاتھ سے ورنہ زبان ورنہ ذہن و اعتقاد قلبی سے باطل منکر کا رد کرے۔ مومن کی قوت و طاقت کی بنیاد اصل اور سرچشمہ یہی ہے جس پر اس کے غلبہ اور کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے نہ سست ہونا نہ غم کرنا تم ہی غالب کامیاب رہو گے اگر تم ایماندار رہے۔ دانشوران ملک و ملت سے گزارش ہے کہ ملک کے حالیہ المیہ کا خسارہ اور رسوائی محض اس بناء پر ہمیں ہوئی کہ دین ایمان سے محروم اقتدار نے غلط اندیشہ و غلط کاری سے ملک و قوم کو تباہ اور رسوا کیا اور خود بھی اس تباہی کا شکار ہونے سے بچ نہ سکے۔ دین ایمان سے تعلق والا کوئی فرد ایک لمحہ کے لئے تصور نہیں کر سکتا کہ ساری کائنات کے

Marfat.com

خالق ومالک کے فرمان "و انتم الا علون ان کنتم مؤمنین O تم ہی غالب رہو گے اگر ایماندار رہے" میں کوئی شک وشبہ ہے مگر پھر ہمیں باوجود دعویٰ ایمان ودین کے ناکامی وذلت کا سامنا کیوں کرنا پڑا محض اس لئے کہ وہ شرط نہ پائی گئی جو غلبہ اور کامیابی کے لئے لگائی ہے وہ ایمان ہے۔ کتاب وسنت سے پتہ چلا کہ وہ خدا و مصطفیٰ کی اس غالب محبت کا نام ہے جسے عشق کہا جا سکتا ہے جو ہر محبت ودانش پر غالب رہے۔

یہی جذبہ تھا ان مردان غیرت مند پر طاری
دکھائی جن کے ہاتھوں حق نے باطل کو نگوں ساری

اے ملک وملت کے معزز دانشورو! آپ کے ملک وقوم پر کڑی افتاد ہے ملک کی کشتی طوفان کی لپیٹ میں ہے غفلت ہیر پھیر پس وپیش گلے شکایت تماش بینی کی گھڑیاں جا چکیں اپنی تاریخ میں اپنے تدبر اور بلند ہمتی کے سنہری نقوش اور انمٹ کارنامے ثبت کرتے ہوئے اپنے ملک وقوم کی ہچکولے کھاتی کشتی کو اندرونی بیرونی طوفانوں کے سپرد نہ کیجئے کمر ہمت باندھ کر اُٹھیے اور عظیم مردمی ہمت وتدبر کا کندھا دے کر اسے سلامتی اور کامیابی کے ساحل کی سمت لے جانے میں طوفانوں کے رخ پلٹ کر رکھ دیجئے آپ کی قوم کی تاریخ کے چہرے پر ایسا مکروہ داغ کبھی نہ آیا آپ کے بد اندیشوں کو یہ کچھ کہنا کبھی میسر نہ آیا جو وہ آج کہنے لگے ہیں ملک کے بلند ہمت غیور دانشوروں کو یہ لمحہ بھر کے لئے ضرور سوچنا چاہئے کیا اس سے زیادہ تلخ گھڑی بھی ممکن ہے؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی پریشانی کا وقت ہے کہ مہر سکوت اس میں ٹوٹے گی

Marfat.com

اور غیور شیران ملک وملت غیرت کھا کر لومڑیوں کے منہ توڑ کر رکھ دینے کا فیصلہ کرنے کو اٹھیں گے۔

حضرات ملک وقوم کو ایسے نازک اور خطرناک وقت میں آپ کی ذات سے جمود و تعطل کی امید حرام ہے آنے والی نسلیں آپ کی اس بے رحمی اور خاموشی کو کن الفاظ سے تعبیر کریں گی؟ اور کیا دانشوران ملک وملت وقوم کے ہوتے اور یہ سب کچھ دیکھتے جانتے محض ضمنی اور فروعی ناکافی تنقید و بیان یا خاموشی آنے والی تاریخ میں چھپی ڈھکی رہ جائیگی ہرگز نہیں اور کیا آپ کی بلند شان کے یہ شایان اور مناسب ہے حاشا وکلا ہرگز نہیں تو ہر گلہ شکایت اور اس کے موجبات کو ایک طرف رکھ کر اپنی بھرپور طاقت قوت و ہمت وسعی اسباب وعلل استعمال کر کے ملک کے اقتدار کو اپنی موثر اور مخلص اور پُرخلوص راہ نمائی سے صراط مستقیم کی سمت اشارہ دیجئے اور ملک کے ہر فرد اور ہر طبقہ میں رسا طور پر خلافت و دستور اسلام کی بنیادی ضرورت اور افادیت کو روز روشن کی طرح واضح فرمایئے کہ وہی ملک وقوم کی قطعی کامیابی کی ضمانت ہے اسی سے محروم رہ کر اقتدار نے ہر زندگی کے موڑ پر ٹھوکر پر ٹھوکر کھائی اور اس حال کو پہنچا ہر غیر ملی دستور کا تجربہ مزید تباہی کا موجب ہے فضاء سے ایک جانفزا صدا سنائی دے رہی ہے۔

کبھی جھانک ملک شہود میں کہ خلیفہ ہے تو وجود میں
ہوئیں صدیاں تجھ کو سجود میں سر اٹھا کہ وقت قیام ہے

ملی سیاسی دانشور حضرات آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ ہمارے خلفاء کرام کی کامیابی بزرگی

Marfat.com

اور عظمت کا مدار خلافت کے قیام اور دستو اسلام پر عمل درآمد پر ہے اس لئے ہم ان کے ادب وعزت احترام پر مامور اور ان پر رضی اللہ عنھم کہہ کر ان کی اسی عظمت وکردار کو برقرار رکھتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ان کی اقتداء میں، یہ خلافت کی بحالی دستور اسلام کا اجر ہمارے اور ہماری ملت وقوم کے لئے خالق ومخلوق کی رضا وپسندیدگی کا موجب نہ ہو بلکہ بلا مبالغہ ہماری کامیابی کی ضمانت اسی میں ہے اور ہمارا ملی امتیاز یہی ہے اور صرف یہی ہے قابل قدر دانشوروں کے تدبر اور علمی اقدار سے ملک کے افراد پر یہ حقیقت بے شبہ کھل کر روشن ہو جائے گی کہ جب ملت اسلام دنیا جہان کے مذاہب میں نا قابل انکار حق مذہب ہے اور خدا رسول کتاب وسنت ہماری ہدایت اور راہ نمائی کی ضمانت میسر ہے اور اتحاد تنظیم کے ساتھ اس پر یقین محکم ہی بدار ایمان ہے جو ہماری بنیادی قوت اور کامیابی کی اصل ہے تو اپنے اس امتیازی نشان سے کیوں محروم رہیں اور بلاوجہ اس پر اعتماد وعمل سے محروم رہنے کی صورت میں اپنے دین وایمان پر عدم اعتماد کا دین کش ایمان سوز ارتکاب آخر کیوں کریں اور ملت اسلام کے اصول و ضروریات پر بے یقینی اور عدم توجہ وخلاف رہنے کی صورت میں جو تباہیاں اور ذلت کے عذاب اور سزائیں ہیں ان کو کیوں دعوت دیں۔ ہر ذہن اور دل ودماغ یہ سچی اور واضح حقیقت سمجھنے میں معذور نہیں کہ ہمارے سچے خدا رسول کے مذہب میں ہمارا دستور اور آئین موجود ہے جس پر ۳۲ سال خلافت میں عمل ہوا ہمارے لئے انتہائی شرم کا موجب ہے کہ اپنے سچے دین کے دستور کو ناحق نظر انداز کر کے اپنے امتیازی عزت کے نشان اور مرتبہ سے محروم رہیں۔

Marfat.com

ملی وملکی دانشوروں کی شان کے خلاف ہے کہ ان کے ہوتے غیر ملی نظریات اور علاقائی تعصب وتفرقہ کا عفریت اور دیو ملک وقوم کی تخریب وتباہی کے منصوبے بنائے یا تخریب کو ہوا دینے والے پروپیگنڈہ کو اچھالتا پھرے اور ملک کی اس نازک صورت حال میں وہ ملک وقوم کے اتحاد کے منافی مشاغل وکردار میں بے لگام جو چاہے کہتا پھرے موجودہ اقتدار کو صحیح راہ نمائی کرنا اور تعمیری اصلاح اور بہتری کا مشورہ دینا آپ کا فرض ہے دشمن اور بداندیش ہر طرح متحد ہو کر آپ کی ملت ملک وقوم کو تباہ وبرباد کرنا چاہتا ہے اس کے کامیاب مقابلہ کو آپ بھی اپنے افراد ملک کو متحد ومتفق بنا کر باطل کے ہر سیلاب کا رخ پھیر دیں اور ہر طوفان سے ٹکرا کر اسے پاش پاش کر کے رکھ دیں یہی آپ کی عظمت اور مرتبت کا تقاضا ہے اور اس کی ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ اپنی تمام قوم اور ملک کو خداداد صلاحیت وطاقت سے اس قلعہ میں داخل ہو کر دم لیں جس کے ناقابل تسخیر ہونے کی ضمانت خالق ومالک کائنات کی جانب سے ہے اور وہی ہماری ہر مشکل اور انحل مسئلہ کا حل بھی ہے اور یہی ہمارے ملک کا بنیادی مقصد بھی ہے یعنی خلافت دستور اسلام خالق کائنات کا فرمان ہے **یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ○** ایمانداروں! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

آپ کا مخلص

ابو مسعود سید محمود محبوب آبادی

Marfat.com

نظام خلافت پر

سوالات کے جوابات

حکیم ملت وفقیہ ومفتی اسلام پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے نظام خلافت کے متعلق سوالات کئے گئے آپ نے مدبرانہ اور عالمانہ و عارفانہ جوابات دیئے جو کہ درج ذیل ہیں۔

سوال: نظام خلافت اور ملوکیت میں کیا فرق ہے؟

جواب: نظام خلافت اللہ خالق کائنات کی نیابت ہے اور خلیفہ اللہ کی حاکمیت کا علمبردار ہے اور بادشاہ اس کے برعکس نفس ودیو کا علمبردار ہے۔

سوال: نظام خلافت اور ملوکیت میں بنیادی تفاوت کیا ہے؟

جواب: نظام خلافت خالق کائنات کا منصوبہ ہے اور ملوکیت اس کے مقابل انسان کا منصوبہ ہے۔

سوال: علماء ومشائخ کے نظام خلافت پر اتفاق کرنے کا کوئی ثبوت ہے؟

جواب: ہاں ۱۲۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء مشائخ کنونشن میں صدر پاکستان اور علماء مشائخ کی موجودگی میں جب نظام خلافت پر ملک گیر خطاب ہوا تو کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا اگر کسی کی طبعیت حاضر ہو تو اسی کو ثبوت خیال کر کے دل کو تسلی دے دے۔

Marfat.com

سوال: اہل اسلام کے نزدیک امن ایمان' ہدایت اور نجات کا ذریعہ خلافت ہے یا نظام ملوکیت؟

جواب: نظام خلافت ہی امن ایمان ہدایت اور نجات کا ذریعہ ہے۔

سوال: خلق کی بہتری نظام خلافت میں ہے یا نظام ملوکیت؟

جواب: خلق کی بہتری تو خالق کے نظام میں ہے وہ نظام خلافت ہی ہے۔

سوال: کیا کسی اور بین الاقوامی عالم مصنف نے بحالی خلافت پر لکھا ہے؟

جواب: ہاں علامہ عبدالصمد صارم الازھری نے خلافت نامی کتاب لکھی ہے۔

سوال: نظام خلافت کا کیا قرآن کریم میں ثبوت ہے؟

جواب: بے شک ہے $\frac{1}{30}$ بقرہ آیت ۳۰ میں اور $\frac{18}{13}$ آیت ۵۵ میں۔

سوال: قرآن کریم سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ نظام خلافت ناقابل فراموش ہے تو کس پارہ اور کس آیت میں۔

جواب: یقیناً یہ ثبوت ملتا ہے پہلا پارہ سورۃ بقرہ کی ۳۰ ویں آیت سے۔

سوال: سنا ہے کہ حدیث میں ہے خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی پھر درندہ بادشاہ ہوں گے تو اس سے عام لوگ کہتے ہیں بلکہ بعض رسمی ملانے بھی اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ پھر خلافت نہیں ہوسکتی تو تحریک خلافت کا کیا مطلب۔

جواب: ایسا کہنے والے مجسمہ جہالت ہیں اس فرمان کا مطلب وہ نہیں سمجھتے وہ تو شان نبوت کی پیش گوئی اور غیب بیانی ہے کہ حادثہ پیش آنا ہے

Marfat.com

چنانچہ وہ ہی ہوا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خلافت تیس سال بعد نہ ہوگی ورنہ اس بدفہمی میں مبتلا حضرات سے پوچھا جائے کہ کیا امت کا اجماع نہیں ہے کہ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ خلیفہ ہیں اور ان کی خلافت راشدہ ہے جو ۹۹ ھجری میں انہوں نے خلافت بحال کی پھر قیامت کے قریب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خلافت راشدہ حقہ پر ساری امت کا اتفاق ہے جو خود معلم کائنات کے فرمان وحی ترجمان سے قطعاً ثابت ہے یہ دونوں خلافتیں بھی تیس سال کے بعد ہی ہیں کیا فرماتے ہیں علماء متردین اندریں مسئلہ صاف معلوم ہوا کہ خلافت بعد تیس سال بعد بھی بحال کرنا برحق ہے اور اللہ ہمارے ابنائے جنس کو اس کی سمجھ دے۔ آمین۔ (خبرنامہ یکے از مطبوعات سلسلہ نمبر ۳۹)

حکیم وفقیہ ومفتی اسلام حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ اسلام کا ایک ورق کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں ''شاہ خوارزم سے ایک حکایت بطور مقالہ شاہ خوارزم منقول ہے میں زمانہ تعلیم قرآن حکیم میں ایک سوال کے حل کرنے میں بڑا عرصہ الجھا رہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ میرے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ خلیفہ اور بادشاہ انتظام ملک کے لئے ہے خلیفہ کہنے میں اور بادشاہ نہ کہنے میں کیا حکمت ہے مدت تک اس کے حل ہونے کی نوبت نہ آئی پچاس سال بعد ایک دن دور سلطنت میں خادم کے ساتھ شکار کو جانا ہوا اثنائے شکار پانی کا ذخیرہ ختم ہوگیا اور پیاس کی شدت سے ہم موت اور حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو گئے بالآخر شہر

Marfat.com

سے کچھ فاصلے پر انار کے باغ میں پہنچے باغبان بوڑھے صالح شخص نے ہمیں خوش آمدید کہا اور خاطر سے بٹھایا اور پوچھا میں کیا خدمت کرسکتا ہوں ہم نے کہا شدت کی پیاس ہے پانی پلا دو اس نے دو گلاس دھو کر رکھے اور ایک دانہ انار توڑ کر رس نکالا نصف انار سے گلاس بھر رس نکلا مجھے پیش کیا تو شہد کی طرح لذیذ پایا میرے دل میں خیال آیا کہ ایسی پیداوار کے باغ پر ہمیں لگان زیادہ کرنا چاہئے پھر اس نے دوسرے نصف انار کا رس نکالا تو نصف گلاس نکلا مجھ سے رہا نہ گیا میں نے پوچھا بابا نصف انار سے گلاس بھر رس اور دوسرے میں آدھا گلاس رس کیا ماجرا ہے۔ باغبان نے افسوس سے کہا ہم سب کو توبہ کرنا چاہئے معلوم ہوتا ہے کہ والئ ملک کی نیت میں فتور آ گیا ہے وہ نصف گلاس رس اس نے میرے خادم کو پیش کیا یہ پی لیجئے میں اور دانہ اتار کر لاتا ہوں دانہ اتارنے گیا اس دوران مجھے ندامت ہوئی کہ باغ کی پیداوار میں رس تو اللہ کی عطا سے ہے اس میں ہمارا دخل تو نہیں باغبان صالح شخص ہے اللہ نے اس کے باغ میں برکت دی ہے ہمیں لگان زیادہ کرنے کا کیا حق ہے بلکہ تخفیف کرنا چاہئے باغبان کے والی ملک کی نیت کے متعلق بیان سے ہی میں حیران تھا اور یہ خیال آنے پر میں نے اپنی نیت بدلی اور دل میں پشیمان ہوا جب باغبان اور دانہ اتار لایا اور اسے شق کیا تو پہلے کی طرح گلاس بھر رس نکلا اور اس نے وہ خادم کو پلایا میں نے پھر پوچھا بابا صاحب اس انار سے پھر پہلے کی طرح رس نکلا ہے یہ کیا ماجرا ہے؟ بوڑھے باغبان نے خوش ہو کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے معلوم ہوتا ہے کہ والئ ملک کی نیت میں جو فتور آ گیا تھا وہ دور ہو گیا ہے یہ سن کر میں بے حد حیران ہوا اور اس کا شکریہ ادا کر کے ہم روانہ ہوئے اگلے روز باغبان کو دربار میں بلا کر تسلی دے کر اس سے دریافت کیا کہ کل تیرے باغ میں جو

Marfat.com

دومسافر آئے تیرے اوران کے درمیان جو بات ہوئی بلاکم وکاست بیان کردے اس نے سب صحیح کہہ سنایا تو میں نے اس سے سوال کیا کہ ہر دو بار والئی ملک کی نیت کے متعلق جوتو نے بیان کیا اس کی کیا سند ہے اس نے کہا کہ میری صدی سے زائد عمر ہے یہ میرا تجربہ ہے کہ والئی ملک جب خداترس صالح ہو ملک کی ہر چیز اور لوگوں کے ہر طبقہ میں خیر و برکت نمایاں ہوتی ہے ورنہ اس کے خلاف ہوتا ہے اس کا یہ بیان سن کر انی جاعل فی الارض خلیفہ کا پچاس سال سے انحل عقدہ حل ہوا اور ذہن نشین ہوگیا کہ ملک اور ملک والوں کی خیر و برکت اور فلاح امن و ہدایت کی ضمانت خلافت ہی میں ہے اور خلافت اور سلطنت کا فرق فطری طور پر میرے ذہن نشین ہوگیا اور میں منصوبہ مخلوق و خالق میں اس فرق کو ذہن میں رکھنے لگا اور میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ایک علم عظیم تھا جو اس طرح اللہ نے مجھے عطا فرمایا پھر میں نے باغبان کے باغ کا لگان معاف کر دیا اور شکریہ کے ساتھ اسے رخصت کیا کہ آپ نے ہمیں بڑی حکمت کی بات بتائی۔ (از تبرکات مورث اعلیٰ خواجہ محبوب آبادی)

مندرجہ بالا بیانات سے صاف معلوم ہوا کہ خلافت حق ہے اور ملوکیت کفر خلیفہ اللہ تعالیٰ کا نائب ہوتا ہے اور بادشاہ شیطان کا نائب ہوتا ہے تمام انبیاء علیہم السلام خلفاء تھے اور حضور انور ﷺ خلیفہ اعظم تھے حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کا دور تھا جس میں خلافت رائج تھی اس کے بعد ملوکیت کا دور دورہ ہوا جو کہ کفر ہے قرب قیامت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام خلیفہ ہوں گے اور اس وقت میں خلافت کا دور ہوگا۔ فقیر نے اس موضوع پر نظام خلافت پر ایک کتاب لکھی ہے جو پڑھنے کے قابل ہے اس کتاب کو خلافت اکیڈمی مینگورہ سوات نے شائع کیا ہے۔

Marfat.com

عبدالصمد صارم صاحب نے ''خلافت قرآن وحدیث کی روشنی میں'' مرتب کی ہے۔ وہ بھی پڑھنے کے قابل ہے اور برادر طریقت محمد طفیل قادری نے بھی خلافت کے موضوع پر کتاب ''قندیل خلافت'' لکھی ہے۔غرض یہ کہ حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ نے اپنی تمام زندگی احیاء خلافت کے لئے وقف کی تھی۔

وصال حکیم ملت

دنیا میں جو اشیاء موجود ہیں یا امکان ہے کہ وجود میں آئیں گی ان تمام کے لئے کل من علیھا فان کے مطابق فناء ہے اور مخلوقات میں سے جو شیطانی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے موت ایک آفت ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے اس آفت میں مبتلا ہوں گے لیکن جو لوگ رحمانی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور باصفا ہیں اور اللہ اور اس کے رسول پاک کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور ہمیشہ کے لئے وہ ان نعمت الٰہیہ میں خوش رہیں گے اس لئے کہا گیا ہے کہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے تو بزرگان دین کے لئے یہی موت پل کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے انبیاء علیھم السلام اور اولیاء کرام رحمھم اللہ دونوں گروہ حیات طیبہ کی اس سعادت عظمیٰ پر فائز ہیں اور دنیا میں

Marfat.com

چونکہ ان کے نفوس مطہرہ فناء سے بقاء تک جا چکے ہیں اس لئے ان کو وہی بقاء والی زندگیاں نصیب ہوتی ہیں بزرگان دین کی موت کو وصال کہا جاتا ہے اور جونہی یہ ہستیاں وصال کے قریب ہوتی ہیں ان کے وصال کی علامات مومن لوگ مشاہدہ کرتے ہیں ایسے برگزیدہ لوگ بہت کم ہیں حضرت خواجہ حکیم ملت محدث ہزارویؒ کی حیات کے آخری ایام تھے آپ نے حسب معمول احیاء خلافت ونفاذ دستور اسلام کے سلسلہ میں بیماری کا بھی خیال نہ رکھا اور فیصل آباد کا تبلیغی دورہ فرمایا آپ ۲۲ نومبر ۱۹۹۲ء کو بذریعہ ہوائی جہاز فیصل آباد تشریف لے گئے آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادہ حافظ قاری سید عبدالماجد محبوب اور آپ کے مرید خاص محمد ارشد جہلم والے دونوں ہمراہ تھے آپ ہوائی اڈہ سے حاجی محمد رفیق کی کار میں بیٹھ گئے اور معتقدین ذکر جہر میں مصروف تھے آپ گلفشاں کالونی جھنگ روڈ مرزا دلدار احمد قادری کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں آپ درس قرآن میں مشغول ہوئے پھر آپ نے دعا کی اور لنگر تقسیم ہوا آپ نے سید جمیل شاہ صاحب منصوراں کو یاد فرمایا تو محمد شریف سید جمیل شاہ صاحب کو لے آئے اس اثناء میں علامہ صائم چشتی بھی تشریف لے آئے اور پھر سید محمد امین نقوی بھی تشریف لے آئے۔ ساری رات محفل علم وعرفان جاری رہی۔ محفل صبح ختم ہوئی اور آپ پھر واپس خانقاہ وشریف تشریف لے گئے۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۲ء بمطابق یکم رجب ۱۴۱۳ھ بروز جمعہ بعد نماز فجر بحالت سجدہ اپنے خالق حقیقی سے واصل ہوئے۔ اس آخری رات تمام رات درس وتدریس اور تبلیغ وہدایت میں گزاری اسی رات اپنے پیارے بڑے صاحبزادے پیر سید محی الدین محبوب مدظلہ العالی سے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی جو امانت

Marfat.com

ہے میں وہ امانت تمہیں سپرد کرتا ہوں اور پھر تمام وظائف کی اجازت بھی عنایت کی۔ پھر آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ کلمہ شریف پڑھو اور خود بھی پڑھتے رہے۔ بعد از نماز فجر آپ سجدہ میں گئے جو حاضرین وہاں موجود تھے انہوں نے یہ خیال کیا کہ آپ یاد الٰہی میں مستغرق ہیں جب زیادہ دیر ہوگئی اور کوئی حرکت نہ کی تو حاضرین نے دیکھا تو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔ اور اس دار فانی کو چھوڑ کر دار بقاء کی طرف رحلت فرما گئے وصال کے بعد آپ کے مسکراتے ہوئے چہرہ انور سے نور الٰہی چمکتا تھا اور لوگ اس منور چہرے کا دیدار فرماتے رہے۔ فقیر راقم الحروف جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے جب دارالعلوم غوثیہ قادریہ پھندو روڈ بیرون گنج پہنچا تو میرے پرانے گھر کے دروازہ پر ایک رقعہ آویزاں تھا اور وہ رقعہ میرے پیارے پیر بھائی ڈاکٹر محمد سلیم قادری نے اطلاع کے طور پر دیا تھا۔ فقیر نے فوراً حویلیاں جانے کے لئے تیاری کی اور حویلیاں شریف پہنچا۔ بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر آپ کے بڑے صاحبزادے پیر سید محی الدین محبوب مدظلہ العالی کی دستار بندی کی گئی فقیر راقم الحروف اس وقت موجود تھا اور محمد طفیل قادری کوہاٹ والے بھی ساتھ تھے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے سید پیر محی الدین محبوب کی دستار بندی حکیم وفقیہ ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ نے بھی خود کردی تھی۔ نماز ظہر کے بعد آپ کی نماز جنازہ مسجد کے باہر کمیٹی گراؤنڈ میں بوقت تین بجے آپ کے صاحبزادے پیر سید محی الدین محبوب مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ تمام حاضرین جنازہ کے بعد آپ کے چہرہ انور کا دیدار کرتے رہے فقیر بھی اس وقت دیدار سے مشرف ہوا تھا آپ کی نماز جنازہ میں ہزاروں معتقدین اور مریدین شریک ہوئے۔ آپ کو غسل دینے میں جن حضرات نے

Marfat.com

حصہ لیا تھا ان کے نام یہ ہیں سید الطاف حسین شاہ' سید شاہ حسین شاہ' سید گلزار حسین شاہ اور سید عاشق حسین شاہ اور سید مقصود حسین شاہ کاظمی۔ آپ کے وصال مبارک کی خبر ۲۵ دسمبر ۱۹۹۲ء رات آٹھ بجے ریڈیو پاکستان پر اور نو بجے خبرنامہ ٹیلی ویژن پر نشر ہوئی۔ اس لئے جنہوں نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی خبر کو سنا تھا وہ بروقت نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور جو مریدین و معتقدین ملک کے کونے کونے میں تھے اور وہ اس اطلاع سے بے خبر رہے وہ اس نماز جنازہ میں شریک ہونے سے محروم رہ گئے۔ فقیر نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا۔ جنازہ کے بعد آپ کو پھر واپس خانقاہ تشریف لے آئے اور وہاں خانقاہ محبوب آباد شریف میں اپنے آباء کرام اور برادر معظم سید عبد قاضی شاہ قادری کے دائیں پہلو میں مرقد انور میں جلوہ افروز کیا گیا اس مرقد انور کو آپ نے چند ماہ قبل خود بنوایا اور ہزاروں ختم قرآن مقدس اس میں کرائے گئے۔ علامہ اقبالؒ نے ایسی ہستیوں کے متعلق فرمایا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدۂ ور پیدا

اور اگر اس دنیا سے کوئی رحلت نہ کرتا تو وہ حضور انور ﷺ کی ذات مبارک تھی لیکن حضور انور ﷺ نے بھی اس فانی دنیا کو چھوڑ کر بدار بقاء رحلت فرمائی ایک عربی شاعر نے اس تصور کو یوں پیش کیا ہے۔

لو کانت الد نیا تدوم لواحد
لکان رسول اللہ فیھا مخلدا

اگر دنیا میں کوئی ہمیشہ رہتا تو پھر حضور انور ﷺ اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے رہتے لیکن

Marfat.com

دنیا فانی ہے اس کو باقی نہ سمجھنا چاہئے اگر اس دنیا میں رہنا ہے تو پھر اس دنیا کو فانی سمجھ کر اپنے نفس کو فناء بقاء باللہ کے مراتب حاصل کراؤ تا کہ تمہیں ابدی بقاء نصیب ہو۔

حضرت فقیہ و مفتی و حکیم ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہؒ کا عرس مبارک ۲۴' ۲۵ دسمبر کو ہر سال دستور حق کے مطابق منایا جاتا ہے اور آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت العلامہ پیر سید محی الدین محبوب مدظلہ اس عرس کو اس طرح مناتے ہیں جس طرح حضرت حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے وقت میں عرس سید محبوب علی شاہؒ منعقد کیا کرتے تھے۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۲ء رات کے آٹھ بجے ریڈیو اور نو بجے ٹیلی ویژن پر جب آپ کے وصال مبارک کی خبر لوگوں کے کانوں تک پہنچی تو ملک کے دانشوروں اور ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام نے تعزیتی خطوط بھیجے اور اخبارات و رسائل نے تعزیتی نوٹ لکھے۔

ان تعزیتی خطوط میں سے حضرت العلامہ صائم چشتی فیصل آبادی کا تعزیتی خط قارئین کے لئے بطور مشت نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ صائم چشتی مرحوم ایک عالم فاضل شخصیت تھے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آپ بھی اس دنیا میں موجود نہیں اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں آپ بہت سی کتب کے مؤلف اور مصنف بھی ہیں آپ نے حضرت امیر المومنین کے فضائل اور مناقب میں مشکل کشا ضخیم تالیف پیش کی ہے اور حضرت ابو طالبؓ کے ایمان پر مبسوط کتاب ایمان ابو طالب دو جلدوں میں لکھی ہے اور حضرت امام حسینؓ کی منقبت میں شہید ابن شہید دو جلدوں میں ایک ایمان افروز تالیف کی ہے اس طرح البتول و والدین سرور کونین و گیارہویں شریف وغیرہ کتابیں مرتب کی ہیں منظومات میں سے پھل تے کنڈے' خاتون جنت' خنک شہرے' روح کائنات' جان کائنات' شان کائنات' حسن کائنات' نوائے صائم کعبہ دا کعبہ' مناقب قادری وغیرہ

Marfat.com

ہیں۔اب حکیم وفقیہ ومفتی اسلام کے حق میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا وہ قارئین کے لئے درج کیا جاتا ہے ۔

محمود شاہ رسول معظم کا لاڈلا
حیدر کا عکس نور تھا زہرا کا چاند تھا
کوہ گران تھا عزم کا جرات کا تھا پہاڑ
وہ تھا رہ شبیر پر چلتا رہا سدا
حق کی تھا اس جہان میں تلوار بے نیام
باطل جو اس کے سامنے آیا وہ کٹ گیا
غوث جہان تھا قطب زمان تھا بالیقین
دنیا کو دکھلاتا رہا جنت کا راستہ
وہ مصطفیٰ کا نور تھا حیدر کا شیر تھا
اس کے مقابل عمر بھر کوئی نہ آسکا
کہتے ہیں لوگ جس کو محدث ہزاروی
وہ وقت کا مجدد اعظم تھا لاشبہ
جو ہر قلم کے کس طرح صائم عیان کروں
دل تو ہے اس کے ہجر سے میرا پھٹا ہوا

۲۷دسمبر۱۹۹۲ءروزنامہ مشرق میں خصوصی نامہ نگاراسلام آباد نے اپنا اظہار یوں کیا تھا۔سرخی یہ تھی ''قائداعظم کے قریبی ساتھی پیر سید محمود شاہ ۱۲۰برس کی عمر میں انتقال کرگئے حویلیاں میں سپرد خاک کردیا گیا سوموار کو مرحوم کی رسم قل ادا کی جائے

Marfat.com

گی۔

اسلام آباد (خصوصی نامہ نگار) ممتاز روحانی پیشوا پیر سید محمود شاہ محدث ہزارویؒ کو خانقاہ محبوب آباد شریف حویلیاں ہزارہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ حویلیاں کے میونسپل پارک میں ادا کی گئی نماز جنازہ صاحبزادہ محدث ہزاروی سید محی الدین محبوب قادری نے پڑھائی نماز جنازہ میں سینکڑوں کی تعداد میں ملک کے بڑے بڑے مشائخ عظام ممتاز علماء کرام بین الاقوامی شہرت یافتہ قاری اور نعت خوان' دینی مذہبی سیاسی جماعتوں کے لیڈرز' ایم پی اے' ایم این اے صوبائی اور وفاقی وزراء سینیٹر اور لاکھوں کی تعداد میں مریدوں اور عقیدت مندوں نے ملک کے کونے کونے سے شرکت کی۔ مرحوم کی عمر ۱۲۰ سال تھی آپ نماز فجر ادا کرتے وقت واصل باللہ ہو گئے مرحوم قریباً ایک ہزار دینی کتب کے مصنف محقق' فقیہ مفسر قرآن بہترین شاعر اور ادیب تھے مرحوم بانی پاکستان جناب قائداعظم محمد علی جناح کے قریبی ساتھی تھے تحریک پاکستان میں انہوں نے گراں قدر خدمات انجام دی تھیں آپ نے ختم نبوت کی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ روزنامہ مشرق ۲۷ دسمبر ۱۹۹۲ء۔ اس طرح ۳۰ دسمبر ۱۹۹۲ء میں روزنامہ نوائے وقت نے تعزیتی ریفرنس شائع کیا وہ لکھتے ہیں۔ قرآن اکیڈمی سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں حضرت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی کی یاد میں ریفرنس ہوا جس میں پیر صاحب کے وصال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ریفرنس میں تمام مکاتب فکر کے چھ سو سے زائد

Marfat.com

علماء و سکالرز نے شرکت کی وفاقی وزیر صنعت و ثقافت جناب شیخ رشید احمد مہمان خصوصی تھے ریفرنس کا متن مرکزی امام حسین کونسل کے سیکرٹری جناب ڈاکٹر غضنفر مہدی نے پیش کیا جناب احسان اکبر' قاری خوشی محمد الازھری' سید روح الامین پیر صاحب مانکی شریف' صاحبزادہ ابو طاہر سید محمد یونس شاہ کاظمی' صاحبزادہ روح الحسنین معین آف دیول شریف قاری سید بزرگ شاہ سینیٹر ڈاکٹر محمد ریحان' پروفیسر اسلم فیضی کوہاٹ' علامہ بشیر حسین ناظم سید آل احمد رضوی وزیر بلدیات مولانا عبدالستار خان نیازی' صلاح الدین اجمیری اور دوسرے سکالروں نے خطاب کیا حضرت خواجہ محدث ہزاروی کے جانشین حضرت پیر سید محی الدین محبوب مدظلہ العالیٰ اور ایران کے نائب سفیر سید علی تحقیقی نے خصوصی طور پر شرکت کی مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ حضرت خواجہ محدث ہزاروی نے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور حضرت پیر صاحب مانکی شریف کے ساتھ مل کر تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں وفاقی وزیر شیخ رشید احمد نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ حضرت خواجہ حضرت محدث ہزاروی اتحاد بین المسلمین کے قائد تھے آپ نظریہ پاکستان کے علمبردار تھے آپ ایک ہزار سے زائد کتابوں کے مصنف عظیم مفسر و محدث تھے اور تمام زندگی اسلام اور نظریہ پاکستان کا پرچار کرتے رہے محترم جناب مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا کہ حضرت محدث ہزاروی خلافت اسلامیہ کے داعی تھے عاشق رسول ﷺ اور محبت اہل بیت اطہار تھے مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا کہ ان کی تصانیف اسلامی فکر

Marfat.com

لئے نئی روشنی ہے ڈاکٹر غضنفر مہدی اور قاری خوشی محمد الازہری نے تجویز پیش کی کہ پشاور یونیورسٹی میں محدث ہزاروی چیئر قائم کی جائے حضرت محدث ہزارویؒ کے صاحبزادے حضرت پیر محی الدین محبوب مدظلہ العالی نے ملک کی سالمیت' استحکام' آزادی کشمیر و فلسطین اور عظمت عالم اسلام کے لئے دعا کی۔ (روزنامہ نوائے وقت ۳۰ دسمبر ۱۹۹۲ء) یہ مشت نمونہ اخبارات کے دو بیانات پیش کئے گئے اس طرح ہفت روزہ انصاف راولپنڈی نے بھی خصوصی بیان اپنے ہفت روزہ میں شائع کیا جو کہ ۱۰ تا ۱۶ فروری ۱۹۹۳ء کے پرچہ میں شائع کیا گیا اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں ایسے عظیم لوگوں کے وصال پر فرمایا ہے کہ ان پر آسمان روتے ہیں' فما بکت علیھم السماء (القرآن) یعنی جو نیک کار نہیں تھے ان کی موت پر آسمان نہیں رویا معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے وصال میں آسمان بھی روتا ہے۔ آسمان تو مادی چیز ہے اس سے مراد ''آسمان'' کے رہنے والے ملائک و ارواح مقدسہ مراد ہیں کہ نیک بزرگ شخصیت کی موت پر آسمان کے فرشتے اور ارواح مقدسہ روتے ہیں۔

Marfat.com

ارشادات حکیم ملت

محدّث ہزارویؒ

بزرگ ہستیوں کا کلام بھی بزرگ شان کی حیثیت رکھتا ہے مشہور مقولہ ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام کہ بادشاہوں کا کلام بادشاہوں والا ہوتا ہے اس لئے لوگ بادشاہوں کے اقوال بیان کرتے ہیں اور ضرب الامثال میں وہ دوسروں کو نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اس طرح جو بزرگ ہستیاں ہوتی ہیں ان کا کلام بھی وہ شان رکھتا ہے اس لئے صاحب علم مریدان خاص ان ملفوظات کو جمع کر کے دوسروں کے فائدہ کے لئے کتابی شکل میں پیش کرتے ہیں مثلاً اللہ کے پیارے محبوب حضور انور ﷺ کے ملفوظات شریف کو احادیث نبویہ کہا جاتا ہے اور وہ بھی وحی خفی کا درجہ رکھتی ہیں مسلمانوں کی عبادات میں وہ ہمارے لئے ایک عظیم علمی سرمایہ اور حضور انور ﷺ کی زندگی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کہ بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی تمہارے لئے نمونہ ہے اس کے بعد اللہ والوں کے ملفوظات نیک لوگ اپنا سرمایہ سمجھتے ہیں حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ باب مدینۃ العلم کے ملفوظات وخطبات نہج البلاغہ کے نام سے ہمارے پاس موجود ہیں حضرت غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ملفوظات الفتح

Marfat.com

الربانی کے نام سے موسوم ہیں اس طرح حضرت خواجہ خواجگان حضرت سید معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات بھی عوام اور خواص میں بنام دلیل العارفین مشہور ہیں اس طرح آپ کے پیرومرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ارشادات وملفوظات انیس الارواح کے نام سے چھپے ہوئے ہیں اور خواجہ بختیار کاکیؒ کے ملفوظات کو فوائد السالکین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت خواجہ مسعود گنج شکرؒ کے ملفوظات کا نام راحت القلوب ہے اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے ملفوظات کا نام راحت المحبین ہے حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزارویؒ کے ملفوظات کا مجموعہ ملفوظ محمود کے نام سے شائع ہوا ہے اور فقیر نے ارشادات حکیم ملت محدث ہزارویؒ کے نام سے کتابچہ کی صورت میں لکھ کر شائع کیا ہے۔ برادر طریقت محمد طفیل قادری نے مرشد پاک کے ملفوظات اور مکتوبات جمع کئے ہیں انشاء جلد ہی کتابی صورت میں منصۂ شہود پر آجائیں گے آپ کے ملفوظات ہمارے لئے سرمایہ ایمان ہیں آپ نے جو بھی ارشاد فرمایا ہے وہ قرآن وسنت کی روشنی میں فرمایا ہے آپ نے قرآن وسنت کے علاوہ کوئی چیز اپنی طرف سے پیش نہیں کی ہے اب آپ کے چند ارشادات اور ملفوظات مشت نمونہ پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں امید ہے کہ قارئین کے لئے بھی یہ ایک عظیم انمول تحفہ ہوگا۔

(۱) خالق کائنات: اے میرے عزیز طالب حق و ہدایت یاد رکھ کہ کائنات اور اس کا ہر فرد موجود اور حادث ہے اور موجد کا محتاج ہے کائنات کا موجد ہی خالق اور بادشاہ ہے جو ہر عیب ونقص وعدم کمال سے منزہ (پاک) ہے اور اس کی ذات ہر خوبی وکمال کی جامع ہے اور اس کی ہستی کا انکار وخلاف سب

Marfat.com

سے بڑی اور بنیادی نادانی اور غلطی ہے جو کفر وضلال کی اصل ہے اسی کا دستور وضابطہ کائنات (کتاب وسنت) ہی امن وہدایت اور نجات وکامیابی کا ضامن ہے کائنات میں ضابطہ ودستور مقرر کرنے کا حق صرف اسی ایک اللہ کو ہے۔

(۲) دین حق اسلام ضابطہ کائنات کے سوا کوئی اور ضابطہ ودستور مقصد آفرینش کے مطابق ہرگز نہیں اور نہ وہ افراد کائنات کے لئے مناسب اور نہ ہی کامیابی کا موجب ہے بلکہ انجام کار وہ خسارہ وناکامی کا موجب ہے جیسا کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا سے ظاہر ہے ضابطہ کائنات کتاب وسنت میں موجود اور محفوظ ہے۔

(۳) پیغمبر اسلام اللہ کا وہ معصوم بندہ جو خلافت الٰہیہ میں بعطاء الٰہی عالم غیب سے اخبار امور واحکام پاکر عالم شہود میں ضابطہ کائنات کی تعلیم وتنفیذ پر مامور ہو۔ دائرہ نبوت وپیغمبری کی ابتداء نور مصطفیٰ سے ہوئی اور انتہاء وتکمیل بعثت مصطفیٰ پر ہو چکی ہے ضابطہ کائنات کی تعلیم وتفہیم وتنفیذ کے بنیادی مستحق صرف اللہ کے خلیفہ ونائب اعظم مظہر اتم محمد مصطفیٰ آخر المبعوثین ہی ہیں اور وہی دائرہ نبوت ورسالت کے مرکز ومحیط ہیں۔

(۴) مسلمان وہ جو خدا ومصطفیٰ کو جمیع ضروریات دین کے ساتھ تسلیم کر کے حق کا ادب وعشق رکھتا ہو اور منافق وہ مدعی اسلام ہے جس کی عملی اعتقادی حیات ووفات اللہ ورسول واہل بیت اطہار وصحابہ کبار واولیاء عظام کے ادب وعشق اتباع ومعیت کے منافی ہو۔

Marfat.com

(۵) خلافت و دستور اسلام کی بحالی ہی میں کائنات کے امن و ہدایت اور فلاح دارین ونجات اور خوشحالی کا راز مضمر ہے افراد کائنات اسے آزما دیکھیں۔

(۶) بندہ حق و ہدایت کا طالب ہے نجات و کامیابی اس کا مقصود ہے طالب حق بندہ کو صحیفہ انفس و آفاق کے مطالعہ کے لئے بصیرت دی گئی ہے تا کہ وہ اپنے مقصود کو پانے میں کامیاب ہو طالب حق کے لئے اپنے مقصود میں کامیابی کی ہدایت کا خلاصہ کلمہ طیبہ میں ہے۔

(۷) کلمہ طیبہ نے جس کو رد کیا اور جس کی نفی کی وہ شرک ہے جس کا اقرار کیا اور ثابت کیا وہ توحید ہے یعنی غیر اللہ میں الوہیت کی شان ثابت کرنا شرک ہے الٰہ وہ جو ابدی و ازلی ہو ابتداء و انتہاء سے پاک ہو حیات علم و ارادہ دیکھنے سننے والا ہو اور عالم کی تکوین میں ذاتی قدرت والا ہو۔

(۸) حق (خدا و مصطفیٰ و محبوبان خدا) کا ادب دین اور حق کا عشق ہی ایمان ہے۔ اس پر بندہ مومن کے اعمال کی قبولیت اور اس کی نجات کا دارومدار ہے اور عشق کے قابل صرف وہی ذات ہو سکتی ہے جو حروف عشق کی یعنی عین حق' شان حق اور قرب حق والی ہو اور ایسی ذات صرف ذات مصطفیٰ ہی ہے۔

(۹) اے طالب حق و ہدایت یاد رکھ کہ اہل حق اولیاء اللہ ہی کی ذات ہدایت و روشنی کا مینار ہے اور ان کی تعلیم و تربیت نجات اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

(۱۰) ذکر و فکر: اے عزیز ذکر دو قسم کا ہے اول مطلق ذکر دوم ذکر موجب فکر' ذکر مطلق معشوق حقیقی کی صرف یاد کا نام ہے اور ادنیٰ تعلق کا مظہر ہے اور موجب بقاء ہے اور بقاء جمود اور جمود ناقص ہے اور فکر موجب ارتقاء ہے اور

Marfat.com

ترقی ہے یا یوں کہو کہ ایک یاد تذکیری ہے جو ادنیٰ ہے اور ایک یاد تعمیری ہے جو اعلیٰ ہے اکثر صوفیائے سابقہ کا کلام ذکر مطلق پر مشتمل ہے صرف مولانا روم کا کلام فکر یعنی تعمیری یاد پر مشتمل ہے ذکر کی انتہاء فکر' فکر کی انتہاء عمل صالح اور عمل صالح کی انتہاء خلافت ہے اور خلافت کی انتہاء قرب خداوندی ہے۔

(۱۱) تصوف: اے میرے عزیز ضابطہ کائنات کا وہ تصرف جو انفس و آفاق کی اصلاح پر حاوی ہو تصوف کہلاتا ہے تصوف محض رسم ورواج یا چند وظائف کا نام نہیں بلکہ خلافت و دستور اسلام کی عملی شکل میں اصلاح انفس و آفاق کا عالمگیر منصوبہ ہے اور اسی کا نام طریقت اور فقر بھی ہے معلم ضابطہ کائنات ﷺ کا ارشاد ہے کہ شریعت میرے اقوال' طریقت میرے افعال اور حقیقت میرے احوال اور معرفت میرے اسرار ہیں۔ اے میرے عزیز! اپنے مرشد کامل کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ظاہری و باطنی حرکات و سکنات کو ضابطہ کائنات کے سانچہ میں ڈھالنے کی پوری کوشش کیا کرو۔

(۱۲) قول فیصل: اے عزیز اور پیارے صاحبو! حق کا ادب دین اور حق کا عشق ہی ایمان ہے اسی پر ہماری نجات اور ہمارے اعمال صالحہ کی قبولیت کا مدار ہے یہی اللہ کی وہ مقرر کردہ حدیں ہیں جن پر قائم رہ کر افراد کائنات اخوت و مساوات کے مضبوط رشتہ میں منسلک ہوئے رب کائنات نے دین وایمان پر قائم رہنے والوں ہی سے انتم الاعلون کا وعدہ فرمایا تھا جب تک ہم دین وایمان پر قائم رہے فتح وکامرانی ہمارے قدم چومتی رہی اور جب ہم

Marfat.com

نے اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود کو توڑا تو ہمارا شیرازہ بکھر گیا اور ہم فرقوں میں بٹ کر کمزور تر ہوتے چلے گئے اور آج یہود و ھنود کے ہاتھوں رسوا ہو رہے ہیں خالق کائنات اپنی حدوں کا ذکر کرتے ہوئے ضابطہ کائنات (قرآن کریم) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

(۱) یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (البقرہ ۲/۷)

(۲) اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانشمندوں کے لئے (البقرہ ۲/۱۲)

(۳) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (النساء ۱۳/۴)

(۴) اور جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔ (النساء ۱۳/۴)

(۵) گنوار کفر و نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل ہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (توبہ ۱۱/۱)

(۶) توبہ والے' عبادت والے' سراہنے والے' روزے والے' رکوع والے' سجدے والے بھلائی بتانے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کو

Marfat.com

نگاہ رکھنے والے خوشی سناؤ مسلمانوں کو (توبہ ۳۰/۱۱)

(۷) یہ اس لئے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (المجادلہ ۱/۲۸)

(۸) اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جو اللہ کی حدود سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ (۲۸/۱۷)

اے میرے عزیزو! ان آیات کریمہ سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں جن سے تجاوز نہ کرنا ہی دین وایمان پر قائم رہنا ہے اور اپنی حدوں پر قائم رہنا علم وہدایت کا نور نجات اور کامیابی کے لئے لازم ہے پس ان حدوں کو پہچاننا اور ان سے تجاوز نہ کرنا دینی وایمانی اور بنیادی فرض ہے اور جو ان حدوں کو پہچاننے سے غافل ہو کر تجاوز کر جائے اسے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ظالم' جاہل' نافرمان' جہنمی' دردناک عذاب والا سخت کافر' منافق' علم دین کے نا قابل اپنے آپ پر ظلم کرنے والا بتایا ہے۔ بندہ مؤمن کو یہ معلوم کرنا نہایت لازم ہے کہ وہ کون سی حد ہے جس سے گزرنے پر آدمی علم' ہدایت' تقویٰ ایمان' نجات جنت' کامیابی سے نکل کر جہالت' نافرمانی' دائمی جہنم کے دردناک عذاب اور کفر ومنافقت اور گمراہی والا بن جاتا ہے اے میرے عزیزو! اس بارے میں اگر ہم اپنی رائے اور خیال یا فیصلہ کو برائے ثبوت پیش کریں یا اپنے ہم مرتبہ لوگوں سے دریافت کریں تو بات فیصلہ کن نہ ہوگی ممکن ہے اس میں ہماری انسانیت لغزش کر جائے اور غلطی سے کچھ اور کہہ دیں لہذا ہم زندہ خدا کے زندہ کلام سے اس بارے میں دریافت کر کے فیصلہ لیں کہ اس تنازعہ کو فیصلہ کے لئے کہاں لے جائیں کہ قطعی اور بلا شک وشبہ یقینی فیصلہ ہو سکے چنانچہ ہم نے

Marfat.com

اپنا یہ مدعا باری تعالیٰ کے حضور پیش کیا تو اس کا جواب ارشاد ہوتا ہے **فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللہ و رسولہ . واحسن تاویلا** (۵/۵النساء) ترجمہ پھر اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا اٹھے تو اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہی بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔

حاصل یہ کہ تنازعہ اللہ و رسول کے فرمان سے چکاؤ اللہ و رسول کا فرمان ہی قول فیصل ہے جیسا کہ سورۃ الطارق میں فرمایا انہ لقول فصل بے شک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے پس ہم نے اللہ و رسول سے دریافت کیا کہ وہ کون سی حد ہے جس کے گزرتے ہی آدمی دین و ایمان کی حدود سے نکل کر کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے اسکا جواب ضابطہ کائنات سے یوں ملتا ہے۔ اے ایمان والو! میرے محبوب کے حق میں راعنا کہنا چھوڑ دو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (البقرۃ ۱۲/۱) اس میں راعنا لفظ کا استعمال رسول خدا معلم کائنات نور مجسم احمد مجتبیٰ ﷺ کی شان میں بیسیوں معنیٰ تو ادب کے بھی رکھتا ہے مگر ایک معنی چرواہا و گڈریا کے بھی اس میں پائے جاتے ہیں لہذا تمام اہل ایمان کے سردار اولین مومنین صحابہ کرام کو اس کا بولنا ہی منع ہو گیا اور آئندہ بولنے والے پر بارگاہ خداوندی سے کفر اور دردناک عذاب کا فیصلہ صادر ہوا۔ دوسری جگہ ارشاد ربانی ملاحظہ ہو ''اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ (توبہ ۱۶/۱۰) اس آیت مبارکہ کا شان نزول یہ ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی آخر الزمان ﷺ نے منافقین کے برے انجام کا ذکر فرمایا تو ایک شخص جلاس نے کہا اگر حضور نے سچ کہا تو ہم لوگ

Marfat.com

گدھوں سے بدتر ہوگئے عامر بن قیس نے یہ خبر حضور پُرنور ﷺ کے گوش گزار کردی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلاس سے پوچھا تو وہ قسم کھا گیا کہ میں نے یہ نہیں کہا عامر نے مجھ پر تہمت باندھی ہے پھر عامر نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے سچ کہا ہے اور عامر نے دعا کی کہ مولا سچے کی تصدیق فرمادے اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ آیت مبارک کے ضمن میں دوسری روایت یہ ہے کہ حضور رحمت عالم نے سفر تبوک کے دوران ایک جگہ قیام فرمایا اور شمع رسالت کے پروانوں کو شام وعراق کی فتوحات کی پیشن گوئی فرمائی اس وقت تین صحابی ایک طرف کھڑے تھے ان میں ایک نے کہا کہ بیٹھے یہاں ہیں اور خبریں شام وعراق کی دے رہے ہیں بھلا محمد غیب کیا جانیں۔ اس پر دوسرا ہنسا اور تیسرا خاموش رہا اتنے میں ایک اور صحابی آئے اور حضور انور ﷺ کی خدمت میں عرض کی حضور میری اونٹنی گم ہوگئی ہے اس پر وہ شخص بولا کہ اندازہ کرو کہ قریب سے اونٹنی گم ہوگئی ہے اس کی خبر نہیں اور خبر دے رہے ہیں عراق وشام کی فتح کی اور کہا وَمَا یُدْرِیْہِ بِالْغَیْبِ محمد غیب کیا جانیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے حالانکہ اونٹنی بھی حضور کی بتائی ہوئی جگہ سے ملی مگر ان کی اتنی سی بے ادبی پر توحید' اسلام' صحابیت' جہاد' تبلیغ' نماز' روزہ وغیرہ ان کے کچھ کام نہ آیا اور ان کی معافی کے متعلق حکم آ گیا کہ ہم ہرگز انہیں معاف نہیں کریں گے۔ الحجرات کی دوسری آیت میں ارشاد ربانی ہے اے ایمان والو! اپنی آوازیں غیب بیان نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلا کر بات کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

Marfat.com

صحیح بخاری شریف میں اس کی تفسیر یوں ہے کہ ایک مرتبہ بنی تمیم کا قافلہ مسلمان ہوا اور اس کے انتظام کے لئے کسی ایسے صحابی کی تقرری کرنی تھی جو انہیں اسلام کے ارکان وقواعد سے آگاہ کر سکے حضور پُرنور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکرؓ آپ کس آدمی کو تجویز کرتے ہیں آپ نے قعقاع نامی صحابی کا نام تجویز کیا ان کے بعد حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے تجویز طلب کی تو آپ نے ابن حالیس کا نام تجویز فرمایا اس پر ابوبکر بول اٹھے یا عمر ما اردت الا خلافی اے عمر! تم ہمیشہ میرے خلاف کرتے ہو حضرت عمرؓ نے جواب دیا اس میں اختلاف کی کوئی بات نہیں ہے یہ تو رائے کی بات ہے میں نے تو اپنے آقائے دو جہان ﷺ کے حکم کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے مگر اس گفتگو کے دوران دونوں اصحاب رسول ﷺ کی آوازیں آواز مصطفیٰ ﷺ سے بلند ہوگئیں تو بارگاہ رسالت اور مرشد کائنات کا انتہائی ادب امت مسلمہ کو تعلیم فرمانے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی جس میں تنبیہ کی گئی کہ تمہاری آواز کسی حال میں بھی نبی کی آواز سے اونچی نہیں ہونی چاہئے بلکہ اگر مرشد و معلم کائنات خاموش بھی ہوں تب بھی عامیانہ لہجے میں ہرگز نہ بولو کہ اتنی سی ترک تعظیم سے عمر بھر کا سب کیا کرایا تباہ ہو جائے گا اور تمہیں پتہ بھی نہ ہوگا چنانچہ ہمارے ان بزرگوں نے اس حکم پر اس نہایت کا ادب اپنی فطرت ہی بنا لیا کہ پھر سرگوشی کے طور پر بارگاہ رسالت میں کلام کرتے۔ حتیٰ کہ کئی بار بتکرار معلم کائنات کو پوچھنا پڑتا کہ تم کیا کہتے ہو اس مبالغہ کے ادب و تعظیم پر ان کی وہ فروگزاشت معاف ہو جانے اور آئندہ اس ادب پر اجر عظیم کا فیصلہ صادر ہوا جو اگلی آیت میں مذکورہ ہے بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے

Marfat.com

ہیں رسول اللہ کے پاس وہی ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لئے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

سوائے میرے عزیزو! معلوم ہوا کہ جس کسی سے شان رسالت میں کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ کلمہ یا حرکت خلاف ادب صادر ہو جائے تو اس کا مرتکب دین و ایمان کی حدود سے نکل کر کفر کی حدود میں پہنچ جاتا ہے اس بارے میں خالق کائنات وحدہ لاشریک کا یہ فرمان بھی سن لو وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا اللہ کی سنت و عادت و قانون بدلتا نہیں۔ اب اس خدائی فیصلہ کے بعد آپ حضرات خود انصاف کریں کہ اگر کوئی شخص بھی خدا اور رسول کی شان میں گستاخی کے کلمات کہے یا تحریر لرے کیا اس پر بھی اس قانون خداوندی کا اطلاق ہوتا ہے اگر ہوتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے گا جب کہ اس کا فیصلہ ہے کہ اس کا قانون بدلتا نہیں اور اب ہمارے جن کرم فرما حضرات نے خدا اور مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کے الفاظ کہے یا نشر کئے یا تحریر کئے تو وہ اپنے دین و ایمان کا جائزہ لیں کیا ایسی تحریریں اور عقائد امت بنانے والے ہیں یا تفرقہ پیدا کرنے کا باعث ہیں اور انہیں حضرات کے پیروکار بھی دین و ایمان کی روشنی میں غور و فکر کریں کہ اگر تم بھی ان کے ساتھ اسی اعتقاد میں شامل ہو اور ان کے ساتھ میل ملاپ رکھو اور انہی کی اقتدا میں نمازیں پڑھو تو کیا تم بھی اللہ کی حدوں سے گزرنے والے ہو جاؤ گے یا نہیں؟ کیوں کہ خالق کائنات کا یہ بھی ارشاد ہے کہ **ومن یتولھم منکم فانہ منھم** اگر تم نے ان کے ساتھ میل ملاپ رکھا تو تم بھی انہی میں شامل ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

(۹) اے میرے عزیزو! اس ضمن میں مندرجہ ذیل عبارتوں پر وسیع النظری سے غور وفکر کر کے خود دین وایمان اور ضابطہ کائنات کی روشنی میں فیصلہ کرو کہ آیا ایسے لوگ اللہ کی حدود توڑنے والے ہیں یا نہیں وسیع النظری کا یہی تقاضا ہے کہ حق و باطل میں تمیز کر کے حق کا ساتھ دیا جائے اور باطل کو چھوڑ دیا جائے۔

(۱۰) وہ دل آزار عبارات قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔ صراط مستقیم میں اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں ''عبادت میں بدی کے وسوسہ کی نسبت اپنی بی بی سے مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر ومرشد و بزرگان دین حتیٰ کہ رسالت مآب ﷺ کا تصور وخیال اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے کئی درجہ زیادہ برا اور شرک ہے۔

(۱۱) خدا کی شان کے متعلق بھی نازیبا الفاظ ان کی کتب میں نقل ہیں مثلاً براھین قاطعہ' جہد المقل اور یک روزی میں ہے کہ خدا جھوٹ' چوری' زنا' ظلم' جہل وغیرہ عیوب ونقائص پر قادر ہے جو بندہ کی قدرت میں ہے سب پر اللہ قدرت رکھتا ہے ہم نہیں جانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا۔ (جہد المقل' یک روزی) جہد المقل میں مزید لکھا ہے کہ افعال قبیحہ' چوری' جھوٹ' زنا' ظلم' بدمعاشی کے کام جو بندہ کے مقدور میں ہیں خدا کی قدرت میں ہیں کہ یہ کلیہ ہے ہر مقدور العبد مقدور اللہ ہے۔ (جہد المقل وضمیمہ اخبار نظام الملک)

(۱۲) حضور انور معلم ومقصود کائنات ﷺ کی شان مبارکہ میں ایسے نازیبا الفاظ اپنی کتب میں نقل کی ہے کہ وہ کسی مسلمان کے ایمان کے لائق نہیں۔ بلغۃ الحیر ان میں ہے کہ حضور پل صراط پر میرے گلے سے لگ کر جا رہے تھے میں نے دیکھا کہ آپ گر رہے ہیں میں نے آپ کو پکڑا اور گرنے سے بچا لیا۔ بلغۃ الحیر ان۔ براھین قاطعہ

Marfat.com

میں ہے کہ عید میلاد النبی منانا کرشن کے جنم دن منانے کی مثل ہے اعادہ ولادت مثل نمود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض نقل شہادت اہل بیت ہر سال کرتے ہیں پردہ نامی کتاب میں ہے یہ قانون جو ریگستان عرب کے ایک ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ پردہ۔ تحذیر الناس میں ہے کہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق نہ آئے گا۔ حفظ الایمان میں حضور پُر نور ﷺ کے غیب کے متعلق درج کیا ہے کہ ایسا علم غیب تو زید و بکر و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات کے لئے بھی حاصل ہے۔ حفظ الایمان۔ ماہنامہ المرشد ج ۱۵ شمارہ ۲ صفحہ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۳ء میں ہے کہ ہندوؤں کے بھجن اور آج کل کے مسلمان کی نعت میں کوئی فرق ہی نہیں ہے جس طرح وہ رام لیلیٰ پڑھ کے کچھ مانگتے ہیں اس طرح ہر شعر کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ میں آپؐ پر درود بھیجوں تو میری بیماری ٹھیک ہو جائے میری ساری مشکلات دور ہو جائیں میرا کام سنور جائے۔ ماہنامہ المرشد

(۱۳) مقصد قانون: قانون کا مقصد حصول منفعت اور دفع مضرت ہے اور قانون کا حق صرف اسی کو ہو سکتا ہے جس کا علم محیط ہو اللہ کے علم نے ہی کائنات کے ذروں کو محیط کیا ہوا ہے اور نا قابل تبدیل ہے ناقص کا قانون بھی ناقص ہوگا خالق کائنات ہی کے قانون کے نفاذ میں مخلوق کی فلاح ہے۔

(۱۴) نعت: وہ کلام جو کسی کی کما حقہ تعریف پر مشتمل ہو نعت کہلاتا ہے معلم کائنات محمد مصطفیٰ کی نعت سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا ہمارا کلام صرف مدحت مصطفیٰ ہے سارا قرآن نعت مصطفیٰ ہی تو ہے نعت مصطفیٰ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء جیسا کہ ان

Marfat.com

الله و ملائکة یصلون علی النبی الایة اور قاب قوسین او ادنیٰ سے ظاہر ہے۔

(۱۵) اولیاء اللہ کے در پر حاضری کے آداب: ایک روز بعد نماز چاشت ایک برادر طریقت نے عرض کی کہ حضور! میں سلطان باہوؒ داتا دربار خواجہ ذکریا ملتانی و دیگر اولیاء اللہ کے مزارات پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے اجازت فرما کر آداب زیارت بھی سکھا دیں اس پر آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا اے پیارے صاحبو! کبھی کبھی اللہ سے بھی مل لیا کرو اولیاء اللہ سے ملنا ہی اللہ سے ملنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا اے میرے محبوب جب مسلمان اپنی جانوں پر ظلم (گناہ) کر بیٹھیں پھر آپ کے در اقدس پر حاضر ہو کر اللہ سے معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ان کے لئے معافی مانگے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے اولیاء اللہ ہی چونکہ نائب رسول ہوتے ہیں اس لئے مزید ارشاد فرمایا اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو لہذا ان اللہ والوں کے در پر حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیا کرو۔ نیز جب کوئی نیا پیر بھائی بیعت ہو تو باقی حاضرین مجلس تجدید بیعت وتوبہ کے لئے ضرور شامل ہو جایا کرو جب بھی کسی بزرگ کی خدمت میں یا اس کے مزار پر حاضری دو تو باوضو ہو کر حاضری دو اور اپنے مرشد کامل ہی کا تصور رکھا کرو تصور شیخ ہی تمام نعمتوں کے حصول کا اصل ذریعہ ہے جتنا تصور شیخ مکمل اور واضح ہوگا اتنی ہی تجلیات و برکات حاصل ہوں گی اور جو واردات مرشد کامل پر وارد ہوں گی وہی مرید صادق پر وارد ہوں گی ایک دفعہ فقیر نے حضور غوث پاک سے زیارت قبور کی اجازت مانگی تو ارشاد ہوا اے عزیز یاد رکھو کہ نانی ماں کی ماں ہوتی ہے

Marfat.com

لیکن دودھ اپنی ہی ماں سے ملتا ہے فقیر سارا راز سمجھ کر خاموش ہو گیا لیکن چند دن بعد مجھے اجازت مل گئی جب زیارات کرتا ہوا ملتان شریف پہنچا تو معرفت کے عجیب نظارے چشم باطن سے ملاحظہ کئے۔ کعبہ شریف ملتان میں موجود ہے اور انوار تجلیات کی بارش ہو رہی ہے خواجہ ذکریا ملتانی فرماتے ہیں کہ ہم نے تصور شیخ میں محو ہو کر ملتان کو عرش بنا دیا ہے یہاں پر فرشتے بھی سر بسجود ہوتے ہیں اس لئے ملتان کی سرزمین پر سنبھال کر قدم رکھنا حق کے ادب و عشق کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے نماز عصر کے وقت مزار رکن عالم پر حاضری دی فاتحہ پڑھنے کے لئے ہاتھ اٹھائے تو دیکھا کہ آپ مزار شریف میں موجود نہیں ہیں تھوڑے سے وقفہ کے بعد معلوم ہوا کہ آپ نماز باجماعت میں شامل ہیں لہذا فقیر بھی اپنے دیگر احباب کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گیا اور نماز پڑھ کر فاتحہ پڑھی اور دیگر زیارات کے لئے روانہ ہوا۔

اے عزیزو! جب بھی اللہ والوں کے در پر جاؤ ان کے مشاغل کا خیال رکھو تا کہ ان کے وظائف میں خلل نہ آئے ان کو غافل ہرگز تصور نہ کرو درویش اللہ کے ٹائپ رائٹر اور مائیکروفون ہوتے ہیں سوتے میں بھی ان کے دل جاگتے ہیں یاد حق میں مصروف اور جمال محمدی سے مسرور ہوتے ہیں اور حق کی اجازت سے طالبان حق کو اسرار الٰہی سے آگاہ کرتے ہیں عارف کامل وہ ہے کہ جس کے بال بال و رگ رگ سے انوار الٰہی و احکام الٰہی عیان و صادر ہوں مرشد کامل کا دیدار دیدار حق ہے اور عبادت میں شامل ہے مرشد کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے چہرے کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (مشکواۃ) عارف رومی فرماتے ہیں کہ اہل اللہ کی صحبت میں ایک لمحہ

Marfat.com

بھی بیٹھنا سو سالہ طاعت بے ریا سے بہتر ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

لیکن یاد رکھو کہ درویش بھی تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) سالک جو حق کے ادب و عشق سے لبریز ہوتا ہے اور اپنے حال پر غالب ہو کر دونوں جہانوں کا مالک ہوتا ہے اور اپنے متوسلین کو شریعت و طریقت کی راہ پر چلا کر منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ (۲) مجذوب وہ ہیں جو ادب و عشق سے تو لبریز ہوتے ہیں لیکن اپنے حال سے مغلوب ہو جاتے ہیں لہذا انتم سکریٰ کے تحت شرعی پابندیوں سے تو بری ہوتے ہیں مگر شریعت حقہ کا مقابلہ ہرگز نہیں کرتے کیوں کہ شریعت ماں کی گود کی طرح ہوتی ہے جس میں روتا ہوا بچہ بھی خاموش ہو کر سکون حاصل کرتا ہے ان کو برا بھلا نہیں کہنا چاہئے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے مجذوب اپنے لئے ہی خوب ہوتے ہیں۔ (۳) درویشوں کی تیسری قسم وہ ہے جو درویشان باطل یا اولیاء الشیطان کہلاتی ہے ان کی مثال بہروپیوں کی سی ہے کہ بظاہر درویشوں جیسا لباس پہنتے ہیں اور ان کی طرح رہتے ہیں اور امام الاتقیاء و امام الاصفیاء وغیرہ بھی کہلاتے ہیں لیکن درحقیقت وہ ادب و عشق حق سے یکسر محروم اور معمولات اسلامیہ کے منکر ہوتے ہیں اور عقائد باطلہ رکھتے ہیں مثلاً خدا جھوٹ بول سکتا ہے زنا کر سکتا ہے خدا مرکب ہے میں خدا بیٹا ہوں اور خدا ہاتھی دانت کا ہے وغیرہ اس کے علاوہ توہین انبیاء و اولیاء کے بھی مرتکب ہیں ایسے ہی لوگوں نے درویشی و تصوف کے پردہ میں کمالات نبوت اور جھوٹی نبوت کے دعوے کر کے لوگوں کے دین و ایمان لوٹے حتیٰ کہ اپنے نام کے کلمے بھی پڑھوانے کی کوشش کی پیر کہلانے سے کوئی پیر نہیں بنتا ایسے لوگ ہرگز پیر نہیں ہو سکتے یہ درویشان باطل مردود

Marfat.com

ہیں ان پر نگاہ ڈالنا بھی حرام ہے ان کی صحبت زہر قاتل ہے ان کی صحبت میں رہنے سے انسان دین وایمان سے یکسر محروم ہوکر زندیق ہوجاتا ہے لہذا اے عزیزو! ایسے لوگوں کی صحبت سے ہمیشہ بچتے رہو یہ صرف مال ودولت ہی کے بھوکے اور دنیا کے کتے نہیں بلکہ دولت دین وایمان کو بھی لوٹ لیتے ہیں۔

اے عزیزو! جب بھی کسی فقیر کے در پر حاضری دو تو خالی ہاتھ نہ جایا کرو کم از کم مٹی کے ڈھیلے لاکر مسجد میں رکھ دیا کرو یا مسجدوں میں جھاڑو دے دیا کرو یاد رہے کہ مطلق حرام اللہ تعالیٰ اپنے فقیروں تک پہنچنے ہی نہیں دیتا ہر وہ شے جو کسی درویش باخدا کو پیش کی جاتی ہے وہ اعتکاف کرتی ہے فقیر کے ہاں ذکر وفکر کی وجہ سے ہر وقت انوار الٰہی کی بارش ہوتی ہے جس کی برکت سے رزق میں کشادگی اور تاثیر شفا پیدا ہوجاتی ہے اور فاسد اشیاء بھی پاک ہوجاتی ہیں فقیر کو جب اور جس چیز کا حکم ہوتا ہے وہی آپ کو پیش کرتا ہے ایک روز آپ کے ایک پیر بھائی نے سیبوں کی ایک ٹوکری پیش کی وہ چند دن پڑی رہی تو گھر والوں نے ناواقفیت کی وجہ سے کہا کہ سیب اتنے دنوں کے پڑے ہیں خراب ہوجائیں گے ہمیں کیوں نہیں دیئے فقیر نے کہا ابھی پکے نہیں یہ سن کر حیران ہوئیں اور خاموش ہوگئیں بعد میں فقیر کی عدم موجودگی میں کنیز ایک سیب لے گئی اور کھالیا کھاتے ہی شدید درد شروع ہوگیا جب فقیر گھر آیا تو واقعہ دیکھتے ہی کہا کہ سیب کھالیا ہوگا ان پر کچھ دانے فاسد تھے فاسد دانہ کھانے سے ہی یہی فساد ہوا فقیر نے فوراً اسے توبہ کرائی اور آئندہ ایسی حرکت سے باز رہنے کی تلقین کی۔

(۱۶) مرشد کے در پر حاضری کا مقصد: مرشد کامل کے در پر حاضری کا مقصد فقط اصلاح نفس اور حصول علم ومعرفت ہو اصلاح نفس کے بعد دنیاوی کام خود بخود درست

Marfat.com

ہو جاتے ہیں مرشد کامل کے حضور بہترین ہدیہ قلب سلیم ہے اس لئے اے عزیزو!
اپنے ساتھ دل و دماغ بھی لے کر آیا کرو۔ فقیر کا کام دلوں کو دھونا ہے فقیر ہمیشہ آپ کو
حسب توفیق دال ساگ کھانے کو اور چٹائی سونے کو دیتا ہے تا کہ سنت مصطفیٰ و صحابہ کو
پورا کر کے درس مساوات محمدی سکھائے یہ درس صرف رب کے خلیفہ اور درویش باخدا
کے در پر ملتا ہے کسی دنیاوی بادشاہ صدر وزیر کے دربار میں نہیں مل سکتا فقیر ہمیشہ یہ
چاہتا ہے کہ میرے بچے خواہ کرنل ہوں صوبیدار یا سپاہی ہوں یا خان صاحب و مزدور
ہوں سب ایک ہی دستر خوان پر بیٹھ کر کھائیں اور ایک ہی چٹائی پر سوئیں تا کہ امراء
کے جسم بھی چٹائیوں اور سادہ کھانوں سے آشنا ہوں۔

اے عزیزو! سارا سال عمدہ کھانے کھاتے اور عمدہ بستر پر سوتے رہتے ہو اس لئے
مرشد کے در پر عمدہ کھانے اور عمدہ بستر کی خواہش ہرگز نہ کیا کرو اگر خواہش دل میں پیدا
ہو تو سمجھ لو کہ ابھی تم پر تمہارے نفس کا غلبہ ہے میرے مرشد برحق غوث صمدانی محبوب
سبحانی نائب و مظہر ذات مصطفیٰ کے در پر ایک بڑھیا اپنا بچہ پرورش کے لئے چھوڑ گئی
عرصہ دراز کے بعد بیٹے سے ملنے کے لئے آئی دیکھا کہ بیٹا تو دال روٹی کھا رہا ہے اور
غوث پاک مرغ کا سالن تناول فرما رہے ہیں بڑی غمگین ہوئی اور عرض کیا کہ میرا بیٹا
تو دال کھا رہا ہے اور آپ مرغ اس پر آپ نے اپنے مرغ کی ہڈیاں جمع کر کے قم
باذن اللہ کہہ کر ان پر ہاتھ پھیرا تو مرغ زندہ ہو گیا آپ نے بڑھیا سے فرمایا کہ جب
تیرا بیٹا بھی اپنے نفس کو مار کے مرغ زندہ کرنے کے قابل ہو جائے گا تو اسے بھی مرغ
کھانے کو دوں گا درویش باخدا کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا نیند و بیداری بلکہ تمام حرکات و
سکنات قرب و رضائے خدا و مصطفیٰ کے لئے ہوتی ہیں بندے کی تمام ظاہری و باطنی

Marfat.com

حرکات وسکنات کا خدا اور رسول کی منشاء کے مطابق ہونا ہی عبادت کہلاتا ہے۔ فقیر ایک دفعہ اپنے مرشد کامل قطب عالم محدث علی پوری کی خدمت میں حاضر تھا میری عدم موجودگی میں چند پیر بھائیوں نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب کے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہے ان کے لئے دعا فرمائیں آپ نے مجھے بلوا کر فرمایا کہ آپ کے پیر بھائیوں نے یہ درخواست کی ہے آپ کا کیا خیال ہے میں نے عرض کی کہ حضور میرا سینہ آپ پر روز روشن کی طرح عیاں ہے میں نے تو آپ کو ایک ایسا گھڑی ساز سمجھ کر آپ کا دامن پکڑا ہے جو کہ دلوں کی گھڑیاں درست کر کے خالق حقیقی سے ملا دیتا ہے آپ نے سن کر ارشاد فرمایا اے عزیزو! آداب طریقت اور مرشد کے در پر حاضری کے آداب شاہ صاحب سے سیکھو پھر اٹھ کر مجھے سینے سے لگایا سینہ کو اسرار الٰہی سے منور فرمایا اور فرمایا بڑی مدت سے ایک گاہک کی ضرورت تھی مولا کا شکر ہے کہ آج وہ مل گیا ہے فقیر مرشد پاک کے دربار میں کبھی چارپائی پر نہیں سویا اور ہمیشہ لنگر کے بچے کھچے ٹکڑے یا دہی کے ساتھ آدھی روٹی کھا لیا کرتا تھا لنگر کا کھانا جتنا باسی ہوگا اتنا ہی بہتر ہوگا کیونکہ انوار الٰہیہ سے معمور ہو کر باعث شفا ہوگا مرشد کامل ایک ایسی دکان ہے کہ جہاں علم و معرفت کی دولت ملتی ہے اس لئے ادب و عشق حق کے ساتھ حاضر ہو کر کچھ حاصل کر لیا کرو یقیناً منزل مقصود تک پہنچو گے فقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کرو وہ پیر پیر نہیں جو مرید صادق کو قبر میں یاد نہ کرے اور مرید مرید نہیں جو اپنے پیر کو دعا میں یاد نہ رکھے ادب و عشق حق سے محروم مرید دولت معرفت سے محروم رہتا ہے اس کی مثال اس خریدار کی سی ہے کہ وہ بغیر رقم کے کسی دکان پر جا کر کچھ خریدنا چاہے تو وہ یقیناً محروم لوٹے گا اور اس کا پھر یہ کہنا کہ دوکان میں کچھ نہیں کوئی معنی نہیں رکھتا۔

Marfat.com

(۱۷) اکل حلال اور کھانے کے آداب: ایک روز بعد از نماز ظہر بیعت کرنے کے بعد کلو امن طیبات و عمولا الصالحات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا عزیزو! آج ہم نماز' روزہ' زکواۃ وغیرہ ادا کرتے ہیں لیکن ان کا مثبت اثر نہیں ہوتا کیونکہ ہم حرام سے نہیں بچتے خالق کائنات نے فرمایا ہے کہ پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ لہذا اعمال صالحہ کی قبولیت اکل حلال پر ہے درستی اعتقاد کے ساتھ شریعت اور طریقت کے یہ بنیادی اصول ہیں۔ (۱) اکل حلال (۲) صدق مقال (۳) قلت منام (۴) قلت طعام۔ آج کل اکثر لوگ محض ست کرنے پر کھانے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اگر کوئی مخلص دوست یا رشتہ دار مجبور کرے اور نہ کھانے پر خفا ہو تو تھوڑا سا کھالو ورنہ عام حالات میں ایسا کھانا کھانا قطعاً حرام ہے ہزار بار بھی کوئی اصرار کرے تو نہ کھاؤ کیوں کہ وہ دل سے نہیں کہہ رہا اس کے جواب میں بس اتنا کافی ہے کہ کہہ دو کہ شکریہ اللہ پاک آپ کو جزا دے میں فارغ ہوں فارغ یہاں ایک خاص معنی میں استعمال ہوگا اگر آپ کھانا کھا چکے ہیں تو مطلب یہ کہ میں کھانا کھانے سے فارغ ہوں بصورت دیگر اس کی توجیہ یہ ہے کہ میرے لئے یہ طیب وحلال نہیں اس لئے میں ایسے کھانے سے بھی فارغ ہوں اس کے علاوہ محض ست پر کھانے والا پانچ قسم کے ظلمات میں مبتلا ہوتا ہے۔

(۱) پہلا ظلم یہ ہے کہ اس نے ایسا کھانا کھایا جو اس کے لئے طیب حلال اور مشروع نہیں۔

Marfat.com

(۲) اس نے ان کے انتظام میں بے جامداخلت کی۔

(۳) اپنے طعام کے انتظام کو برباد کیا۔

(۴) وہ حاضرین کی نظروں میں ذلیل ہوا جو شرعاً جائز نہیں۔

(۵) اس نے قوم کو برا نمونہ دیا۔

اس ادب شرعی سے علمی و عملی محرومی نے کافی فساد مچا رکھا ہے کسی باغ یا کھیت میں سے گزرتے ہوئے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی پھل وغیرہ نہ کھاؤ کہ یہ چوری کے حکم میں ہے مشکوک کھانا بھی ہرگز نہ کھانا' شرابی' سود خور' بدعقیدہ اور جوئے باز وغیرہ کے گھر کا کھانا بھی ہرگز نہ کھاؤ بلکہ پانی بھی نہ پیو یہ پیٹ ایک ایسا برتن ہے جو کبھی نہیں بھرتا یہ ربڑ کی مانند ہے اس کو جتنا کھینچو گے اتنا ہی پھیلتا چلا جائے گا حلوہ کھانا سنت ہے تو پیٹ پر پتھر باندھنا بھی تو سنت ہے کبھی کبھی اس کو بھی پورا کر لیا کرو ہمیشہ بسم اللہ پڑھ کر پاک حلال لیکن تھوڑا کھاؤ اور وقت پر کھاؤ ہر وقت چرتے نہ رہو انشاء اللہ صحت مند رہو گے اور اعمال صالحہ کی توفیق ہو گی کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھا کرو **الحمد لله الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین O مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین.** اے اللہ تیری ہر نعمت پر شکر۔ اپنے ہر گناہ سے توبہ۔

Marfat.com

مکتوبات حکیم ملت محدّث ہزارویؒ

مکتوبات مکتوب کی جمع ہے مکتوب خط کو کہا جاتا ہے تو اگر کوئی برگزیدہ شخصیت اپنے معتقدین یا مریدین کو خط لکھے تو ان کے خدام اور مریدین وہ جمع کر کے چھاپتے ہیں بزرگان دین میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے مکتوبات ہمارے لئے علم و ہدایت کا نمونہ ہیں اور ایک مشعل راہ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں مثلاً حضور انور معلم و مقصود کائنات ﷺ کے مکتوبات نبوی ﷺ ہمارے سامنے احادیث نبویہ میں موجود ہیں اور بعض مؤلفین نے معلم کائنات کے مکتوبات اکٹھے کئے ہیں مثلاً ایک کتاب مکتوبات نبوی میرے پاس موجود ہے اس طرح بزرگان دین اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے راہ نما اور پیشوا حضرت غوث صمدانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے مکتوبات بھی خواص کے سامنے موجود ہیں۔ حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی موجود ہیں سلسلہ نقش بندیہ میں مکتوبات مجدد الف ثانی بھی مطبوعہ لوگوں کے پاس تین جلدوں میں موجود ہیں۔ مکوبات شیخ عبدالکریم المعروف بہ میاں کریم داد بھی موجود ہے اس روش کو تازہ رکھتے ہوئے حکیم و مفتی و فقیہ ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے معتقدین و مریدین کو خطوط لکھے ہیں ان تمام کا تو کسی کو پتہ نہیں البتہ چند مکتوبات جو دستیاب ہوئے ہیں وہ آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں بزرگان دین کے

Marfat.com

مکتوبات علمی روحانی اور معرفت سے لبریز ہوتے ہیں فقیر کو جو خطوط آپ نے بھیجے تھے وہ تمام اگر مل جائیں تو وہ بھی شامل کتاب کئے جائیں گے۔ اب بطور تبرک ایک مکتوب بنام فقیر راقم الحروف کو جو بھیجا تھا وہ قارئین کے افادہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا اور امید واثق ہے کہ معتقدین اور مریدین کے لئے یہ باعث فرح وانبساط ہوگا اب وہ مکتوب مندرجہ ذیل ہے۔

مکتوب بنام میاں ظاہر شاہ قادری

راقم الحروف

خط پر جو پتہ درج کیا تھا وہ یہ تھا: مولانا میاں ظاہر شاہ قادری مدین سوات

۷۸۶

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

عزیز القدر مولانا ظاہر شاہ میاں قادری سلمکم اللہ تعالیٰ

بدعوات سعادت دارین آن کہ امروز نمیقہ شمار سیدہ کہ می ائیم۔ بے سیار خوب است ضرور بیائید اما علی الفور صفائی خود از پولیس گرفتہ دستی ہمراہ خود بیارید تا یک جا پیدا شدہ است دستی بیارید کافی باشد ۵۶ بلوچ بار دیگر قائم می شود ایں خبر امان اللہ صاحب آوردہ است در ینوقت در خانقاہ موجود است باقی احوال درین جا گفتہ شود۔ اگر دیگر علماء ہمراہ شما بیائید خوب است امروز یک اشتہار برائے تنظیم اہل سنت از پنڈی رسیدہ قاری

Marfat.com

صاحب طبع کنانیدہ فرستادنام شما ہم دران ثبت است۔ دیگر اگر فتاویٰ حضرت چمکنی مطبوع بدست افتد باید آوردو آن کتاب کہ مالاکنڈ ایجنسی دراحوال اولیاءاللہ طبع کردہ است ازشما شنیدم یاازکسے دیگر اگر بدست آید آوردقلمی خرید کردی بیارید

فقط والسلام

دعا گومحبوب آباد

ازخانقاہ محبوب آباد

ترجمہ مکتوب مندرجہ بالا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیز القدر مولانا ظاہر شاہ میاں قادری سلمکم اللہ تعالیٰ

سعادت دارین کی دعاؤں سے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج آپ کا خط موصول ہوا بہت اچھی بات ہے کہ آپ ضرور آئیں بلکہ فوراً اپنے پولیس والے صفائی کے کاغذات بھی اپنے ہمراہ لے آؤ اس لئے کہ ایک جگہ پیدا ہوا ہے دستی لے آؤ ۵۶ بلوچ رجمنٹ دوبارہ قائم ہوئی ہے اور یہ خبر امان اللہ صاحب لائے ہیں اور اب خانقاہ شریف میں موجود ہے باقی حالات یہاں بیان کئے جائیں گے اور اگر دوسرے علماء بھی تمہارے ساتھ آجائیں تو بہت بہتر ہوگا اب ایک اشتہار تنظیم اہل سنت کے پنڈی سے پہنچ چکا ہے قاری صاحب نے چھاپ کر بھیج دیا ہے آپ کا نام بھی اس میں درج کیا ہے۔ دیگر اگر فتاویٰ میاں محمد عمر چمکنیؒ مطبوعہ تمہارے ہاتھ آجائے تو ضروری ہے کہ لے آؤ اور وہ کتاب ملاکنڈ ایجنسی میں احوال اولیاءاللہ میں درج کی ہے آپ سے سنا تھا یا کسی اور سے اگر ہاتھ آجائے خواہ قلمی ہو خرید کر اپنے ساتھ لے آؤ۔ فقط والسلام

دعا گومحبوب آبادی ازخانقاہ

Marfat.com

اس مکتوبت میں تاریخ کا کچھ پتہ نہیں چلتا فقیر ۱۹۷۴ء و ۱۹۷۵ء میں ۵۶ بلوچ رجمنٹ میں خطیب تھا اور یہ مکتوب اس وقت کا معلوم ہوتا ہے۔

منظوم مکتوب بنام غلام رسول

قادری فیصل آباد

حمد بے حد ہے خدائے پاک کو — اور درود حق شاہ لولاک کو
جن میں شامل آل اصحاب رسول — حضرت حق میں عقیدت ہو قبول
اے رفیق راہ غلام رسول — ظاہری دوری سے مت ہونا ملول
جسم کی دوری تو کچھ دوری نہیں — قرب روحانی کو کچھ مجبوری نہیں
ادب وعشق حق ہی دین ایمان ہے — آدمیت کی یہی تو جان ہے
ادب وعشق حق ہی دین ایمان ہے — آدمیت کی یہی تو جان ہے
ادب و عشق حقیقی زندگی — ورنہ ہے پھر زندگی شرمندگی
ہوکر کمر بستہ سفر درپیش ہے — جو مسافر ہے وہی درویش ہے
بہر مومن یہ نہیں جائے مقام — یہ جہان ہے اک گزر گاہ والسلام
عیش دنیا کے لئے تو غم نہ کھا — جارہے ہیں رات دن شاہ و گدا

Marfat.com

ہاتھ پاؤں مار کر روزی کما ہیں دلیل اس پر تیرے دست و پا
ہے یہ حکمت کا اشارہ جان لے منزل مقصود کو پہچان لے
سعی کر انجام حق پر چھوڑ دے دل لگا مولا سے غفلت چھوڑ دے
مرد کامل رہبر حق ساتھ رکھ دامن مرشد پہ دائم ہاتھ رکھ
یاد رکھ دائم خدا و مصطفیٰ حق دکھاتا ہے تو شیشہ پیر کا
آج باطل کا تو اک سیلاب ہے مرد کامل ہے مگر کامیاب ہے
فقر کی صورت میں شیطان کے مرید ہیں یزید اور شکل گویا بایزید
اے مسافر خویش و بیگانہ سمجھ دل نہ دے دنیا کو ویرانہ سمجھ
کھرے کھوٹے کی کسوٹی یاد رکھ بات بتلاتا ہوں موٹی یاد رکھ
ادب اور عشق خدا و مصطفیٰ ہو نہ جس میں خلیفہ دیو کا
سب سے اول یہ نشان معلوم کر دیکھنا پھر گرد اس کے گھوم کر
ادب و عشق حق سے ہے جو بے نصیب ہے گو فرشتہ ہو نہ اس کے قریب
یہ دعا گو کی نصیحت یاد رکھ یاد حق سے دل' زبان کو شاد رکھ
بد عقیدہ کے نہ آنا جال میں ماضی مستقبل ہے محمود حال میں

یہ مکتوب اس وقت کا ہے جب کہ فیصل آباد کا نام لائل پور تھا پھر لائل پور سے فیصل آباد بنا۔ یہ تیسرا مکتوب فیروز دین قادری سورج گلی ہری پور کی طرف سے ہے یہ مکتوب بھی منظوم ہے۔

Marfat.com

مکتوب بنام فیروز دین قادری

سورج گلی ہری پور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد دعا سلام مبارک سن فیروز پیارے
حق دا تابع رہیں ہمیشہ راس تیرے کم سارے
ملیا خط محبت بھریا کھلے حال حوالے
میں کی تے کی میری طاقت قدرت قدرت والے دی
صدقہ حضرت غوث الاعظم ہوندے کم آسانی
وچ اطاعت حکم شرع دے ختم ہووے زندگانی
سید علی انور صاحب نے دعوت نال بلایا
عرس آنہا ندا عاجز یاروں مالک آپ سجایا
رسمی وعظ تے مقرر باہر آج شماروں
اے پراد باں عشقاں والے ملن قسمت پاروں
علم عمل دی خوبی نا ہیں ہرگز پاس اساڈے
رب دیاں پیار یاندی پر نسبت شالا نال اساڈے
کی عاجز مسکین نمانا حیثیت لاشے ناکارہ
صدقہ حضرت غوث الاعظم کرم ہو یا سچیارا

Marfat.com

ادب عشق دیاں قیمتی گلاں رحمت نال سنایاں
خاطر پاک رسول اللہ دے سمجھیاں تے سمجھا یاں
ادب تے عشق رسول اللہ دا دین ایمان مدامی
اداباں عشقاں والے مومن دوئے جہان گرامی
بے ادبان دا سنگ حمایت رشتہ نری ضلالت
ہر علاقہ بے اداباں دا جانو نری بطالت
عالم صالح او ہو جیہڑے اداباں عشقاں والے
ادب عشق دے ویری ہوسن کل کافر تے منہ کالے
پہلا سبق ایہہ قادریاندا یاد مدا می
دو جاسبق اصلاح عمل دی کی خاصے کیا عامی
کسوٹی قرآن تے آل نبی دی ایہہ ثقلین گرامی
نائب اتے خلیفے حق دے امت وچہ مدامی
زر عمل سنیارا مومن پیر صراف پچھانی
کسوٹی ثقلین یقینی گل دینی ایمانی
کسوٹی دی پھر کھوں خالص زر خالص کہلادے
صالح عمل ثقلین کسوٹیوں خالص پایا جاوے
سبق اول ایمان دو جا تقویٰ حق پچھانی
تیجا معیت سچیاں سندی جوں فرمان ربانی

(یا ایھا الذین امنوا اتقواالله و کونوا مع الصادقین ۴/۱۱۹ سورۃ توبہ)

Marfat.com

ہر ہر عمل اپنے نوں پیارے میزان شرع دے تولیں
موافق حقدے سکون تے حرکت چپ کریں یا بولیں
واعملوا صالحا حکم الٰہی جوں کروچہ قرآنی
صالح عمل کرو فرمایا سچے حکم ربانی
اول ایمان درست کرو فیر ٹھیک کرو اعمالاں
ایہہ دو سبق پکا کے تیجا صحت ذہن خیالاں

یہ ایک منظوم مکتوب ہے اس میں حضرت حکیم وفقیہ ومفتی ملت اسلامیہ نے آج کل کے دور کے فسادات اور عقائد کی پائمالی کی طرف اشارہ فرما کر ایک نصیحت آموز مکتوب تحریر فرمایا ہے اس میں بدعقیدہ لوگوں کی نشانیاں بھی واضح فرمائی ہیں کہ ایسے لوگوں کی صحبت سے بچو۔

مکتوب بنام نذیر حسین شاہ منیر ثریا سید نقوی

حکیم وفقیہ، مفتی ملت اسلامیہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی کو نذیر حسین شاہ منیر اور ثریا سید نقوی نے ایک مکتوب ارسال خدمت کیا تھا حضرت صاحبؒ نے اس کا جواب مواعظانہ عارفانہ وعالمانہ انداز میں عام فہم منظوم کلام میں لکھ کر ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں ان کی طرف امریکہ بھیجا۔ وہ مکتوب قارئین کرام کے لئے پیش خدمت ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Marfat.com

نذیر حسین منیر، ثریا نقوی سید پیارے
برکت نال نے صحیح پیارے سلامت رہون سارے
نال دعا سلام اسلامی واضح سنیاں تائیں
رکھے صحیح سلامت تے خوش حسبنا اللہ سائیں
پڑھ کر بسم اللہ لکھاں شالا جواب عزیزاں تائیں
زیر علاج پنڈی میں رہیا طاقت قوت ناہیں
ہووے قبول اخلاص تسا ڈا وچ درگاہ ربانی
خیری نال سلامت شالا تکو خوشی آسانی
رب نبی دا ادب محبت پاون بختاں والے
حق دی یاد نہ پاؤن گمراہ دل جنہاں دے کالے
حکم شرع سنگ پیر اپنے نوں رکھن یاد پیارے
اس توں غافل رہندے بدراہ جو بختاں دے مارے
دید پیارے ولی دا وانگن حج اکبر کہلاوے
کی معلم کد تک حیاتی ساہ آوے نہ آوے
دین ادب تعظیم نبی دی جو اللہ فرماوے
سورۃ فتح دی نویں آیت وچ قرآن دے آوے
مقصد طاعت بندگی دا خود آپ اللہ فرماوے

Marfat.com

لعلک ترضیٰ سورۃ طٰہٰ وچ قرآن دے آوے
وچ سورۃ احزاب مبارک آیت چھونجہ آئی
درود و سلام نبی سرور تے آیا حکم الٰہی
ایہو درود خدائی ملکی وچ نماز دے آیا
لازم رہیا وچ عبادت دائم شک نہ اس وچ آیا
ادبوں ذکر خدائی نبی دا وچ زمین آسماناں
ایو ورد فرشتیاں داتے مومن جن انساناں
پچھلی رات تہجد پڑنا حق دی یاد کچیوے
مرشد برحق نال محبت بال اندر دے دیوے
کی معلم کد تیک حیاتی کرلو کم چنگیزے
صدیوں گزری عمر بندے دی ات دل فیر نے پھیرے
ملک بملکوں بندے آ آ سبق پڑہن ایمانی
دن راتی تبلیغ خلافت پاندے لوگ ربانی
سب تو اعلیٰ کم خلافت رب جیویں فرمایا
سب تو بدتر کم بغاوت منع قرآنے آیا
لازم قائم کرن خلافت ہر ہر ملک اسلامی
لازم نالے ترک بغاوت جس توں ہر ناکامی

Marfat.com

جوں اللہ اعلان چاکیتا وچ قرآن مجیدے
غافل اس توں گمراہ سارے بندے بدعقیدے
نیکی تقویٰ نال تعاون دسیا رب تعالیٰ
کرن بدی دے سنگ تعاون دل جینا دا کالا
کل دی خیر خلافت جانو کل دی بدی بغاوت
سعادت وچ خلافت جانو بغاوت وچ سقاوت
فیر او دور صدیق حیدر دا عرب عجم وچہ آوے
اوہو برکت فیر ہدایت امت نوں ہتھ آوے

اس مکتوب میں خط کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں دیا اور حضور انور ﷺ کی اطاعت اور فرمان برداری کی ترغیب دی اور حضور انور ﷺ کی تعظیم وادب کے متعلق ارشاد فرمایا اور سورۃ فتح کی آیت کا حوالہ دیا پھر تہجد پڑھنے کی بھی ترغیب دے دی۔ حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی منظور حسین جنگیاں آزاد کشمیر کو ایک مکتوب تحریر فرمایا اس مکتوب میں آپ نے حاجی منظور حسین صاحب کو عشق وادب کی ترغیب دلائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے متعلق نصیحت فرمائی اور یہ بھی بتایا کہ آج کل دین کے نام پر بستر اٹھا کر مسجدوں اور گلیوں میں پھرنے والوں سے اپنے آپ کو بچاؤ اللہ کے پیارے اللہ والوں کے ساتھ تعلق قائم رکھو وہ مکتوب درج ذیل ہے اور یہ مکتوب بھی منظوم ہے۔

Marfat.com

مکتوب بنام حاجی منظور حسین

جنگیاں آزاد کشمیر

السلام علیکم پیارے نالے نیک دعائیں
صحیح سلامت رکھے تینوں رکھن والا سائیں

دمدم یاد خدا نبی دی درود وظیفہ ہووے
قلب زبان تے چشم ہمیشہ یاد سجن وچہ رووے

گھر مومن دا جنت پیارے جانی دنیا فانی
ادب تے عشقوں اُڈ اُڈ ہونا مومن خلد مکانی

قرب رضاؤں دمدم پیارے رکھنا قدم اگاواں
سگھڑ سیانے بنھ لک ٹردے سوندے مول نہ راہاں

نال وسیلے مرد رنگیلے عارف مرد ربانی
نفس شیطانوں بچ کے کردے ولیاندی دربانی

سچیاں سنگ ہمیشہ رہنا حق فرمان الٰہی
حق دے ادب تے عشقا نوالے سچے وچہ خدائی

دائم محمد نبی دیاں کرناں قلب دماغ سوہاون

Marfat.com

الفت نور نبی دی مومن توشہ نیک بناون
قافلے دیو شیطانوں چھٹے ملک بملکاں پہنچے
شکل بیانوں مارن دھاڑے تک سن بھلے بہتے
شکل انسانی وچ شیطانی بے ادبے بے نورے
سنگ باطل دے حق دے ویری نکلن پورے پورے
اتوں اکھیارے تے دل انھے گمراہ نور ازلی
ولے حق توں علموں شکلوں بن دے ولی
رب بچاوے انہا کولوں ادب عشق دے ویری
ادب عشق دے موڑن والے جیوں ڈائن پچھ پیری
ولی اللہ دے ادبوں عشقوں حق تبلیغاں والے
پھیلیاں دین بنہا دیں پاروں اوہو اللہ والے
سچے لوگ خدائی اوہو نال انہاندے رہنا
ادب عشق حق رکھن والے دائم فکروں ٹھاہنا
دمدم منگ دعا عزیزا سنگ پاکاں داہووے
دوے جہانی ناپاکاں دی صورت نظر نہ پووے

Marfat.com

مکتوب بنام گل محمد وعبدالرحمان ومحمد اشرف

سلمکم اللہ تعالیٰ

فقیر بارگاہ کبریاء متوسل بذیل شفیع الوریٰ ومحبوبان خداو مصطفیٰ عز وجلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ واصحابہ نجوم الھدیٰ وسلم

ابو مسعود سید محمود کاظمی قادری اپنے نفس اور آپ جملہ حضرات کے حق سلامتی دین و ایمان واستقامت کا داعی بخیر ہے۔

حسب ہدایت وتعلیم پیران سلسلہ اصلاح اعتقاد واعمال وخیال پر ہدایت و نجات کے لئے اتباع شریعت وطریقت تقویٰ نماز پنج گانہ حلقہ ذکر اوراد وظائف تہجد و نماز تسبیح، ذکر وفکر حق سے تزکیہ نفس، مراقبہ، محاسبہ، حسن اخلاق صفائی معاملات علم وتوفیق ہدایت شیخ کے مطابق تبلیغ حق معیت صادقین جہاد ظاہر وباطن کی تیاری حمایت حق رد باطل ادب وعشق کے حق کے خلاف لوگوں سے اجتناب میں بلا تساہل، مسلسل کوشاں رہنے کی تلقین تاکید ودعا سے غافل نہیں آپ بھی دعائے خیر سے نہ بھولیں اور خانقاہ دارالعلوم کے ان مقاصد حسنہ میں کامیابی سلامتی ترقی کے لئے کوشاں اور داعی رہیں۔ صراط مستقیم پر پروردگار وحدہ لاشریک کی رحمتیں برکتیں ہمیشہ آپ کا ساتھ دیتی رہیں۔ آمین۔

دعائے سعادت و برکت کے ساتھ دین حق اسلام کی صحیح تبلیغ اور اشاعت کی اشد ضرورت ہے جس سے آج تک غفلت برتی گئی ہے وقت کی اشد ضرورت محسوس کر کے موثر کام ہر فرد ملت وسلسلہ کا فرض ہے علماء ومشائخ کی خواب غفلت نے اس

Marfat.com

حال کو پہنچایا ہے کہ ملت کے افراد کو ملت کے خیر خواہ بدخواہ خویش و بے گانہ کا فیصلہ کن علم نہیں۔ ملت کے باغبانوں اور باغیوں کو ایک جیسا تصور کیا جاتا ہے افراد ملت کو اس غفلت سے ہوشیار کرنا ہی وقت کی اہم ضرورت اور باطل کا توڑ جہاد ہے گلے اور طعن سے بچ کر صحیح موثر کام میں دو قدم اللہ کے بھروسہ پر اٹھانا ملی فرض اور جہاد حق میں اقدام ہے پہلا قدم ملت کے باغبان آل واصحاب سے ملت کے باغیوں سے خبردار کرنے کی خاطر ایک اہم معلوماتی کتابچہ شائع کرنا اور قوم مسلم کے ہر طبقہ میں اسے سنجیدگی سے پہنچانا ہے۔

دوسرا قدم قصیدہ باغ و بہار کو خورشید احمد کی آواز میں قوم تک پہنچانے میں قربانی دینے میں افراد ملت کو ہمراہ لینا ہے دوسرے قدم کے لئے بنیادی قربانی میں شیخ محمد علی عرف پرویز انجینئر ریلوے کراچی نے تقریباً لاکھ روپے کے ایثار سے کتاب باغ و بہار تین کیسٹوں میں شالیمار کمپنی سے ریکارڈ کرالی ہے یہ مثالی قربانی شیخ محمد علی انجینئر کی اس مقصد میں فتح فال ہے اور ہر فرزند روحانی و رفیق روحانی کے لئے جیتی جاگتی مثال ہے۔ قوم کی سرد مہری سے بد دل ہونا مردوں کا کام نہیں ہے بلکہ شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ عظیم فرزند مصطفیٰ ﷺ کے دامن گیروں کا کام تو مردوں میں خداداد ہمت سے جان ڈال کر ان سے کام لینا ہے اور یہ کام ہو کر رہنا ہے یوں ہی قوم کی اکثریت میں باغبانوں اور باغیوں کے فرق نہ پائے جانے سے بددل ہونا بھی ہمارا کام نہیں۔ یقیناً اللہ اپنے سچے دین اسلام کی تجدید خدمت میں جس سے جب چاہے کام لے لیتا ہے اور کام جس سے لیا جاتا ہے کبھی خود بھی اس کو بھی پتہ نہیں ہوتا اور ملت کے احیاء اور تجدید کا کام کرتا ہے اور دوسری طرف پہلا باغی ابلیس بھی اپنے کارندوں سے ان کی

Marfat.com

رگوں میں دورہ کر کے اپنا جانشیں بنا کر اپنا کام لیتا ہے اور ان لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ہم شیطان لعین کے فرزندوں کا کام کر رہے ہیں۔

دونوں راستوں پر دونوں کی ریلیں رواں دواں ہیں اور اپنے اپنے اسٹیشن پر پہنچانے کے لئے سواریاں لے جا رہی ہیں اور دونوں قسم کی ریلوں کو سواریاں سٹیشنوں پر سے مل رہی ہیں ہم بھی اپنی ریل کے انجن کے ڈرائیور ہیں دوسروں سے اثر لینے اور بددل نہ ہو کر اپنی منزل پر سواریوں کو پہنچا کر رہنا ہمارا کام ہے اور اس سے ۔

کچھ مطلب نہیں کیا عشق حق کا انجام ہے
حکم پر چلتے رہنا ہی ہمارا کام ہے

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مبارک خلافت راشدہ کا دور آ رہا ہے جب حضور معلم کائنات ﷺ نے فرمایا ہے سب باطل شیاطینی ملوکیت کے باطل سلسلے اپنی موت آپ مر جائیں گے کائنات میں خلافت محمد ﷺ کا مبارک دور دورہ ہوگا ہم اس مقدس دور کی راہ ہموار کر رہے ہیں اور بلند حوصلہ سے اپنا کام کر کے رہیں گے اور کرتے چلے جائیں گے ست کیشوں کو چست بنا کر دل دے کر ہمراہ لے کر کام کریں گے اللہ کے کام کبھی رک نہیں سکتے لوگ بددل ہوں یا دلیر اللہ کا کام ہو کر رہتا ہے اور ہو کر رہے گا۔

کتابچہ کا مضمون مکمل ہو کر فیصل آباد پہنچ چکا ہے محمد رفیق بلند ہمت پیر بھائی نے بغیر کسی سے مشورہ کئے کتابت کروانا شروع کرا دیا ہے یہ کتابچہ باغبانوں اور باغیوں کا گویا ایک بنیادی تعارف ہے نہایت خوش خط بہترین کاغذ پر بھاری تعداد میں چھپ کر لائبریریوں' کالجوں میں' مدارس میں گلیوں پر مفت پہنچانا ضروری ہے ان لوگوں تک پہنچانا ہمارا کام ہے پھاڑنا یا پڑھنا اور اثر لینا ان کی قسمت اور ان کا کام ہے

Marfat.com

اسے غور سے پڑھ کر نقل کرلو مخلص پیر بھائیوں کو سناؤ اور خانقاہ سے آ کر کیسٹیں لے جاؤ مزید ریکارڈ کروا کر سنجیدہ نظام سے مفید جگہوں پر لوگوں کو سناؤ اور ساتھی بناؤ نہ گھبراؤ نہ مایوسی پھیلاؤ۔

اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے　　پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے
جب ہمت کی جولانی ہے　　تو پھر پتھر بھی پانی ہے
پھر دور خلافت آتا ہے　　باطل خود مٹا جاتا ہے
یاں حق باطل کا کھاتا ہے　　رہ اس میں جو تیرا کھاتا ہے

کتابچہ اور کیسٹوں میں حصہ لینے کی تحریک کی بسم اللہ کرو اللہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر قائم رہ کر کام پر استقامت کی دعا کرتے رہو۔ سب کو مضمون واحد ہے۔

والسلام

محبوب آبادی

مکتوب بنام صوبیدار فضل داد جہلم

اور چودھری اصغر علی

یہ مکتوب حکیم ملت محدث ہزارویؒ نے جنوری ۱۹۷۱ء مدینہ نبوی سے جناب صوبیدار فضل داد صاحب اور جناب چودھری اصغر علی صاحب کو لکھا

من صنی فی مسجدی ار بعین صلاۃ لاتفوۃ صلاۃ کتبت لہ برائۃ من

Marfat.com

النار و براء ة من العذاب و براة من النفاق صدق رسول الله ﷺ من مكة المنوره فی یوم سوموار سنة ۱۳۹۰ھ الموافق ۱ جنوری سنته ۱۹۷۱ء

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته بعد عن تعالیٰ و صلت المدینة المنوره یوم الثلثاء الموافق ۱۶.۱.۷۱ . بخیر وعافیت ذالک و بفضل الله تعالیٰ و برکاته و دعاء لکم الصالح وانی لقلتم لکم الدعاء فی روضة الرسول الاعظم ﷺ و فی جمیع الا ماکن المقدسة بان یبلغکم المقصود و یجعلکم من القاد مین الی زیارة مسجد الرسول صلوات الله علیه و سلامة فی الاعوام الاقادمة انه سمیع مجیب الدعوات مع ابلغ تحیاتی الی کل من حضرت .

آپ سب کومبارک ہو ہم حضور سیدنا غوث الاعظم کی توجہ وکرم سے بغداد شریف سترہ روز رہ کر پانچ فروری کو احرام باندھ کر دربار غوث پاک سے ہوائی سفر کر کے کویت تہران ریاض ظہر عصر مغرب کی نمازیں ہوائی اڈہ پر ادا کر کے ذکر اور تبلیغ سے فضا گونجاتے ۳۱ ہزار فٹ کی بلندی میں ذکر ونعت میں پرواز کر کے ۶ فروری جدہ اور ۷ مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے ۹-۲-۷۱ مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوئے۔

سوموار کے روز سارے راہ ذکر تلبیہ دعا مناجات اور شوق مدینہ میں جاگتے رہے جو ریکارڈ کیا گیا نجیب علی مدینہ طیبہ ہم سب سے پہلے چلے گئے تھے دو جمعے وہاں پڑھے پھر ۲۵ فروری روانہ ہو کر فراق کی قیامت میں مکہ المکرمہ ابواء شریف وارد ہوئے رات ہماری کارنے والئی دو جہان کی والدہ پاک کے مزار کے طواف کئے اور صبح زیارت

Marfat.com

نصیب ہوئی سب کے لئے نفل پڑھے دعا کی پھر پانچ جنوری اور جمعہ حج اکبر ہوا ہر جگہ
سب کو دعائیں دیں ذکر وفکر کی تاکید پیر بھائیوں کو سلام ودعا۔

محبوب آبادی

خبر نامہ خلافت جنوری ۱۹۹۰ء

مکتوب بجواب محمد شریف

یہ مکتوب پنجابی زبان میں منظوم لکھا گیا ہے برادرم محمد شریف نے کچھ گزارشات کی تھیں حکیم ملت محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے منظوم پنجابی مکتوب تحریر فرما کر ان کو ارسال کیا اس میں دین کے متعلق نصیحت آموز عرفانی باتیں تحریر ہیں۔

اللہ اللہ کر جواب لکھاں چاخط شریفوں آیا
لکھدا خط محبت بھریا نویں آپ نے آیا
ادب عشق وچ زندہ رہویں خیری نال پیارے
یاد کرے رب اسنوں جیہڑا رب نوں نت پکارے
رب نبی دا ادب محبت بختاں والے پاندے
نیک نصیب انہاندے جیہڑے ایہو کردے جاندے
ذکروں فکروں پیر اپنے نوں رکھو یاد عزیزو
اوڑک ہونا دنیا فانی نے برباد عزیزو
میلا ولی اللہ دا و انگن حج اکبر کہلاوے

Marfat.com

عارف دا دیدار رب سچے دا ساہ آوے نہ آوے
دم دا کی بھروسا لوگو دم غنیمت جانو
دم دم یاد خدا جو کردے ولی انہاں نوں جانو
دین سچا ادب نبی دا عشق ایمان پچھانوں
ادب عشق وچ محکم جیہڑے ولی اللہ دے جانو
تعزروہ و توقروہ وچ سورہ فتح جو آیا
فرض ادب تعظیم نبی دی اللہ نے فرمایا
مقصد طاعت بندگی خود اللہ آپ فرمایا
لعلک ترضیٰ سورہ طٰہٰ وچ قرآنے آیا
وچ سورہ احزاب مبارک آیت چھونجہ آئی
درود و سلام نبی سرور تے ہو یا حکم الٰہی
ایہو ورد خدائی آیا نالے کل خلقائی
فرض عبادت اندر نالے شک رہیانہ کائی
ادب تے ذکر خدا نبی دا وچ زمین آساناں
ایہو ورد فرشتیاں اتے مومن جن انساناں
سرگی اٹھ شریف پیارے حق دی یاد کیوے
مرشد نال محبت اندر بال اندر دے دیوے
کے جاناں کد تیک حیاتی کرے کم چنگیرے
صدیوں گزری عمر بندے دی غیر نہ مول پھیرے

Marfat.com

ملک بملکوں بندے رب دے ذکر کریندے آئے
ولیاں نال تعلق رکھ کے جنت ول سدھائے
سب تھیں کم خلافت اعلیٰ جیویں رب فرمادے
سب تھیں کم ہے برا بغاوت رب نوں جو نہ بھاوے
لازم قائم کرن خلافت ہر ہر ملک اسلامی
لازم نالے ترک بغاوت جس تھیں ہر نکامی
جوں اعلان خدائی ہو یا وچ قرآن مجیدے
غافل اس تھیں گمراہ سارے نالے بد عقیدے
نیکی تقویٰ نال تعاون فرض کیتا رب سچے
منع بدی دا سنگ تعاون کرن دلال دے کچے
کل دی خیر خلافت' اندر کل دی بدی بغاوت
سعادت وچ خلافت آئی بغاوت وچ شقاوت
کرو دعا مومن سارے دیوے رب خلافت
خیر قرون ملے مُڑ شالا اوہو فیر سعادت
اوہو دور صدیق علی دا عرب عجم فر پاوے
اوہو برکت خیر ہدایت امت شالا پاوے

(خبرنامہ خلافت صفحہ ۱۲۸ اپریل ۲۰۰۰ء)

Marfat.com

مکتوب بنام ڈاکٹر محمد سلیم قادری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز روحانی دینی وایمانی محمد سلیم القادری سلمھم اللہ القادر المتعال محبت سے مملو مکتوب ہمدست ہوکر دعاء ومحبت میں زیادۃ کا باعث بنا آپ کے اور جملہ احباب حلقہ ذکر میں شامل ہونے والوں کو دعوات محبت وترقی درجات اور دو جہان کی سعادت کی دعائیں سب کے لئے ہیں اپنا قرب ورضا عطا فرمائے۔ آمین۔

اس شر وفتنہ والے دور میں اللہ رسول کا ذکر کرنا جہاد ہے جن حضرات کو اللہ توفیق دے عرس پر تشریف لائیں تا کہ حضرت پیر بغدادی صاحب اور دیگر علماء ومشائخ کی زیارت سے مشرف ہوں اور آپ کے لئے ان کے حق میں دعا کرائی جائے بلکہ زیادہ دوست احباب کے ساتھ آئیں تا کہ سب کو برکت اور علم وعرفان نصیب ہو۔ اپنی مِلک سے جو عرس کی تبلیغی پاک برکات میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ اس کا ہزاروں درجہ بڑھ کر اجر دے یہ اجتماع خالص ملی تبلیغ وذکر کا ہے دنیاوی سیاسی اغراض وآلائش سے پاک ہے سب کو دعا وسلام۔

فقط وسلام

آپ کا دعا گو فقیر محبوب آبادی

Marfat.com

مکتوب بنام ویرخان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ بعد سلام ودعاء مسنون عزیزی ویرخان سلمہ الرحمان اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کو اپنے پسندیدہ دین اسلام پر مستحکم رکھے اور درست اعتقاد وعمل مقبول پر خاتمہ نصیب ہو آمین اور خدا کی سچی تعظیم ومحبت والوں میں ہمارا حشر ہو ثم آمین۔

فقیر بہت عدیم الفرصت رہتا ہے اور خطوط کا جواب خود ہی اکثر دیا جاتا ہے لہذا ڈاک کی زیادتی سے اکثر دیر ہو جاتی ہے تم [illegible] ے دریافت کر[illegible]ہ امور کا مختصر جواب لکھا جاتا ہے خالی الذہن ہو کر غور سے ان کے سمجھنے کی کوشش کرو۔

سوال: تم نے دریافت کیا کہ حضور ﷺ خدا کے نور سے ہیں یا مثل فرشتوں کے ہیں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب: حضور سراپا نور ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک نے تمام چیزوں سے اول مخلوق فرمایا اپنے نور سے اور کتاب وسنت سے آپ پر اطلاق نور کا ثابت ہے سورۃ نور ۵/۱۸ میں ہے مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح تفسیر ابن جریر جلد ۱۸ صفحہ ۹۵ مرقوم ہے ابن عباس کعب اخبار کے پاس آئے تو ان سے اس آیت میں نور کی بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا فقال کعب مثل نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمشکوٰۃ کعب اخبار نے جواب دیا کہ مثل نور نور محمدی کا بیان ہے تفسیر خازن ۵/۶۳ میں ہے مثل نورہ ھو نور محمد وہ نور محمدی ہے معالم التنزیل ۵/۶۳ میں ہے سعید بن جبیر اور ضحاک نے اس کی

Marfat.com

تفسیر میں فرمایا ھو محمد ﷺ وہ حضور نبی پاک محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور امام بخاری و مسلم کے استاد حافظ الحدیث احد الاعلام امام عبدالرزاق ابوبکر بن الھمام اپنی مصنف شریف میں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں قال قلت یارسول اللہ با بی انت و امی اخبر نی عن اول شئی خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان الله تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی فرمایا اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ فجعل ذالک النور یدور بالقدرة حیث شاء الله تعالیٰ و لم یکن فی ذالک الوقت لوح ولا قلم ولا جنة اولانار ولا ملک ولاسماء ولاارض ولا شمس والا قمر ولا حبنی و لا انسی فلما اراد الله ان یخلق الخلق قسم ذالک النور اربعة اجزاء فخلق من جزء الاول العلم و من الثانی اللوح و من الثالث العرش ثم قسم الجزاء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش و من الثانی الکرسی و من الثالث باقی الملائکة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السماوات و من الثانی الارضین و من الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اجزاء الحدیث بطوله. وہ نور قدرت سے دورہ فرماتا

Marfat.com

رہا جہاں خدا تعالیٰ نے چاہا اس وقت لوح و جنت دوزخ فرشتے آسمان زمین سورج چاند جن انسان کچھ نہ تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نے نور کے چار حصے فرمائے پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کئے پہلے سے فرشتے حامل عرش' دوسرے کرسی تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے پھر چوتھے کے چار حصے کئے پہلے سے آسمان دوسرے سے زمین تیسرے سے بہشت و دوزخ بنائے پھر چوتھے کے چار حصے فرمائے۔ (الی آخرالحدیث) امام بیہقی نے بھی ایسی ہی روایت پیش کی ہے۔ الخ

مکتوب بنام ملک ممتاز خان

نامہ عشق و ادب صادر ازاں
مخلصی فی اللہ ملک ممتاز خان
سر نوشت نامہ اش یک شعر بود
یعنی بر پیشانیش چو مہر بود
دست قدرت سر نوشت مانوشت
کار خوباں خوب می باشد نہ زشت
گرچہ غرق بحرعصیانیم ما
روز و شب لاتقنطوا خوانیم ما

Marfat.com

بر تنش بردہ سبق بر قبر او
نا امیدی نیست اندر شہر او
شہر یاد ماست رحمان و رحیم
ناامید از رحمتش باشد رحیم
خالق ماہم خداوند کریم
ہم شفیع ما حبیب او کریم
میر ما ہم پیر ما غوث الوریٰ
قدم گاہش شد رقاب اولیاء
ہرچہ گفتہ از خدا مامور گفت
مظہر قدرت شدہ مقدور گفت
فیض یاب از بارگاہ مصطفیٰ
آن کہ نطق پاک او وحی خدا
زیر فیض قدم او شد پیہ ما
بر زبان نادر بجز حکم خدا
سر قدرت دان بیان و گفتش
آنچہ دادش حق بگفت او باز پس
منکر قدرت بود سر تاب ازو
گشت قلب و ذہن ما شاداب ازو
نعت حق را تحدث کردو گفت

Marfat.com

در معنیٰ حقیقت راست سنت
در تحدث زیر پائے مصطفیٰ
گفت زیر پا رقاب اولیاء
کار ما تسلیم وہم تصدیق و یقین
کار منکر ریب و شک بحث اندرین
کار منکر انحراف انکار او
کار مومن اتحاف اسرار او
قادریت گیر و ایدل شاد باش
و از رجیم و مکر او آزاد باش
چوں پسر برگردن پشیان
چوں پدر بر گردن پشتینان
از مقام و زعطا قربان او
شد مقام اولیاء دامان او
ہر چہ گفتہ پیر ما محمود گو
در صف محمود بان محمود شو

ترجمہ: اشعار مکتوب: اس خط سے عشق وادب صادر ہوا جو اللہ کے لئے میرا مخلص ملک ممتاز ہے خط کے سرنامہ پر ایک شعر لکھا ہوا تھا وہ ایسا ہے جس طرح پیشانی پر مہر لگا ہو۔ قدرت کے تھ نے لکھا جو ہم نے لکھا تھا اور خوبان کا کام بہتر ہوتا ہے نہ کہ برا۔

Marfat.com

اگر چہ ہم گناہوں میں غرقاب ہیں لیکن دن رات اللہ تعالیٰ سے امید والی آیت پڑھتے ہیں اس کی رحمت نے قہر پر غلبہ حاصل کیا ہے اور اس کے شہر میں ناامیدی نہیں ہوتی ہمارا خالق کرم کا خالق ہے اور ہمارے شفاعت کرنے والے بھی شفیع ہیں اور ہمارا پیر غوث الوریٰ ہے اور آپ کا قدم اولیاء کی گردنوں پر ہے جو کچھ فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے باطنی حکم ملا ہے اور آپ اللہ کی قدرت کا مظہر ہیں اور مقدور فرمایا اور آپ حضور انو ﷺ کی طرف سے فیض یاب ہیں اور حضور انو ﷺ کا گفت اللہ تعالیٰ کا گفت ہے جو کہ وحی الٰہی ہے اور ہمارے پیر آپ کے قدم سے فیض یاب ہوئے اور آپ کی زبان پر بغیر اللہ تعالیٰ کے کوئی حکم نہیں ہے قدرت کے راز کو جانا تو بیان فرمایا جو دیا گیا تھا حق فرمایا اور قدرت کا منکر اس سے منہ موڑے گا اور ہمارا دل و دماغ اس سے شاداب ہوا اور حق کی تعریف کو تحدث بالنعمت کے طور پر فرمایا تو حقیقت میں یہ معنیٰ صحیح ہے تحدث یہ ہے کہ آپ کا گردن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں کے نیچے تھا اور آپ نے فرمایا کہ آپ کا قدم اولیاء کے گردنوں پر ہے ہمارا کام اس کو تسلیم کرنا اور اس کی تصدیق کرنا اور اس پر یقین کرنا ہے اور منکر کا کام اس میں شک اور بحث کرنا ہے منکر کا کام تو انحراف اور انکار کرنا ہے اور مومن کا کام اس کے اسرار کو ماننا ہے۔

قادری بنو اے دل خوش رہو اور شیطان کے مکر سے آزاد رہو اور یہ اس طرح ہے جس طرح باپ کے کندھوں پر اپنا بیٹا بٹھا دیا ہو تو اس طرح اگر اکابرین کے گردنوں پر بھی ہو جائے اس کے مقام اور عطاء پر قربان ہو اور اولیاء کا مقام کا یہ حال ہوتا ہے تو ان کا دامن پکڑنا چاہئے جو ہمارے مرشد نے فرمایا تو اے محمود کہو جس طرح محمود وہ محمود بھی تبعاً شامل ہو جائے جس کو معیت کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

مکتوب بنام کرنل عتیق صاحب

جناب کرنل عتیق صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیر خانہ پر خیریت ہے اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے۔ آپ کے مطالب پر قرآن کریم دستور حق مجمع البحرین اور ندائے حق بھیج رہے ہیں میری صحت کمزور ہے علاج جاری ہے ہم ہمہ وقت آپ کے لئے دعا گو ہیں اور سب سے اچھی اور مقبول کتاب جو شیخ شہاب الدین کی تصنیف ہے اس کا ترجمہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے میں نے کیا ہے چھپ کر آ گیا ہے۔ وہ ابھی ارسال خدمت کر رہا ہوں اور آپ کو قصیدہ بردہ شریف کی بھی اجازت ہے وہ پڑھا کریں اللہ آپ کو ہر شر اور ہر برے وقت سے بچائے۔ آمین۔

والسلام

خواجہ محبوب آبادی خانقاہ محبوب آباد

حویلیاں ہزارہ

Marfat.com

اولاد امجاد مبارک

آپ نے دو شادیاں کیں پہلی اور دوسری بیوی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو گیارہ صاجزادیاں اور آٹھ صاجزادے عطاء کیے ہیں۔صاجزادیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔سیدہ ذکیہ نفیسہ سیدہ نجم النساء سیدہ عزیز النساء سیدہ زیب النساء سیدہ حمیدہ سیدہ حلیمہ اور سیدہ حاجن عابدہ سیدہ زاہرہ سیدہ گلشن سیدہ رقیہ سیدہ سلیمہ ہیں ۔ اور صاجزادوں کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔سید عبدالرؤف سید محمد قاسم سید مسعود جماعت علی محبوب سید محمد بسم اللہ ان کا بچپن ہی میں وصال ہوگیا ہے۔سید محی الدین محبوب سید عبدالقادر محبوب سید عبدالماجد محبوب سید محمد ربیع محبوب ہیں ان میں سے سید محمد ربیع محبوب کی ولادت ۱۷ جنوری ۱۹۸۱ء کو ہوئی۔اور وفات ۹ مئی ۱۹۸۱ء کو ہوئی آپ کا مزار مبارک روضہ مبارک میں ہے۔اب فی الحال آپ کے پانچ صاحبزادے ہیں۔ چوتھے صاحبزادہ صاحب کا نام سید عبدالواجد محبوب مدظلہ العالی اور پانچویں صاحبزادے کا اسم گرامی صاحبزادہ سید عبدالباسط محبوب مدظلہ العالی ہے۔

Marfat.com

حضرت العلامہ صاحبزادہ پیر سید محی الدین محبوب مدظلہ العالی

حضرت العلامہ صاحبزادہ محی الدین محبوب مدظلہ العامی کی ولادت باسعادت چھ جمادالثانی ۱۳۰۹ھ بمطابق ۲۶ جون ۱۹۷۴ء بروز پنج نشنبہ بوقت عصر ہوئی اور آپ کا نام سیدی ومرشدی سید محی الدین رکھا جب آپ کی ولادت کا وقت سال ہوا تو حضرت سیدی پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ جن کا اسم گرامی جناب بخشی مصطفیٰ علی قدس سرہ العزیز تھا آپ نے حکیم ملت کو خوش خبری سنائی اور پیغام بھیجا کہ آپکے ایک مہمان آنے والا ہے اور فرمایا کہ آپ اس سال حج بھی کرینگے اور آپ کا صاحبزادہ بھی آپ کے ہمراہ ہوگا۔ لیکن میں اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہونگا۔ جب آپ کی ولادت ہوئی اور حضرت حکیم ملت نے آپ کو خط لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا کیا ہے۔ اور ہم نے اس کا نام سید محی الدین محبوب رکھا ہے حضرت بخشی مصطفیٰ علی رحمتہ اللہ علیہ نے واپس عریضہ بھیجا اور اس میں لکھا کہ آپ کے بچے کا نام رکھنے کا اشارہ فرمایا گیا ہے۔ کیا آپ مجھ سے امتحان لینا چاہتے ہیں۔ جب حکیم ملت محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ مائی جی صاحبہ اور اپنے صاحبزادہ سید محی الدین کے ہمراہ حج پر تشریف لے گئے۔ اور جب مدینہ پاک میں حاضری کا شرف حاصل کیا تو اس وقت حضرت بخشی مصطفیٰ علی رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے تھے اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا تھا۔ حکیم ملت محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ نے وہاں

Marfat.com

فاتحہ پڑھی۔حضرت العلامہ پیر محی الدین محبوب مدظلہ العالینے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے پڑھی۔ پھر آپ نے عربی ڈپلومہ اور عربی میں آنرز کیا۔اور جامعہ اسلامیہ اسلام آباد سے بھی استفادہ کیا۔اس طرح جامعہ منہاج القرآن سے استفادہ فرمایا۔ اور مفتی محمد امین سے جامعہ حنیفہ قادریہ محبوب آباد میں درس نظامی کا سبق پڑھا اور اپنے والد ماجد سے فارسی اور اوصول حدیث صرف ونحو اور علم تصوف کی کتب بھی پڑھیں۔ حضرت العلامہ پیر سید محی الدین محبوب کو حکیم ملت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ نے ہر چار سلاسل میں خلافت سے نوازا۔حضرت سید روف احمد متولی دربار حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ جب محبوب آباد تشریف لائے تو آپ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں خلافت سے نوازا۔حضرت العلامہ پیر سید محی الدین محبوب مدظلہ العالی نے دربار اشرفی کے انتظامی امور اس طرح سنبھالی کہ مریدین اور معتقدین ششدرہ گئے آپ کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی اور حکیم ملت محدث ہزاروی کی طرح درس وتدریس میں ان کے مظہر اتم ثابت ہوئی۔درس تصوف ودرس خلافت میں شب روز آپ کی محنت جاری وساری ہے۔اس سلسلہ میں یورپ اور عرب ممالک کا دورہ بھی فرماتے ہیں۔اور وہاں نظام خلافت کی آواز مخلوق خدا تک پہنچا کر اپنا فرضی منصبی ادا فرمارہے ہیں۔اس سلسلہ میں لیبیا بھی تشریف لے گئے اور آپ نے پیغام حق سے وہاں کے لوگوں کو روشناس فرمایا آپ نے عرب ممالک اور یورپ کے دورے بھی کئے ہیں۔اور وہاں معرفت کے دریا بہائے آپ نے اس کم عمری میں تالیفات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔آپ کی مندرجہ ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں۔تعارف التجوید۔محی التجوید لطالب التجوید، تعلیم و

Marfat.com

تحسین بندگی اور عرفان دین حق اور عمدۃ الوظائف وکنز الخیرات کتب تالیف کی ہیں۔ آپ کا ترجمہ جامع الصغیر حصہ اول اور مصباح الدین، ناغیتہ الحق وتشریح النکاح اور زھربۃ البیان الی ترغیب القرآن اور تحسین الاصوات تجوید القرآن اور ذادیوم التلاق طباعت کے مراحل میں ہیں ۔ اور آپ کے جبین مبارک سے سعادت کے انوار برستے ہیں اور وہ دن دور نہیں کہ آپ سے اپنے والد ماجد کے مشن کو چار چاند لگا نیگے ۔آپ کے چھ صاحبزادے ہیں۔

(۱) صاحبزادہ سید زین العابدین محمود کی ولادت کہ فروری ۱۹۹۳ء کو ہوئی۔

(۲) دوسرے صاحبزادے کا نام صاحبزادہ سید بدر الدین محمود ہے جس کی ولادت ۱۹ نومبر ۱۹۹۴ء ہے (۳) اور تیسرے صاحبزادے کا نام سید حسام الدین محمود ہے جن کی ولادت اکتوبر ۱۹۹۶ء ہے اور (۴) چوتھے صاحبزادے کا نام سید نجم الدین محمود ہے جن کی ولادت یکم ستمبر ۱۹۹۸ء ہے اور پانچویں صاحبزادہ کا نام سید حسن فاح محمود ہے اس کی ولادت ۷ مارچ ۲۰۰۰ء ہے۔

تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ میدان فصاحت و بلاغت وخطابت میں بھی آپ اپنا ثانی نہیں رکھتے ۔تصوف کے اسرار ورموز سے بھی آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ جمعۃ المبارک اور عرسہائے مبارک میں آپ کے خطابات ان حقائق پر شاہد ہیں۔ محترم برادر طریقت فرزند علی فیصل آبادی صاحب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ وہ آپ کے تمام خطبات عرفانی کو ٹیپ کر کے احاطہ تحریر ہی لا کر خبر نامہ خلافت میں شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ ایک عرس مبارک کی روئیداد قارئین کرام کے استفادہ کیلئے قلمبند کی جاتی ہے۔

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبدالقادر

محبوب مدظلہ العالی

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبدالقادر حکیم ملت پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمتہ اللہ کے دوسرے صاحبزادے ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۱۹۷۸ء ہے۔ آپ وراثتاً سادات گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور حضرت حکیم ملت محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کے آثار آپ میں نمایاں طور پر افروز ہیں آپ نے بھی اپنے والد ماجد سے دینی تعلیم حاصل کی جب آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کرلیا تو آپ جامعہ محمدیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں آپ نے استفادہ فرمایا۔ اور پھر حضرت سید عبدالقادر کے مدرسہ سے بھی آپ نے استفادہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص ملکہ سے نوازا ہے۔ آپ اپنے والد ماجد کے مشن خلافت میں سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ آپ کے دل میں بھی حب رسول اور اہلبیت کو کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ آپ محبوب پبلک سکول کے نظامت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے پشاور میں آکر غوث پاک رضی اللہ عنہ کے تبرکات کا دیدار بھی کیا ہے۔ اور ایک دفعہ فقیر کے غریب خانہ پر بھی تشریف لائے تھے۔ اور اپنے قدم میمونت کا شرف بخشا تھا۔ آپ کی شادی ۲۰۰۲ء میں ہوئی۔

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید عبدالماجد محبوب مدظلہ العالی

آپ حضرت صاحب کے موجودہ صاحبزادگان میں تیسرے صاحبزادے ہیں۔آپ ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء کو اس گیتی میں تشریف لائے آپ نے بھی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور تجوید وقرآن کی تعلیم اپنے برادر کلاں حضرت پیر سید محی الدین محبوب سے پڑھی۔اور قاری خوشی محمد الازھری سے بھی استفادہ فرمایا۔آپ نے ۱۹۹۲ء میں میٹرک پاس کیا۔اور ۱۹۹۷ء میں آپ نے ادیب عربی بھی پاس کیا ۱۹۹۲ء میں انسٹیٹیوٹ آف ماڈرن لنگویجز اسلام آباد سے عربی بول چال کا امتحان پاس کیا آپ نے ۱۹۹۴ء میں نعت خوانی میں کامیابی حاصل کی اور ۱۹۹۵ء میں میر خلیل الرحمان ٹرسٹ کے زیر اہتمام مقابلہ نعت خوانی میں اول انعام حاصل کیا اور ۱۹۹۵ء میں تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ میں صدر پاکستان سے خصوصی شیلڈ حاصل کی۔

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید عبدالواجد محبوب مدظلہ العالی

آپ چوتھے صاحبزادہ ہیں اور آپ ۲۷ اپریل ۱۹۸۲ء میں اس دار فانی میں جلوہ افروز ہوئے آپ نے بھی اپنے دینی تعلیم برادر محترم حضرت پیر سید محی الدین محبوب سے حاصل کی اور اپنے والد ماجد سے کتب احادیث پڑھی آپ محبوب پبلک ہائی سکول حویلیاں میں پڑھتے رہے اور ادارہ منہاج القرآن میں زیر تعلیم رہے آپ میں آثار سعادت نمایاں ہیں۔

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید عبدالباسط
محبوب مدظلہ العالی

آپ پانچویں صاحبزادہ ہیں آپ نے جون ۱۹۸۵ء میں پیدا ہوئے آپ نے بھی ابتدائی تعلیم محبوب پبلک سکول میں حاصل کی اور ۱۹۹۹ء میں ہزارہ انسٹیٹوٹ آف لینگویج سے انگلش لینگویج کا امتحان پاس کیا اور پھر رائل سنڈیکیٹ ایبٹ آباد میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان نفوس سادات کو دین کی اشاعت کے لیے مخصوص فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام صاحبزادگان کو عمر خضر عطا فرماویں۔

آج بمورخہ ۲۵:۹:۲۰۰۲ بروز بدھ بوقت ۵ بج کر دس منٹ پر یہ کتاب اختتام کو پہنچی اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کے صدقہ اس کتاب کو مقبول عام بنادیں اور فقیر راقم الحروف کیلئے آخرت کے توشہ میں سے ایک توشہ بنائے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ○

میاں ظاہر شاہ قادری محمودی

مدین سوات حال کارپوریشن

کالونی نمبر ۲ گلی نمبر ۲ دلہ زاک روڈ پشاور شہر

۲۵:۹:۲۰۰۲

Marfat.com

فہرست کتب

ہر لائبریری میں موجود ہونا ضروری ہے

(۱)	فیضان علیؓ	۲۰۰/-	(۳۱)	مزارات متدسہ پر گنبد بنانا	۲۵/-
(۲)	تذکرہ حکیم ملت	۲۰۰/-	(۳۲)	نظام خلافت	۳۰/-
(۳)	اخون درویزہ بابا	۱۵۰/-	(۳۳)	اعلیٰ حضرت صداقت کے آئینہ میں	۳۰/-
(۴)	غوث کائنات	۸۰/-	(۳۴)	باطل فرقوں کی پہچان	۳۰/-
(۵)	تحفۃ الاولیاء	۲۵/-	(۳۵)	۷۳ فرقے	۳۰/-
(۶)	تذکرہ شیخ رحیم داد	۲۵/-	(۳۶)	عشق رسولؐ	۲۰/-
(۷)	سیرت مصطفیٰ	۴۰/-	(۳۷)	المسئلۃ البیضاء	۱۵/-
(۸)	مکائد مسعود عثمانی	۳۰/-	(۳۸)	انوار محمود	۲۵/-
(۹)	تبلیغی جماعت علماء کی نظر میں	۳۵/-	(۳۹)	شرعی گیرہ پشتو	۱۵/-
(۱۰)	گلدستہ تقلید	۲۰/-	(۴۰)	الدرر السنیہ پشتو	۲۵/-
(۱۱)	شرح خلاصہ کیدانیہ	۳۰/-	(۴۱)	تجلیات غفوریہ	۲۰/-
(۱۲)	دعاء بعد السنن والنوافل	۲۰/-	(۴۲)	ولایت وکرامت	۳۰/-
(۱۳)	سیرت غوث الاعظم	۲۵/-	(۴۳)	مسنون دعائیں	۱۰/-

Marfat.com

(۱۴)	معراج مصطفیٰ	۲۰/-	(۴۴)	دعوت غور وفکر	۱۰/-
(۱۵)	دعاء نماز جنازہ	۲۰/-	(۴۵)	اظہار حق پشتو	۳۰/-
(۱۶)	تعظیم مصطفیٰ	۲۰/-	(۴۶)	منع الاشارات	۱۵/-
(۱۷)	داڑھی	۲۰/-	(۴۷)	القول المقبول	۱۲/-
(۱۸)	تبلیغی جماعت پر ایک نظر	۲۰/-	(۴۸)	تذکرہ غوثیہ	۱۵/-
(۱۹)	تبلیغ قرآن وحدیث کی روشنی میں	۲۰/-	(۴۹)	ریاض الصالحین (پشتو)	۲۰۰/-
(۲۰)	ضیاء الصدور عربی	۲۰/-	(۵۰)	الحق المبین (پشتو)	۳۰/-
(۲۱)	عصمت انبیاء	۲۵/-	(۵۱)	نورانیت مصطفیٰ	۲۵/-
(۲۲)	روح کائنات	۳۰/-	(۵۲)	مظہر تجلیات الٰہیہ	۴۰/-
(۲۳)	شاھد کائنات	۲۵/-	(۵۳)	ندائے یارسول اللہ	۳۰/-
(۲۴)	حیات خضر	۱۰/-	(۵۴)	حیات علیؓ (غیر مطبوعہ)	.....
(۲۵)	احسن البیان	۲۰/-	(۵۵)	حقیقت توسل	۳۵/-
(۲۶)	اذان سے قبل درود وسلام	۴۰/-	(۵۶)	سیف الابرار (غیر مطبوعہ)	.....
(۲۷)	معجزات	۳۰/-	(۵۷)	الصواعق الربانیہ	۲۵/-
(۲۸)	نام اقدس پر انگوٹھے چومنا	۲۵/-	(۵۸)	مقامات قادریہ	۲۵/-
(۲۹)	سیف التقلید	۳۰/-	(۵۹)	ارشاد المریدین	۳۰/-
(۳۰)	الجھاد	۳۰/-	(۶۰)	تجلیات سلاسل اربعہ	۲۰/-

مکتبہ غوثیہ مدین سوات

Marfat.com

Marfat.com

فہرست کتب

ہر لائبریری میں موجود ہونا ضروری ہے

(۱)	فیضان علیؓ	۲۰۰/-
(۲)	تذکرہ حکیم ملت	۲۰۰/-
(۳)	اخون درویزہ بابا	۱۵۰/-
(۴)	غوث کائنات	۸۰/-
(۵)	تحفۃ الاولیاء	۲۵/-
(۶)	تذکرہ شیخ رحیم داد	۲۵/-
(۷)	سیرت مصطفیٰ	۴۰/-
(۸)	مکائد مسعود عثمانی	۳۰/-
(۹)	تبلیغی جماعت علماء کی نظر میں	۳۵/-
(۱۰)	گلدستہ تقلید	۲۰/-
(۱۱)	شرح خلاصہ کیدانیہ	۳۰/-
(۱۲)	دعاء بعد السنن والنوافل	۲۰/-
(۱۳)	سیرت غوث الاعظم	۲۵/-
(۱۴)	معراج مصطفیٰ	۲۰/-
(۱۵)	دعاء نماز جنازہ	۲۰/-
(۱۶)	تعظیم مصطفیٰ	۲۰/-
(۱۷)	داڑھی	۲۰/-
(۱۸)	تبلیغی جماعت پر ایک نظر	۲۰/-
(۱۹)	تبلیغ قرآن وحدیث کی روشنی میں	۲۰/-
(۲۰)	ضیاء الصدور عربی	۲۰/-
(۲۱)	عصمت انبیاء	۲۵/-
(۲۲)	روح کائنات	۳۰/-
(۲۳)	شاھد کائنات	۲۵/-
(۲۴)	حیات خضر	۱۰/-
(۲۵)	احسن البیان	۲۰/-
(۲۶)	اذان سے قبل درود وسلام	۴۰/-
(۲۷)	معجزات	۳۰/-
(۲۸)	نام اقدس پر انگوٹھے چومنا	۲۵/-
(۲۹)	سیف التقلید	۳۰/-
(۳۰)	الجہاد	۳۰/-
(۳۱)	مزارات مقدسہ پر گنبد بنانا	۲۵/-
(۳۲)	نظام خلافت	۳۰/-
(۳۳)	اعلیٰ حضرت صداقت کے آئینہ میں	۳۰/-
(۳۴)	باطل فرقوں کی پہچان	۳۰/-
(۳۵)	۷۳ فرقے	۳۰/-
(۳۶)	عشق رسولؐ	۲۰/-
(۳۷)	المسئلۃ البیضاء	۱۵/-
(۳۸)	انوار محمود	۲۵/-
(۳۹)	شرعی گیرہ پشتو	۱۵/-
(۴۰)	الدرر السنیہ پشتو	۲۵/-
(۴۱)	تجلیات غفوریہ	۲۰/-
(۴۲)	ولایت وکرامت	۳۰/-
(۴۳)	مسنون دعائیں	۱۰/-
(۴۴)	دعوت غور وفکر	۱۰/-
(۴۵)	اظہار حق پشتو	۳۰/-
(۴۶)	منع الاشارات	۱۵/-
(۴۷)	القول المقبول	۱۲/-
(۴۸)	تذکرہ غوثیہ	۱۵/-
(۴۹)	ریاض الصالحین (پشتو)	۲۰۰/-
(۵۰)	الحق المبین (پشتو)	۳۰/-
(۵۱)	نورانیت مصطفیٰ	۲۵/-
(۵۲)	مظہر تجلیات الٰہیہ	۴۰/-
(۵۳)	ندائے یارسول اللہ	۳۰/-
(۵۴)	حیات علیؓ (غیر مطبوعہ)	.....
(۵۵)	حقیقت توسل	۳۵/-
(۵۶)	سیف الابرار (غیر مطبوعہ)	.....
(۵۷)	الصواعق الربانیہ	۲۵/-
(۵۸)	مقامات قادریہ	۲۵/-
(۵۹)	ارشاد المریدین	۳۰/-
(۶۰)	تجلیات سلاسل اربعہ	۲۰/-

مکتبہ غوثیہ مدین سوات قیمت:-/200

عثمان سٹیشنری مارٹ بیرون یکہ توت الوحید مارکیٹ پشاور فون: 0300-5985515

Marfat.com